

ترجیم شدہ

# فیضانِ رمضان

فیضانِ لیلۃ القدر  
292

فیضانِ شراویح  
261

احکامِ روزہ  
100

فضائلِ رمضانِ شریف  
12

روزہ داروں کی 12 حکایات  
585

نفل روزوں کے فضائل  
495

فیضانِ عید الفطر  
448

فیضانِ اعتکاف  
340

مغکفین کی 41 صد فی بہارین  
625

از: محمد الیاس عطّار قادری ضوی  
مکتبۃ المدینہ

مکتبۃ المدینہ  
(دعوتِ اسلامی)

SC 1286



# مرحبا صد رحبا پھر آمدِ رمضان

مرحبا صد مرحبا پھر آمدِ رمضان ہے  
ہم گنہگاروں پہ یہ کتنا بڑا احسان ہے  
تجھ پہ صدقے جاؤں رمضان! تو عظیم الشان ہے  
ابرِ رحمت چھا گیا ہے اور سماں ہے نور نور  
ہر گھڑی رحمت بھری ہے ہر طرف ہیں برکتیں  
آ گیا رمضان عبادت پر کمر اب باندھ لو  
عاصیوں کی مغفرت کا لے کر آیا ہے پیام  
بھائیو کرو گناہوں سے سبھی توبہ کہ اب  
خوش دلی سے سنتیں اپنائے جاؤ بھائیو!  
مسجدیں آباد ہیں زورِ گنہ کم ہو گیا  
روزہ دارو! جھوم جاؤ کیونکہ دیدارِ خدا <sup>مزدب</sup>  
دو جہاں کی نعمتیں ملتی ہیں روزہ دار کو  
ماہِ رمضان المبارک کا یہ سب فیضان ہے  
خلد میں ہوگا تمہیں یہ وعدہ <sup>مزدب</sup> رحمن ہے  
جو نہیں رکھتا ہے روزہ وہ بڑا نادان ہے

یا الٰہی! تو مدینے میں کبھی رمضان دکھا  
مدّتوں سے دل میں یہ عطار کے ارمان ہے



# ۷۸۶ حصّہ دئے مدینہ برائے سحری

(رمضان المبارک میں صبح صادق سے تقریباً ایک گھنٹہ قبل مساجد میں مانک ہر میل کراس "صدائے مدینہ" کی دھوم مچائیے۔)

وَقْتُ سَحْرِی کا ہو گیا جاگو نور ہر سمت چھا گیا جاگو  
اُٹھو سَحْرِی کی کرلو تیاری روزہ رکھنا ہے آج کا جاگو  
ماہِ رَمَضَانَ کے فَرَض ہیں روزے ایک بھی تم نہ چھوڑنا جاگو  
اُٹھو اُٹھو وُضُو بھی کرلو اور تم تہجد کرو ادا جاگو  
پُشکیاں گِرم چائے کی لو اور کھالو ہلکی سی کچھ غذا جاگو  
ہوگی مقبول فضلِ مولیٰ <sup>عزوجل</sup> سے کھا کے سَحْرِی کرو دُعاء جاگو  
ماہِ رَمَضَانَ کی بَرکتیں لوٹو لوٹ لو رَحْمَتِ خُدا <sup>عزوجل</sup> جاگو  
سَحْرِی کھا کر کے تم ادا کرلو سُنّتِ شاہِ انبیاء <sup>صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم</sup> جاگو  
تم کو مولیٰ <sup>عزوجل</sup> مدینہ دکھلائے اور حج بھی کرو ادا جاگو  
تم کو ماہِ صِیَام کے صَدَقے دے خدا <sup>عزوجل</sup> عِشْقِ مُصْطَفٰی <sup>صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم</sup> جاگو  
تم کو اِفْطَار کا مدینے میں دے شَرَفِ رَبِّ مُصْطَفٰی <sup>صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم</sup> جاگو  
کیسی پیاری فُضا ہے رَمَضَانَ کی دیکھ لو کر کے آنکھ وا جاگو  
رَحْمَتوں کی جھڑی برستی ہے جلد اُٹھ کر کے لو نہا جاگو

<sup>صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم</sup>

تم کو دیدارِ مصطفیٰ ہو جائے  
ہے یہ عطار کی دعاء جاگو



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
70	ماورِ نہان میں مرنے کی فضیلت	43	آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم عبادت پر کمر بستہ ہو جاتے	13	عبادت کا دروازہ
71	تین افراد کیلئے جنت کی بشارت		آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رمضان میں خوب دعائیں مانگتے تھے	13	خود قرآن
71	قیامت تک کے روزوں کا ثواب	44	آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رمضان میں خوب خیرات فرماتے	14	رمضان کی تحریف
	جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں	44	سب سے بڑھ کر خیر	16	مہینوں کے نام کی وجہ
72	شیطانین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں	45	ہزار گنا ثواب	16	سنو نے کے دروازے والا کھل
73	شیطان قید میں ہونے کے باوجود	46	رمضان میں ذکر کی فضیلت	18	میں فتنہ رتھا
	گناہ کیوں ہوتے ہیں؟	47	سنگوں بھرا اجتماع اور ذکر اللہ	21	پانچ خصوصی کرم
74	گناہوں میں کی تو آئی جاتی ہے	47	چھ بیٹیوں کے بعد اولاد زینہ	22	صغیرہ گناہوں کا کفارہ
74	بھوں ہی شیطان آزاد ہوتا ہے!	51	رمضان کا دیوانہ	22	توبہ کا طریقہ
75	آتش پرست پر رحمت	24	اللہ بے نیاز ہے		آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا
76	رمضان میں علی الاعلان کھانے کی دُعا سزا	26	تین کے اندر تین پوشیدہ		پانچ جنت نہان
	کیا آپ کو مانتا نہیں؟	27	عذاب سے چھٹکارے کے اسباب		رمضان المبارک کے چار نام
77	سنگوں بھرے بیانات کی برکات	31	چٹلی کا دردناک عذاب		13 مہینہ بھول
79	سال بھر کی نیکیاں برباد	32	الزام گناہ کی خوفناک سزا		جنت سہائی جاتی ہے
83	دو زخموں کا خون اور عیب	34	کوئی بھی نیکی نہیں چھوڑنی چاہئے		جنت میں آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پڑوس کی بشارت
85	رمضان میں گناہ کرنا والا	60	گنہگاروں کی چار حکایات		ہر شب ساٹھ ہزار کی بخشش
86	تاقدر روخبردار!	60	(۱) قبر میں آگ بھڑک اٹھی		روزانہ دس لاکھ گنہگاروں کی
87	دل پر سیاہ نقطہ	62	(۲) ماپنے میں بے احتیاطی		روزِ غ سے رہائی
87	دل کی سیاہی کا علاج	62	کے سبب جنتاب		بھوک کی ہر ہر گھڑی میں دس لاکھ کی
88	قہر کا بھینکا منظر!	63	(۳) قبر سے چلانے کی آواز		سفر
89	نُردوں سے گفتگو	63	حرام کی کمائی کہاں جاتی ہے؟		بھلائی ہی بھلائی
91	رمضان کی راتوں میں کھیل کود	64	آگ کے دو پہاڑ		شرح میں کھادگی کرو
93	روزے میں وقت "پاس" کرنے کے لئے	65	(۴) ٹھکے کا بوجھ		بھلی بڑی آنکھوں والی حدیں
94	فضل عبادت کون سی؟	66	گناہ آڑ گناہ ہے		جہانگیر سے دور
95	روزے میں زیادہ سونا	67	ادائے قرض میں بلا ٹھیک لے		رمضان پتر ان شفاعت کریں گے
96	روزانہ فکر مہینہ کرنے کا انجام	68	تاخیر گناہ ہے		غشوش کا بہانہ
98	گھر مہینہ کیا ہے؟	69	تین پیچہ کا وبال		لاکھ نہان کا ثواب
98			قیامت میں مجلس کون؟		کاش عید سے میں ہوا
			عالم سے مراد کون ہے؟		



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
					<b>احکام روزہ</b>
100	روزہ کس پر فرض ہے؟	122	اعضاء کا تیج کرنا	100	روزہ کس پر فرض ہے؟
101	روزہ فرض ہونے کی وجہ	123	بجلی پھل	101	روزہ فرض ہونے کی وجہ
101	انبیائے کرام علیہم السلام کے روزے	123	سونے کا دسترخوان	103	انبیائے کرام علیہم السلام کے روزے
103	روزہ دار کا ایمان کتنا پختہ ہے؟	124	سات قسم کے اعمال	104	روزہ دار کا ایمان کتنا پختہ ہے؟
104	کیا روزہ سے آدمی بیمار ہو جاتا ہے؟	125	بہر حساب آخر	105	کیا روزہ سے آدمی بیمار ہو جاتا ہے؟
105	روزے سے صحت ملتی ہے	126	پرکان سے صحت مل گئی	106	روزے سے صحت ملتی ہے
106	بعد سے کا ذرم	128	مہم سے ڈوری	106	بعد سے کا ذرم
106	حیرت انگیز انکشافات	128	ایک روزہ چھوڑنے کا نقصان	107	حیرت انگیز انکشافات
107	ڈاکٹروں کی تحقیقاتی ٹیم	129	اُلٹے لکھے ہوئے لوگ	108	ڈاکٹروں کی تحقیقاتی ٹیم
108	خوب ڈٹ کر کھانے سے	130	تین بد عیثت	108	خوب ڈٹ کر کھانے سے
108	بیماریاں پیدا ہوتی ہیں	131	ناک مٹی میں مل جائے	108	بیماریاں پیدا ہوتی ہیں
110	بخیر آپریشن کے ولادت ہو گئی	131	روزے کے تین درجے	110	بخیر آپریشن کے ولادت ہو گئی
112	ساچہ گناہوں کا کفارہ	132	(۱) عوام کا روزہ	112	ساچہ گناہوں کا کفارہ
1123	روزہ کی جزام	132	(۲) خواص کا روزہ	113	روزہ کی جزام
113	روزہ کا خصوصی انعام	132	(۳) انصاف کا روزہ	114	روزہ کا خصوصی انعام
114	نیک اعمال کی جزا صحت ہے	133	ذات صاحب رحمہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد	115	نیک اعمال کی جزا صحت ہے
115	غیر صحابی کیلئے ”رضی اللہ تعالیٰ عنہ“ کہنا کیسا؟	134	روزہ رکھ کر بھی گناہ تو بہا تو بہا!	115	غیر صحابی کیلئے ”رضی اللہ تعالیٰ عنہ“ کہنا کیسا؟
116	مجھے موتیوں والا چاہئے	134	اللہ کو کچھ حاجت نہیں	116	مجھے موتیوں والا چاہئے
116	ہم رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کے جنت رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی	135	میں روزہ دار ہوں	119	ہم رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کے جنت رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی
119	جو چاہو مانگ لو!	135	میں روزہ تھم سے کھولوں گا!	120	جو چاہو مانگ لو!
120	بجلی دروازہ	136	اعضاء کے روزوں کی تعریف	120	بجلی دروازہ
120	ایک روزے کی فضیلت	137	آنکھ کا روزہ	121	ایک روزے کی فضیلت
120	کو سے کی مر	139	کان کا روزہ	121	کو سے کی مر
121	سرخ یا قوت کا مکان	140	زبان کا روزہ	121	سرخ یا قوت کا مکان
121	جسم کی ذکوہ	140	زبان کی بے احتیاطی کی جہ	121	جسم کی ذکوہ
121	سونا بھی عبادت ہے	140	کاریاں	121	سونا بھی عبادت ہے
		143	علم حبیب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم		
		144	ہاتھوں کا روزہ		
		145	پاؤں کا روزہ		
		147	K.E.S.C. میں نوکری مل گئی		
		149	روزہ کی نیت		
		150	نصف انہد خرمی کا وقت معلوم کرنے کا طریقہ		
152	روزے کی نیت کے 20 مدنی				
158	پھول				
160	دو دو پیتے بچوں کیلئے 16				
162	مدنی پھول				
162	زچہ دچہ کی حفاظت کا روحانی				
162	نہی				
163	نہی کرنا صحت ہے				
163	ہزار سال کی عبادت سے بہتر				
164	سونے کے بعد سحری کی اجازت				
164	نہی				
164	نہی کی اجازت کی حکایت				
166	سحری کے متعلق 9 فرامین				
166	مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم				
169	کیا روزے کیلئے غری شرط ہے؟				
169	گھجور اور پانی سے غری کرنا				
169	صحت ہے				
169	گھجور بہترین غری ہے				
170	غری کا وقت کب ہوتا ہے؟				
171	غری میں تاخیر سے کوئی وقت				
171	مراد ہے؟				
172	اذان فجر نماز کیلئے ہے نہ کہ				
172	روزہ بند کرنے کیلئے!				
173	کھانا پینا بند کر دیجئے				
174	مدنی قافلے کی نیت کرتے ہی				
174	مشکل آسان ہو گئی!				
175	قرض سے نجات کا عمل				
177	اظہار کا بیان				
178	اظہار کیلئے اذان شرط نہیں				
178	اظہار کے گیارہ مضامین				
182	اظہار کروانے کی عظیم الشان				
183	فضیلت				
	جبرئیل امین کے مصافحہ کرنے				
	کی ملامت				



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
270	حتم قرآن اور رقت	217	ضروری حدایت	183	روزہ دار کو پانی پلانے کی فضیلت
271	تراویح کی جماعت بدعت	216	بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں جاتا	185	کھجور کے 25 مدنی پھول
273	خُسنہ ہے	218	روزہ نہ توڑنے والی چیزوں کے متعلق 21 حدیثیں	191	بھار کے وقت دُعا قبول ہوتی ہے
274	12 بدعات حسنہ	223	مکڑ ڈاستہ روزہ	193	ہم کھانے پینے میں مدہ جاتے ہیں
277	ہر بدعت گمراہی نہیں ہے	225	چکھنا کسے کہتے ہیں؟	194	افطار کی احتیاطیں
278	بدعت خُسنہ کے بغیر گزارہ نہیں	228	آسمان پر سے کاغذ کا پڑہ گرا	196	بھار کی دُعا
280	سبز گندہ کی تاریخ	229	ماگلی مراد نہ ملنا بھی انعام!	197	دُعا کے تین فوائد
281	دیدار مصطفیٰ	230	بچی کے فضائل	197	دُعا میں پانچ سعادتیں
283	انہوں کی صحبت کے فضائل	234	روزہ نہ رکھنے کی مجبوریاں	198	5 مدنی پھول
288	تراویح کے 35 مدنی پھول	235	سُرخ کی تعریف	199	نہ جانے کون سا گناہ ہو گیا ہے
290	کینسر کا مریض ٹھیک ہو گیا	236	سُرخ کی تعریف	200	نماز نہ پڑھنا تو گویا خطا ہی نہیں!!!
292	<b>فیضانِ لیلة القدر</b>	237	سُرخ میں چاہے روزہ رکھو، چاہے نہ رکھو	201	جس دوست کی بات ہم نہ مانیں
293	83 سال 4 ماہ کی عبادت سے زیادہ ثواب	238	روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کی اجازت	202	قبولیت دُعا میں تاخیر کا ایک سبب
295	سرکارِ مصلیٰ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم	248	پہلی 33 حدیثیں	203	جلدی بچانے والے کی دُعا قبول نہیں ہوتی!
296	رنجیدہ ہو گئے	250	قضاء کے بارے میں 12 حدیثیں	204	افسروں کے پاس تو بار بار دھکتے کھاتے ہو مگر.....
299	ایمان افروز حکایت	251	کفارے کے احکام	208	دُعا کی قبولیت میں تاخیر تو کرم ہے
300	ہماری عمریں تو بہت قلیل ہیں	252	روزہ کے کفارہ کا طریقہ	209	مرق المساء کا درد جاتا رہا
300	آہ! ہمیں قدر کہاں؟	255	کفارے سے متعلق 11 حدیثیں	211	مرق المساء کے دو روحانی علاج
300	عذنی انعامات کے کارڈ کی برکت	258	روزہ نہ پادھونے سے بچاؤ!	214	روزہ توڑنے والی باتوں کے 14 حدیثیں
302	عالمین عذنی انعامات کیلئے بشارتِ عظمیٰ	259	الحمد للہ عزوجل میں بدل گیا!	215	روزہ میں غصے ہونا
303	تمام بھلائیوں سے محروم کون؟	261	بنمازیوں میں بیٹھنا کیسا؟	216	تقے کے بارے میں سات حدیثیں
303	ایک ہزار شہزادے	261	<b>فیضانِ تراویح</b>	215	منہ بھرے کی تعریف
304	ہزار شہزادوں کی بادشاہت	262	سُخت کی فضیلت	216	
305	پرچم کشائی	262	زمنہ ان میں 61 بار ختم قرآن		
306	سبز جھنڈا	262	عکادات اور ائین اللہ		
307	بد نصیب لوگ	264	خُرف چبانے		
307	توبہ کر لو!	266	تراویح بغیر اُجرت پڑھائے		
308	لڑائی کا دہال	267	عکادات و ذکر و نعت کی اُجرت		
308	ہم تو شریف کے ساتھ شریف	268	حرام ہے		
308	اور.....		خُرافات کی اُجرت کا شرعی حیلہ		
310	مسلمان مومن اور مہاجر کی تعریف				



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
358	اجتماعی احکام کی 41 نہیں	338	آدمی دھوپ میں نہ بیٹھیں	311	نا قابل برداشت خارش
361	احکام کس مسجد میں کرے؟		<b>فیضانِ اعتکاف</b>	311	تکلیف دور کرنے کا ثواب
362	محکم اور احترام مسجد	340		312	لڑنا ہے تو نفس کے ساتھ لڑو!
363	ان کو اللہ سے کچھ کام نہیں	341	احکام پرانی عبادت ہے		مذنی انعامات کے کارڈز کو دیکھ
363	اللہ تیری گمشدہ چیز نہ ملائے		مسجدوں کو صاف رکھنے کا حکم		کر آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ
	مسجد میں جوتے تلاش کرتے	342	ہے	313	وسلم مسکرا رہے تھے
364	پھرنا	342	دس دن کا احکام	314	جادو گر کا جادو نا کام
364	تو تمہیں سزا دیتا	343	عاشقوں کی دمن	315	علامتِ شبِ قدر
365	سباح کلام نیکیوں کو کھا جاتا ہے		اونٹنی کے ساتھ پھیرے لگانے	316	سمندر کا پانی میٹھا ہو جاتا ہے
365	قبر میں باندھنا	344	کی حکمت	316	حکایت
366	مفتی دعوتِ اسلامی کا احکام	344	ایک بار تو احکام کر ہی لیں!	317	حکایت
	مفتی دعوتِ اسلامی نے بعد	345	ایک دن کے احکام کی فضیلت		ہمیں علامات کیوں نظر نہیں
	وفات وصال بھی مدنی قافلے	346	ساتھ گناہوں کی بخشش	318	آتمیں؟
367	کی دعوت دی		آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی	318	طاق راتوں میں ڈھونڈو
369	مسجد کے متعلق 19 مذنی پھول	346	جائے احکام	319	آخری سات راتوں میں تلاش کرو
374	مسجدوں کو خوشبودار رکھئے!	347	سارے مہینے کا احکام	319	لیڈ لائٹ پر پوشیدہ کیوں؟
374	ایئر فریڈر سے کیئر ہو سکتا ہے	348	ترکی خیمے میں احکام	321	حکمتوں کی مذنی پھول
	منہ میں بد بو ہو تو مسجد میں جانا	349	احکام کا مقصد عظیم		سال میں کوئی بھی رات شب
375	حرام ہے		بلا حائل زمین پر سجدہ کرنا مستحب	324	قدر ہو سکتی ہے
	منہ میں بد بو ہو تو نماز مکروہ ہوتی	350	ہے		رجب کو نین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ
377	ہے	350	دو حج اور دو مردوں کا ثواب		وسلم کی شمع شیعین رضی اللہ تعالیٰ عنہما
	بد بودار مرحم لگا کر مسجد میں آنے	351	گناہوں سے تحفظ	325	جلوہ گری
377	کی ممانعت	351	بغیر کئے نیکیوں کا ثواب	327	امام اعظم کے دو اقوال
	کچی پیاز کھانے سے بھی منہ بد	352	روزانہ حج کا ثواب	328	شب قدر بدلتی رہتی ہے
378	بودار ہو جاتا ہے	352	احکام کی تعریف	328	لوا احسن جمہراتی اور شب قدر
	کچی پیاز والے کچور اور راسخ	352	اعتکاف کے لفظی معنی	329	ستائیسویں رات کو شب قدر
379	سے غماز رہنے		اب تو فنی کے در پر بستر		ہر رات عبادت میں گزارنے کا
	بد بودار منہ لیکر مسلمانوں کے مجمع	352	جمادے ہیں	330	آسان ہو
379	میں جانے کی ممانعت	353	اعتکاف کی قسمیں	332	ستائیسویں شب کی قدر کریں
	نماز کے اوقات میں کچی پیاز	353	اعتکاف واجب	333	شب قدر میں پڑھئے
380	کھانا کیسا؟	353	اعتکاف سنت	333	شب قدر کی دعا
381	منہ کی بد بو معلوم کرنے کا طریقہ	354	اعتکاف کی نیت اس طرح کیجئے	334	شب قدر کے نوافل
382	منہ کی بد بو کا علاج	355	اعتکاف نفل		بیداری میں دیدار ہو گیا۔۔۔۔۔
383	منہ کی بد بو کا مذنی علاج	357	مسجد میں کھانا پینا	336	کس کا؟



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
444	19 بیماریوں کی نشاندہی	404	سیری کر کا درد کا چلا گیا		استحبابانے مسجد سے تفتی دور
445	خطرناک ڈھیر کا توڑ	405	چپ کاروزہ	384	ہونے چاہئیں
	تلی ہوئی چیزوں کا نقصان کم	406	محکم سے گناہ سرزد ہونا		اپنے لباس وغیرہ پر غور کرنے
445	کرنے کا طریقہ		احکاف توڑنے کی سات جائز	385	کی عادت بنائے
	بچا ہوا خیل دوبارہ استعمال	407	صورتیں		مسجد میں بچے کو لانے کی
446	کرنے کا طریقہ		حاجت روائی اور ایک دن کے	387	مرافعت
446	فن طب یعنی نہیں	409	احکاف کی فضیلت	388	گوشت پھل پیچھے والے
	فیشن پرست "میلنگ سٹف"		احکاف میں جائز کاموں کی		بعض غذاؤں کی وجہ سے پیچھے
446	"بن گئے"	412	اجازت پر مشتمل 8 مہنی پھول	388	میں بدلو
	<b>فیضانِ عید الفطر</b>	415	اسلامی بہنوں کا احکاف	388	منہ کی مغالی کا طریقہ
448		415	اسلامی نہیں بھی احکاف کریں	389	ماذمی کو بدلو سے بچائے
450	ہم عید کیوں نہ منائیں؟		اسلامی بہنوں کیلئے 16 مہنی		خوشبو دار تیل بنانے کا آسان
450	نعمانی کا اعلان عام	416	پھول	389	طریقہ
452	عید کی ملنے کی رات	420	احکاف قضاء کرنے کا طریقہ	390	ہو سکے روز نہائیں
452	دل زبرد رہے گا	421	احکاف کا فدیہ		عمامہ وغیرہ کو بدلو سے بچانے
452	جنت واجب ہو جاتی ہے	421	احکاف توڑنے کی توبہ	390	کا طریقہ
454	کوئی ساکس مایوس نہیں جاتا		مشہور بینڈ پارٹی کے مالک کی	391	عمامہ کیسا ہونا چاہئے
454	شیطان کی بدحواسی	422	توبہ	392	خوشبو لگانے کی 41 نہیں
455	کیا شیطان کا مایاب ہے	423	معتکفین کیلئے ضرورت کی اشیاء	394	بنائے مسجد اور محکم
456	انسان دُخوان کا فرق	424	احکاف کے 50 مہنی پھول		محکم بنائے مسجد میں جاسکتا
457	نزدیکی کا مقصد کیا ہے؟		ماہقان رسول کی صحبت نے	395	ہے
458	گھر ہی پر ولادت ہوگئی	435	مجھے کیا سے کیا بنا دیا		اہلِ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
	جھاٹ حمل کے 2 روحانی	437	اپنی چیز سنبالنے کا طریقہ	395	فتویٰ
459	طلاج		احکاف میں بیمار پڑ جانے	396	سبکی صحبت پر چڑھنا
459	عید یا عید	437	کے اسباب		محکم کے مسجد سے باہر نکلنے
	اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ بھی	439	مجھے مسلمانوں کی صحبت عزیز ہے	397	کی صورتیں
460	تو عید مناتے رہے ہیں		خالموں کیلئے درازی عمر کی دعاء	397	حاجت شری
460	عید کا انوکھا کھانا	440	کرنا کیسا؟		طبع شری کے حلق 3 حوے
	سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم		مسلمانوں کی بھلائی چاہنا کار	397	حاجتِ طبی
	نکھلاتے ہیں سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ	441	ثواب ہے	398	طبعِ طبی کے حلق 6 حوے
462	علیہ السلام ملتا ہے ہیں		کہاں سو سے کھانے والے		احکاف توڑنے والی چیزوں کا
463	روح کو بھی سچائے	442	متوجہ ہوں	398	علاقہ
464	نفاست پر چاندی کا ذوق		کہاں سو سے طبیوں کی نظر		احکاف توڑنے والی چیزوں
464	عید کس کیلئے ہے؟	443	میں	400	کے حلق 16 حوے



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
509	عاشوراء کی 25 خصوصیات	488	مید کے خطبے کے احکام	465	سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
	عاشوراء کے روزوں کے 6 فضائل	489	مید کے 21 مستحبات		کی عید
511	یوم موسیٰ علیہ السلام	491	میں عید کی نماز بھی نہیں پڑھتا تھا	466	ہماری خوش فہمی
511	عید میلاد النبی اور دعوتِ اسلامی	493	مجھ گنہگار پر بھی کرم کے چھینٹے پڑے	467	شہزادے کی عید
513	عاشوراء کا روزہ		<b>نفل روزوں کا بیان</b>	468	شہزادوں کی عید
514	یہودیوں کی ثقافت کرو	495	نفل روزوں کے دینی و دنیوی فوائد		عید صرف اُچلے لباس پہننے کا نام نہیں
514	سارا سال آنکھیں دیکھیں نہ بیمار ہو	495	روزہ داروں کیلئے بخشش کی بھارت	469	والدِ مرحوم پر کرم
515	رجب المرجب کے روزے	496	نفل روزوں کے 18 فضائل		کیا خواب سے یحییٰ عیسیٰ علم حاصل ہو جاتا ہے؟
516	ایمان افروز حکایت	497	بخت کا انوکھا ڈرخت	471	خواب میں شراب نوشی کا حکم دیا یا منع فرمایا؟
517	دو سال کا ثواب	497	40 سال کا فاصلہ دوزخ سے دوری	472	خضر غوث اعظم علیہ رحمۃ اللہ
519	رجب کی بہاریں	498	دوزخ سے 50 سال مسافت	473	الاکرم کی عید
520	رجب کے تین خُروف	498	دوری	474	ایک دلی کی عید
521	بیچ بونے کا مہینہ		زمین بھر سونے سے بھی زیادہ ثواب	476	کرامت کا ایک شعبہ
	جوساری زندگی نہ سکھادہ دس دن میں سکھ لیا	498	جہنم سے بہت زیادہ دوری	476	ایک نئی کی عید
521	پانچ ہائز کت راتیں	499	ایک روزہ رکھنے کی فضیلت		سلام اس پر کہ جس نے بیکسوں کی دھگیری کی
523	پہلا روزہ تین سال کے گناہوں کا کفارہ	500	بہترین عمل		توبہ سماعت بحال ہوگئی
524	ایک جلتی ٹھہر کا نام رجب ہے	501	سفر کرو مالدار ہو جاؤ گے	479	صدقہ بطور واجب ہے
524	نورانی پہاڑ	502	نہتر میں روزہ داروں کے حرے سونے کے دسترخوان	480	صدقہ بطور نکو باتوں کا کفارہ ہے
526	ایک روزے کی فضیلت	502	قیامت میں روزہ دار کھائیں گے		روزہ مُعلق رہتا ہے
	کھنچی ثور میں رجب کے روزے کی بہار	503	روزہ رکھو جنتی ہے	481	بطورہ کے 16 مدنی پھول
526	جنتی نخل	503	ٹخت گرمی میں روزے کی فضیلت		صدقہ فطر کی مقدار آسان
527	پریشانی دور کر نیکی فضیلت		دوسروں کو کھانا دیکھ دیکھ کر صبر کرنے والے روزہ دار کا ثواب	484	لنظوں میں
528	سو برس کے روزوں کا ثواب	504	روزہ کی حالت میں مرنے کی فضیلت		قبر میں ایک ہزار انوار داخل ہوں
	ایک نیکی سو سال کی نیکیوں کے برابر!	505	نیک کام کے دوران موت کی سعاد	485	نماز عید سے قبل کی ایک سنت
528	۷۲ ویں کا روزہ دس برس کے گناہوں کا کفارہ	506	کالو چاچا کی ایمان افروز وفات	485	نماز عید کا طریقہ (خفی)
529	60 ماہ کے روزوں کا ثواب	507		486	عید کی ادھوری جماعت ملی تو...؟
529	سو سال کے روزوں کا ثواب			487	عید کی جماعت نہ ملی تو کیا کرے؟
530				488	



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
567	ایام بیض کے روزے	549	بھلائیوں والی راتیں		روحانی مساعی اور حسنِ سراج الہی
	ایام بیض کے روزوں کے متعلق	549	دولہا کا نام مردوں کی فہرست میں	530	سُلی اللہ تعالیٰ علیہ الہد سلم
568	8 روایات		مکان بنانے والا مردوں کی فہرست	531	سکن کی وہابی
568	تین روزوں کے دن	549	میں	532	لاڈیلار نے مجھ کو حید بنادیا تھا
569	جہنم سے بچاؤ کی ڈھال	550	سال بھر کے معاملات کی تقسیم	534	محبوب کے خلیق تین روایات
570	میرے مرنے کی دعائیں مانگتے تھے	551	ناڑک فیصلے	535	بڑی محبت کی مثال
	روزوں کے متعلق 15 احادیث	551	قابلی توجہ	536	فتحان اعظم کے روزے
571	مہارک	552	مغرب کے بعد چھ نوپل	536	آکا مہینہ
573	سُقت سے عُقت	553	دعائے نصف شعبان المعظم	536	شعبان کی تجلیات و نزکات
	بدھ اور جمعرات کے روزوں	555	سب مدینہ کی مدنی التجاء	537	موجودہ مسلمانوں کا جذبہ
574	کے 3 فضائل	555	سال بھر جادو سے حفاظت	537	موجودہ مسلمانوں کا جذبہ
	جمعرات اور جمعہ کے روزوں		شبِ بُراغت اور قبروں کی		تعمیمِ رخصان کیلئے شعبان کے
576	کے 3 فضائل	555	زیارت	538	روزے
577	جمعہ کے روزوں کے 5 فضائل	556	کُمر پر موم بچیاں جلاتا		شعبان کے اکثر روزے رکھنا
580	ہفتہ اور اتوار کے روزے	557	سنہ زُلف	538	سُقت ہے
581	روزہِ فقل کے 12 مدنی پھول	557	آکھازی کا نوچہ کون		مرنے والوں کی فہرست بتائی
	<b>روزے داروں</b>	558	آتش بازی حرام ہے	539	جانی ہے
585	<b>کی 12 حکایات</b>	559	آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ الہد سلم نے	539	پسندیدہ مہینہ
587	شیطان کی پریشانی		سبز عمامہ شریف کا تاج سہار کھا تھا		لوگ شعبان کی اہمیت سے
586	گرمیوں کا روزہ	562	شخص عید کے روزوں کے 3	540	عادل ہیں
588	نزال اکھارہ		فضائل	540	ملاقات کے مطابق عمل کیجئے
591	صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سخاوت	562	نوسولود کی طرح گناہوں سے	541	میں چنگ بازی کا شوقین تھا
593	برکات	563	پاک		رخصان کے بعد کون سا مہینہ
595	شخص اپانی	563	گویا زمانے (عمر) بھر کا روزہ رکھا	543	افضل ہے؟
596	انعام مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ الہد سلم	563	سال بھر روزے نہ گئے	543	چند عرصوں میں شب میں غفلت
599	روزہ کی خوشبو	564	ایک نیکی کا دس گنا ثواب	543	عدوت والے کی شامت
	رمضان و شش عید کے روزوں		شخص عید کے روزے کب رکھے	544	عام امامِ اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ
601	کی فضیلت	565	جائیں؟		شبِ بُراغت میں خود رہنے
602	رمضان کا چاند	565	ذولحجہ الحرام کے ابتدائی دس دن	546	والے افراد
603	جگر کا پیکر ٹھیک ہو گیا	566	کے فضائل	546	سب کی مغفرت سوائے.....
	اللہ تعالیٰ ہمہ کے	566	نیکیاں کرنے کے پسندیدہ ایام		شبِ بُراغت میں جو چاہو
604	تین روزے	566	شبِ قدر کے برابر فضیلت	547	مانگ لیا
			عزف کا روزہ	547	صبر و شہادت کی مثال
			ایک روزہ ہزار روزوں کے برابر	548	شبِ بُراغت کی تقسیم

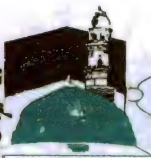


صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ
661	(۲۶) مہر خفوتوں میں گزر رہی تھی	635	(۷) میری آنکھوں میں آنسو آگئے!
662	(۲۷) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں جگہ گزاریں کیا	636	(۸) عاشقانِ رسول کی شفقتوں نے لاج رکھ لی
664	(۲۸) ۱۵۲ اپنا دیدار کرا دیجئے	637	(۹) کیونٹوں کی توبہ
665	(۲۹) حیرت ہے میں نے دُعا اسنو کر کیسے چھوڑ دیا!	639	(۱۰) اب گردن تو کٹ سکتی ہے مگر.....
667	(۳۰) کمیڈین مبلغ بن گیا	640	(۱۱) ہر گی کا مرض دور ہو گیا
668	(۳۱) میں نے قبر اسود چم لیا	641	(۱۲) میں کلین شیو تھا
670	(۳۲) نری صحبت میں رہنے کا گناہ چھوٹ گیا	642	(۱۳) میری قلبی کیت ٹٹٹنا نے کی عادت تھی
671	(۳۳) جذبے کو مدینے کے ۱۲ چاند لگ گئے	643	(۱۴) ماڈرن نوجوان ترگی کرتے کرتے.....
672	(۳۴) ۷۰ سالہ اسلامی بھائی کے تاثرات	643	(۱۵) میں نے نئے بازی کیسے چھوڑی!
674	غیر عربی میں آیاتِ قرآنی لکھنا جائز نہیں	645	(۱۶) یہ احکاف کیا ہوتا ہے!
675	(۲۵) گھر میں بھی منڈنی ماحول بنالیا	647	(۱۷) میں کس کس گناہ کا تذکرہ کروں
676	(۳۶) میں نیک کیسے بناؤں؟	649	(۱۸) احکاف کی بڑکت سے شہر کے لئے مرکز مل گیا
678	(۳۷) ریخہ کی ہڈی کے درد سے نجات	650	(۱۹) احکاف کا فیض انگینڈ پہنچا
680	(۳۸) اپنی نواہیر کا پھسکا مسلمانوں کا نیا سال منڈنی سال	652	(۲۰) میں چھوڑ کے لیڈان مدینہ نہیں جاتا
681	(۳۹) عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت	653	(۲۱) احکاف کی بڑکت سے گھنٹوں کا درد چلا گیا
683	(۴۰) ملاوٹ والے مصالحے کا کاروبار بند کر دیا	654	(۲۲) داڑھی بھی "سر سبز" ہو گیا
685	(۴۱) جبریل علیہ السلام کی زیارت	655	(۲۳) جیسے برے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی
687	درس کا طریقہ	657	حبر کا کدوایت
		658	(۲۴) مجھے گھر والے گھر سے نکال دیتے تھے
		660	(۲۵) مسجد کا خطیب بنادیا

## مہکتین کی 41 مدنی بھاریں

- (۱) ہیکاری خود کار ہو گیا!
- (۲) میں نے کئی بار خود کشی کی کوشش کی تھی
- (۳) میں نے عید کے علاوہ کبھی نماز ہی نہیں پڑھی تھی!
- (۴) احکاف کی بڑکت سے سارا خاندان مسلمان ہو گیا
- (۵) میں چکا دنیا دار تھا
- (۶) مجھے بھی ایسے جیسا بنا لیتے





غرضان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## فضائل مَضان شریف

شیطان لاکھ سستی دلائے مگر آپ ہمت کر کے یہ باب (ہر سال)  
مکمل پڑھ لیجئے شاء اللہ عزوجل اس کی برکتیں خود ہی دیکھ لیں گے۔

### دُرود شریف کی فضیلت

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُيُوبِ، عَزَّوَجَلَّ و  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ تَقَرُّبِ نشان ہے، ”بے شک بروزیامت لوگوں میں  
سے میرے قریب تر وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ دُرود بھیجے۔“

(ترمذی ج ۲ ص ۲۷ حدیث ۴۸۴)

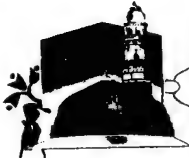
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! خدائے رَحْمَن عَزَّوَجَلَّ کا کروڑہا کروڑ

احسان کہ اُس نے ہمیں ماہِ رَمَضَانَ جیسی عظیم الشان نعمت سے سرفراز فرمایا۔

ماہِ رَمَضَانَ کے فِیضان کے کیا کہنے! اس کی تو ہر گھڑی رحمت بھری ہے۔ اس مہینے





فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جو شخص مجھ پروردِ پاک پر عہد بھول گیا وہ جہنم کا راستہ بھول گیا۔

میں انجر و ثواب بہت ہی بڑھ جاتا ہے۔ نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر گنا کر دیا جاتا ہے۔ بلکہ اس مہینے میں تو روزہ دار کا سونا بھی عبادت میں خمار کیا جاتا ہے۔ عرش اٹھانے والے فرشتے روزہ داروں کی دعاء پر آمین کہتے ہیں اور ایک حدیثِ پاک کے مطابق ”رَمَحَانُ کے روزہ دار کیلئے دریا کی مچھلیاں افطار تک دُعائے مغفرت کرتی رہتی ہیں۔“

(التَّوْبَةُ وَالتَّوْبَةُ ج ۲ ص ۵۵ حدیث ۶)

**عبادت کا دروازہ**  
روزہ باطنی عبادت ہے، کیوں کہ ہمارے بتائے بغیر کسی کو یہ علم نہیں ہو سکتا کہ ہمارا روزہ ہے اور اللہ غُزُوْجُلُ باطنی عبادت کو زیادہ پسند فرماتا ہے۔ ایک حدیثِ پاک کے مطابق، ”روزہ عبادت کا دروازہ ہے۔“

(الْحَامِعُ الصَّغِيرُ ص ۱۴۶ حدیث ۲۴۱۵)

**بروز قرآن**  
اس ماہِ مبارک کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اللہ غُزُوْجُلُ نے اس میں قرآنِ پاک نازل فرمایا ہے۔ چنانچہ مقدس قرآن میں خُذْ اِنَّ رَحْمٰنَ غُزُوْجُلُ کا نازل قرآن اور ماہِ رَمَحَانُ کے بارے میں فرمانِ عالیشان ہے:





فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے ایک روز کو پاک و معززِ خلیلِ اس پر جس میں تمہارا ہے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ تَرْجَمَهُ كُنْزُ الْإِيمَانِ: رَمَضَانَ كَامِهِيْنَهٗ

الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ

مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ

شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ

فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ

بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ

وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ

عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ

تَشْكُرُونَ (پ ۲ البقرہ ۱۸۵)

تمہیں ہدایت کی اور کہیں تم حق گوارا ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِس آیتِ مقدّسہ کے اِنْبِدَائِی حَصَّ

رَمَضَانَ كَامِهِيْنَهٗ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ

حکیمِ اُلمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ تفسیرِ نعیمی میں فرماتے

ہیں: ”رَمَضَانَ“ یا تو ”رَحْمَنُ غَزُوْجَل“ کی طرح اللہ غَزُوْجَل کا نام ہے،

چونکہ اس مہینہ میں دن رات اللہ غَزُوْجَل کی عبادت ہوتی ہے۔ لہذا اسے شہر

رَمَضَانَ یعنی اللہ غَزُوْجَل کا مہینہ کہا جاتا ہے۔ جیسے مسجد و کعبہ کو اللہ غَزُوْجَل کا





فرمان مصطفیٰ: «اسل عن علی بن ابی سلم، جس نے محمد بن حنفیہ کو پاک پڑھا تھا اس پر رحمہ اللہ کرتا ہے۔»

کھرکتے ہیں کہ وہاں اللہ عزوجل کے ہی کام ہوتے ہیں۔ ایسے ہی رمضان اللہ عزوجل کا مہینہ ہے کہ اس مہینے میں اللہ عزوجل کے ہی کام ہوتے ہیں۔ روزہ تراویح وغیرہ تو ہیں ہی اللہ عزوجل کے۔ مگر بحالت روزہ جو جاہلو نوکری اور جاہل تجارت وغیرہ کی جاتی ہے وہ بھی اللہ عزوجل کے کام قرار پاتے ہیں۔ اس لئے اس ماہ کا نام رمضان یعنی اللہ عزوجل کا مہینہ ہے۔ یا یہ ”رمضاء“ سے مشتق ہے۔ رمضاء موسم خریف کی بارش کو کہتے ہیں، جس سے زمین دھل جاتی ہے اور ”ریح“ کی فصل خوب ہوتی ہے۔ چونکہ یہ مہینہ بھی دل کے گرد و غبار دھو دیتا ہے اور اس سے اعمال کی گھنٹی ہری بھری رہتی ہے اس لئے اسے رمضان کہتے ہیں۔ ”ساون“ میں روزانہ بارشیں چاہئیں اور ”بھادوں“ میں چار۔ پھر ”اساڑ“ میں ایک۔ اس ایک سے کھیتیاں ہنک جاتی ہیں۔ تو اسی طرح گیارہ مہینے برابر نیکیاں کی جاتی رہیں۔ پھر رمضان کے روزوں نے ان نیکیوں کی کھیتی کو پکا دیا۔ یا یہ ”رمض“ سے بنا جس کے معنی ہیں ”گرمی یا جلنا۔“ چونکہ اس میں مسلمان بھوک پیاس کی پتیش برداشت کرتے ہیں یا یہ گناہوں کو جلا ڈالتا ہے، اس لئے اسے رمضان کہا جاتا ہے۔ (کنز العمال کی آٹھویں جلد کے صفحہ نمبر دو سو ستتر پر حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی گئی ہے کہ نبی کریم، صلوٰۃ و زکریٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا، ”اس مہینے کا نام رمضان رکھا گیا ہے کیونکہ یہ گناہوں کو جلا دیتا ہے۔“)





فرمانِ معصومین: (علیہ السلام) تم جہاں کی ہو گھر ہو، روزہ چھوڑ کر تہوار ڈھونڈ کر منانا چاہئے۔

**مہینوں کے نام کی وجہ**  
حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:  
بعض مُفسِّرین رَحْمَتُہُمُ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب  
مہینوں کے نام رکھے گئے تو جس موسم میں جو مہینہ تھا

اُسی سے اُس کا نام ہوا۔ جو مہینہ گرمی میں تھا اُسے رَمَہَمان کہہ دیا گیا اور جو موسم  
بہار میں تھا اُسے رَہِیعُ الاول اور جو سردی میں تھا جب پانی جم رہا تھا اُسے  
جُمادی الاولیٰ کہا گیا۔ اسلام میں ہر نام کی کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے اور نام  
کام کے مطابق رکھا جاتا ہے۔ دوسری اصطلاحات میں یہ بات نہیں۔ ہمارے  
یہاں بڑے جاہل کا نام ”محمد فاضل“، اور بڑول کا نام ”شیر بہاؤر“، ہوتا ہے اور  
بد صورت کو ”یوسف خان“ کہتے ہیں! اسلام میں یہ عیب نہیں۔ رَمَہَمان ہیئت  
ٹوہیوں کا جامع تھا اسی لئے اس کا نام رَمَہَمان ہوا۔ (تفسیرِ نعیمی ج ۲ ص ۲۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**سنوے کے دروازے والا محل**  
سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مکی  
مدنی سلطان، رَحْمَتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا  
فرمانِ رَحْمَتِ نشان ہے: ”جب ماورِ رَمَہَمان کی پہلی رات  
آتی ہے تو آسمانوں اور جنت کے دروازے کھول دیئے





ضرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس سبب ہر چہ روزہ نہ پڑھتا تھا اور نہ ہی روزہ رکھتا تھا کہ نہ اس کی طبیعت تھی۔

جاتے ہیں اور آخر رات تک بند نہیں ہوتے جو کوئی بندہ اس ماہِ مبارک کی کسی بھی رات میں نماز پڑھتا ہے تو اللہ عزوجل اُس کے ہر سجدہ کے عوض (یعنی بدلہ میں) اُس کے لئے پندرہ سو نیکیاں لکھتا ہے اور اُس کے لئے جنت میں سرخ یا قوت کا گھر بناتا ہے۔ جس میں ساٹھ ہزار دروازے ہوں گے۔ اور ہر دروازے کے پٹ سونے کے بنے ہوں گے جن میں یا قوت سرخ جوئے ہوں گے۔ پس جو کوئی ماہِ رمضان کا پہلا روزہ رکھتا ہے تو اللہ عزوجل مہینے کے آخر دن تک اُس کے گناہ معاف فرمادیتا ہے، اور اُس کیلئے صبح سے شام تک ستر ہزار فرشتے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔ رات اور دن میں جب بھی وہ سجدہ کرتا ہے اُس کے ہر سجدہ کے عوض (یعنی بدلے) اُسے (جنت میں) ایک ایک ایسا درخت عطا کیا جاتا ہے کہ اُس کے سائے میں گھوڑے سواری پانچ سو برس تک چلتا رہے۔“

(شُعَبُ الْإِيمَان ۳ ص ۳۱۴ حدیث ۳۶۳۵)

مُبْنِيْنَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِٹھے مِٹھے اسلامی بھائیو! خدائے کائنات و مَنان عَزَّوَجَلَّ کا کس قدر عظیم احسان ہے کہ اُس نے ہمیں اپنے حبیب و یشان، رَحْمَتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ایسا ماہِ رمضان عطا فرمایا کہ اس ماہِ مَکْرَم میں جنت کے تمام دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور نیکیوں کا اثر خوب خوب بڑھ جاتا





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو روزِ بارگاہِ کرامت کو ایک چاند لے لیا ہے۔

ہے۔ بیان کردہ حدیث کے مطابق رَمَضَانَ الْمُبَارَك کی راتوں میں نماز ادا کرنے والے کو ہر ایک سجدہ کے بدلے میں پندرہ سو نیکیاں عطا کی جاتی ہیں نیز جنت کا عظیم المکان محلِ مزید برآں۔ اس حدیثِ مبارک میں روزہ داروں کے لئے یہ بشارتِ عظمیٰ بھی موجود ہے کہ صبح تا شام ستر ہزار فرشتے اُن کے لئے دُعاے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد  
 بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! الْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ عاشقانِ رسول کی صحبت حاصل ہونے کی صورت میں ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَك کی برکتیں لوٹنے کا نیت ذہن بنتا ہے ورنہ بُری صحبتوں میں رہ کر اس مبارک مہینے میں بھی اکثر لوگ گناہوں میں پڑے رہتے ہیں۔ آئیے! گناہوں کے دلدل میں دھنسے ہوئے ایک فنکار کا واقعہ پڑھئے جسے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول نے مَدَنی رنگ چڑھا دیا۔ چنانچہ

اورنگی ٹاؤن (باب المدینہ کراچی) کے ایک  
 میں فن کار تھا اسلامی بھائی کے بیان کا لُب لُب ہے: افسوس





صد کروڑ افسوس! میں ایک **فکار** تھا، میوزیکل پروگرامز اور فنکشنز کرتے ہوئے زندگی کے انمول اوقات برباد ہوئے جا رہے تھے، قلب و دماغ پر غفلت کے کچھ ایسے پردے پڑے ہوئے تھے کہ نہ نماز کی توفیق تھی نہ ہی گناہوں کا احساس۔

صحرائے مدینہ نول پلازہ سپر ہائی وے باب المدینہ کراچی میں باب الاسلام سطح پر ہونے والے تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع (۱۴۲۴ھ - 2003ء) میں

حاضری کیلئے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی نے انفرادی کوشش کر کے ترغیب دلائی۔ زہے نصیب! اُس میں شرکت کی سعادت مل گئی۔ تین روزہ اجتماع کے اختتام پر رقت انگیز دُعا میں مجھے اپنے گناہوں پر بہت زیادہ ندامت ہوئی،

میں اپنے جذبات پر قابو نہ پاسکا، پھوٹ پھوٹ کر رویا، بس رونے نے کام دکھادیا!

الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مجھے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول مل گیا۔ اور میں نے رقص و سرود (سُرود) کی محفلوں سے توبہ کر لی اور مَدَنی قافلوں میں سفر کو اپنا

معمول بنالیا۔ 25 دسمبر 2004 کو میں جب **مدنی قافلے** میں سفر پر روانہ ہو رہا تھا کہ چھوٹی ہمیشہ کا فون آیا، بھڑائی ہوئی آواز میں انہوں نے اپنے یہاں ہونے والی **ناہیاناچی** کی ولادت کی خبر سنائی اور ساتھ ہی کہا، ڈاکٹروں نے کہہ دیا ہے کہ اس کی آنکھیں روشن نہیں ہو سکتیں۔ اتنا کہنے کے بعد بند ٹوٹا اور چھوٹی بہن صدمے





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے یہ الفاظ ہر مسلمان کے لئے حیرت انگیز ہیں۔

سے پلک پلک کر رونے لگی۔ میں نے یہ کہہ کر ڈھارس بندھائی کہ: **إِنْ شَاءَ اللَّهُ**  
**عَزَّوَجَلَّ مَدَنِي قَافِلے** میں دُعا کروں گا۔ میں نے مَدَنِي قَافِلے میں خود بھی بیعت  
دُعائیں کیں اور مَدَنِي قَافِلے والے **عاجلِ اہلِ رسول** سے بھی دُعائیں کروائیں۔  
جب مَدَنِي قَافِلے سے پلٹا تو دوسرے ہی دن چھوٹی بہن کا سُکر اتا ہوا فون آیا اور  
انہوں نے خوشی خوشی یہ خبر فرحتِ اثر سنائی کہ **الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ میری ٹائیٹا مٹی**  
**مہک کی آنکھیں روشن ہو گئی ہیں** اور ڈاکٹر زَقْعُشْب کر رہے ہیں کہ یہ کیسے  
ہو گیا! کیوں کہ ہماری ڈاکٹری میں اس کا کوئی علاج ہی نہیں تھا۔ یہ بیان  
دیتے وقت **الْحَمْدُ لِلَّهِ** مجھے باب المدینہ کراچی میں علاقائی مُخاورت کے ایک  
رُکن کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنِي کاموں کے لئے کوششیں کرنے کی  
سُعادتیں حاصل ہیں۔

آنٹوں سے نہ ڈر، رکھ کرم پر نظر روشن آنکھیں ملیں، قَافِلے میں چلو

آپ کو ڈاکٹر، نے گو مایوس کر بھی دیا مت ڈریں، قَافِلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دعوتِ اسلامی کا مَدَنِي**

ماحول کتنا پیارا پیارا ہے۔ اس کے دامن میں آکر معاشرہ کے نہ جانے کتنے ہی



فرمان مصطفیٰ ﷺ: ہر روز ہر ایک کو چار روزہ اور شریف روزہ بخاتمیٰ اُن کیلئے ایک قرآن مجید ملے گا۔ ہر روز کو چار روزہ ملے گا۔

بگڑے ہوئے افراد با کردار بن کر سنتوں بھری باعزت زندگی گزارنے لگے نیز مدنی قافلوں کی بہاریں بھی آپ کے سامنے ہیں۔ جس طرح مدنی قافلوں میں سفر کی برکت سے بعضوں کی دنیوی مصیبت رخصت ہو جاتی ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِسی طرح تاجدارِ رسالت، فہمّشاہِ نبوت، سرِ اِپارِ حُمت، شفیعِ امتِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شفاعت سے آخرت کی آفت بھی راحت میں ڈھل جائیگی۔

نوٹ جائیں گے گنہگاروں کے فوراً قیدو بند

حشر کو کھل جائے گی طاقت رسول اللہ کی

**پانچ خصوصی اکرام! حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

سے روایت ہے کہ رَحْمَتِ عالمیان، سلطانِ دو جہان، فہمّشاہِ کون و مکان، حمیبِ رَحْمَن عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ فی شان ہے: ”میری امت کو ماہِ رَمَضان میں پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی علیہ السلام کو نہ ملیں: ﴿۱﴾ جب رَمَضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُنکی طرف رَحْمَت کی نظر فرماتا ہے اور جس کی طرف اللہ عَزَّوَجَلَّ نظرِ رَحْمَت فرمائے اُسے کبھی بھی عذاب نہ دے گا ﴿۲﴾ شام کے وقت ان کے منہ کی بو (جو بھوک کی وجہ سے ہوتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مُشک کی خوشبو سے





فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زورِ شریف پڑھا اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

بھی بہتر ہے ﴿۳﴾ فرشتے ہر رات اور دن انکے لئے مغفرت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں ﴿۴﴾ اللہ تعالیٰ جنت کو حکم فرماتا ہے، ”میرے (نیک) بندوں کیلئے مُزْنِ (یعنی آراستہ) ہو جائے غریب وہ دنیا کی مشقت سے میرے گھر اور کرم میں راحت پائیں گے ﴿۵﴾ جب ماہِ رَمَہان کی آخری رات آتی ہے تو اللہ عزوجل سب کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ قوم میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کیا یہ لیلۃُ القدر ہے؟ ارشاد فرمایا: ”نہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ مزدور جب اپنے کاموں سے فارغ ہو جاتے ہیں تو انہیں اجرت دی جاتی ہے۔“ (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۵۶ حدیث ۷)

**صغیرہ گناہوں کا کفارہ** حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، حضور پر نور، شافعِ یومِ النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ پر سُرور ہے، ”پانچوں نمازیں، اور جمعہ اگلے جمعہ تک اور ماہِ رَمَہان اگلے ماہِ رَمَہان تک گناہوں کا کفارہ ہیں جب تک کہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔“ (صحیح مسلم ص ۱۴۴ حدیث ۲۳۳)

**توبہ کا طریقہ** مُسَلِّمِنَ اللہ عزوجل رَمَہان المبارک میں رحمتوں کی چھ ماہِ یحیم بارشیں اور گناہِ صغیرہ کے





فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے کہ جو شخص روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور صدقہ دے اور صیام رکھے اور حج کرے اور عمرہ کرے اور اللہ سے دعا کرے کہ اس کو اللہ تعالیٰ سے عفو و مغفرت فرمائے۔

کفارے کا سامان ہو جاتا ہے۔ گناہ کبیرہ توبہ سے مُعاف ہوتے ہیں۔ توبہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جو گناہ ہوا خاص اُس گناہ کا ذکر کر کے دل کی پزیری اور آئندہ اُس سے بچنے کا عہد کر کے توبہ کرے۔ مثلاً جھوٹ بولا، تو بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کرے، یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ میں نے جو یہ جھوٹ بولا اس سے توبہ کرتا ہوں اور آئندہ نہیں بولوں گا۔ توبہ کے دوران دل میں جھوٹ سے نفرت ہو اور ”آئندہ نہیں بولوں گا“ کہتے وقت دل میں یہ ارادہ بھی ہو کہ جو کچھ کہہ رہا ہوں ایسا ہی کروں گا جیسی توبہ ہے۔ اگر بندے کی حق تلفی کی ہے تو توبہ کے ساتھ ساتھ اُس بندے سے مُعاف کر دانا بھی ضروری ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمَضان کے فضائل سے کُتبِ احادیث

مالا مال ہیں۔ رَمَضانُ الْمُبَارَک میں اِس قدر بَرَکاتیں اور رَحمتیں ہیں کہ ہمارے

پیارے پیارے آقا، مَکے مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے یہاں تک

ارشاد فرمایا، ”اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رَمَضان کیا ہے تو میری اُمت حَمّتاً کرتی کہ



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو کچھ روزہ روزہ شریف پڑھے گا میرا حصہ کے دن اس کی جگہ محکم ہوگا۔

کاش! پورا سال رمضان ہی ہو۔“ (صحیح ابن خزمہ ج ۳ ص ۱۹۰ حدیث ۱۸۸۶)

**آقا کا بیان** <sup>صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم</sup>  
حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ”محبوبِ رحمن، سرورِ یشتیان، رحمتِ عالمیان، مکی مدنی سلطانِ مکی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ماہِ شعبان

کے آخری دن بیان فرمایا: ”اے لوگو! تمہارے پاس عظمت والا بڑکت والا مہینہ آیا، وہ مہینہ جس میں ایک رات (ایسی بھی ہے جو) ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس (ماہِ مبارک) کے روزے اللہ عزوجل نے فرض کیے اور اس کی رات میں قیامِ تلوُع (یعنی سنت) ہے، جو اس میں نیکی کا کام کرے تو ایسا ہے جیسے اور کسی مہینے میں فرض ادا کیا اور اس میں جس نے فرض ادا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دنوں میں ستر فرض ادا کیے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا ثوابِ سخت ہے اور یہ مہینہ مؤامسات (یعنی غمخواری اور بھلائی) کا ہے اور اس مہینے میں مومن کا برحق بڑھایا جاتا ہے۔ جو اس میں روزہ دار کو افطار کرائے اُس کے گناہوں کے لئے مغفرت ہے اور اُس کی گردن آگ سے آزاد کر دی جائے گی۔ اور اس افطار کرانے والے کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا۔ بغیر اس کے کہ اُس کے آخر

البتہ

لے یہاں اقیام سے مراد رواج ہے۔







فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس نہ لاکر عیادہ نہ پڑھ لاکر نہ پڑھے۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ابھی جو حدیثِ پاک بیان کی گئی اس میں ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَك کی رحمتوں، برکتوں اور عظمتوں کا خوب تذکرہ ہے۔ اس ماہِ مُبَارَك میں کلمہ شریف زیادہ تعداد میں پڑھ کر اور بار بار **اَسْتَغْفِرُ** یعنی خوب توبہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی سعی کرنی ہے۔ اور ان دو باتوں سے تو کسی صورت میں بھی لاپرواہی نہیں ہونی چاہئے یعنی اللہ تعالیٰ سے جنت میں داخلہ اور جہنم سے پناہ کی بہت زیادہ التجائیں کرنی ہیں۔

**رَمَضَانَ الْمُبَارَك کے چار نام** اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَزَّوَجَلَّ! ماہِ رَمَہَان کا بھی کیا خوب فیضان ہے! **مُغْتَمِر**

شہیر حکیمِ اُلمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ان **تفسیر نعیمی** میں فرماتے ہیں: ”اس ماہِ مُبَارَك کے کل چار نام ہیں ﴿۱﴾ مَاہِ رَمَضَانَ ﴿۲﴾ مَاہِ صَبْر ﴿۳﴾ مَاہِ مُؤَاسَاات اور ﴿۴﴾ مَاہِ وَسْعَتِ رِزْقِ۔

مزید فرماتے ہیں، روزہ صَبْر ہے جس کی نِجْوَاء رَبِّ عَزَّوَجَلَّ ہے اور وہ اسی مہینے میں رکھا جاتا ہے۔ اس لئے اسے مَاہِ صَبْر کہتے ہیں۔ **مُؤَاسَاات** کے معنی ہیں بھلائی کرنا۔ چونکہ اس مہینہ میں سارے مسلمانوں سے خاص کر اہل قرابت سے بھلائی کرنا زیادہ ثواب ہے اس لئے اسے مَاہِ مُؤَاسَاات کہتے ہیں





فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور دے اور شریف نہ ہو تو کوئی عیب نہ بخواری میں ہے۔

اس میں رِزق کی فراخی بھی ہوتی ہے کہ غریب بھی نعمتیں کھا لیتے ہیں، اسی لئے اس

کا نام **ماہِ وَسْعَتِ رِزْقِ** بھی ہے۔ (تفسیرِ نعیمی ج ۲ ص ۲۰۸)

**”ماہِ رَمَضانِ مَبَارَک“ کے تیرہ حُرُوف**

**کسی نسبت سے 13 مَدَنی پھول**

(یہ تمام مدنی پھول تفسیرِ نعیمی جلد ۲ سے لئے گئے ہیں)

کعبہ معظمہ مسلمانوں کو بلکا کر دیتا ہے اور یہ آکر رُحمتیں بانٹتا ہے۔ گویا وہ

(یعنی کعبہ) گلوں ہے اور یہ (یعنی رَمَضانِ شریف) دریا، یا وہ (یعنی کعبہ)

دریا ہے اور یہ (یعنی رَمَضان) بارش۔

ہر مہینے میں خاص تاریخیں اور تاریخوں میں بھی خاص وَقت میں عبادت

ہوتی ہے۔ مثلاً بَقَرِ عید کی چند (مخصوص) تاریخوں میں حج، مُحَرَّم کی دسویں

تاریخ افضل، مگر ماہِ رَمَضان میں ہر دن اور ہر وقت عبادت ہوتی

ہے۔ روزہ عبادت، افطار عبادت، افطار کے بعد تراویح کا انتظار

عبادت، تراویح پڑھ کر کھڑکی کے انتظار میں سونا عبادت، پھر کھڑکی کھانا

بھی عبادت اَلْقَوْض ہر آن میں خدا غُزُوجِل کی شان نظر آتی ہے۔

رَمَضان ایک بھٹی ہے جیسے کہ بھٹی گندے لوہے کو صاف اور صاف

لوہے کو مشین کا پُڑہ بنا کر قیمتی کر دیتی ہے اور سونے کو زیور بنا کر استعمال



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا حقیر و بد بخت ہو گیا۔

کے لائق کر دیتی ہے۔ ایسے ہی ماہِ رَمَہان گنہگاروں کو پاک کرتا اور نیک لوگوں کے ذرے بڑھاتا ہے۔

رَمَہان میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر گنا ملتا ہے۔

بعض علماء فرماتے ہیں کہ جو رَمَہان میں مر جائے اُس سے سوالاتِ قبر بھی نہیں ہوتے۔

اس مہینے میں شبِ قدر ہے۔ گزشتہ آیت سے معلوم ہوا کہ قرآن رَمَہان میں آیا اور دوسری جگہ فرمایا:-

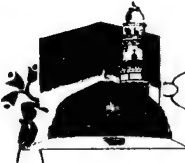
إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۚ تَرَجَّمَهُ كُنُوزُ الْإِيمَانِ: بے شک ہم نے

(پ ۳۰ القدر ۱) اسے شبِ قدر میں اتارا۔

دونوں آیتوں کے ملانے سے معلوم ہوا کہ شبِ قدر رَمَہان میں ہی ہے اور وہ غالباً ستائیسویں شب ہے۔ کیونکہ لَيْلَةُ الْقَدْرِ میں نو حروف ہیں اور یہ لفظ سورہ قدر میں تین بار آیا۔ جس سے ستائیس حاصل ہوئے معلوم ہوا کہ وہ ستائیسویں شب ہے۔

رَمَہان میں ایلیس قید کر لیا جاتا ہے اور دوزخ کے دروازے بند ہو





فرمانِ مصطفیٰ (ﷺ) اس سلسلے میں ہے کہ ہر ایک روزہ کو پاک و طہارت کا ایک روزہ قرار دینا چاہیے۔

جاتے ہیں جنتِ آراستہ کی جاتی ہے اس کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اسی لئے ان دنوں میں نیکیوں کی زیادتی اور گناہوں کی کمی ہوتی ہے جو لوگ گناہ کرتے بھی ہیں وہ نفسِ امارہ یا اپنے ساتھی شیطان (قرین) کے بہکانے سے کرتے ہیں۔

**رمضان** کے کھانے پینے کا حساب نہیں۔

**قیامت** میں رمضان و قرآن روزہ دار کی شفاعت کریں گے کہ **رمضان** تو کہے گا، مولیٰ عزوجل! میں نے اسے دن میں کھانے پینے سے روکا تھا اور قرآن عرض کرے گا کہ یا رب! عزوجل! میں نے اسے رات میں تلاوت و تراویح کے ذریعے سونے سے روکا۔

**تھویرِ نور**، شافعِ یومِ النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رمضان المبارک میں ہر قیدی کو چھوڑ دیتے تھے اور ہر سائل کو عطا فرماتے تھے۔ رب عزوجل بھی رمضان میں جہنمیوں کو چھوڑتا ہے۔ لہذا چاہئے کہ رمضان میں نیک کام کئے جائیں اور گناہوں سے بچا جائے۔

**قرآن** کریم میں صرف رمضان شریف ہی کا نام لیا گیا اور اسی کے فضائل بیان ہوئے۔ کسی دوسرے مہینے کا نہ صراحتاً نام ہے نہ ایسے فضائل۔



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے کھانے پر روک دیا وہ روزہ نہیں پڑھا۔ وہ ایک دن عمارت کے دن بھری طاقت لے گی۔

مہینوں میں صرف ماہِ رَمَہان کا نام قرآن شریف میں لیا گیا۔  
عورتوں میں صرف بی بی مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام قرآن میں آیا۔  
صحابہ میں صرف حضرت سیدنا زید ابن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام  
قرآن میں لیا گیا جس سے ان تینوں کی عظمت معلوم ہوئی۔

رَمَہان شریف میں افطار اور سُحری کے وقت دُعاء قبول ہوتی ہے۔  
یعنی افطار کرتے وقت اور سُحری کھا کر۔ یہ مرتبہ کسی اور مہینے کو حاصل  
نہیں۔

رَمَہان میں پانچ حُرُوف ہیں ر، م، ہ، ن، ا۔ د سے مُراد رَحْمَتِ  
الہی عَزَّوَجَلَّ، مِیم سے مُراد مَحَبَّتِ الہی عَزَّوَجَلَّ، ض سے مُراد  
ضمانِ الہی عَزَّوَجَلَّ اَلِف سے امانِ الہی عَزَّوَجَلَّ، ن سے نُورِ  
الہی عَزَّوَجَلَّ۔ اور رَمَہان میں پانچ عبادات خُصوصی ہوتی ہیں۔ روزہ،  
تراویح، تلاوتِ قرآن، اِعتکاف، شبِ قَدْر میں عبادات۔ توجو کوئی  
صَدَقِ دل سے یہ پانچ عبادات کرے وہ اُن پانچ اِنعاموں کا  
مُسْتَحَق ہے۔

(تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۲۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد





فرمانِ مصطفیٰ (علیہ السلام) پر غور و پاک پڑھا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

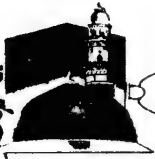
## جنت سجائی جاتی ہے

المبارک کے استقبال کیلئے سارا سال

جنت کو سجایا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، سرورِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، ”بے شک جنت ابتدائی سال سے آئندہ سال تک رمضان المبارک کے لئے سجائی جاتی ہے اور فرمایا رمضان شریف کے پہلے دن جنت کے درختوں کے نیچے سے بڑی بڑی آنکھوں والی خوروں پر ہوا چلتی ہے اور وہ عرض کرتی ہیں، ”اے پروردگار! غزوہ جمل اپنے بندوں میں سے ایسے بندوں کو ہمارا شوہر بنا جن کو دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور جب وہ ہمیں دیکھیں تو اُن کی آنکھیں بھی ٹھنڈی ہوں۔“ (شعب الایمان ج ۳ ص ۳۱۲ حدیث ۳۶۳۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

الْحَمْدُ لِلّٰہِ غَزُوْ جَلَّ جَنَّت کی عظمت کی تو کیا ہی بات ہے! کاش! ہمیں بے حساب بخش دیا جائے اور جنت الفردوس میں مدینے والے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پڑوس نصیب ہو جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ غَزُوْ جَلَّ قُلُوبِ قُرْآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی اہل حق کی مدنی تحریک ہے، دعوتِ اسلامی والوں پر کیسی کیسی کرم نوازیاں ہوتی ہیں اس کی ایک مدنی جھلک ملاحظہ فرمائیے:



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ہندو پاک یا صاف تعالیٰ اس پر اس رحمتیں بھیجتا ہے۔

# جنت میں آقا کے پروں کی بشارت

کروانے کیلئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ

دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام مُتَعَدَّد جامعات بنام جامعۃ المدینہ قائم ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ۱۴۲۷ھ میں دعوتِ اسلامی کے ان جامعات المدینہ (باب المدینہ کراچی) کے تقریباً 160 طلبہ نے ہاتھوں ہاتھ ۱۲ ماہ کیلئے راہِ خدا عزوجل میں سفر اختیار کیا۔ ابتداءً مَدَنی قافلہ کورس کروانے کی ترکیب بنی، اس دوران طلبہ کے جذبہ خدمتِ اسلام کو مزید مدینے کے ۱۲ چاند لگ گئے اور ان میں سے تقریباً 77 طلبہ نے عمر بھر کیلئے اپنے آپ کو مَدَنی قافلوں کے لئے پیش کر دیا! اس عظیم قربانی پر حوصلہ افزائی کی بڑی زبردست صورت بنی اور وہ یہ کہ خواب میں سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، بِاِذْنِ پَرُوژدگارِ دو عالم کے مالک و مختار، فہرستِ شاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دیدار سے ایک عاشقِ رسول کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں، کہہئے مبارک کہ کو خوش ہوئی، رحمت کے پھول چھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جس جس نے اپنے آپ کو عمر بھر کیلئے پیش کر دیا ہے میں ان کو رحمت کے اندر اپنے ساتھ رکھوں گا۔ خواب دیکھنے والے عاشق





فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر سجدہ کر دیا، یا ک یا اللہ تعالیٰ اس پر سورج جس دن اترتا ہے۔

رسول کے دل میں حسرت ہوئی کہ کاش! صد کروڑ کاش! مجھے بھی ان خوش نصیبوں میں شامل کر لیا جاتا۔ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُيُوبِ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے میرے دل کی بات جان لی اور فرمایا، ”اگر تم بھی ان میں شامل ہونا چاہتے ہو تو اپنے آپ کو عمر بھر کیلئے پیش کر دو۔“

سر عرش پر ہے تری گزر، دلِ فرش پر ہے تری نظر  
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

خوش نصیب عاشقانِ رسول کو بشارتِ عظمیٰ مبارک ہو! اللہ رُبُّ الْعَوْنِ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر نظر رکھتے ہوئے قوی امید ہے کہ جن بختوروں کیلئے یہ مَدَنی خواب دیکھا گیا ہے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کا خاتمہ ایمان پر ہوگا اور وہ مَدَنی آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے طفیل جنتِ الفردوس میں آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پڑوس پائیں گے۔ تاہم یہ یاد رہے! کہ اُمّی جو خواب دیکھے وہ شرعاً حَبَّتْ نہیں ہوتا، خواب کی بشارت کی بنیاد پر کسی کو قطعی جنتی نہیں کہا جاسکتا۔

اِذْن سے تیرے سرِ خضر کہیں کاش! نُحُور  
ساتھ عطار کو جنت میں رکھوں گا یا رب



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھو کہ تمہارا دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

ہر شب سب طہزار کی بخشش حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

شہنشاہِ دیشان، مکی مدنی سلطان، رحمۃ عالمیان، محبوبِ رحمن عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے، ”رمضان شریف کی ہر شب آسمانوں میں صبح صادق تک ایک منادی یہ بند ا کرتا ہے، ”اے لہجائی مانگنے والے! مکمل کر (یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف آگے بڑھ) اور خوش ہو جا۔ اور اے شریر! شر سے باز آ جا اور غیرت حاصل کر۔ ہے کوئی مغفرت کا طالب! کہ اُس کی طلب پوری کی جائے۔ ہے کوئی توبہ کرنے والا! کہ اُس کی توبہ قبول کی جائے۔ ہے کوئی دُعا مانگنے والا! کہ اُس کی دُعا قبول کی جائے۔ ہے کوئی سائل! کہ اُس کا سوال پورا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ رَمَضَانَ الْمُبَارَك کی ہر شب میں افطار کے وقت ساٹھ ہزار گناہگاروں کو دوزخ سے آزاد فرما دیتا ہے۔ اور عید کے دن سارے مہینے کے برابر گناہگاروں کی بخشش کی جاتی ہے۔

(الکرام المنثور ج ۱ ص ۱۴۶)

دینے کے دیوانو! رَمَضَانَ الْمُبَارَك کی جلوہ گری تو کیا ہوتی ہے، ہم غریبوں کے وارے نیارے ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر رحمت اور رحمتوں کا ایک پڑھا اسے تمام نعمتوں کی برکت ملے گی۔

رَحْمَتِ کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور غُوبِ مَغْفِرَتِ کے پروانے تقسیم ہوتے ہیں۔ کاش! ہم گنہگاروں کو بَطْفِیلِ ماہِ رَمَہَانِ، سُرورِ گون و مَکَانِ، مِلّی مَدَنی سُلطانِ، رَحْمَتِ عالمیانِ، مَحْبُوبِ رَحْمَنِ غَزْوَجَلِّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے رَحْمَتِ بھرے ہاتھوں جہنم سے رہائی کا پَر و اَنہِ مِلِ جائے۔ امامِ اہلسنّت علیہ رَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ بارگاہِ رِسَالَتِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں عُرْض کرتے ہیں:۔

تمنا ہے فرمائیے رُوزِ مَحْشَر

یہ تیری رہائی کی چٹھی ملی ہے

رُوزَانہٗ دَسِ لاکھ  
گنہگاروں کی  
دُوزخ سے رہائی

اللہ تعالیٰ کی عنایتوں، رَحْمَتوں اور بخششوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک موقع پر سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، بِسَادِنِ پَرُوژ دگارِ دُعا عَالَمِ کے مالِک و مُخْتَار،

شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب رَمَہَانِ کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف نظر فرماتا ہے اور جب اللہ غَزْوَجَلِّ کسی بندے کی طرف نظر فرمائے تو اُسے کبھی عذاب نہ دے گا۔ اور ہر رُوز دَسِ لاکھ (گنہگاروں) کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے اور جب اَنھیسویں رات





فِطْرَانِ مَصْلُوحٌ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر جو روپاک کی کھڑت کر دے ملک پر تمہارے لئے مہارت ہے۔

ہوتی ہے تو مہینے بھر میں جتنے آزاد کیے اُن کے مجموعہ کے برابر اُس ایک رات میں آزاد فرماتا ہے۔ پھر جب عید الفطر کی رات آتی ہے۔ ملائکہ خوشی کرتے ہیں اور اللہ عزوجل اپنے نوکر کی خاص بخشی فرماتا ہے اور فرشتوں سے فرماتا ہے، ”اے گروہ ملائکہ! اُس مزدور کا کیا بدلہ ہے جس نے کام پورا کر لیا؟“ فرشتے عرض کرتے ہیں، ”اُس کو پورا پورا اجر دیا جائے۔“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ”میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا۔“

(تَکْوِیْنُ الْعَمَالِ، ج ۸، ص ۲۱۹ حدیث ۲۳۷۰۲)

**جُمُعہ کی ہر ہر گھڑی میں**  
تعالیٰ تمہارے روایت ہے کہ مَحْبُوبِ رَبِّ  
**دس لاکھ کی مغفرت**  
الْعَلَمِیْنَ، سَيِّدُ الْأَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ،

شَفِیعُ الْمُذْنِبِیْنَ، جنابِ رَحْمَةُ لِلْعَلَمِیْنَ عزوجل وصلى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ لَئِنْ شِئْتَ، ”اللہ عزوجل ماہِ رَمَہَانِ میں روزانہ افطار کے وقت دس لاکھ ایسے گنہگاروں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے جن پر گناہوں کی وجہ سے جہنم واجب ہو چکا تھا، نیز شبِ جُمُعہ اور روزِ جُمُعہ (یعنی جمعرات کو غروبِ آفتاب سے لے کر جمعہ کو غروبِ آفتاب تک) کی ہر ہر گھڑی میں ایسے دس دس لاکھ گنہگاروں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے جو عذاب کے حقدار



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کتابِ شہادہ اور کتابِ حیات میں جو احادیث ہیں جن سے عبادتِ رب کی توفیق ملے گی۔

قراردیئے جاچکے ہوتے ہیں۔ (کثر الممات ج ۸ ص ۲۲۳ حدیث ۲۳۷۱۶)

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارہ نہ کیا  
ہم نے توجہ ہم کی بہت کی تجویز  
پر تونے دل آزدہ ہمارا نہ کیا  
لیکن تری رحمت نے گوارا نہ کیا

ٹھٹھے ٹھٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ مبارکہ میں ربُّ الانام

عَزَّوَجَلَّ کے کس قدر عظیم الشان انعام و اکرام کا ذکر ہے۔ سُبْحَنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ!

رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں روزانہ دس لاکھ ایسے گنہگاروں کی بخشش ہو جایا کرتی ہے

جو اپنے گناہوں کے سبب جہنم کے کھد اقرار پا چکے ہوتے ہیں۔ نیز شبِ جمعہ

اور روزِ جمعہ کی تو ہر گھڑی میں دس دس لاکھ گنہگار عذابِ نار سے آزاد قرار دیئے

جاتے ہیں۔ اور پھر رَمَضَانَ الْمُبَارَك کی آخری شب کی تو کیا خوب بہار ہے کہ

سارے ماہِ رَمَضَانَ میں جتنے بخشے گئے تھے اُس کے ہمارے برابر گنہگار اُس ایک

رات میں عذابِ نار سے نجات پاتے ہیں۔ اے کاش! اللہ تعالیٰ ہم گنہگاروں اور

بدکاروں کو بھی اِن مَغْفِرَاتِ يَافِتْکَانَ میں شامل کر لے۔

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِين صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جب کہا عصیاں سے میں نے سخت لاچاروں میں ہوں

جن کے پتے کچھ نہیں ہے اُن خریداروں میں ہوں

تیری رحمت کیلئے شامل گنہگاروں میں ہوں

بول اُنھی رحمت نہ گھبرا میں مددگاروں میں ہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد



فرمانِ معظمہ! رسول اللہ تعالیٰ علیہ السلام ہر گز سے روزہ نہ رکھیں گے کہ جو یہ شب تہرا رکھو ہر روزہ نہ رکھو کہ جو عاتقہ رکھے گا ہوں کیلئے سزا ہے۔

**بھلائی ہی بھلائی** **امیر المؤمنین** حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: ”اُس مہینے کو

خوش آمدید ہے جو ہمیں پاک کرنے والا ہے۔ پورا **رمضان** خیر ہی خیر ہے دن کا روزہ ہو یا رات کا قیام۔ اس مہینے میں خرچ کرنا جہاد میں خرچ کرنے کا درجہ رکھتا ہے۔“ (تبیۃ الغافلین ص ۱۷۶)

**خرچ میں کُشاوگی کرو** **حضرت** سیدنا عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبیوں کے سلطان، سرور و ایشان، رَحْمَتِ عَالَمِیْنَ، سرورِ دو جہان، محبوبِ رَحْمَنِ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ بَرَکَتِ نشان ہے: ”ماہِ **رمضان** میں گھر والوں کے خرچ میں کُشاوگی کرو کیونکہ ماہِ **رمضان** میں خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی طرح ہے۔“

(الحامع الصغیر ص ۱۶۲ حدیث ۲۷۱۶)

**بڑی بڑی آنکھ** **والی حوریں** **حضرت** سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رَحْمَتِ عالم، نورِ مُجَسِّم، حبیبِ اکرم، نبیِ محترم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَسَم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ معظم ہے: ”جب **رمضان** شریف کی پہلی تاریخ آتی ہے تو عرشِ عظیم کے نیچے سے مَیْسرہ (م۔ ٹی۔ رَہ) نامی ہوا چلتی ہے جو بخت کے





فرمان مصطفیٰ (اس حدیث میں اس طرح ایک سرحد درج ہے کہ اس حدیث میں اس کے ایک قراؤں کے لئے ہے۔

درختوں کے پتوں کو ہلاتی ہے۔ اس ہوا کے چلنے سے ایسی دلکش آواز بلند ہوتی ہے کہ اس سے پھر آواز آج تک کسی نے نہیں سنی۔ اس آواز کو سن کر بڑی بڑی آنکھوں والی عورتیں ظاہر ہوتی ہیں یہاں تک کہ جنت کے بلند محلوں پر کھڑی ہو جاتی ہیں اور کہتی ہیں: ”ہے کوئی جو ہم کو اللہ تعالیٰ سے مانگ لے کہ ہمارا نکاح اُس سے ہو؟“ پھر وہ عورتیں داروغہ جنت (حضرت رضوان علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے پوچھتی ہیں: ”آج یہ کیسی رات ہے؟“ (حضرت رضوان علیہ الصلوٰۃ والسلام) جواباً تسلیمہ (یعنی نینک) کہتے ہیں، پھر کہتے ہیں: ”یہ ماہِ رمضان کی پہلی رات ہے، جنت کے دروازے اُمّتِ محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے روزے داروں کیلئے کھول دیئے گئے ہیں۔“

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۶۰ حدیث ۲۳)

دواندھیرے دورے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا کہ میں نے اُمّتِ محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو دو نور عطا کئے ہیں تاکہ وہ دواندھیروں کے ضرر (یعنی نقصان) سے محفوظ رہیں۔ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی یا اللہ! اعزّوجلّ وہ دو



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پڑھا اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

نور کون کون سے ہیں؟ ارشاد ہوا، ”نورِ رمھان اور نورِ قرآن“۔ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی: دو اندھیرے کون کون سے ہیں؟ فرمایا، ”ایک قبر کا اور دوسرا قیامت کا“۔

(فتۃ الناصحین ص ۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ خدائے خُآن و مَنان

عز و جَلِّ ماہِ رمھان کے قَدَر دان پر کس درجہ مہربان ہے۔ پیش کردہ دونوں روایتوں میں ماہِ رمھان کی کس قدر عظیم رحمتوں اور بَرَکتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ماہِ رمھان کا قَدَر دان روزے رکھ کر خُدانے رَحْمَن عز و جَلِّ کی رضا حاصل کر کے جَنّتوں کی ابدی اور سرمدی نعمتیں حاصل کرتا ہے۔ نیز دوسری حکایت میں دو نور اور دو اندھیروں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اندھیروں کو دور کرنے کیلئے روشنی کا وجود ناگزیر ہے۔ خُدانے رَحْمَن عز و جَلِّ کے اس عظیم احسان پر قربان! کہ اس نے ہمیں قرآن و رمضان کے دو نور عطا کر دیئے تاکہ قبر و قیامت کے ہولناک اندھیرے دُور ہوں اور نور ہی نور ہو جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم): جس نے قرآن مجید کو تلاوت کیا وہ اپنے لیے ایک روزہ کی مانند ہے۔ (صحیح بخاری)

**روزہ قرآن**  
روزہ اور قرآن روزِ محشر مسلمان کیلئے  
شفاعت کریں گے  
پُناچہ مدینے کے سلطان، سردارِ دو جہان،

رحمتِ عالمیان، سرورِ دیشان، محبوبِ رُحمن غزوِ جَلِّ وُصَلِّ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے  
ہیں، روزہ اور قرآن بندے کیلئے قیامت کے دن شفاعت کریں گے۔ روزہ  
عرض کرے گا، اے ربِّ کریم غزوِ جَلِّ وُصَلِّ! میں نے کھانے اور خواہشوں سے دن  
میں اسے روک دیا، میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔ قرآن کہے گا،  
میں نے اسے رات میں سونے سے باز رکھا، میری شفاعت اس کے لئے قبول کر۔  
پس دونوں کی شفاعتیں قبول ہوں گی۔“ (مسندِ امام احمد ج ۲ ص ۵۸۶ حدیث ۶۶۳۷)

**بخشش کا بہانہ**  
عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی شَیْرِخدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ

الکَرِیم فرماتے ہیں، ”اگر اللہ غزوِ جَلِّ وُصَلِّ کو اُمّتِ مُحَمَّدِیِّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر عذاب  
کرنا مقصود ہوتا تو ان کو رَمَضان اور سُورۃ قُلْ هُوَ اللہ شریف ہر گز عنایت نہ فرماتا۔“  
(تُرُغُّۃُ الْمُحَالِیْس ج ۱ ص ۲۱۶)

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہوگی یا روزِ جزا  
دی اُن کی رحمت نے صدایہ بھی نہیں، وہ بھی نہیں

(حدائقِ بخشش)





فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو بھی روزہ صیام رکھے اور شریف ہے جس کی قیامت کے دن اس کی شہادت کریں گا۔

**لاکھ رمضان کا ثواب** حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار،

مدینے کے تاجدار، باذنِ پروردگار، دُعا لم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں، ”جس نے مکہ مکرمہ میں ماہِ رمضان پایا اور روزہ رکھا اور رات میں جتنا میسر آیا قیام کیا تو اللہ عز و جل اُس کے لئے اور جگہ کے ایک لاکھ رمضان کا ثواب لکھے گا اور ہر دن ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اور ہر رات ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اور ہر روز جہاد میں گھوڑے پر سوار کر دینے کا ثواب اور ہر دن میں نیکی اور ہر رات میں نیکی لکھے گا۔“

(ابن ماجہ ج ۳ ص ۵۲۳ حدیث ۳۱۱۷)

**بکاش! عیدِ مدینے میں ہو!** ٹھٹھے ٹھٹھے اسلامی بھائیو! اللہ کے حبیب، حبیبِ لبیب، ہم گناہوں

کے مریضوں کے طبیب عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا دیارِ ولادت مکہ مکرمہ زادۃ اللہ شرفاً و تعظیماً ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صدقے میں کس قدر لطف و کرم فرمایا ہے کہ شاہِ اناام صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا کوئی غلام اگر ماہِ رمضان مکہ مکرمہ زادۃ اللہ شرفاً و تعظیماً میں گزار لے اور وہیں روزے رکھے اور رات کو حسبِ توفیق نوافل وغیرہ ادا کرے تو



فرمانِ مصطفیٰ: اس دن جس نے کچھ پروردگار کو یاد کیا تو اس کے دوسرے سال کے کرمات ہوں گے۔

اُسے دوسرے مقامات کے ایک لاکھ رَمَہان کے برابر ثواب عطا کیا جائے گا اور ہر روز شب ایک ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اور ایک ایک عظیم الشان نیکی مزید برآں۔ اے کاش! ہمیں بھی مکہ مکرمہ و اذہا اللہ شرفاً و تعظیماً میں ماہِ رَمَہان گزرنے کی عظیم سعادت نصیب ہو جائے اور اُس میں خوب عبادت کرنے کی بھی توفیق ملے اور پھر ماہِ رَمَہان گزرا کر فوراً ہی عید منانے کیلئے اپنے میٹھے میٹھے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے روضہ ضیاء پر حاضر ہو جائیں اور وہاں پر رور و کر ”عیدی“ کی بھیک مانگیں اور سبز سبز گنبد کے ملکین، رَحْمۃٌ لِّلْعٰلَمِیۡنِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رحمت جوش پر آجائے اور اے کاش! سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دُستِ پُر انوار سے ہم گنہگار ”عیدی“ پائیں اور یہ سب کچھ اُن صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے کرم ہی سے ممکن ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمَہان میں ہمیں اللہ عزوجل کی

خوب خوب عبادت کرنی چاہئے اور ہر وہ کام کرنا چاہئے جس میں اللہ عزوجل اور اسکے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوبِ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رضا ہو۔ اگر اس پاکیزہ مہینے میں بھی کوئی اپنی بخشش نہ کروا سکا تو پھر کب



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اس شخص کی ناک ٹاک کر دو جو جس کے پاس ہر روز کھارو دھو پاؤں نہ دھوے۔

کروائے گا؟ ہمارے پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس مبارک مہینے کی آمد کے ساتھ ہی عبادتِ الہی عزوجل میں بہت زیادہ ممکن ہو جایا کرتے تھے۔ چنانچہ اُم المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، ”جب ماہِ رمضان آتا تو میرے سر تاج، صاحبِ معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اللہ عزوجل کی عبادت کیلئے کمر بستہ ہو جاتے اور سارا مہینہ اپنے بسترِ منور پر تشریف نہ لاتے۔“ (الکثر الشکور ج ۱ ص ۴۹)

مزید فرماتی ہیں کہ جب ماہِ رمضان تشریف لاتا تو حضور اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ محتشم، شافعِ اُمم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا رنگ مبارک متغیّر ہو جاتا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نماز کی کثرت فرماتے اور خوب گڑ گڑا کر دعائیں مانگتے اور اللہ عزوجل کا خوف آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر طاری رہتا۔ (شعب الایمان ج ۳ ص ۳۱۰ حدیث ۳۶۲۵)

بھی سنت ہے۔ چنانچہ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، ”جب





فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر نازل ہو شریف ہے تو کوئی مردہ کوئی تری شخص ہے۔

**ماہِ رَمَضانِ آتا تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہر قیدی کو رہا کر دیتے اور ہر سائل کو عطا فرماتے۔“**

(السُّلُوكُ الْمُنْتَوَرَجُ ۱ ص ۴۴۹)

**سب سے بڑھ کر سخی** سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ”رسول اللہ غزوہ جمل و صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم لوگوں میں سب سے بڑھ کر سخی ہیں اور سخاوت کا دریا سب سے زیادہ اس وقت جوش پر ہوتا۔ جب رَمَضان میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام ملاقات کے لئے حاضر ہوتے، جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام (رَمَضان المبارک کی) ہر رات میں ملاقات کیلئے حاضر ہوتے اور رسول کریم، رؤوف رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام ان کے ساتھ قرآن عظیم کا دور فرماتے۔“ پس رسول اللہ غزوہ جمل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ تیز کے معاملے میں سخاوت فرماتے۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۹ حدیث ۶)

ہاتھ اٹھا کر ایک کٹڑا اے کریم

ہیں سخی کے مال میں حقدار ہم (حدائق بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس سرورِ کربلاء اس نے بھی پروردگار پاک پر حاضر نہیں ہو سکتا۔

## ہزار گنا ثوابِ بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اور

دینہ رمضان المبارک میں نیکیوں کا آجر

بیت بڑھ جاتا ہے لہذا کوشش کر کے زیادہ سے زیادہ نیکیاں اس ماہ میں جمع کر لینی

چاہئیں۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”ماہ

رمضان میں ایک دن کا روزہ رکھنا ایک ہزار دن کے روزوں سے افضل ہے اور

ماہ رمضان میں ایک مرتبہ تسبیح کرنا (یعنی سبحن اللہ کہنا) اس ماہ کے علاوہ ایک

ہزار مرتبہ تسبیح کرنے (یعنی سبحن اللہ کہنے) سے افضل ہے اور ماہ رمضان میں

ایک رکعت پڑھنا غیر رمضان کی ایک ہزار رکعتوں سے افضل ہے۔

(الکثر المتثور ج ۱ ص ۴۰۴)

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق

اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

انور، مدینے کے تاجور، نبیوں کے سرور، محبوب

## رمضان بہن کمر کی فضیلت

رب اکبر، سپرہ آمنہ کے ولیم عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمان

رحمتِ نشان ہے:

”ذَا كُرِ اللَّهُ فِي رَمَضَانَ يُغْفَرُ لَهُ“ (ترجمہ) ”رمضان میں ذکر اللہ عز و جل

وَسَائِلُ اللَّهِ فِيهِ لَا يَخِيبُ“ کرنے والے کو بخش دیا جاتا ہے اور اس مہینے

میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا محروم نہیں رہتا۔ (مُعْتَبَرُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۳۱۱ حدیث ۳۶۲۷)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار زود پاک پر اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

**سُنّتوں بھرا اجتماع اور ذکرِ اللہ**  
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہیں جو اس

ماہِ مبارک میں خصوصیت کے ساتھ سُنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کی سعادت حاصل کرتے اور اللہ عز و جل سے اپنی دنیا و آخرت کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کا سُنّتوں بھرا اجتماع ازابتداء تا انتہاء ذکر اللہ عز و جل ہی پر مُشتمل ہوتا ہے۔ کیوں کہ تلاوت، نعت شریف، سُنّتوں بھرا بیان، دُعا اور صلوة و سلام وغیرہ سب ذکر اللہ عز و جل میں داخل ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے اجتماع کی برکات کی ایک جھلک ملاحظہ ہو چنانچہ

**چھ بیٹیوں کے**  
**بعد اولادِ زینبہؑ**  
مرکز الاولیاء (لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان بالتصّرف عرض کرتا ہوں: غالباً 2003ء کی بات ہے، ایک اسلامی بھائی نے مجھے تبلیغ

قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے تین روزہ بین الاقوامی سُنّتوں بھرے اجتماع (صحرائے مدینہ، مدینہ الاولیاء ملتان) میں شرکت کی دعوت عنایت فرمائی۔ میں نے عرض کی، میں چھ بیٹیوں کا باپ ہوں، میرے گھر





میں پھر ولادت مُتَوَقَّع ہے، دعا فرمائیے کہ اب کی بار فریضہ اولاد ہو۔ وہ اسلامی  
بھائی انفرادی کوشش کا اٹھوٹا انداز اختیار کرتے ہوئے فرمانے لگے: سبحن  
اللہ! اب تو آپ کو تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع میں حاضری کی زیادہ ضرورت  
ہے، حج کے بعد تعداد کے لحاظ سے عاشقانِ رسول کے سب سے بڑے اجتماع  
(ملتان شریف) میں آکر دعاء مانگئے نہ جانے کس کے صدقے میں بیڑا پار ہو جائے۔  
اُس کی بات میرے دل کو لگ گئی اور میں سنتوں بھرے اجتماع (ملتان شریف)  
میں حاضر ہو گیا۔ وہاں کے روح پرور مناظر کا بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ  
نہیں، مجھے زندگی میں پہلی بار اس قَدَر زبردست روحانی سکون نصیب ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ  
عَزَّوَجَلَّ اجتماع کے چند ہی روز کے بعد اللہ عزوجل نے مجھے چاندِ سمانہ فی مَنا  
عطا فرمایا۔ گھر والوں کی خوشی بیان سے باہر ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں  
دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ اللہ عزوجل نے مجھے مزید  
ایک اور مَدَنی مَنے سے بھی نوازا دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ بیان دیتے وقت مجھ  
گنہگار کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں قافلہِ ذمہ دار کی حیثیت سے خدمت  
کی سعادت ملی ہوئی ہے۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول اور**



فرمانِ مصطفیٰ: (اسم اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

سُنّتوں بھرے اجتماعات میں رَحْمَتیں کیوں نازل نہ ہوں گی کہ ان عاشقانِ رسول میں نہ جانے کتنے اولیاءِ کرام رَحْمَتُہُمُ اللہُ تعالیٰ ہوتے ہوں گے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ”جماعت میں بَرَکت ہے اور دُعائے مَجْمَعِ مُسْلِمِینِ اَقْرَبَ بَقْبُول۔“ (یعنی مسلمانوں کے مجمع میں دعا مانگنا قبولیت کے قریب تر ہے) علماء فرماتے ہیں: جہاں چالیس مُسلمان صالح (یعنی نیک مسلمان) جمع ہوتے ہیں اُن میں سے ایک ولیّ اللہ مَرور ہوتا ہے۔ (فتاویٰ

رضویہ جدید ج ۲۴ ص ۱۸۴، تفسیر شرح جامع صغیر، تَحْتُ الْحَدِیث

۷۱۴، ج ۱، ص ۳۱۲ دار الحدیث مصر) بالفرض دُعاء کی قبولیت کا اثر ظاہر نہ ہو تب بھی

حَرْفِ شَکَايَتِ زَبَان پر نہیں لانا چاہئے۔ ہماری بھلائی کس بات میں ہے اس کو یقیناً

اللہ عزوجل ہم سے زیادہ بہتر جانتا ہے۔ ہمیں ہر حال میں پاک پروردگار کا شکر

گزار بندہ بن کر رہنا چاہئے۔ وہ بیٹا دے تب بھی اُس کا شکر، بیٹی دے تب بھی شکر،

دونوں دے تب بھی شکر اور نہ دے تب بھی شکر، ہر حال میں شکر شکر اور شکر ہی ادا کرنا

چاہئے۔ پارہ ۲۵ سورۃ الشُّورٰی کی آیت نمبر، ۴۹ اور ۵۰ میں ارشاد باری تعالیٰ

ہے:



فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک روزہ رک رک کر عطا فرمایا اس پر اس کا اجر ہے۔

بَلَلَّكَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَهَبُ مَنْ يَشَاءُ  
إِنَّا كَاوِيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ  
الدُّكُورَ ۖ أَوْ يُرَوِّجُهُمْ ذُكْرًا  
وَإِنَّا كَاوِيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيمًا  
إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ

ترجمہ کنز الایمان: اللہ ہی کیلئے ہے  
آسمانوں اور زمین کی سلطنت پیدا کرتا ہے  
جو چاہے، جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے  
اور جسے چاہے بیٹے دے یا دونوں ملا دے  
بیٹے اور بیٹیاں اور جسے چاہے بانجھ کر دے  
بیشک وہ علم و قدرت والا ہے۔

(پ ۲۵ الشوری ۴۹، ۵۰)

صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ  
اللہ العالی فرماتے ہیں، وہ مالک ہے اپنی نعمت کو جس طرح چاہے تقسیم کرے جسے  
جو چاہے دے۔ انبیاء علیہم السلام میں بھی یہ سب صورتیں پائی جاتی ہیں۔ حضرت سیدنا  
لوط علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام و حضرت سیدنا عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ  
والسلام کے صرف بیٹیاں تھیں کوئی بیٹا نہ تھا اور حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی  
نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے صرف فرزند تھے کوئی دختر ہوئی ہی نہیں اور سیدنا انبیاء  
حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے چار فرزند عطا  
فرمائے اور چار صاحبزادیاں اور حضرت سیدنا یحییٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور  
حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے کوئی اولاد ہی نہیں۔

(خزان العرفان ص ۷۷۷)



فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

مُحَمَّد نامی ایک آدمی سارا سال نماز نہ پڑھتا تھا۔

جب رَمَحَان شریف کا مُبْتَرک مہینہ آتا تو وہ

پاک صاف کپڑے پہنتا اور پانچوں وقت پابندی

کے ساتھ نماز پڑھتا اور سالِ گزشتہ کی قُضَاء نمازیں بھی ادا کرتا۔ لوگوں نے اُس

سے پوچھا، تُو ایسا کیوں کرتا ہے؟ اُس نے جواب دیا یہ مہینہ رَحْمَت، بَرکَت، توبہ

اور مغفرت کا ہے، شاید اللہ تعالیٰ مجھے میرے اسی عمل کے سبب بخش دے۔ جب

اُس کا انتقال ہو گیا تو کسی نے اُسے خواب میں دیکھا تو پوچھا، مَا فَعَلَ اللّٰهُ

بِکَ؟ یعنی اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اُس نے جواب دیا، ”میرے

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اِحْتِرَامِ رَمَحَان شریف بجالانے کے

سبب بخش دیا۔ (دُرَّة النَّاصِحِينَ ص ۸) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمَت ہو

اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ بے نیاز ہے اِٹھے اِٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا

آپ نے؟ خُداے رَحْمَن عَزَّوَجَلَّ ماہِ

رَمَحَان کے قُدر دان پر کس درجہ مہربان ہے کہ سال کے باقی مہینے چھوڑ کر





فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں کی ہونچھ ہزار دو سو کہ تہاراز و دو گھنک بچتا ہے۔

صرف ماورمکان میں عبادت کرنے والے کی مغفرت فرمادی۔ اس حکایت سے کہیں کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ اب تو (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) سارا سال نمازوں کی ٹھنسی ہوگئی! صرف رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں روزہ نماز کر لیا کریں گے اور سیدھے جنت میں چلے جائیں گے۔ پیارے اسلامی بھائیو! دراصل بخشش یا عذاب کرنا یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے۔ وہ بے نیاز ہے۔ اگر چاہے تو کسی مسلمان کو بظاہر چھوٹے سے نیک عمل پر ہی اپنے فضل سے بخش دے اور اگر چاہے تو بڑی بڑی نیکیوں کے باوجود کسی کو محض ایک چھوٹے سے گناہ پر اپنے عدل سے پکڑ لے۔ پارہ ۳ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۲۸۴ میں ارشادِ ربّ بے نیاز ہے:

فَيَغْفِرْ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ  
مَنْ يَشَاءُ

اپنے فضل سے اہل ایمان کو بخشے گا اور جسے

(ب ۳ البقرہ ۲۸۴) چاہے گا (اپنے عدل سے) سزا دے گا۔

تو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمارِ حرم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کوئی نیکی چھوڑنی

نہیں چاہئے نہ جانے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو کوئی نیکی پسند

آجائے اور کوئی چھوٹے سے چھوٹا گناہ بھی نہیں

تین تین کے اندر  
تین پوشیدہ



فرمان مصطفیٰ: (اس کی تائید اللہ اعلم) جس نے محمدؐ پر جس کو اس پر شاہد ہو، پاک نہ جائے قیامت کے دن میری شامت لے گی۔

کرنا چاہئے کہ نہ جانے کس گناہ پر اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے اور اُس کا دردناک عذاب آ کر گھیر لے۔ خلیفہ اعلیٰ حضرت، فقیہ اعظم سیدنا ابویوسف محمد شریف محدث کوٹلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل فرماتے ہیں: ”اللہ عز و جل نے تین چیزوں کو تین چیزوں میں مخفی (یعنی پوشیدہ) رکھا ہے، ﴿۱﴾ اپنی رضا کو اپنی اطاعت میں اور ﴿۲﴾ اپنی ناراضگی کو اپنی نافرمانی میں اور ﴿۳﴾ اپنے اولیاء کو اپنے بندوں میں۔“ یہ قول نقل کرنے کے بعد فقیہ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”لہذا ہر طاعت اور ہر نیکی کو عمل میں لانا چاہئے کہ معلوم نہیں کس نیکی پر وہ راضی ہو جائے اور ہر بدی سے بچنا چاہئے کیونکہ معلوم نہیں کس بدی پر وہ ناراض ہو جائے۔ خواہ وہ بدی کیسی ہی صغیر (یعنی چھوٹی) ہو۔ مثلاً (بلا اجازت) کسی کے تنکے کا ضلال کرنا بظاہر ایک معمولی سی بات ہے۔ یا کسی ہمسایہ کی مٹی سے اُس کی اجازت کے بغیر ہاتھ دھونا گویا ایک چھوٹی سی بات ہے۔ مگر ممکن ہے کہ اس بُرائی میں ہی حق تعالیٰ کی ناراضگی مخفی (یعنی چھپی ہوئی) ہو۔ تو ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں سے بھی بچنا چاہئے۔ (أخلاق المسلمین ص ۵۶)

**کتے کو پانی پلانے والی بخشش گئی! رحمت کے طلبکارو! جب**

اللہ عز و جل بخشے پر آتا ہے تو بظاہر نیکی کتنی ہی چھوٹی ہو وہ اسی کے سبب کرم فرما دیتا ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں کثیر



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ کو دوزخ کی کڑت کرو یہ ظلم ہے کہ اے لے لہارت ہے۔

احادیث وارد ہیں۔ مثلاً ایک عورت کو مصرفِ اس لئے بخش دیا گیا کہ اُس نے ایک پیاسے کتے کو پانی پلایا تھا۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص

۴۰۹ حدیث ۳۳۲۱) ایک حدیث میں سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانِ عالیشان بھی ملتا ہے کہ ایک شخص نے

راستے میں سے ایک درخت کو اس لئے ہٹا دیا تاکہ لوگوں کو اس سے ایذا نہ پہنچے۔ اللہ تعالیٰ غزوِ جَلِّ نے خوش ہو کر اُس کی مغفرت فرمادی۔ (صحیح مسلم ص

۱۴۱۰ حدیث ۱۹۱۴) ایک صحیح حدیث میں تقاضے میں نرمی (یعنی قرض کی وصولی میں آسانی) کرنے والے ایک شخص کی فحبات ہو جانے کا واقعہ بھی آیا ہے۔ (صحیح

بخاری ج ۲ ص ۱۲ حدیث ۲۰۷۸) اللہ غزوِ جَلِّ کی رحمت کے واقعات جمع کرنے جائیں تو اتنے ہیں کہ ہم جمع ہی نہ کر سکیں۔

مَرْوَبِلَہ

مُودہ باد اے عاصیو! ذاتِ خُدا غفار ہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

تہنیت اے مجرمو! شافعِ شہِ ابرار ہے

(حقائقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ: (اسی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تائب شیعہ کو کشتہ آبدیہ سے ہر روز دھواں دہاں کر کے جہنم کیلئے استحضار دے دیا ہے۔)

**عذابِ چھڑکائی کے اسباب** **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب**  
**اللہ عزوجل رحمت کرنے پر آتا ہے**

تویوں بھی سبب بناتا ہے کہ کسی ایک عمل کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمادیتا ہے اور پھر اسی کے باعث اُس پر رحمتوں کی بارش کر دیتا ہے۔ لہذا اب ایک حدیثِ مبارک پیش کی جاتی ہے جس میں مُتَعَدِّد ایسے لوگوں کا بیان کیا گیا ہے کہ وہ کسی نہ کسی نیکی کے سبب اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچ گئے اور رحمتِ خداوندی عزوجل نے انہیں اپنی آغوش میں لے لیا۔ چنانچہ حضرت سیدنا عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ایک بار نُصُورِ اکرم، نُورِ مُجَسِّم، شاہِ بنی آدم، نبیِ محترم، رسولِ مُحْتَشَم، شافعِ اُمَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا، ”آج رات میں نے ایک عجیب خواب دیکھا کہ

**ایک شخص کی روح قبض کرنے کیلئے مَلِکُ المَوت (علیہ الصلوٰۃ والسلام)**  
 تشریف لائے لیکن اُس کا ماں باپ کی اطاعت کرنا سامنے آ گیا اور وہ  
 بچ گیا۔

**ایک شخص پر عذابِ قَبْر چھا گیا لیکن اُس کے وُضُو (کی نیکی) نے اُسے**  
 بچالیا۔





فِرْعَانِ مَصْحُفِ اِسْمِ رَقِیْ طِبِ اِسْمِ اَلْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَلْاَزِلُّ اَلْاَزَلُّ a

ایک شخص کوشیاطین نے گھیر لیا لیکن **ذِکْرُ اللّٰهِ** عَزَّوَجَلَّ (کرنے کی نیکی) نے اُسے بچا لیا۔

ایک شخص کو عذاب کے فرشتوں نے گھیر لیا لیکن اُسے (اُس کی) نماز نے بچا لیا۔

ایک شخص کو دیکھا کہ پیاس کی شدت سے زَبان نکالے ہوئے تھا اور ایک حوض پر پانی پینے جاتا تھا مگر لوٹا دیا جاتا تھا کہ اتنے میں اُس کے روزے آگئے اور (اُس نیکی نے) اُس کو سیراب کر دیا۔

ایک شخص کو دیکھا کہ جہاں انبیاء کرام (علیہم الصلوٰۃ والسلام) حلقے بنائے ہوئے تشریف فرما تھے، وہاں ان کے پاس جانا چاہتا تھا لیکن دھتکار دیا جاتا تھا کہ اتنے میں اُس کا **غسلِ جَنَابَتِ** آیا اور (اُس نیکی نے) اُس کو میرے پاس بٹھا دیا۔

ایک شخص کو دیکھا کہ اُس کے آگے پیچھے، دائیں بائیں، اوپر نیچے اندھیرا ہی اندھیرا ہے اور وہ اس اندھیرے میں حیران و پریشان ہے تو اُس کے **مُحْ و غمّہ** آگئے اور (ان نیکیوں نے) اُس کو اندھیرے سے نکال کر روشنی میں پہنچا دیا۔



فروغان مصنف: اس میں میں نے اس پر ایک مرتبہ اور ایک مرتبہ اس کے لئے ایک قلم لکھا ہے اور قلم لکھا ہے۔

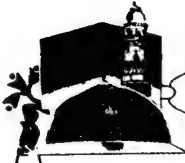
ایک شخص کو دیکھا کہ وہ مسلمانوں سے گفتگو کرنا چاہتا ہے لیکن کوئی اُس کو منہ نہیں لگاتا تو **صَلِّ رَحْمٰی** (یعنی رشتہ داروں سے حُسنِ سلوک کرنے کی نیکی) نے مؤمنین سے کہا کہ تم اس سے بات چیت کرو۔ تو مسلمانوں نے اُس سے بات کرنا شروع کی۔

ایک شخص کے خُصم اور چہرے کی طرف آگ بڑھ رہی ہے اور وہ اپنے ہاتھ سے بچارہا ہے تو اُس کا **صَدَقَہ** آ گیا اور اُس کے آگے ڈھال بن گیا اور اُس کے سر پر سایہ لگن ہو گیا۔

ایک شخص کو زبانیہ (یعنی عذاب کے مخصوص فرشتوں) نے چاروں طرف سے گھیر لیا لیکن اُس کا **اَمْرٌ بِاَلْمَعْرُوفِ وَنَهٰی عَنِ الْمُنْكَرِ** آیا (یعنی نیکی کا حکم کرنے اور بُرائی سے منع کرنے کی نیکی آئی) اور اُس نے اُسے بچالیا اور رَحْمَت کے فرشتوں کے حوالے کر دیا۔

ایک شخص کو دیکھا جو گھٹنوں کے بل بیٹھا ہے لیکن اُس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجاب (یعنی پردہ) ہے مگر اُس کا **حُسنِ اخلاق** آیا اس (نیکی) نے اُس کو بچالیا اور اللہ تعالیٰ سے ملا دیا۔

ایک شخص کو اُس کا **اَعْمَالُ** اُلٹے ہاتھ میں دیا جانے لگا تو اُس کا خوف



فرمانِ مصطفیٰ: (اسی اللہ تعالیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام) مجھ پر روزہ شریف پر اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

خُدا عَزَّوَجَلَّ آگیا اور (اس عظیم نیکی کی بَرَکت سے) اُس کا نامہ اعمال سیدھے ہاتھ میں دے دیا گیا۔

ایک شخص کی نیکیوں کا وِزن ہلکا رہا مگر اُس کی سخاوت آگئی اور نیکیوں کا وِزن بڑھ گیا۔


ایک شخص جہنم کے کنارے پر کھڑا تھا مگر اُس کا خوفِ خُدا عَزَّوَجَلَّ آگیا اور وہ بچ گیا۔

ایک شخص جہنم میں گر گیا لیکن اُس کے خوفِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں بہائے ہوئے آنسو آ گئے اور (ان آنسوؤں کی بَرَکت سے) وہ بچ گیا۔

ایک شخص پلن صراط پر کھڑا تھا اور پٹنی کی طرح لرز رہا تھا لیکن اُس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ حُسن ظن (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اچھا ٹھکان کہ وہ رحمت ہی کرے گا) آیا اور (اس نیکی نے) اُسے بچالیا اور وہ پلن صراط سے گزر گیا۔

ایک شخص پلن صراط پر گھسٹ گھسٹ کر چل رہا تھا کہ اُس کا مجھ پر دُروِ پاک پڑھنا آگیا اور (اس نیکی نے) اُس کو کھڑا کر کے پلن صراط پار کروادیا۔

فرمانِ مصطفیٰ: «اسلئے خداوند تعالیٰ نے جس قوم پر طین (جہیم اسلام) پر زور دیا کہ چھوٹے پر بھی بڑے سے شک میں تمام جانوں کے رب کا رسول ہوں۔


**میری اُمت کا ایک فُحْشِ جَنّت کے دروازوں کے پاس پہنچا تو وہ سب**  
 اس پر بند تھے کہ اِلاَ اِلَہِ اِلَّا اللّٰہُ کی گواہی دینا آیا اور اُس کے لئے جَنّتی  
 دروازے کھل گئے اور وہ جَنّت میں داخل ہو گیا۔

## چُغلی کا درد ناک عذاب

کچھ لوگوں کے ہونٹ کاٹے جا رہے تھے میں نے جبرئیل (علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے دریافت کیا، یہ کون ہیں؟ تو انھوں نے بتایا کہ یہ لوگوں کے درمیان پھٹل خوری کرنے والے ہیں۔

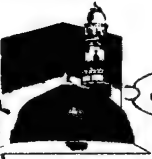
## الزام گناہ کی خوفناک سزا

کچھ لوگوں کو زبانوں سے لٹکا دیا گیا تھا۔ میں نے جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اُن کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ لوگوں پر بلا وجہ الزام گناہ لگانے والے ہیں۔ (شرح الصُّدر ص ۱۸۲)

اکوئی بھی نیکی نہیں  
چھوڑنی چاہئے

ٹٹھے ٹٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا،  
إِطَاعَتِ وَالِدَیْنِ، وَصُومِ، تَمَازِ، رَوْزَہ، ذِکْرُ اللّٰہِ  
عَزَّوَجَلَّ، حُجَّ، وَعُمْرَہ، صَلَیْہِ رَحِی، أَمْرٌ بِاَلْمَعْرُوفِ





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم): جب تم میں سے کوئی شخص روزہ رکھے تو اس کا سوا کچھ اس کے لیے عذابِ جہنم ہے۔ (صحیح مسلم)

مُعَذِّبِین (یعنی جو لوگ عذاب میں مبتلا تھے اُن) پر کرم فرما دیا اور انہیں عتاب و عذاب سے رہائی مل گئی۔ بہر حال یہ اُس کے فضل و کرم کے معاملات ہیں۔ وہ مالِک و بخشا رغزو جمل ہے۔ جسے چاہے بخش دے، جسے چاہے عذاب کرے، یہ سب اُس کا عَذَل ہی عَذَل ہے۔ جہاں وہ کسی ایک نیکی سے خوش ہو کر اپنی رحمت سے بخش دیتا ہے وہیں کسی ایک گناہ پر جب وہ ناراض ہو جاتا ہے تو اُس کا قہر و غضب جوش پر آ جاتا ہے اور پھر اُس کی گرفت نہایت ہی سخت ہوتی ہے۔ جیسا کہ ابھی گوشہ طویل حدیث کے آخر میں پُھل خوروں اور دوسروں پر گناہ کی ٹھمت باندھنے والوں کا انجام بھی ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ملاحظہ فرما کر ہمیں بتا کر مُتَنَبِّہ (یعنی خبردار) کیا لہذا عظیمہ وہی ہے کہ بظاہر کوئی چھوٹی سی بھی نیکی ہو اُسے ترک نہ کرے کہ ہو سکتا ہے یہی نیکی نجات کا ذریعہ بن جائے اور بظاہر گناہ کتنا ہی معمولی نظر آتا ہو ہرگز ہرگز نہ کرے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”تہار“ کے چار حُرُوف کی نسبت

سے گناہ گاروں کی 4 حکایت

(۱) قَبْرِ مِیْنِ اَگِ بھڑک اُٹھی !

حضرت سیدنا عمر و بن شَرَحْبِیْل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک ایسا



فرمان مصطفیٰ (اس حدیث میں ہے کہ اگرچہ ہر روز صومہ روزہ شریف ہے مگر تیس تیس کے دن اس کی شہادت کروں گا۔)

شخص انتقال کر گیا جس کو لوگ متقی سمجھتے تھے۔ جب اُسے دفن کر دیا گیا تو اُس کی قبر میں عذاب کے فرشتے آ پہنچے اور کہنے لگے، ہم تجھ کو اللہ عزوجل کے عذاب کے سو کوڑے ماریں گے۔ اُس نے خوفزدہ ہو کر کہا کہ مجھے کیوں مارو گے؟ میں تو پرہیزگار آدمی تھا۔ تو انہوں نے کہا، اچھا چلو پچاس ہی مارتے ہیں مگر وہ برابر بحث کرتا رہا حتیٰ کہ فرشتے ایک پر آ گئے اور انہوں نے ایک کوڑا مار ہی دیا۔ جس سے تمام قبر میں آگ بھڑک اٹھی اور وہ شخص جل کر خاکستر (یعنی راکھ) ہو گیا۔ پھر اُس کو زندہ کیا گیا تو اُس نے درد سے تلبلا تے اور روتے ہوئے فریاد کی، آخر مجھے یہ کوڑا کیوں مارا گیا؟ تو انہوں نے جواب دیا، ایک روز تو نے بے وضو نماز پڑھ لی تھی۔ اور ایک روز ایک مظلوم تیرے پاس فریاد لے کر آیا مگر تو نے فریادرسی نہ کی۔

(شرح الصدور ص ۱۶۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ اللہ عزوجل ناراض ہو تو اُس نے نیک اور پرہیزگار شخص کی بھی گرفت فرمائی اور وہ عذاب قبر میں گھر گیا۔ اللہ عزوجل ہمارے حال زار پر رحم فرمائے۔ اور ہماری بے حساب مغفرت فرمائے۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے حج کو روئے ہوا اور پاک و عاقل کے درمیان کے کلمہ شریف کے

## (۲) ماپنے میں بے احتیاطی کے سبب عتاب

حضرت سیدنا حارث مُحَاسِبِی رَحْمَۃُ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک کتال (یعنی غلہ ماپنے والے) نے اس کام کو چھوڑ دیا اور عبادتِ الہی عَزَّوَجَلَّ میں مشغول ہوا۔ جب وہ مر گیا۔ تو اُس کے بعض اُحاب نے اُس کو خواب میں دیکھا تو پوچھا، مَا فَعَلَ اللہُ بِکَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اُس نے کہا، ”میرا وہ پیانا جس میں غلہ وغیرہ ماپا کرتا تھا، اُس میں میری بے احتیاطی کی وجہ سے کچھ مٹی سی بیٹھ گئی تھی جس کو میں نے لا پرواہی کے سبب صاف نہ کیا تو ہر مرتبہ ماپنے کے وقت بھَر اُس مٹی کے کم ہو جاتا تھا۔ میں اُس قُصور کے سبب عتاب میں گرفتار ہوں۔“

(أَخْلَاقُ الصَّالِحِينَ، ص ۵۶)

## (۳) قَبْرِ سے چلانے کی آواز

ایسی طرح ایک اور فَخْص بھی اپنی خُرَاز و کو مٹی وغیرہ سے صاف نہیں کرتا تھا اور اسی طرح چیز تول دیتا تھا۔ جب وہ مر گیا تو اُس کو بھی قَبْرِ میں عذاب شروع ہو گیا۔ یہاں تک کہ لوگوں نے اُس کی قَبْرِ سے چیخنے چلانے کی آواز سنی۔ بعض صَالِحِین (یعنی نیک لوگوں) کو قَبْرِ سے چلانے کی آواز سن کر رَحْمَۃُ اللہ تعالیٰ آگیا اور انہوں نے اُس سے تَحْلِیْلَہ دُعائے مغفرت کی تو اُس کی بَرَکَت سے اللہ تعالیٰ نے اُس کے عذاب کو دُفَع کیا۔

(أَيْضاً)



نورمان مصطفیٰ (اسلامی انتہائی علم و دانش کا مالک اور محقق) کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر ہر روز دعا پڑھتے رہے۔

**حرام کی کمائی کہاں جاتی ہے؟** مذکورہ دونوں لرزہ خیز حکایات سے وہ لوگ ضرور درسِ عبرت حاصل کریں

جو ڈنڈی مارتے اور کم ماپ تول کرتے ہیں۔ مسلمانو! ڈنڈی مار کر کم ماپ کر بعض اوقات بظاہر مال میں کچھ زیادتی نظر آ بھی جاتی ہے مگر ایسی آمدنی کس کام کی! بسا اوقات دنیا میں بھی اس قسم کا مال وبال بن جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹروں کی فیسوں، بیماریوں کی دواؤں، جیب گتروں، چوروں یا رشوت خوروں کے ہاتھوں میں یہ مال چلا جائے۔ اور پھر معاذ اللہ غزوِ جحش آخِرت کا عذاب شدید بھی بھگتنا پڑ جائے۔

مَرْوَمَدَّہ  
کر لے تو بہ رب کی رحمت ہے بڑی

قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**آگ کے دو پہاڑ** روح البیان میں ہے، ”جو شخص ناپ تول میں خیانت کرتا ہے، قیامت کے روز اسے

دوزخ کی گہرائیوں میں ڈالا جائے گا اور آگ کے دو پہاڑوں کے درمیان





فرمانِ مصطفیٰ: (علی رضی اللہ عنہ) اس کے پاس میرا ذکر ہو اور مجھ پر دُعا کر اور وہ شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ سچو ترین شخص ہے۔

دُعا کر حکم دیا جائے گا، ان پہاڑوں کو ناپو اور تو لو! جب تو نے لگے گا تو آگ اُسے  
جلا ڈالے گی۔“ (تفسیر روح البیان ج ۱۰ ص ۳۶۴)

**ٹیٹے ٹیٹے اسلامی بھائیو! خوب غور فرمائیے! مختصر سی زندگی میں چند فانی سکتے حاصل کرنے کیلئے اگر ڈنڈی مار لی تو کس قدر شدید عذاب کی وعید ہے۔ آج معمولی گرمی برداشت نہیں ہوتی تو جہنم میں آگ کے پہاڑوں کی پیش کش کس طرح برداشت ہوگی! خدا را! اپنے حال پر رحم کرتے ہوئے مال کی ہوس سے دُور رہئے۔ ورنہ مالی غیرِ حلال دُونوں جہاں میں وبال ہی وبال ثابت ہوگا۔**

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ !      صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

### (۴) تینکے کا بوجھ

حضرت سیدنا وہب بن منبہ (م۔ نب۔ پد) رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،  
 ”بنی اسرائیل کے ایک نوجوان نے ہر قسم کے گناہوں سے توبہ کی۔ پھر ستر سال  
 تک مسلسل عبادت کرتا رہا۔ دن کو روزہ رکھتا، رات کو جاگتا۔ اُس کے ٹکڑی کا  
 یہ عالم تھا کہ نہ کسی سایہ کے نیچے آرام کرتا اور نہ ہی کوئی عمدہ  
 غذا کھاتا۔ جب اُس کا انتقال ہو گیا تو اُس کے بعض دوستوں نے اُسے خواب  
 میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللَّهُ بِكَ لِحَبْلِ اللَّهِ وَجَلَّ نَ تیرے ساتھ کیا معاملہ



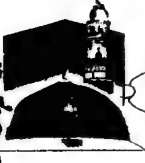
فرمانِ معظمہ: (اسی بخلائی علیہ السلام) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا تو حق و جنت ہوگا۔

کیا؟ اُس نے بتایا کہ، اللہ عزوجل نے میرا حساب لیا، پھر سب گناہوں کو بخش دیا مگر آہ! ایک جھکا، جسے میں نے اُس کے مالک کی مرضی کے بغیر لے لیا تھا اور اُس سے دانتوں میں خُلاں کیا تھا وہ جھکا اُس کے مالک سے مُعاف کروانا رہ گیا تھا۔ افسوس صد افسوس! اسی سبب سے ابھی تک مجھے جنت سے روکا ہوا ہے۔

(تَبِیْہُ الْمُعْتَرِیْنَ ص ۵۱)

**گناہِ آخر گناہ ہے** بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! لرز جاؤ! تھرا اٹھو!! کہ جب غصَب بجا اور قہر قہار عزوجل جوش پر آتا ہے تو ایسے گناہ پر بھی گرفت ہو جاتی ہے جسے دنیا والوں کے نزدیک بہت ہی معمولی تھوڑا سمجھا جاتا ہے۔ جیسا کہ ابھی حکایت میں گزرا کہ ایک عابد وزاہد اور نیک بندہ صرف اور صرف اس وجہ سے جنت سے روک دیا گیا کہ اُس نے ایک کھیر جھکا اُس کے مالک کی اجازت کے بغیر لے کر اُس سے دانتوں میں خُلاں کر لیا اور پھر بے مُعاف کروائے اِنتہال کر گیا تو پھنس گیا۔ ذرا سوچئے! غور کیجئے!! ایک جھکا تو کیا ہے؟ آج کل تو لوگ نہ جانے کیسی قیمتی امانتیں ہڑپ کر جاتے ہیں اور دُکار تک نہیں لیتے۔

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ اَسْتَغْفِرُ اللَّه



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں نے مجھ پر ایک بارہ زود پاک پر صاف ظہری اُس پر دس گناں بھیجا ہے۔

**ادائے قرض میں**  
بلا مُہلت لے  
تا خیر گناہ ہے

مسلمانو! اذرجاؤ!! اُحْقُوْا الْعِبَادَ كَمَا عَامَلَهُ  
نہایت ہی سخت ہے۔ اگر ہم نے کسی بندے کا  
حق دے دیا۔ یا اُس کو گالی دے دی، آنکھیں دکھا  
کر ڈرایا، دھمکایا، غصّہ اور ڈانٹ ڈپٹ کی جس  
سے اُس کا دل دکھا۔ اَلْغَرَضُ کسی طرح بھی بے اجازت شرعی اُس کی دل آزاری  
کی یا قرضہ دے دیا بلکہ بغیر صحیح مجبوری کے قرض کی ادائیگی میں تاخیر ہی کی۔ یہ سب  
بندوں کی حق تلفیاں ہیں۔ یاد رکھئے! اگر آپ نے کسی سے قرض لیا اور ادائیگی  
کیلئے رقم پاس نہیں ہے مگر گھر کے اثباب، فرنیچر وغیرہ بیچ کر قرض ادا کیا جاسکتا ہے  
تو یہ بھی کرنا پڑے گا۔ قرض ادا کرنے کی ممکن صورت ہونے کے باوجود قرضدار  
سے مُہلت لئے بغیر آپ قرض کی ادائیگی میں جب تک تاخیر کرتے رہیں گے گنہگار  
ہوتے رہیں گے۔ اب خواہ آپ جاگ رہے ہوں یا سو رہے ہوں ایک ایک لمحے  
کا گناہ لکھا جاتا رہے گا۔ گویا ادائیگی قرض تک مسلسل آپ کے گناہوں کا میٹر چلتا  
رہے گا۔ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ جب قرض کی ادائیگی میں تاخیر کا یہ وبال ہے تو جو  
کوئی پُر اقرضہ ہی دے اُس کا کیا حال ہوگا!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ



فروغان مصطفیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ جو شخص رمضان میں روزے رکھے اور اسے قیامت کے دن میری شہادت ملے گی۔

**تین پیسے کا وُبال** میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت،

مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن

سے قرضے کی ادائیگی میں سستی اور ٹھوٹے جیل (ج۔جی۔ل) و حُجّت کر نیوالے

شخص زید کے بارے میں اِستِفسار ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: ”زید

فاسق و فاجر، مُرتکِبِ گہار، ظالم، کذاب، مُسَخِّقِ عذاب ہے اس سے زیادہ اور کیا

اَلْقاب اپنے لئے چاہتا ہے! اگر اِس حالت میں مر گیا اور دین (قرض) لوگوں کا اِس

پر باقی رہا، اِس کی نیکیاں اُن (قرضو اہوں) کے مُطالبہ میں دی جائیں گی۔ کیونکر دی

جائیں گی (یعنی کس طرح دی جائیں گی۔ یہ بھی سُن لیجئے) تقریباً تین پیسہ دین (قرض)

کے عوض (یعنی بدلے) سات سو نمازیں باجماعت (دینی پڑیں گی)۔ جب

اِس (قرضہ دبا لینے والے) کے پاس نیکیاں نہ رہیں گی اُن (قرضو اہوں) کے گناہ

اِس (مقروض) کے سر پر رکھے جائیں گے اور آگ میں پھینک دیا جائے گا۔“

(مُلَخصُ اُفتاویٰ رضویہ ج ۲۵ ص ۶۹)

مَت دبا قرضہ کسی کا تا بکار

روئے گا دوزخ میں ورنہ زار زار

تَوُوبُوا إِلَى اللَّهِ! اسْتَغْفِرِ اللَّهُ





فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

**ٹٹھے ٹٹھے اسلامی بھائیو!** دنیا میں کسی پر ذرہ برابر ظلم کرنے والا بھی جب تک مظلوم کو راضی نہیں کر لے گا اُس وقت تک اُس کی خلاصی (یعنی ٹھنڈکارا) ناممکن ہے۔ ہاں، اللہ عز و جل اگر چاہے گا تو اپنے فضل و کرم سے قیامت کے روز ظالم و مظلوم میں صلح کروادے گا۔ بصورتِ دیگر اُس مظلوم کو ظالم کی نیکیاں دے دی جائیں گی۔ اگر اس سے بھی مظلوم یا مظلومین کے حقوق ادا نہ ہوئے تو مظلومین کے ٹٹناہ ظالم کے سر پر ڈال دیئے جائیں گے اور اس طرح وہ ظالم اگرچہ دنیا میں نیک و پرہیزگار رہ کر بڑی بڑی نیکیاں لے کر قیامت میں آیا ہوگا۔ مگر بندوں کے حقوق ضائع کرنے کے سبب بالکل مفلس و قلاش ہو جائے گا اور اسی وجہ سے جہنم رسید کر دیا جائے گا۔ وَالْعِیَادُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی۔ عَزَّوَجَلَّ

**تاجدارِ مدینہ منورہ، سلطانِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے استفسار فرمایا، ”کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟“ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض**

**قیامت میں مفلس کون؟**

کی، یا رسول اللہ عز و جل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہم میں سے مفلس تو وہ ہے



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کھانا ایک روزہ کو ایک روزہ قرار دیا اس پر اس نے عمل کیا ہے۔

جس کے پاس ورہم و دنیاوی ساز و سامان نہ ہو۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میری امت کا مفلس ترین شخص وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوٰۃ تو لیکر آئے گا مگر ساتھ ہی کسی کو گالی بھی دی ہوگی، کسی کو جھٹ لگائی ہوگی، اُس کا مال ناحق کھایا ہوگا، اُس کا خون بہایا ہوگا، اسکو مارا ہوگا، پس ان سب گناہوں کے بدلے میں اس کی نیکیاں لی جائیں گی۔ پس اگر اسکی نیکیاں ختم ہو جائیں اور مزید کھد ارباقی ہوں تو اُن (یعنی مظلوموں) کے گناہ لیکر بدلے میں اس (یعنی ظالم) پر ڈالے جائیں گے پھر اس (ظالم) شخص کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔“

(صحیح مسلم ص ۱۳۹۴ حدیث ۲۵۸۱)

**ظالم سے مراد** | یا اور ہے! یہاں ظالم سے مراد صرف قاتل، ڈاکو یا ماروھاڑ کرنے والا ہی نہیں۔ بلکہ جس نے **کون ہے؟** بظاہر کسی کی تھوڑی سی بھی حق تلفی کی مثلاً ایک آدھ روپیہ ہی دبا لیا ہو، بلا اجازت شرعی ڈانٹ ڈپٹ کی ہو یا غصے میں گھورا ہو، مذاق اڑایا ہو وغیرہ تب بھی یہ ظالم ہے اور وہ مظلوم۔ اب یہ جذبات ہے کہ اس ”مظلوم“ نے بھی ”اُس ظالم“ کی بعض حق تلفیاں کی ہوں۔ اس صورت حال میں دونوں ایک دوسرے کے حق میں مخصوص معاملات میں ”ظالم“ بھی ہیں اور ”مظلوم“



فرمانِ مصطفیٰ: دوسری صدیقی جیہ اللہ ہمیں نے ہم پر رحمتِ زود پاک پر حاصل تھی اس پر ہمیں ہازل فرماتا ہے۔

بھی۔ اسی طرح کئی لوگ ہونگے جو بعضوں کے حق میں ”ظالم“ اور بعضوں کے حق میں ”مظلوم“ ہوں گے۔

**حضرت سیدنا عبد اللہ انیس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اللہ عزوجل قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا، ”کوئی دوزخی دوزخ میں اور کوئی جنتی جنت میں داخل نہ ہو، جب تک وہ حقوق العباد کا بدلہ نہ ادا کرے۔ یعنی جس کسی کا حق جس کسی نے دبا یا ہو اس کا فیصلہ ہونے تک دوزخ یا جنت میں داخل نہ ہوگا۔**  
(أخلاق الصالحین، ص ۵۵)

**حقوق العباد کی تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ تحریری بیان ظلم کا انجام ضرور ملاحظہ فرمائیے۔ یا اللہ عزوجل ہم سب مسلمانوں کو ایک دوسرے کی حق تلفی کرنے سے بچاؤ اور جو کچھ اس سلسلے میں کوتاہیاں ہو چکی ہیں انہیں آپس میں معاف کروالینے کی توفیق مرحمت فرما۔**

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**ماہِ رَمَضان میں جو خوش نصیب مسلمان ماہِ رَمَضان میں مرنے کی فضیلت**  
بِقَالَ جاتی، عذابِ قہر سے بچ جاتا اور جنت کا

ہذا قرآن پاتا ہے۔ چنانچہ حضراتِ محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم کا قول ہے، ”جو



فرمانِ مصطفیٰ: (اس حدیث میں علامہ رحمہ اللہ نے جو کچھ فرمودہ ہے، اس پر جو کچھ تیار اور دوزخ تک پہنچتا ہے۔)

مؤمن اس مہینے میں مرتا ہے وہ سیدِ جاہلیت میں جاتا ہے، گویا اُس کے لئے دوزخ کا دروازہ بند ہے۔“  
(انیسُ الواعظین ص ۲۵)

تین افراد کُلیئے جنت کی بشارت  
حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبیوں کے سردار، دو عالم کے مالک و مختار، بیاض پروردگار ہم بے کسوں

کے مددگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ جنت نشان ہے: ”جسکو رمضان کے اختتام کے وقت موت آئی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جسکی موت عرفہ کے دن (یعنی ۹ ذوالحجۃ الحرام) کے ختم ہوتے وقت آئی وہ بھی جنت میں داخل ہوگا اور جسکی موت صدقہ دینے کی حالت میں آئی وہ بھی داخل جنت ہوگا۔“  
(جلید الاولیاء ج ۵ ص ۲۶ حدیث ۶۱۸۷)

قیامت تک کے روزوں کا ثواب  
تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، میرے سر تاج، صاحبِ معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد

بشارتِ بنیاد ہے: ”جس کا روزہ کی حالت میں انتقال ہوا، اللہ عز و جل اُسکو قیامت تک کے روزوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔“

(الفردوس بمائور الخطاب ج ۳ ص ۵۰۴ حدیث ۵۵۵۷)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم): جس نے مجھ پر چھ روز میں کوئی نیکوئی نہ کرے، وہ ایک چھ ماہ کی حالتِ کرامت کے ان بڑی نیکوئی کی۔

سُبْحَنَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ! روزہ دار کس قدر نصیب دار ہے کہ اگر روزے کی حالت میں موت سے ہمکنار ہوا تو قیامت تک کے روزوں کے ثواب کا حقدار قرار پائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے

رسول اکرم، رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، و رسولِ مُحْتَشَمِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، ”یہ رمضان تمہارے پاس آ گیا ہے، اس میں بخت

کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں

اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے، محروم ہے وہ شخص جس نے رمضان کو پایا اور اس کی

مغفرت نہ ہوئی کہ جب اس کی رمضان میں مغفرت نہ ہوئی تو

پھر کب ہوگی؟“

(مجمع الزوائد، ج ۳، ص ۳۴۵-حدیث ۴۷۸۸)

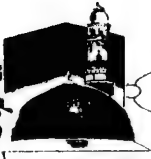
جنت کے دروازے

کھل جاتے ہیں، دوزخ کو تالے پڑ جاتے اور شیاطین قید کر لیے

جاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم،

رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، و رسولِ مُحْتَشَمِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم





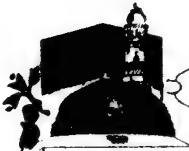
فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر دوزخ پاک کی کڑت کرے شک یہ تمہارے لئے مہارت ہے۔

اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو خوش خبری سناتے ہوئے ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ ”رَمَضَانَ کا مہینہ آگیا ہے جو کہ بہت ہی بابرکت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے تم پر فرض کئے ہیں، اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ سرکش شیطانوں کو قید کر لیا جاتا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی ایک رات شبِ قدر ہے، جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے جو اسکی بھلائی سے محروم ہواؤ ہی محروم ہے۔“ (سنن نسائی ج ۴ ص ۱۲۹)

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: بھویراکرم، نُورِ مُجَسِّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم، شافعِ اُمَمِ مَثی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے

شیاطینِ زنجیروں  
میں جکڑ دیئے جاتے ہیں

ارشاد فرمایا: جب رَمَہان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (صحیح البخاری ج اول ص ۲۲۶ حدیث ۱۸۹۹) اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں شیاطینِ زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں ایک روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ (صحیح مسلم ص ۵۴۳ حدیث ۱۰۷۹)



فَوَاصِلُ مَصَالِحِ (اسل حلالی میں) عمر اس کتاب میں مذکور ہے کہ کثرتِ عبادت و نماز سے (عمر کی) صحت و تندرستی بڑھتی ہے۔

شیطان قید میں  
ہونے کے باوجود گناہ  
کیوں ہوتے ہیں؟

مفتی شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد  
یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: حق یہ ہے  
کہ ماہِ رَمَہان میں آسمانوں کے دروازے  
بھی کھلتے ہیں جن سے اللہ عز و جل کی خاص

رحمتیں زمین پر اُترتی ہیں اور جہنم کے دروازے بھی جس کی وجہ سے جہنم والے  
خُور و عُثمان کو خبر ہو جاتی ہے کہ دنیا میں رَمَہان آگیا اور وہ روزہ داروں کے لئے  
دعاؤں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ ماہِ رَمَہان میں واقعی دوزخ کے دروازے  
بھی بند ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے اس مہینے میں گنہگاروں بلکہ کافروں کی قبروں پر  
بھی دوزخ کی گرمی نہیں پہنچتی۔ وہ جو مسلمانوں میں مشہور ہے کہ رَمَہان میں  
عذابِ قہر نہیں ہوتا اس کا یہی مطلب ہے اور حقیقت میں ایلیس مع اپنی ذرّیّہ (یعنی اولاد)  
کے قید کر دیا جاتا ہے۔ اس مہینے میں جو کوئی بھی گناہ کرتا ہے  
وہ اپنے نفسِ امارہ کی شرارت سے کرتا ہے نہ شیطان کے  
بھکانے سے۔

(مرآۃ الناجح ج ۳ ص ۱۳۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بہر کیف

عام مشاہدہ یہی ہے کہ رَمَضان المبارک

میں ہماری مساجد غیر رَمَہان کے مقابلہ

گناہوں میں کمی  
تو آہی جاتی ہے



فرمانِ مصطفیٰ: اُس نے فرمایا کہ میں تم کو ہر روز ایک سیرتِ زورِ شریف دیتا ہوں جس کی ایک بار پڑھنا یا سننا تم کو اللہ تعالیٰ سے ملے گا۔

**آتشِ پرست پر رحمت**  
 بخارا میں ایک نجوسی (آتش پرست)

رہتا تھا ایک مرتبہ رمضان شریف

میں وہ اپنے بیٹے کے ساتھ مسلمانوں کے بازار سے گزورہا تھا۔ اُس کے بیٹے نے

کوئی چیز علانیہ طور پر کھانی شروع کر دی۔ نجوسی نے جب یہ دیکھا تو اپنے بیٹے کو

ایک طمانچہ رسید کر دیا اور خوب ڈانٹ کر کہا، تجھے رمضان المبارک کے مہینہ میں

مسلمانوں کے بازار میں کھاتے ہوئے شرم نہیں آتی؟ لڑکے نے جواب دیا،

ابا جان! آپ بھی تو رمضان شریف میں کھاتے ہیں۔ والد نے کہا، میں مسلمانوں

کے سامنے نہیں اپنے گھر کے اندر چھپ کر کھاتا ہوں، اس ماہ مبارک کی بے

حرمتی نہیں کرتا۔ کچھ عرصہ بعد اُس شخص کا انتقال ہو گیا۔ کسی نے خواب میں اُس کو

جنت میں ٹہلتے ہوئے دیکھا تو حیرت سے پوچھا، تُو تو نجوسی تھا، جنت میں کیسے

آ گیا؟ کہنے لگا، ”واقعی میں نجوسی تھا، لیکن جب موت کا وقت قریب آیا تو

اللہ عزوجل نے احترامِ رمضان کی بڑکت سے مجھے ایمان کی

دولت سے اور مرنے کے بعد جنت سے سرفراز فرمایا۔“ (نزہۃ المجالس)

ج ۱ ص ۲۱۷) اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقہ ہماری

مغفرت ہو۔



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم): جب تم میں سے کوئی شخص اسلام کی زندگی گزارے گا تو مجھ پر بھی رحمت لگے گی۔ تمام جہانوں کے سب کا رسول ہوں۔

**رَمَضَانَ مَسْ عَلٰی  
الْاَعْلَانِ کھانے  
کی دُنوی سزا**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ رَمَضَانَ الْمُبَارَك کی تعظیم کے سبب ایک آتش پرست کو اللہ عزوجل نے نہ صرف دولتِ ایمان سے نوازا دیا بلکہ اُس کو

جنت کی لازوال نعمتوں سے بھی مالا مال فرما دیا۔ اس واقعہ سے خصوصاً ہمارے اُن غافلِ اسلامی بھائیوں کو درسِ عبرت حاصل کرنا چاہئے جو مسلمان ہونے کے باوجود رَمَضَانَ الْمُبَارَك کا بالکل اِخترام نہیں کرتے۔ اوّل تو وہ روزہ نہیں رکھتے، پھر چوری اور سینہ زوری یوں کہ روزہ داروں کے سامنے ہی سگریٹ کے گش لگاتے، پان چباتے، جتنی کہ بعض تو اتنے پیباک و بے مروت کہ سرعام پانی پیتے بلکہ کھانا کھاتے بھی نہیں شرماتے۔ یاد رکھئے! فقہائے کرام (رحمہم اللہ تعالیٰ) فرماتے ہیں، ”جو شخص رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں دن کے وقت بغیر کسی مجبوری کے علی الاعلان جان بوجھ کر کھائے پئے اُس کو (بادشاہِ اسلام کی طرف سے) قتل کر دیا جائے۔“

(دُرُْمُخْتَار مع رَدِّ الْمُخْتَار ج ۳ ص ۳۹۲)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے!**  
**کیا آپ کو مرنا نہیں؟**

میں اس قدر رنجت سزا تجویز کی گئی ہے (یہ سزا صرف حاکمِ اسلام ہی دے سکتا ہے) تو





فرمانِ مصطفیٰ: (اسم اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پر محمد اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

آخرت کی سزا کس قدر ہولناک اور تباہ کن ہوگی؟ مسلمانو! ہوش میں آئیے! کب تک اس دنیا میں مغلجہ رہے اڑائیں گے؟ کیا آپ کو مرنے نہیں؟ کیا اس دنیا میں ہمیشہ اسی طرح دُفدنا تے پھریں گے؟ یاد رکھیے! ایک نہ ایک دن موت ضرور آئے گی اور آپ کا رشتہ حیات مُنقطع کر کے (یعنی کاٹ کر) نریم و آرام دہ مکدئیلوں سے اٹھا کر نبی پر سلا دے گی۔ ہر طرح کے سامان طرب سے آراستہ و پیراستہ کمروں سے نکال کر اندھیری قبروں میں پہنچا دے گی، پھر پچھتانے سے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ ابھی موقع ہے، مٹنا ہوں سے سچی توبہ کر لیجیے اور روزہ و نماز کی پابندی اختیار کیجیے۔

مکر و جلد

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی

قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں بھری زندگی سے ٹھٹھکا رہا پانے**

کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مدنی

ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ ان شاء اللہ عزوجل دنیا و آخرت دونوں میں سُرخ

رُوئی نصیب ہوگی۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک نہایت ہی خوشگوار و خوشبودار مدنی

بہار آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے چنانچہ



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس نے ایک روزہ رکھا، اس نے ایک سال کی عمر بڑھائی، ایک سال کی عمر کم ہوئی، ایک سال کی عمر بڑھائی، ایک سال کی عمر کم ہوئی۔

## سُنّتوں بھرے بیانات کی بُرکت! پاکستان کے ایک اسلامی بھائی

میں 1987 تا 1990 تک ایک سیاسی پارٹی سے وابستہ رہا۔ آئے دن کے فسادات سے بیزار ہو کر گھر والوں نے مجھے بیرونِ پاکستان بھیجنے کی ٹھانی۔ چنانچہ 3.11.90 کو میں سلطنتِ عثمان کے دارالامارات **مَسْقَط** کی ایک گارمنٹ فیکٹری میں ملازم ہو گیا۔ 1992 میں **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی کام کے سلسلے میں ہماری فیکٹری میں بھرتی ہوئے۔ ان کی **انفرادی کوشش** سے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں نمازی بنا۔ فیکٹری کا ماحول بہت ہی خراب تھا، صرف ہمارے شعبے ہی کو لے لیجئے اُس میں آٹھ یا نو ٹیپ ریکارڈر تھے جن کے ذریعے مختلف زبانوں، مثلاً اردو، پنجابی، پشتو، ہندی اور بنگالی وغیرہ میں اونچی آواز کے ساتھ گانے چلانے کا سلسلہ رہتا۔ دعوتِ اسلامی والے **عاشقِ رسول** کی صحبت کی بَرَکت سے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں گانے باجوں سے مُتَنَفِّر ہو گیا۔ باہمی مشورہ سے ہم دونوں نے مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والی سُنّتوں بھرے بیانات کی کیسیٹیں چلائی شروع کر دیں۔ ابتداءً بعض لوگوں نے ہماری مخالفت بھی کی مگر ہم نے ہمت نہیں ہاری۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سُنّتوں بھرے بیانات چلانے کی



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو ہر روز صبحِ روزِ شریف چھے گا میں قیامت کے دن اس کی شہادت کروں گا۔

برکات کا خود مجھ پر بھی ظہور ہونے لگا۔ بالخصوص، قبر کی پہلی رات، عمر گئی دنیا، بد نصیب دولہا، قبر کی پکار اور تین قبریں نامی بیانات نے مجھے ہلا کر رکھ دیا، (یہ تمام بیانات اپنے اپنے ملک کے مکتبۃ المدینہ کے بستے سے حدیث طلب کئے جاسکتے ہیں) آخرت کی تیاری کی مدنی سوچ ملی اور میرا دل گناہوں سے نفرت کرنے لگا۔ اس دوران چند اور افراد بھی سنتوں بھرے بیانات سے متاثر ہو کر قریب آ گئے۔ جنہوں نے ہمارے دلوں میں مدنی انقلاب برپا کیا تھا وہ عاشقِ رسول ملازمت چھوڑ کر پاکستان لوٹ گئے۔ ہم نے پاکستان سے سنتوں بھرے بیانات کی 90 کیسٹیں منگوا لیں۔ پہلے ہماری فیکٹری میں صرف 50 یا 60 نمازی تھے بیانات سن سن کر نمازیوں کی تعداد بڑھتے بڑھتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غَزُو جَلَّ 200 سے 250 ہو گئی۔ ہم نے نل کر 400 واٹ کا قیمتی اسپیکر خرید کر اپنی منزل کی دیوار پر نصب کر لیا اور دھوم دھام سے کیسٹیں چلانے لگے روزانہ صبح 8 تا 7 بجے تلاوتِ کلامِ پاک کی کیسٹ، 8 تا 9 نعت شریف اور 9 تا 10 سنتوں بھرے بیان کی کیسٹ چلانے کا معمول بنا لیا۔ رفتہ رفتہ ہمارے پاس 500 کیسٹیں جمع ہو گئیں۔ مجھ سمیت پانچ اسلامی بھائیوں نے اپنے آپ کو دعوتِ اسلامی کے مدنی رنگ میں رنگ لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غَزُو جَلَّ مسجد درس کا آغاز



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہے: ”مَنْ رَزَقَهُ اللَّهُ رِزْقًا وَاسِعًا وَهُوَ يَتَّقِي اللَّهَ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ“ (اگر اللہ تعالیٰ نے تم کو وسیع رزق عطا کیا ہو اور تم اللہ سے ڈرتے ہو تو تم جنت کے لوگوں میں سے ہو گے۔)

ہو گیا۔ پھر رفتہ رفتہ ہماری فیکٹری میں ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع شروع ہو گیا، اجتماع میں کم و بیش 250 اسلامی بھائی شرکت کرتے تھے، مدرسۃ المدینہ (برائے بالغان) بھی قائم ہو گیا۔ سنتوں کی بہاریں آنے لگیں، مُتَعَدِّد اسلامی بھائیوں نے اپنے چہرے پر مَدَنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مَحَبَّت کی نشانی مبارک داڑھی سجالی۔ 20 سے 25 اسلامی بھائیوں کے سروں پر عمامے کے تاج جگمگانے لگے۔ ہماری فیکٹری کے مینجیر ابتداءً کیسیٹس چلانے وغیرہ سے منع کرتے رہے مگر بیانات کی کیسیٹوں کی آواز ان کے کانوں میں بھی رس گھولتی رہی اور الْحَمْدُ لِلّٰہ غَزُوْا حَرْبًا لَا اُخْرٰہ بھی مُتَاَثِّر ہوئی گئے نہ صرف مُتَاَثِّر ہوئے بلکہ غازی بھی بن گئے اور ایک مٹھی داڑھی بھی سجالی۔

اسلامی بھائی کا مزید بیان ہے، اب میں وائس پاکستان آچکا ہوں اور یہ واقعہ بیان کرتے وقت باب المدینہ کراچی کے ایک ڈویژن کی مشاورت کے خادِم (نگران) کی حیثیت سے سنتوں کی خدمت کا ساعی ہوں۔ چونکہ مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے سنتوں بھرے بیانات کی کیسیٹوں نے میری تقدیر میں مَدَنی انقلاب برپا کیا ہے لہذا میری خواہش ہے کہ ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن روزانہ کم از کم ایک سنتوں بھرے بیان کی یا مَدَنی مذاکرہ کی کیسیٹ سننے کا معمول بنا



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اس صلی کی ایک ناک توڑ دیکھیں کہ پاس ہر آدمی کو ہر روز دیکھ کر کہتا ہے۔

لے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ برکتیں ملیں گی کہ دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو جائیگا۔

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مکتبۃ المدینہ سے**

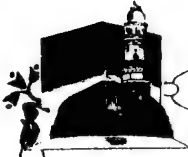
جاری کردہ بیانات کی کیسیٹیں سننے کی بھی کیسی برکات ہیں! یہ سب مقدّر والوں کے سودے ہیں، ورنہ بے شمار افراد ایسے بھی دیکھے جاتے ہیں کہ وہ برسہا برس سے سنتوں بھرے اجتماع میں حاضر ہوتے ہیں مگر اُن پر مَدَنی رنگ نہیں چڑھ پاتا۔ شاید اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ وہ بیٹھ کر توجّہ کے ساتھ بیان نہیں سنتے۔ لا پر وہی کے ساتھ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے یا باتیں کرتے ہوئے سننے سے بیانات کی برکات کہاں سے ملیں گی! غفلت کے ساتھ نصیحت سننا کفار کی صفت ہے مسلمانوں کو اس حرکت سے بچنا ضروری ہے چنانچہ پارہ ۱۷ سُورۃ الانبیاء کی آیت نمبر ۱۲ اور ۱۳ میں ارشادِ ربّ العزت جَلَّ جَلالُہ ہے:

مَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِمْ مُّحَدَّثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ  
وَهُمْ يَلْعَبُونَ لَاهِيَةٍ قُلُوبِهِمْ  
ترجمہ کنز الایمان: جب ان کے رب کے پاس سے انہیں کوئی نئی نصیحت آتی ہے تو اسے نہیں سننے لگتے مگر کھیلتے ہوئے، ان

(پ ۱۷ الانبیاء ۳۰۲) کے دل کھیل میں پڑے ہیں۔

لہذا یکسوئی کے ساتھ سنتوں بھرے بیانات کی کیسیٹیں سننے





فرمانِ معظمہ: ”مجلسِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہر روز کوہِ طور پر نورِ شریف نہ چڑھے تو لوگوں میں وہ بگڑی ترین شخص ہے۔“

کی ترکیب بنا لے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو وہ وہ بڑکتیں نصیب ہوں گی کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔

**سنا بھڑکی نیکیاں برباد!** حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبیوں کے

سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان، محبوبِ رحمن عَزَّوَجَلَّ وُصِّلَ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، ”بے شک جنتِ ماہِ رَمَعَان کیلئے ایک سال سے دوسرے سال تک سجائی جاتی ہے، پس جب ماہِ رَمَعَان آتا ہے تو جنت کھتی ہے،“ اے

اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اس مہینے میں اپنے بندوں میں سے (میرے اندر) رہنے والے

عطا فرما دے۔“ اور خودِ رحیم کہتی ہیں، ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس مہینے میں ہمیں

اپنے بندوں میں سے شوہر عطا فرما۔“ پھر سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد

فرمایا، ”جس نے اس ماہ میں اپنے نفس کی حفاظت کی کہ نہ تو کوئی نساء اور شے پی اور

نہ ہی کسی مؤمن پر **پُتھان** لگایا اور نہ ہی اس ماہ میں کوئی **گناہ** کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ

ہر رات کے بدلے اس کا **سو خوشیوں** سے نکاح فرمائے گا اور اسکے لئے **جنت** میں

سونے، چاندی، یاقوت اور زبرجد کا ایسا محل بنائے گا کہ اگر ساری دنیا جمع

ہو جائے تو اس کو اس محل کی برکات کی تفصیلات جاننے کیلئے ”بیانات کی کیسیوں کے کرشمات“

نامی رسالہ (۱۰ صفحہ) مکتبہ المدینہ سے حدیثِ حاصل کیجئے۔

مجلسِ مکتبہ المدینہ



فَرَمَانِ مَعْکُطِ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس مرد اور عورتوں کے درمیان کوئی عداوت ہو، وہ عداوت کو چھوڑ دے اور پاکیزہ رہے۔

ہو جائے اور اس نخل میں آجائے تو اس نخل کی اتنی ہی جگہ گھیرے گی جتنا بکریوں کا ایک باڑہ دنیا کی جگہ گھیرتا ہے، اور جس نے اس ماہ میں کوئی نئے اور نئے پی یا کسی مؤمن پر بھجان باندھ لیا اس ماہ میں کوئی گناہ کیا تو اللہ عز و جل اس کے ایک سال کے اعمال پر باد فرما دے گا۔ پس تم ماہِ رَمَہان (کے حق) میں کوتاہی کرنے سے ڈرو کیونکہ یہ اللہ عز و جل کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے گیارہ مہینے کر دیئے کہ ان میں نعمتوں سے لطف اندوز ہو اور تِلْذُذ (لذت) حاصل کرو اور اپنے لئے ایک مہینہ خاص کر لیا ہے۔ پس تم ماہِ رَمَہان کے معاملے میں ڈرو۔“

(المعجم الاوسط ج ۲ ص ۱۴۷ حدیث ۳۶۸۸)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا جہاں ماہِ رَمَہان المبارک کی**

تعظیم کرنے والوں کیلئے اُنْخَرُوی انعامات و کرامات کی بشارات ہیں وہاں اس مبارک مہینے کی ناقدری کرتے ہوئے اس میں گناہ کرنے والوں کیلئے وعیدات بھی ہیں۔ اس حدیثِ پاک میں نئے اور چیز پینے اور مؤمن پر بھجان باندھنے کا خصوصیت کے ساتھ تذکرہ ہے یاد رکھئے! شَرَابُ اُمِّ الْخَبَالِیث (یعنی بُرائیوں کی ماں ہے) اس کا پینا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ حضرت سیدنا جابر رضی



فرمانِ مصطفیٰ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”جو چیز زیادہ مقدار میں نفع لائے تو اُس کی تھوڑی سی مقدار بھی حرام ہے۔“

(سنن ابوداؤد ج ۳ ص ۵۹ الحدیث ۳۶۸۱)

**دُرُخِیوں کا خون اور پیپ** **مؤمن** پر یحْتان باندھنا بھی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے،

حدیثِ پاک میں ہے: ”جو کسی مؤمن کے بارے میں ایسی چیز کہے جو اس میں نہ ہو تو اللہ عز و جل اُس (یحْتان تراش) کو اُس وقت تک رَدْعَةُ الْخَبَال میں رکھے گا یہاں تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نکل جائے۔“

(سنن ابوداؤد ج ۳ ص ۲۷ حدیث ۳۵۹۷)

رَدْعَةُ الْخَبَال جہنم میں وہ مقام ہے جہاں دُرُخِیوں کا خون اور

پیپ جمع ہوتا ہے۔ (مرآۃ المفاتیح ج ۵ ص ۳۱۳) اس کے تحت مُحَقِّق عَلٰی الْإِطْلَاق

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”یہاں تک کہ وہ

اپنی کہی ہوئی بات سے نکل جائے“ مراد یہ ہے کہ ”اس گناہ سے توبہ کے ذریعے یا

جس عذاب کا وہ مستحق ہو چکا ہے اسے بھگتنے کے بعد پاک ہو جائے۔“

(أَشْبَعُ اللَّمَعَات ج ۳ ص ۲۹۰)



﴿رمضان مصطفیٰ﴾ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جس نے اللہ پر ہر چیز میں سب سے زیادہ پاک و عاقلانہ قیامت کے دن میری شہادت لے لی۔

**رَمَضَانَ مِیں**  
**اَگَناہ کَرِنیو اَللّٰہ**  
 سیدنا اُمّ حانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے  
 دو جہاں کے سلطان، شہنشاہ کون و مکان، سرور  
 دُشیاں، محبوبِ رَحْمَن عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

وَسَلَّم کا فرمانِ عمرت نشان ہے، ”میری اُمت ذلیل و رسوا نہ ہوگی جب تک وہ ماہِ  
 رَمَضَانَ کا حق ادا کرتی رہے گی۔“ عرض کی گئی، یا رسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
 تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَمَضَانَ کے حق کو ضائع کرنے میں ان کا ذلیل و رسوا ہونا کیا ہے؟  
 فرمایا، ”اس ماہ میں انکا حرام کاموں کا کرنا پھر فرمایا، جس نے اس ماہ میں زنا  
 کیا یا شراب پی تو اگلے رَمَعَانَ تک اللہ عَزَّوَجَلَّ اور جتنے آسمانی  
 فرشتے ہیں سب اُس پر لعنت کرتے ہیں۔ پس اگر یہ شخص اگلے ماہِ  
 رَمَعَانَ کو پانے سے پہلے ہی مر گیا تو اس کے پاس کوئی ایسی نیکی نہ  
 ہوگی جو اسے جہنم کی آگ سے بچا سکے۔ پس تم ماہِ رَمَعَانَ کے  
 معاملے میں ڈرو کیونکہ جس طرح اس ماہ میں اور مہینوں کے مقابلے  
 میں نیکیاں بڑھا دی جاتی ہیں اسی طرح گناہوں کا بھی معاملہ

ہے۔“ (المعجم الصغیر للطبرانی ج ۹ ص ۶۰ حدیث ۱۴۸۸)

تُوبُوا إِلَى اللّٰہِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ







فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ہاتھ زود پاک نہ کرے، خداوند تعالیٰ اس پر عذاب بھیجتا ہے۔

دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ نتیجۃً بھلائی کی بات اُس کے دل پر اثر انداز نہیں ہوتی۔“

(الکلمۃ المنشور ج ۸ ص ۴۴۶)

اب ظاہر ہے کہ جس کا دل ہی زنگ آلود اور سیاہ ہو چکا ہو اُس پر بھلائی کی بات اور نصیحت کہاں اثر کرے گی؟ ماہِ رَمَہان ہو یا غیرِ رَمَہان ایسے انسان کا گناہوں سے باز و بیزار رہنا نہایت ہی دشوار ہو جاتا ہے۔ اُس کا دل نیکی کی طرف مائل ہی نہیں ہوتا۔ اگر وہ نیکی کی طرف آ بھی گیا تو بسا اوقات اُس کا جی اسی سیاہی کے سبب نیکی میں نہیں لگتا اور وہ سنتوں بھرے مدنی مائل سے بھاگنے ہی کی تدبیریں سوچتا ہے۔ اُس کا نفس اُسے لمبی امیدیں دلاتا، غفلت اُسے گھیر لیتی اور وہ بد نصیب سنتوں بھرے مدنی مائل سے دُور جا پڑتا ہے۔ ماہِ رَمَہان کی مبارک ساعتیں بلکہ بسا اوقات پوری پوری راتیں ایسا شخص بھیل کود، گانے باجے، تاش و فطرن، گپ شپ وغیرہ میں برباد کرتا ہے۔

**دل کی سیاہی کا علاج** | اس سیاہ قلمی کا علاج ضروری ہے اور اس کے علاج کا ایک مؤثر ذریعہ پیر کاہل

بھی ہے یعنی کسی ایسے بزرگ کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا جائے جو پرہیزگار اور متبع سنت ہو جس کی زیارت بُد او مُصطفیٰ عَزَّوَجَلَّ وِصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی یاد دلائے جس

فرمانِ مصطفیٰ: (رسل اللہ علیہ السلام) جس نے مجھ پر اس مرتبہ زود پاک پر حاکمِ حقانی اس پر سو گھنٹے داخل فرماتا ہے۔

کی باتیں صلوٰۃ و سنت کا شوق ابھارنے والی ہوں جس کی صحبت موت و آخرت کی تیاری کا جذبہ بڑھاتی ہو۔ اگر خوش قسمتی سے ایسا پیر کامل مُیسر آ گیا تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ دل کی سیاہی کا ضرور علاج ہو جائے گا۔ لیکن کسی مُعین گنہگار مسلمان کے بارے میں یہ کہنے کی اجازت نہیں کہ اس کے دل پر مہر لگ گئی یا اس کا دل سیاہ ہو گیا جیسی نیکی کی دعوت اس پر اثر نہیں کرتی۔ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بات پر قادر ہے کہ اُسے توبہ کی توفیق عطا فرمادے جس سے وہ راہِ راست پر آ جائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے دل کی سیاہی کو دور فرمائے۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْأَمِینِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ایک عمرت انگیز حکایت پیش کرتا ہوں اس کو پڑھئے اور خوفِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ سے لرزئیے! خاص کروہ لوگ اس حکایت سے درسِ عمرت حاصل کریں جو روزہ رکھنے کے باوجود دُش، شُطْرُنْج، لُذَّو، وڈیو گیمز، فلمیں ڈرامے، گانے باجے وغیرہ وغیرہ بُرائیوں سے باز نہیں رہتے۔ چنانچہ منقول ہے،

**قبر کا بھینا کہ منظر!** ایک بار امیرُ المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا (نَحْمَدُ اللہَ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم) زیارتِ قبر کے لئے کوفہ کے قبرستانِ تشریف لے گئے۔



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُور و دُور ہو کہ تمہارا دُور و دُور مجھ تک پہنچتا ہے۔

وہاں ایک تازہ قُبْر پر نظر پڑی۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ وَجْہُ الْکَرِیْم کو اُس کے حالات معلوم کرنے کی خواہش ہوئی۔ چنانچہ بارگاہِ حُمد اوندی عَزَّوَجَلَّ میں عَرْضِ گُزار ہوئے، ”یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس مَیّت کے حالات مجھ پر مُنْکَشِف (یعنی ظاہر) فرما۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں آپ کی التَّجَاوُزاً مَسْمُوع ہوئی (یعنی سنی گئی) اور دیکھتے ہی دیکھتے آپ کے اور اُس مُردے کے درمیان جتنے پر دے حائل تھے تمام اٹھادیئے گئے۔ اب ایک قَمَر کا بھیا تک منظر آپ کے سامنے تھا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ مُردہ آگ کی لپیٹ میں ہے اور رو رو کر آپ ﷺ اللہ تعالیٰ وَجْہُ الْکَرِیْم سے اِس طرح فریاد کر رہا ہے:

يَا عَلِيُّ! اَنَا غَرِيقٌ فِي النَّارِ وَحَرِيقٌ فِي النَّارِ۔

یعنی یا علی! ﷺ اللہ تعالیٰ وَجْہُ الْکَرِیْم میں آگ میں ڈوبا ہوا ہوں اور آگ میں جل رہا ہوں۔ قُبْر کے دہشتناک منظر اور مُردے کی دردناک پُنگار نے حیدرِ کُزار ﷺ اللہ تعالیٰ وَجْہُ الْکَرِیْم کو بے قرار کر دیا۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ وَجْہُ الْکَرِیْم نے اپنے رَحْمَت والے پروژہ گار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں ہاتھ اٹھادیئے اور نہایت ہی عاجزی کے ساتھ اُس مَیّت کی خُشْش کیلئے درخواست پیش کی۔ غیب سے آواز آئی، ”اے علی (ﷺ اللہ تعالیٰ وَجْہُ الْکَرِیْم)! آپ (ﷺ اللہ تعالیٰ وَجْہُ الْکَرِیْم) اِس کی



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: اے اللہ تعالیٰ! میری عمر میں سے کچھ ہزار میں جس کو روزِ جزا ہو اور کچھ ہزار سے قیامت کے دن میری شفاعت لے سکے۔

سفارش نہ ہی فرمائیں کیوں کہ روزے رکھنے کے باوجود یہ شخص رَمَضَانَ الْمُبَارَك کی بے حرمتی کرتا، رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں بھی کُنا ہوں سے باز نہ آتا تھا۔ دن کو روزے تو رکھ لیتا مگر راتوں کو کُنا ہوں میں مُتَحَلِّل رہتا تھا۔ مولائے کائنات علی المرتضیٰ شیرِ خدا تَعَزَّوَجَلَّ اللہ تعالیٰ وَجْهَهُ الْكَرِيم یہ سن کر اور بھی رنجیدہ ہو گئے اور سجدے میں گر کر رو کر عرض کرنے لگے، **يَا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میری لاج تیرے ہاتھ میں ہے، اس بندے نے بڑی اُمید کے ساتھ مجھے پُکارا ہے، میرے مالِک عَزَّوَجَلَّ! تو مجھے اس کے آگے رُساؤں نہ فرما، اس کی بے بسی پر رحم فرما دے اور اس بیچارے کو بخش دے۔ حضرت علی تَعَزَّوَجَلَّ اللہ تعالیٰ وَجْهَهُ الْكَرِيم رو رو کر مناجات کر رہے تھے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کا دریا جوش میں آ گیا اور یہ آئی، اے علی! تَعَزَّوَجَلَّ اللہ تعالیٰ وَجْهَهُ الْكَرِيم ہم نے تمہاری شکستہ ولی کے سبب اسے بخش دیا۔ چنانچہ اُس مُردے پر سے عذاب اُٹھالیا گیا۔

(انبیاء الواعظین ص ۲۵)

کیوں نہ مشکل کشا کہوں تم کو! تم نے بگڑی مری بنائی ہے  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ  
**مُردوں سے گفتگو! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیر المؤمنین**  
**دینا** حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر  
خدا تَعَزَّوَجَلَّ اللہ تعالیٰ وَجْهَهُ الْكَرِيم کی عظمت و شان کے کیا کہنے! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا



فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زور دے کہ کسی سخت کرے تک پہنچے لے طہارت ہے۔

سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہل قبور سے گفتگو فرمایا کرتے تھے۔ ایک اور حکایت پیش خدمت ہے۔ چنانچہ حضرت علامہ جلال الدین السیوطی الشافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل کرتے ہیں، حضرت سیدنا سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ”ہم امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا اکرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ہمراہ قبرستان سے گزرے۔ حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا اکرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا، السَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا أَهْلَ الْقُبُورِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَکَاتُہُ۔ تم ہم کو اپنی خبریں سناتے ہو یا ہم تم کو اپنی خبریں سنائیں؟ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے ایک قبر کے اندر سے آواز سنی وَعَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَکَاتُہُ یا امیر المؤمنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم! آپ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہمیں بتائیے ہمارے بعد دنیا میں کیا ہوا؟ تو آپ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا، ”تمہاری بیویاں نئی شادیاں کر چکیں، تمہارے مال بٹ چکے، اور اولاد یتیموں کے زمرہ میں شامل ہے، وہ گھر جو تم نے مختہ بنائے تھے، اُن میں تمہارے دشمن آباد ہو گئے۔ اب تم اپنا حال سناؤ“۔ تو ایک قبر سے آواز آئی، کفن پھٹ چکے، بال پکھر گئے، کھالیں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں اور آنکھیں زخموں پر بہ گئیں اور آنکھوں کا پیپ بن گیا، جیسا کیا ویسا پایا، جو چھوڑ کر آئے اس میں نقصان





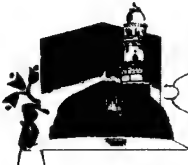
فرمانِ مصطفیٰ (اس حدیث میں اس کا بیان ہے کہ جو شخص رمضان میں صوم کرے وہ اپنے گناہوں سے پاک ہو جائے گا اور اس کی عمر پانچ سو سال کی ہو جائے گی۔)

اُٹھایا اور اب اعمال کے بدلے رُہن ہیں۔“ (یعنی جس کے اچھے اعمال ہوں گے آخرت میں آسائش پائے گا اور بُرے اعمال والا اپنی کرنی کا پھل بُھگے گا) (شرح الصُمد ص ۲۰۹)

**رمضان کی راتوں میں کھیل کود، میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!**

لئے عبرت کے بے شمار مدنی پھول ہیں۔ زندہ انسان خوب بُھدکتا ہے مگر جب موت کا شکار ہو کر قہر میں اتار دیا جاتا ہے، اُس وقت آنکھیں بند ہونے کے بجائے حقیقت میں کھل چکی ہوتی ہیں۔ اچھے اعمال اور راہِ خُدا کے ذوالجلال عزوجل میں دیا ہوا مال تو کام آتا ہے مگر جو کچھ دھن دولت پیچھے چھوڑ آتا ہے اُس میں بھلائی کا امکان نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔ ورنہ اس سے یہ اُمید کم ہی ہوتی ہے کہ وہ اپنے مرحوم عزیز کی آخرت کی بہتری کیلئے مالی کثیر خرچ کریں۔ بلکہ مرنے والا اگر حرام و ناجائز مال مثلاً گناہوں کے اسباب جیسا کہ آلاتِ موسیقی، ویڈیو گیمز کی دکان، میوزک سینٹر سینما گھر، شراب خانہ، بھوکا اڈا ملاوٹ والے مال کا کاروبار وغیرہ پیچھے چھوڑے تو اُس کیلئے مرنے کے بعد سخت ترین اور ناقابلِ تہو نقصان ہے۔ قہر

**کا بھیا نک منظر نامی حکایت میں رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی بے خرمی کرنے والے کا خونِ ناک انجام پیش کیا گیا ہے۔ اس سے درسِ عمرت حاصل کیجئے۔ آہ! صد آہ!**



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) : جو رکعت سے زود رکعت تک نماز پڑھ کر رکعتوں کے ساتھ دعا پڑھے گا وہیں کیلئے عزت ہے۔

رَمَضَانُ الْمُبَارَكُ کی پاکیزہ راتوں میں کئی نوجوان محکمہ میں کرکٹ، فٹ بال وغیرہ کھیل کھیلتے، خوب شور مچاتے ہیں اور اس طرح یہ بدنصیب خود تو عبادت سے محروم رہتے ہی ہیں، دوسروں کیلئے بھی بے حد پریشانی کا باعث بنتے ہیں۔ نہ تو خود عبادت کرتے ہیں نہ دوسروں کو کرنے دیتے ہیں۔ اس قسم کے کھیل اللہ عزوجل کی یاد سے غافل کرنے والے ہیں۔ نیک لوگ تو ان کھیلوں سے سداؤور ہی رہتے ہیں۔ خود کھیلنا تو درکنار ایسے کھیل تماشے دیکھتے بھی نہیں بلکہ اس قسم کے کھیلوں کا آنکھوں دیکھا حال (COMMENTARY) بھی نہیں سنتے۔ لہذا ان حرکات سے ہمیشہ بچنا چاہیے اور خصوصاً رَمَضَانُ الْمُبَارَكُ کے بابرکت لمحات تو ہرگز ہرگز اس طرح برباد نہیں کرنے چاہئیں۔

روزے میں وقت ”پاس“ کافی نادان ایسے بھی دیکھے جاتے ہیں جو اگرچہ روزہ تو رکھ لیتے ہیں مگر پھر ان بے چاروں کا وقت ”پاس“ نہیں ہوتا۔ لہذا

وہ بھی اجترامِ رمضان شریف کو ایک طرف رکھ کر حرام و ناجائز کاموں کا سہارا لے کر وقت ”پاس“ کرتے ہیں اور یوں رمضان شریف میں فطرینج تماش، لڈو، گانے باجے، وغیرہ میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! فطرینج اور تماش



فروغِ رمضان مصطفیٰ (اسلمی غزنی، ص ۱۰۳) جب ترمذی (شیخ الاسلام) نے ایک پرستار کو بھیج کر حکایت کیا کہ تمام چاندوں کے کعبہ کا رسول ہوں۔

وغیرہ پر کسی قسم کی بازی یا شرط نہ بھی لگائی جائے تب بھی یہ کھیل ناجائز ہیں۔ بلکہ تاش میں چونکہ جانداروں کی تصویریں بھی ہوتی ہیں اس لئے میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تاش کھیلنے کو مطلقاً حرام لکھا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں،

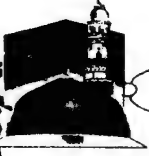
گنجِ حقہ (پتوں کے ذریعے کھیلے جانے والے ایک کھیل کا نام اور) تاش حرامِ مطلق ہیں کہ ان میں علاوہ لُغو و لعب کے تصویروں کی تعظیم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۱۴۱)

**افضل عبادت کون سی ہے؟** اے جنت کے طلبکار روزہ دار اسلامی بھائیو! رَمَضَانُ الْمُبَارَك

کے مقدس لمحات کو فضولیات و مخرافات میں برباد ہونے سے بچائیے! زندگی بے حد مختصر ہے اس کو غنیمت جانئے، تاش کی گمڈیوں اور فلمی گانوں کے ذریعے وقت ”پاس“ (بلکہ برباد) کرنے کے بجائے تلاوتِ قرآن اور ذکر و رُود میں وقت گزارنے کی کوشش فرمائیے۔ بھوک پیاس کی شدت جس قدر زیادہ محسوس ہوگی صبر کرنے پر ان شاء اللہ عز و جل ثواب بھی اُسی قدر زائد ملے گا۔ جیسا کہ منقول ہے، ”أَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ أَحْمَرُهَا“ یعنی افضل عبادت وہ ہے جس میں

زہمت (تکلیف) زیادہ ہے۔“ (کشف الغفاء و مُزید الألباس ج ۱ ص ۱۴۱ حدیث ۴۵۹)

امام شرف الدین نووی (ن۔ و۔ وی) علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں، ”یعنی عبادات میں



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: ہر گھوڑا یکسر چاروں طرف راستے میں تھالیں بٹکے ایک تیرا رکھتا ہے اور تیرا لٹا رہتا ہے۔

مشقّت اور خرّج زیادہ ہونے سے ثواب اور فضیلت زیادہ ہو جاتی ہے۔ (شرح صحیح مسلم للنووی ج ۱ ص ۳۹۰) حضرت سیدنا ابراہیم بن اؤثم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمانِ معظم ہے، ”دُنیا میں جو نیک عمل جتنا دُشوار ہوگا قیامت کے روز نیکیوں کے پلوے میں اُتنا ہی زیادہ وزن دار ہوگا۔“ (تذکرۃ الاولیاء ص ۹۰) ان روایات سے صاف ظاہر ہوا کہ ہمارے لئے روزہ رکھنا دُشوار اور نفسِ بدکار کے لئے جس قدر ناگوار ہوگا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ الْغَفَّارُ غَزْوٌ وَجَلْ بروزِ شہرِ میزانِ عمل میں اُتنا ہی زیادہ وزن دار ہوگا۔

**روزے میں**  
**زیادہ سونا**  
حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کیمیائے سعادت میں فرماتے ہیں، ”روزہ دار کے لئے سُنّت یہ ہے کہ دِن کے

وَقْتُ زیادہ دیر نہ سوئے بلکہ جاگتا رہے تاکہ بھوک اور ضَعْف (یعنی کمزوری) کا اثر محسوس ہو۔“ (کیمیائے سعادت ص ۱۸۵) (اگرچہ افضل کم سونا ہی ہے پھر بھی اگر ضروری عبادات کے علاوہ کوئی شخص سویا رہے تو گنہگار نہ ہوگا)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مناف ظاہر ہے کہ جو دِن بھر روزہ**

میں سو کر وقت گزار دے اُس کو روزہ کا پتا ہی کیا چلے گا؟ ذرا سوچو تو سہی!



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز دو شریف پر صوم اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

**حُجَّةُ الْإِسْلَام** حضرت سیدنا امام مُحَمَّد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الاولیٰ تو زیادہ سونے سے بھی مُنَع فرماتے ہیں کہ اس طرح بھی وَقْتُ فالتو ”پاس“ ہو جائے گا۔ تو جو لوگ کھیل تماشوں اور حرام کاموں میں وَقْتُ برباد کرتے ہیں وہ کس قَدَر مُخْرُوم و بد نصیب ہیں۔ اس مُبَارَک مہینے کی قَدَر کیجئے، اس کا اَحْتِرَام بجالائیے، اس میں خُوش دلی کے ساتھ روزے رکھئے اور اللہ غَزُوخَل کی رِضا حاصل کیجئے۔

اے ہمارے پیارے پیارے اللہ غَزُوخَل فیضانِ رَمَضَانَ سے ہر مسلمان کو مالا مال فرما۔ اس ماہِ مبارک کی ہمیں قَدَر و مَنَزِلَت نصیب کرا اور اس کی بے ادبی سے بچا۔  
امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْأَمِینِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اَحْتِرَامِ مَہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَک کا دل میں جذبہ بڑھانے، اس کی خوب برکتیں پانے ڈھیروں ڈھیر نیکیاں کمانے اور خود کو گناہوں سے بچانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کو اپنانے اور **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سُنْثُوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں کے ساتھ سُنْثُوں بھرا سفر فرمانے کی سعادت حاصل کیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللہ غَزُوخَل وہ فوائد حاصل ہوں گے کہ آپ کی عقل حیران رہ جائے گی۔ ایک عاشقِ رسول کا روح پرور واقعہ سنئے اور جھومئے۔ چنانچہ



فروغِ مصلیٰ: اصل میں یہ اس باب میں (مکمل) اور وہ کہ دعوتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام جہانوں کے بکاسل ہوں۔

**روزانہ فکرِ مدینہ** | ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے:  
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مجھے مدنی انعامات سے  
کرنے کا انعام دینا پیارا ہے اور روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا میرا

معمول ہے۔ ایک بار میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ صوبہ بلوچستان (پاکستان) کے سفر پر تھا۔ اسی دوران مجھ گنہگار پر بابِ کرم کھل گیا۔ ہوا یوں کہ رات کو جب سویا تو قسمت انگڑائی لیکر جاگ اٹھی، جنابِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خواب میں تشریف لے آئے، ابھی جلووں میں گم تھا کہ لب ہائے مبارکہ کو جُش ہوئی اور رحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جو مدنی قافلے میں روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہیں میں انہیں اپنے ساتھ جنت میں لے جاؤں گا۔

مُتَی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

شکریہ کیوں کر ادا ہو آپ کا یا مصطفیٰ

کہ پڑوسی خُلد میں اپنا بنایا شکریہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

**فکرِ مدینہ کیا ہے؟** | بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کی دنیا و آخرت بہتر بنانے کیلئے سوالنامے کی

صورت میں اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63، دینی طلبہ کیلئے





فرمان مصطفیٰ: (اسلئے مَدَنی مَدینہ پر روزہ عجزاً و شرفاً پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔)

92 اور دینی طالبات کیلئے 83 جبکہ مَدَنی مَتیوں کیلئے 40 مَدَنی انعامات پیش

کئے گئے ہیں۔ مَدَنی انعامات کا کارڈ مکبۃ المَدینہ سے مل سکتا ہے۔ روزانہ

فکرِ مَدینہ کے ذریعے اُس کو پُر کر کے مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے

یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذمہ دار کو بَیْع کر دانا ہوتا ہے۔ اپنے گناہوں کا

اِحْتِسَاب کرنے، قَبْرِ وَحْشَر کے بارے میں غور و فکر کرنے اور اپنے اچھے بُرے

کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر کرنے کو دعوتِ اسلامی

کے مَدَنی ماحول میں فکرِ مَدینہ کرنا کہتے ہیں۔ آپ بھی کارڈ حاصل کر لیجئے اگر نبی

الحال پُر نہیں کرنا چاہتے تو نہ سہی، اتنا تو کیجئے کہ ولی کامل، عاشقِ رسول، اعلیٰ

حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی پیچیسویں شریف کی نسبت سے روزانہ کم

از کم 25 سکینڈز کیلئے اُس کو دیکھ لیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دیکھنے سے پڑھنے اور

پڑھتے رہنے سے فکرِ مَدینہ کرنے اور اس کارڈ کو بھرنے کا ذہن بنے گا اور اگر بھرنے

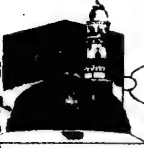
کا معمول بن گیا تو اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکتیں آپ خود ہی دیکھ لیں گے۔

مَدَنی انعامات پر کرتا ہے جو کوئی عمل

مغفرت کر بے حساب اس کی خدائے لم یَزَلْ مَتَرَدِّجًا

اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## آحکامِ روزہ (حنفی)

### دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت سیدنا شیخ أحمد بن منصور علیہ رحمۃ الغفور جب فوت ہوئے تو اہل شیراز میں سے کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد کی محراب میں کھڑے ہیں اور انہوں نے بہترین خلّہ (جتنی لباس) زیب تن کیا ہوا ہے اور سر پر موتیوں والا تاج سجا ہوا ہے۔ خواب دیکھنے والے نے حال دریافت کیا تو فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھے بخشا، کرم فرمایا اور تاج پہنا کر جنت میں داخل کیا۔“ پوچھا، کس سبب سے؟ فرمایا: ”میں تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھا کرتا تھا یہی عمل کام آگیا۔“ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِینَ۔ (القول البدیع ص ۲۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دینہ

فیضانِ سنت میں ہر جگہ مسائل فقہ حنفی کے مطابق دیئے گئے ہیں۔ لہذا شفافی، مابکی اور حنبلی اسلامی بھائی فقہی مسائل کے معاملے میں اپنے اپنے علمائے کرام سے رجوع کریں۔



فرمان مصطفیٰ ﷺ: جو شخص روزہ کو پورا کرے وہ پورا سال کی نیکیاں حاصل کرے گا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا کتنا بڑا اکرم ہے کہ اُس نے ہم پر ماہِ رَمَضَانَ المبارک کے روزے فرض کر کے ہمارے لئے تقویٰ اور اپنی رضا جوئی کا سامان فراہم کیا۔ اللہ عزوجل پارہ ۲ سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۱۸۳ تا ۱۸۴ میں ارشاد فرماتا ہے:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ تَرْجُمَةُ كُنُزِ الْإِيمَانِ: اے ایمان والو! تم پر الصَّيَّامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ رُوزَةِ فَرَضَ كَعِ جِيسے اگلوں پر فرض قَبْلَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ ۖ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ ۚ وَإِنْ أَنْصَمُوا مِنْكُمْ فَخَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ زیادہ کرے تو وہ اُس کے لئے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے اگر تم

جانو۔

(پ ۲ البقرہ ۱۸۳ تا ۱۸۴)



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک روزہ نپا کر دیا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

**روزہ کس پر؟**  
توحید و رسالت کا اقرار کرنے اور تمام ضروریاتِ دین پر ایمان لانے کے بعد جس طرح ہر مسلمان پر نماز فرض قرار دی گئی ہے اسی طرح رمضان

شریف کے روزے بھی ہر مسلمان (مرد و عورت) عاقل و بالغ پر فرض ہیں۔  
دُرِ مُخْتَار میں ہے، روزے ۱۰ شعبانِ الْمُعْظَم ۲ھ کو فرض ہوئے۔

(دُرِ مُخْتَار مع ردُّ الْمُخْتَار ج ۳ ص ۳۳۰)

**روزہ فرض کی وجہ**  
اسلام میں اکثر اعمال کسی نہ کسی روح پر دروِ واقعہ کی یاد تازہ کرنے کے لئے مقرر رکھے گئے ہیں۔ مثلاً صفا ہونے کی وجہ سے

سیدنا ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یادگار ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے لختِ جگر حضرت سیدنا اسماعیل ذَبِیحُ اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے پانی تلاش کرنے کیلئے ان دونوں پہاڑوں کے درمیان سات بار چلی اور دَوڑی تھیں۔  
اللہ عَزَّوَجَلَّ کو حضرت سیدنا ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ اداسند آگئی، لہذا اسی سبب ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے باقی رکھتے ہوئے حاجیوں اور عمرہ کرنے والوں کے لئے صفا و مَرَوَہ کی سُنَّی کو واجب کر دیا۔ اسی طرح



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے مجھ پر دس مرتبہ روزہ پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر ستر گنا نازل فرماتا ہے۔

ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں سے کچھ دن ہمارے پیارے سرکار، مکے مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے **قادرِ حرامیں** گزارے تھے۔ اس دوران آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دن کو کھانے سے پرہیز کرتے اور رات کو ذکرُ اللہ غزو جُل میں مشغول رہتے تھے۔ تو اللہ غزو جُل نے اُن دنوں کی یاد تازہ کرنے کیلئے روزے فرض کئے تاکہ اُس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سُنّت قائم رہے۔

**انبیاءِ کرام علیہم السلام کے روزے** روزہ گزشتہ آٹھوں میں بھی تھا مگر اُس کی دینا صورت ہمارے روزوں سے مختلف تھی۔

روایات سے پتا چلتا ہے کہ ”حضرت سیدنا آدم صلی اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کو روزہ رکھا۔“

(کنز العمال ج ۸ ص ۲۵۸ حدیث ۲۴۱۸۸)

”حضرت سیدنا نوح نَجی اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ

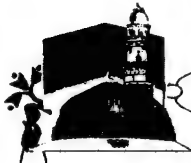
(ابن ماجہ ج ۲ ص ۳۳۳ حدیث ۱۷۱۴)

روزہ دار رہتے۔“

”حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ روزہ

رکھتے تھے کبھی نہ چھوڑتے تھے۔“ (کنز العمال، ج ۸ ص ۳۰۴ حدیث ۲۴۶۲۴)

”حضرت سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دن چھوڑ



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر روزہ رکھو گے تمہارا روزہ مجھ تک پہنچتا ہے۔

کرایک دن روزہ رکھتے“

(صحیح مسلم ص ۵۸۴ حدیث ۱۱۸۹)

حضرت سیدنا سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام تین دن مہینے

کے شروع میں، تین دن درمیان میں اور تین دن آخر میں (یعنی مہینے میں ۹ دن)

روزہ رکھا کرتے۔ (کنز العمال ج ۸ ص ۳۰۴ حدیث ۲۴۶۲۴)

**روزہ دار کا ایمان**  
 ٹٹھے ٹٹھے اسلامی بھائیو! سخت گری  
 ہے، پیاس سے حلق سُکھ رہا ہے، ہونٹ  
 خشک ہو رہے ہیں، پانی موجود ہے مگر روزہ دار

اُس کی طرف دیکھتا تک نہیں، کھانا موجود ہے بھوک کی شدت سے حالتِ دیگرگوں  
 ہے مگر وہ کھانے کی طرف ہاتھ تک نہیں بڑھاتا۔ آپ اندازہ فرمائیے اس شخص

کا خدائے رحمن غزوِ جَل پر کتنا محنتِ ایمان ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس کی حرکت  
 ساری دُنیا سے توجھپ سکتی ہے مگر اللہ غزوِ جَل سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ اللہ

غزوِ جَل پر اس کا یہ یقینِ کامل روزے کا عملی نتیجہ ہے۔ کیونکہ دوسری عبادتیں کسی نہ  
 کسی ظاہری حرکت سے ادا کی جاتی ہیں مگر روزے کا تعلق باطن سے ہے۔ اس

کا حال اللہ غزوِ جَل کے سوا کوئی نہیں جانتا اگر وہ جھپ کر کھاپی لے تب بھی لوگ  
 تو یہی سمجھتے رہیں گے کہ یہ روزہ دار ہے۔ مگر وہ شخص خوفِ خدا غزوِ جَل کے باعث





فرضانِ مکلفہ: (اصلی و ثانی، یعنی صائم، جس نے کھو ہوا روزہ نہ پورا کیا، وہ روزہ نہ پورا کرنے کی عاقبت سے بچنے کے لیے عبادتِ اللہ کی)

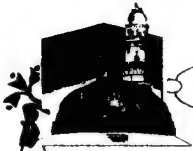
کھانے پینے سے اپنے آپ کو بچا رہا ہے۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ہو سکے تو اپنے بچوں کو بھی جلدی جلدی **روزہ رکھنے** کی عادت ڈلوایئے تاکہ جب وہ بالغ ہو جائیں تو انہیں **روزہ رکھنے** میں دشواری نہ ہو۔ چنانچہ فقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، ”بچے کی عمر دس سال کی ہو جائے اور اُس میں **روزہ رکھنے** کی طاقت ہو تو اُس سے رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں **روزہ رکھوایا جائے**۔ اگر پوری طاقت ہونے کے باوجود نہ رکھے تو مار کر رکھوایئے اگر رکھ کر توڑ دیا تو قَضَاء کا حکم نہ دیں گے۔ اور نماز توڑ دے تو پھر پڑھوایئے۔“

(رَدُّ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۳۸۵)

بعض لوگوں میں یہ تائثر پایا جاتا ہے کہ **روزہ رکھنے** سے انسان کمزور ہو کر بیمار پڑ جاتا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں۔ **المستفوط حصہ دوم ص ۱۴۳**

پر ہے، میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحِمَہُ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”ایک سال رَمَضَانَ الْمُبَارَك سے تھوڑا عرصہ قبل والدِ مرحوم حضرت رئیس الْمُتَكَلِّمِينَ سَيِّدِنا مولانا قس علی خان علیہ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: بیٹا! آئندہ رَمَعَانِ شَرِیف میں تم سخت بیمار ہو جاؤ گے، مگر خیال رکھنا کوئی **روزہ قضا نہ**



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر روزہ و پاک کی نعت کرے جب تک یہ تمہارے لئے مہارت ہے۔

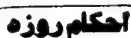
ہونے پائے۔ چنانچہ والد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حسبِ الارشاد واقعی رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں سخت بیمار ہو گیا۔ لیکن کوئی روزہ نہ بھوتا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! روزوں ہی کی بَرَکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے صحت عطا فرمائی۔ اور صحت کیوں نہ ملتی کہ سَيِّدُ الْمَحْبُوبِينَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک بھی تو ہے: صُومُوا تَصِحُّوا یعنی روزہ رکھو صحتیاب ہو جاؤ گے۔“ (ذَرْمُوثُور ج ۱ ص ۴۴۰)

**روزے سے**  
**صحت ملتی ہے**  
امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا كَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْكَرِيم سے مروی ہے، اللہ کے پیارے رسول،

رسول مقبول، سیدہ آمنہ کے گلشن کے مہکتے پھول عَزَّوَجَلَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانِ صحت نشان ہے، ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ آپ اپنی قوم کو خبر دیجئے کہ جو بھی بندہ میری رضا کیلئے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو میں اُس کے جِسْم کو صحت بھی

عطا فرماتا ہوں اور اس کو عظیم اجر بھی دوں گا۔“ (شُعَبُ الْاِيْمَان ج ۳ ص ۴۱۲ حدیث ۳۹۲۳)

**معدے کا ورم**  
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ احادیثِ مبارکہ سے مستفاد)



مُس۔ ت۔ فاد) ہوا کہ روزہ اجر و ثواب کے ساتھ ساتھ حصولِ صحت کا بھی ذریعہ ہے۔ اب تو سائنسدان بھی اپنی تحقیقات میں اس حقیقت کو تسلیم کرنے لگے ہیں۔

”میں اسلامی علوم پڑھ رہا تھا جب روزوں کے بارے میں پڑھا تو اُچھل پڑا کہ

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو کیسا عظیم الشان نسخہ دیا ہے! مجھے بھی شوق ہوا، لہذا

میں نے مسلمانوں کی طرز پر روزے رکھنے شروع کر دیئے۔ عرصہ دراز سے میرے

معدے پر وارم تھا۔ کچھ ہی دنوں کے بعد مجھے تکلیف میں کمی محسوس ہوئی میں

روزے رکھتا رہا یہاں تک کہ ایک مہینے میں میرا مرض بالکل ختم ہو گیا!“

## ہالینڈ کا یادری ایلف گال (ALF GAAL)

کہتا ہے، میں نے شوگر، دل اور معدے

## کے مریضوں کو مسلسل 30 دن روزے

حیرت انگیز  
انکشافات

رکھوائے، نتیجتاً شوگر والوں کی شوگر کنٹرول ہوگئی، دل کے مریضوں کی گھبراہٹ

اور سانس کا پھولنا کم ہوا اور دم کے مریضوں کو سب سے زیادہ فائدہ

ہوا۔ ایک انگریز ماہر نفسیات سگمنڈ فرائیڈ (SIGMEND FRIDE) کا

بیان ہے، روزے سے جسمانی کھچاؤ، ذہنی ڈپریشن اور نفسیاتی امراض کا خاتمہ ہوتا

-4-

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے یہاں سے روزہ ایک فرض ہے جس کا ہر مسلمان روزہ کو ایک فرض سمجھتا ہے۔

**ڈاکٹروں کی تحقیقاتی ٹیم**  
ایک اخباری رپورٹ کے مطابق جرمنی، انگلینڈ اور امریکہ کے ماہر ڈاکٹروں کی تحقیقاتی ٹیم رَمَضان المبارک میں پاکستان آئی اور انہوں

نے باب المدینہ کراچی، مرکز الاولیاء رَحْمَتُہُمُ اللہ تعالیٰ لاہور اور دیارِ حُدُثِ اعظم علیہ الرحمة سردار آباد (فیصل آباد) کا انتخاب کیا۔ جائزہ (SURVEY) کے بعد انہوں نے یہ رپورٹ پیش کی، چونکہ مسلمان نماز پڑھتے اور رَمَضان المبارک میں اس کی زیادہ پابندی کرتے ہیں اسلئے وضو کرنے سے E.N.T. یعنی ناک، کان، اور گلے کے امراض میں کمی واقع ہو جاتی ہے، نیز مسلمان روزے کے باعث کم کھاتے ہیں لہذا امٹھ بے جگر، دل اور اعصاب (یعنی ہاتھوں) کے امراض میں کم مبتلا ہوتے ہیں۔“

**خوب ڈٹ کر کھانے سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں**  
روزہ سے کوئی بیمار نہیں ہوتا بلکہ سخی و افطاری میں بے احتیاطیوں اور بد

پرہیزیوں کے سبب نیز دونوں وقتِ خوب مُرَغَن (یعنی تیل، گھی والی) غذاؤں کے استعمال اور رات بھر وقتاً فوقتاً کھاتے پیتے رہنے سے روزہ دار بیمار ہو جاتا ہے۔ لہذا سخی اور افطاری کے وقت کھانے پینے میں احتیاط برتنی چاہئے۔ رات کے دوران



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جو کوئی ایک روزہ رکھے، اس نے اللہ تعالیٰ سے دوستی کر لیا اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک قریب وار کھتا ہے اور قریب وار ہوتا ہے۔

پیٹ میں غذا کا اتنا زیادہ بھی ذخیرہ نہ کر لیا جائے کہ دن بھر ڈکاریں آتی رہیں اور روزے میں بھوک و پیاس کا احساس ہی نہ رہے۔ کیونکہ اگر بھوک و پیاس کا احساس ہی نہ رہا تو پھر روزے کا لطف ہی کیا ہے؟ **روزہ** کا تو مزا ہی اس بات میں ہے کہ سخت گرمی ہو، شدتِ پیاس سے لب سُوکھ گئے ہوں اور بھوک سے خوب نڈھال ہو چکے ہوں۔ ایسے میں کاش! **مدینۃ منورہ** زادِ اللہ شرفاً و تعظیماً کی میٹھی میٹھی گرمی اور ٹھنڈی ٹھنڈی دُھوپ کی یاد تازہ ہو۔ اور اے کاش! کربلا کے تپتے ہوئے صحرا اور گلستانِ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مہکتے ہوئے نوشکلفہ پھولوں، تین دن کی بھوک اور پیاس سے تڑپتے پلکتے مدینے کے ”حقیقی مدنی منوں“ اور شہنشاہِ مدینہ، سرورِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بھوکے پیاسے مظلوم شہزادوں کی یاد تڑپانے لگے، اور جس وقت بھوک اور پیاس کچھ زیادہ ہی ستائے اُس وقت تسلیم و رضا کے پیکر، مدینے کے تاجور، نبیوں کے سرور، محبوبِ داؤر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے حکیمِ اطہر پر بندھے ہوئے بامقَدَّر پتھر بھی یاد آجائیں تو کیا کہنے! لہذا میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی روزے تو ایسے ہونے چاہئیں کہ ہم اپنے آقاؤں اور سرکاروں کی حسین یادوں میں گم ہو جائیں۔

کیسے آقاؤں کا ہوں بندہ رضا

بول بالے بری سرکاروں کے (حدائقِ بخشش شریف)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم): مجھ پر ذرہ ذرہ پڑو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

**بغیر آپریشن کے**  
**ولادت ہوگی**  
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزے کی نورانیت اور روحانیت پانے اور مدنی ذہن بنانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر

سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرے سفر کی سعادت حاصل کیجئے۔ سبْحِیَ اللہ! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول، سنتوں بھرے اجتماعات اور مدنی قافلوں کی بھی کیا خوب بہاریں اور برکتیں ہیں۔ چنانچہ حیدرآباد (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُپ لُب ہے:

غالباً 1998ء کا واقعہ ہے، میری اہلیہ امید سے تھیں، دن بھی ”پورے“ ہو گئے تھے۔ ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ شاید آپریشن کرنا پڑیگا۔ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر

سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کا بین الاقوامی تین روزہ سنتوں بھر اجتماع (صحرائے مدینہ عمان) قریب تھا۔ اجتماع کے بعد سنتوں کی تربیت کے 30 دن

کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سفر کی میری نیت تھی۔ اجتماع کیلئے روانگی کے وقت، سامانِ قافلہ ساتھ لیکر اسپتال پہنچا، چونکہ خاندان کے دیگر افراد تعاون کیلئے موجود تھے، اہلیہ بخترمہ نے اشکبار آنکھوں سے مجھے سنتوں بھرے





خودمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جب تشریف لائے تو آپ نے مکہ کو چھوڑ کر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ یہ ہجرت 12 ربیع الثانی 1 ہجری میں ہوئی۔

اجتماع (ملتان) کیلئے الوداع کیا۔ میرا ذہن یہ بنا ہوا تھا کہ اب تو مجھے بین الاقوامی سٹوں بھرے اجتماع اور پھر وہاں سے 30 دن کے مدنی قافلے میں ضرور سفر کرنا ہے کہ کاش! اس کی برکت سے عافیت کے ساتھ ولادت ہو جائے۔ مجھ غریب کے پاس تو آپریشن کے اخراجات بھی نہیں تھے! بہر حال میں مدینہ الاولیا ملتان شریف حاضر ہو گیا۔ سٹوں بھرے اجتماع میں خوب دعائیں مانگیں۔ اجتماع کی اختتامی رقت انگیز دُعاء کے بعد میں نے گھر پر فون کیا تو میری امی جان نے فرمایا، مبارک ہو! گوشتہ رات ربّ کائنات عزوجل نے بغیر آپریشن کے تمہیں چاندی مدنی متی عطا فرمائی ہے۔ میں نے خوشی سے جھومتے ہوئے عرض کی، امی جان! میرے لئے کیا حکم ہے؟ آ جاؤں یا 30 دن کیلئے مدنی قافلے کا مسافر بنوں؟ امی جان نے فرمایا، ”بیٹا! بے فکر ہو کر مدنی قافلے میں سفر کرو۔“ اپنی مدنی متی کی زیارت کی حسرت دل میں دبائے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں 30 دن کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ روانہ ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے میں سفر کی نیت کی برکت سے میری مشکل آسان ہو گئی تھی مدنی قافلوں کی بہاروں کی برکت کے سبب گھر والوں کا ہیئت زبردست مدنی ذہن بن گیا، جی کہ میرے بچوں کی امی کا کہنا ہے، جب آپ مدنی قافلے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو محمد پر روزہ بخندہ اور شریف ہو گا تو اس کی فضا مت کروں گا۔

کے مسافر ہوتے ہیں میں بچوں سمیت اپنے آپ کو محفوظ تصوّر کرتی ہوں۔

آپریشن نہ ہو، کوئی الجھن نہ ہو غم کے سائے ڈھلیں، قافلے میں چلو

بیوی بچے سبھی، خوب پائیں خوشی خیریت سے رہیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سابقہ گناہوں کا کفارہ حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے بیٹھے

بیٹھے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ”جس نے رمضان کا

روزہ رکھا اور اُس کی خُذ و دو کو پہچانا اور جس چیز سے بچنا چاہیے اُس سے بچا تو

جو (کچھ گناہ) پہلے کر چکا ہے اُس کا کفارہ ہو گیا۔“

(الاحسان بترتیب، صحیح ابن حبان ج ۵ ص ۱۸۳ حدیث ۳۴۲۴)

روزہ کی جزاء حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سلطان دوجہان ہنشاہ کون

و مکان، رخصت عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ”آدمی کے ہر نیک کام کا

بدلہ دس سے سات سو گنا تک دیا جاتا ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: اِلَّا الصَّوْمَ

فَاِنَّہٗ لَیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ۔ سوائے روزے کے کہ روزہ میرے لئے ہے اور اس کی

جو امیں خود دوں گا۔ اللہ عزوجل کا مزید ارشاد ہے، بندہ اپنی خواہش اور کھانے کو



فرمانِ مصطفیٰ (اس حدیث میں ہے کہ ہم پر روزہ دو سو بار روزہ پانچ یا چھ سال کے درمیان کے کاغذوں میں ہے۔)

صرف میری وجہ سے ترک کرتا ہے۔ روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک افطار کے وقت اور ایک اپنے رب عزوجل سے ملاقات کے وقت۔ روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ عزوجل کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔“

(صحیح مسلم ص ۵۸۰ حدیث ۱۱۵۱)

مزید ارشاد ہے، ”روزہ سپر (یعنی ڈھال) ہے اور جب کسی کے روزہ کا دن ہو تو نہ بے مودہ بگے اور نہ ہی چیخے۔ پھر اگر کوئی اور شخص اس سے گالم گلوچ کرے یا لڑنے پر آمادہ ہو، تو کہہ دے، میں روزہ دار ہوں۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۲۴ حدیث ۱۸۹۴)

**روزہ کا خصوصی انعام** | میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیث مبارکہ میں روزہ کی

کئی خصوصیات ارشاد فرمائی گئی ہیں۔ کتنی پیاری بشارت ہے اُس روزہ دار کے لئے جس نے اس طرح روزہ رکھا جس طرح روزہ رکھنے کا حق ہے۔ یعنی کھانے پینے اور جماع سے بچنے کے ساتھ ساتھ اپنے تمام اعضاء کو بھی گناہوں سے باز رکھا تو وہ روزہ اللہ عزوجل کے فضل و کرم سے اُس کیلئے تمام پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو گیا۔ اور حدیث مبارکہ کا یہ فرمانِ عالیشان تو خاص طور پر قابلِ توجہ ہے جیسا کہ سرکارِ نامدار، بانیِ دینِ پروردگار، دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے پروردگار عزوجل کا فرمانِ خوشگوار سناتے ہیں ”فَإِنَّهُ لِيُ وَأَنَا أَجْرِي بِهِ“۔



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اُس شخص کی ہر ناک، گوشہ، منہ، ہاتھ اور پاؤں پر روزہ رکھنا اور روزہ رکھنا پڑے۔

یعنی روزہ میرے لئے ہے اور اس کی جوامیں خود ہی دُوں گا۔ حدیثِ قدسی کے اس ارشادِ پاک کو بعض محدثین کرام رَحْمَتُہُمُ اللہ تعالیٰ نے، ”اَنَا أُجْزِي بِهِ“ بھی پڑھا ہے جیسا کہ تفسیرِ نعیمی وغیرہ میں ہے تو پھر معنی یہ ہوں گے، ”روزہ کی جوامیں خود ہی ہوں“ سُبْحَانَ اللہ ہمز و جَل یعنی روزہ رکھ کر روزہ دار بذاتِ خود اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی ہی کو پالیتا ہے۔

نیک اعمال کی جزا جنت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم میں مختلف مقامات پر بیان ہوا ہے کہ جو اچھے اعمال کرے گا اُسے جنت ملے گی۔ چنانچہ

اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی پارہ ۳ سورۃ البینہ کی آیت نمبر ۱۷ اور ۸ میں ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔ اُن کا صلہ اُن کے رب کے پاس بسے کے باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہیں، اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں۔ اللہ (عزوجل) اُن سے راضی اور وہ اُس سے راضی۔ یہ اُس کیلئے ہے جو اپنے رب سے ڈرے۔

اِنَّ الدِّينَ اَمْنًا وَعَمَلًا  
الطَّيِّبَاتِ اُولٰٓئِكَ هُمُ خَيْرُ  
الْبَرِيَّةِ جَزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ  
جَنَّتٌ عَدْنٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا  
الْاَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا اَبَدًا رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ  
ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ

(پ ۳۰ البینہ ۸۰۷)



فرمانِ معصوم: اصلِ حق یہ ہے کہ اس کے پاس یہ ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور رکھے نہ پڑے تو کوئی عمل وہ کجا کرے گا۔

غیر صحابی کیلئے ”رضی اللہ تعالیٰ عنہ“ کہنا کیسا! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!

یہ بات بالکل غلط ہے

کہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا لکھنا صرف صحابی کے نام کیساتھ مخصوص ہے۔ پیش کردہ آیات کے اس آخری حصے مرفی اللہ عنہم و ماضوا عنہ ذلک لمن حیثی مرآۃ ○

(ترجمہ کنز الایمان: اللہ عزوجل اُن سے راضی اور وہ اُس سے راضی۔ یہ اُس کیلئے ہے

جو اپنے رب عزوجل سے ڈرے) نے اس عوامی غلط فہمی کو جو سے اکھاڑ دیا! خوف

خدا عزوجل رکھنے والے ہر مومن کیلئے یہ بشارت عظمیٰ ارشاد فرمائی گئی ہے کہ جو

بھی اللہ عزوجل سے ڈرنے والا ہے وہ ماضی اللہ عنہم و ماضوا عنہ کے زمرہ میں

داخل ہے۔ اس میں صحابی و غیر صحابی کی کوئی تخصیص نہیں، ہر صحابی اور ہر ولی

کے لئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھنا اور بولنا بالکل درست و جاہز ہے۔ جس

نے ایمان کے ساتھ سرکارِ رسول اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی حیاتِ ظاہری میں سرکارِ رسول اللہ تعالیٰ

علیہ والہ وسلم کی ایک لمحہ بھر بھی صحبت پائی یا دیکھا اور اس کا ایمان پر خاتمہ ہوا وہ صحابی

ہے۔ بڑے سے بڑا ولی، صحابی کے مرتبہ کو نہیں پاسکتا، ہر صحابی عادل اور قطعی

جنتی ہے۔



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو گا، اس نے مجھ پر درود پاکستہ پڑھا تو میں وہ جنت ہو گیا۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات تو ضمناً آگئی دراصل بتانا یہ مقصود تھا کہ نماز، حج، زکوٰۃ، غرباء کی امداد، بیماروں کی عیادت، مساکین کی خیر گیری وغیرہ تمام اعمال خیر سے جنت ملتی ہے۔ مگر روزہ وہ عبادت ہے، جس سے جنت والا یعنی خود مالک حقیقی عزوجل ہی مل جاتا ہے۔ کہتے ہیں، کہ

**مجھے موتیوں والا چاہئے**  
ایک مرتبہ محمود غزنوی علیہ رحمۃ القوی نے کچھ قیمتی موتی اپنے افسران کے سامنے پھینکتے ہوئے فرمایا: ”پنجن لیجئے اور خود آگے چل دیئے۔ تھوڑی دُور جانے کے بعد مڑ کر دیکھا تو ایاز گھوڑے پر سوار پیچھے چلا آ رہا ہے۔ پوچھا، ایاز! کیا تجھے موتی نہیں چاہئیں؟ ایاز نے عرض کی، ”عالی جاہ! جو موتیوں کے طالب تھے وہ موتی پنجن رہے ہیں، مجھے تو موتی نہیں بلکہ موتیوں والا چاہیے۔“

**ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی**  
اس سلسلے میں ایک حدیث مبارک بھی ملاحظہ فرمائیے۔ حضرت سیدنا ربیعہ بن کعب سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک مرتبہ میں نے حضور، ہر اپانور، فیض گنجور، شاہ غفور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کروایا



فرمان مصطفیٰ (ﷺ): اس کی سب سے بڑی بات اس کے گھر پر ایک روزہ، آپ پر خدا تعالیٰ اس پر دس مرتبہ بھیجتا ہے۔

تَوْحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ مَلَى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خوش ہو کر ارشاد فرمایا: سَلِّ رَبِیْعَةً! یعنی رَبِیْعہ! مانگ کیا مانگتا ہے؟ حضرت رَبِیْعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، اَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِی الْجَنَّةِ، یعنی سرکار مَلَى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جنت میں آپ کی رفاقت (یعنی پردوس) چاہئے۔ (گویا عرض کر رہے ہیں)

تجھ سے تجھی کو مانگ لوں تو سب کچھ مل جائے

سو سوالوں سے یہی ایک سوال اچھا ہے

دریائے رحمت مزید جوش میں آیا اور فرمایا، ”أَوْغَیْرَ ذٰلِكَ؟“ یعنی کچھ اور مانگتا ہے؟“ میں نے عرض کی، ”بس صرف یہی۔“ (یعنی یا رسول اللہ غُزُوْجِلْ و مَلَى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جنت الفردوس میں آپ مَلَى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پردوس مانگنے کے بعد اب دُنْیَا و عَقْبٰی کی اور کوئی نعمت باقی رہ جاتی ہے جسے مانگا جائے!)۔

تجھ سے تجھی کو مانگ کر مانگ لی ساری کائنات

مجھ سا کوئی گدا نہیں، تجھ سا کوئی سخی نہیں

جب حضرت سَیِّدُنا رَبِیْعہ بن کعب اَسْأَلَمَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنت کی رفاقت (پردوس) طلب کر چکے اور مزید کسی حاجت کے طلب کرنے سے انکار کر دیا تو اس پر سرکارِ نامدار، بِسَادِنِ پروژہ گارڈو عالم کے مالک و مختار، فہم نشاہ ابرار مَلَى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



فرمان مصطفیٰ ﷺ: میں نے تم کو اس پر آمادہ کر دیا کہ تم اپنے آپ کو اللہ کی رضا کے لیے قربان کر دو۔

وَسَلَّمَ نَظَرًا:

”فَاعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ“ یعنی اپنے نفس پر کثرت

سُجُود (یعنی زیادہ سُجُود) سے میری مدد کر۔ (صحیح مسلم ص ۲۵۳ حدیث ۴۸۹)

(یعنی ہم نے تمہیں سخت تو عطا کر دی اب تم بھی بطور شکرانہ سُجُود کی کثرت کرتے رہو۔)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

سُبْحَنَ اللَّهُ! سُبْحَنَ اللَّهُ! سُبْحَنَ اللَّهُ!

جو چاہو مانگو!

عَزَّ وَجَلَّ اس حدیث مبارک نے تو ایمان ہی

تازہ کر دیا۔ حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں،

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مُعْظَرِ پینہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا بلا کسی تَقْصِید و تَخْصِیص مُطْلَقاً فرمانا، سَلِّ؟ یعنی مانگو کیا

مانگتا ہے؟ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ سارے ہی معاملات سرورِ کائنات، شاہ

موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مبارک ہاتھ میں ہیں، جو چاہیں جس کو چاہیں

اپنے رب عَزَّ وَجَلَّ کے حُکْم سے عطا کر دیں۔ عَلَّامُ الْغُیُوبِ صریحاً اللہ تعالیٰ علیہ قَصِیدہ

مردہ شریف میں فرماتے ہیں۔

فَإِنَّ مِنْ جُودِكَ الدُّنْيَا وَصَرَّتْهَا وَمِنْ غُلُومِكَ عِلْمُ اللُّوحِ وَالْقَلَمِ



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو شخص حج پر درود پاک پڑھتا ہو مل گیا وہ جنت کا راستہ ہول کیا۔

یعنی، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! دنیا اور آخرت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی کی سخاوت کا حصہ ہے اور لوح و قلم کا علم تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علوم مبارکہ کا ایک حصہ ہے۔

اگر خیریت دنیا و عقیقی آرزو داری

بزرگ ہنس بیاد ہر چہ من خواہی تمنا کن

یعنی دنیا و آخرت کی غیر چاہتے ہو تو اس آستانِ عرشِ نشان پر آؤ اور جو چاہو مانگ لو!

(أَشْجَعُ اللَّعْمَاتِ ج ۱ ص ۴۲۴، ۴۲۵)

مذکورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خالقِ کل نے آپ کو مالکِ کل بنادیا

دونوں جہان دے دیئے قبضہ و اختیار میں

**جنتی دروازہ** حضرت سیدنا سہل بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ماہِ ثبوت، مہرِ رسالت، منبعِ جود و

سخاوت، قاسمِ نعمت، سرِ اِپارِ رحمت، شافعِ اُمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے، ”بے شک جنت میں ایک دروازہ ہے جسکو **ریان** کہا جاتا ہے اس سے قیامت کے دن روزہ دار داخل ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور داخل نہ ہوگا۔ کہا جائے گا روزے دار کہاں ہیں؟ پس یہ لوگ کھڑے ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے ہم پر ایک روزہ پاک کا حکم فرمایا اس پر اسے مستحب سمجھنا ہے۔

اس دروازے سے داخل نہ ہوگا۔ جب یہ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا پس پھر کوئی اس دروازے سے داخل نہ ہوگا۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۲۵ حدیث ۱۸۹۶)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحَنَ اللہ** روزہ داروں کا بھی خوب

مُقَدَّر ہے۔ بروز قیامت ان کا خصوصی اعزاز ہوگا۔ جانا جنت ہی میں ہے دیگر خوش قسمت بھی جوق در جوق داخل جنت ہو رہے ہوں گے مگر روزہ دارِ خصوصی طور پر ”باب الریان“ سے داخل جنت ہوں گے۔

**ایک روزے کی فضیلت!** حضرت سیدنا سلمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسولوں کے

سالار، نبیوں کے سردار، دُعاؤں کے مالک و مختار، اِذَا نِیْرُوْ دُگَارِ فِہْ شَہْشاہِ اَبرارِ غُزُوْ جَلَّ وُصَلٰی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ خوشبودار ہے، جس نے ایک دن کا روزہ اللہ

غُزُوْ جَلَّ کی رضا حاصل کرنے کیلئے رکھا، اللہ غُزُوْ جَلَّ اُسے جہنم سے اِنتَاوُور کر دے گا جتنا کہ ایک کوا جو اپنے بچپن سے اُڑنا شروع کرے یہاں تک کہ بوڑھا ہو کر مر جائے۔

(مسند ابی یعلیٰ ج ۱ ص ۳۸۳ حدیث ۹۱۷)

**اکوے کی عمر!** میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کوا لمبی عمر پانے والا پرندہ ہے۔ غُنِیۃُ الطَّالِبِینِ میں ہے،



فرمان مصطفیٰ: میں نے تم پر حج واجب کیا۔ یہاں تک کہ تم اس پر سہمیں نہ لڑو گے۔

کہا جاتا ہے، ”کوئے کی عمر پانچ سو سال تک ہوتی ہے۔“

سُرخِ یاقوت کا مکان  
امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق  
اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

کریم، رؤف رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا فرمان عظیم ہے، ”جس نے ماہِ رمضان کا ایک روزہ بھی خاموشی اور سکون سے رکھا اس کے لئے جنت میں ایک گھر سُرخِ یاقوت یا سبز زبرجد کا بنایا جائے گا۔“ (مجمع الزوائد ج ۳ ص ۳۴۶ حدیث ۴۷۹۲)

جسم کی زکوٰۃ  
حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، حضور پر نور، شافعِ یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

وسلم کا فرمانِ پر سرور ہے، ”ہر شے کیلئے زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے اور روزہ آدھا صبر ہے۔“ (سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۴۷ حدیث ۱۷۴۵)

سونا بھی عبادت ہے  
حضرت سیدنا عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مدینے کے تاجور،

دلبروں کے دلبر، محبوبِ رب اکبر عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ منور ہے، ”روزہ دار کا سونا عبادت اور اس کی خاموشی تسبیح کرنا اور اس کی دعاء قبول اور اس کا عمل مقبول ہوتا ہے۔“ (شعب الایمان ج ۳ ص ۴۱۵ حدیث ۳۹۳۸)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم): تم جہاں بھی ہو مجھ پر روزہ رکھو کہ تمہارا روزہ مجھ تک پہنچتا ہے۔

سُبْحَنَ اللّٰہُ غَزْوَجَلَّ اَرْوْزَہِ دَارِ کَسْ قَدَّرَ بَخْتَوَر ہے کہ اُس کا سونا بنگی،  
خاموشی تسبیحِ خداوندی غَزْوَجَلَّ، دعائیں اور اعمالِ کَسَہِ مقبولِ بارگاہِ الہی غَزْوَجَلَّ ہیں۔

تیرے کرم سے اے کریم! کون سی شے ملی نہیں

جھولی ہماری تنگ ہے، تیرے یہاں کمی نہیں

**اعضاء کا تسبیح کرنا**  
اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہا فرماتی ہیں، میرے سر تاج، صاحبِ معراج صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: ”جو بندہ روزہ کی

حالت میں صُبح کرتا ہے، اُس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں  
اور اسکے اعضاء تسبیح کرتے ہیں اور آسمانِ دُنیا پر رہنے والے (فرشتے) اسکے لئے

سورج ڈوبنے تک مغفرت کی دُعا کرتے رہتے ہیں۔ اگر وہ ایک یا دو رکعتیں  
پڑھتا ہے تو یہ آسمانوں میں اسکے لئے ثور بن جاتی ہیں اور حُورِ عِین (یعنی بڑی آنکھوں والی

حوروں) میں سے اُسکی بیویاں کہتی ہیں، اے اللہ غَزْوَجَلَّ تُو اس کو ہمارے پاس بھیج  
دے ہم اس کے دیدار کی بہت زیادہ مشتاق ہیں۔ اور اگر وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا

سُبْحَنَ اللّٰہُ یا اللّٰہُ اکْبَر پڑھتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اُس کا  
ثواب سورج ڈوبنے تک لکھتے رہتے ہیں۔

(شُعَبُ الْاِيْمَانِ ج ۳ ص ۲۹۹ حدیث ۳۵۹۱)





مدينة  
الهندورة



فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر روزہ پاک کی کرات کرے تک پہنچا رہے لئے طہارت ہے۔

جنت، ساقی کوثر، محبوب رب و آؤر غزو جمل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان پر اثر ہے،  
”قیامت والے دن روزہ داروں کیلئے ایک سونے کا دسترخوان رکھا جائے گا،  
حالانکہ لوگ (حساب کتاب کے) منتظر ہوں گے۔“

(تکثر الضمّال ج ۸ ص ۲۱۴ حدیث ۲۳۶۴۰)

ساتھ قسم کے اعمال حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم

رءوف رحیم، محبوب رب عظیم غزو جمل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: ”اللہ  
غزو جمل کے نزدیک اعمال سات قسم پر ہیں، دو عمل واجب کرنے والے، دو عملوں کی  
جواز (ان کی) مثل، ایک عمل کی جواز اپنے سے دس گنا، ایک عمل کی سات سو گنا تک  
اور ایک عمل ایسا ہے کہ اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ پس جو دو  
واجب کرنے والے ہیں ﴿۱﴾ وہ شخص جو اللہ غزو جمل سے اس حال میں ملا کہ  
اللہ غزو جمل کی عبادت اخلاص کے ساتھ اس طرح کی کہ کسی کو اس کا شریک نہ  
ٹھہرایا تو اس کیلئے جنت واجب ہوگئی ﴿۲﴾ اور جو اللہ غزو جمل سے اس حال میں  
ملا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا تو اس کیلئے دوزخ واجب ہوگئی۔ اور جس نے  
ایک گناہ کیا تو اس کی مثل (یعنی ایک ہی گناہ کی) جزاء پائے گا اور جس نے صرف



فرمانِ مصطفیٰ (ﷺ) : جس نے ایک روزہ رکھا وہ سب سے زیادہ محبوب ہے اور جس نے ستر روزے رکھے اس کا شمار کرتے ہیں۔

نیکی کا ارادہ کیا تو ایک نیکی کی جزاء پائے گا۔ اور جس نے نیکی کر لی تو وہ دس (نیکیوں کا اجر) پائے گا اور جس نے اللہ عزوجل کی راہ میں اپنا مال خرچ کیا تو اس کے خرچ کئے ہوئے ایک درہم کو سات سو درہم اور ایک دینار کو سات سو دینار میں بڑھا دیا جائے گا اور روزہ اللہ تعالیٰ کیلئے ہے اس کے رکھنے والے کا ثواب اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔“ (کنز العمال ج ۸ ص ۲۱۱ حدیث ۲۳۶۱۶)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس کا ایمان پر خاتمہ ہو گا وہ یا تو اللہ**

عزوجل کی رحمت سے بے حساب یا معاذ اللہ عزوجل گناہوں کا عذاب ہوا تب بھی پالا حریقینا داخل جنت ہو گا۔ اور جس کا (معاذ اللہ عزوجل) خاتمہ کفر پر ہوا وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہیگا۔ جس نے ایک گناہ کیا اُس کو ایک ہی گناہ کا بدلہ ملے گا۔ اللہ عزوجل کی رحمت کے قربان! صرف نیکی کی قیمت کرنے پر ایک نیکی کا ثواب اور اگر نیکی کر لی تو ثواب دس گنا، راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے والے کو سات سو گنا اور روزہ دار کی بھی کتنی زبردست عظمت ہے کہ اس کے ثواب کو اللہ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

**بے حساب اجر! حضرت سیدنا کعبؓ لا حبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

سے مروی ہے، فرماتے ہیں، ”بروز قیامت ایک مُنادی اس طرح نداء کریگا، ہر یونے والے (یعنی عمل کرنے والے) کو اس کی گھنٹی



فرمانِ محکمہ: اسلامیات ترقی نہ والہ اسلام ٹھہر کر کثرت سے روزہ پاک چسپاں شدہ راجہ پازرو پاک پرماتھارے گناہوں کیلئے عطا ہے۔

(یعنی عمل کے برابر اجر دیا جائے گا سوائے قرآن والوں (یعنی عالمِ قرآن) اور روزہ داروں کے کہ انہیں بے حد بے حساب اجر دیا جائیگا۔“

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۴۱۳ حدیث ۳۹۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا میں جیسا بوائے گے ویسا کائیں گے۔

علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللہ تعالیٰ اور روزہ دار بہت ہی نصیب دار ہیں کہ بروز قیامت ان کو بے حساب ثواب سے نوازا جائیگا۔

**یَرَقَانِ سَحَّتِ مَلْکَیْ** روزوں کی برکتوں کو دو بالا کرنے اور اپنے باطن میں علمِ دین سے اُجالا

کرنے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے

**مَدَنی ماحول** کو اپنا لیجئے۔ اپنی اصلاح کی خاطر مکتبۃ المدینہ سے **مَدَنی**

**انعامات** کا کارڈ حاصل کر کے اس کو پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر

اندر اپنے یہاں کے **دعوتِ اسلامی** کے ذمہ دار کو جمع کروائیے اور سنتوں کی

ترتیب کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرے سفر کو اپنا

معمول بنائیے **مَدَنی قافلے** کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں پُچھا نہ چیدر آباد (باب

الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے۔ غالباً 1994ء کی

بات ہے۔ میرے بچوں کی امی کا **یَرَقَان** کافی بڑھ چکا تھا اور وہ باب المدینہ



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مطابق روزہ رکھنے والوں کو ان کے لیے ایک کراچی کا علاقہ ہے اور اگر کوئی روزہ رکھتا ہے۔

کراچی کے اندر اپنے میکے میں زیرِ علاج تھیں۔ میں نے 63 دن کیلئے مدنی قافلے میں سفر اختیار کیا اور اس ضمن میں باب المدینہ کراچی حاضری ہوئی، فون پر رابطہ کیا، طبیعت کافی تشویشناک تھی، بلوربن (BLORBIN) تشویشناک حد تک بڑھ چکا تھا تقریباً 25 گلوکوز کی ڈرپس لگانے کے باوجود خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا تھا۔ میں نے اُن کو تسلی دیتے ہوئے کہا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں مدنی قافلے کا مسافر ہوں، عاشقانِ رسول کی صحبتیں میسر ہیں۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے کی برکت سے سب بہتر ہو جائے گا۔ اِس کے بعد بھی میں نے برابر رابطہ رکھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ روز بروز صحت بہتر ہوتی جا رہی تھی۔ پانچویں دن باب المدینہ سے آگے سفر درپیش تھا، میں نے جب فون کیا تو مجھے یہ خبر فرحت اثر سننے کو ملی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بلوربن کی رپورٹ نارمل آگئی ہے اور ڈاکٹر نے اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ اللہ عزوجل کا شکر ادا کرتے ہوئے میں خوشی خوشی عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلے میں مزید آگے سفر پر روانہ ہو گیا۔

زوجہ بیمار ہے، قرض کا بار ہے آؤ سب غم مٹیں، قافلے میں چلو

کالا ریتان ہے، کیوں پریشان ہے پائے گا صحتیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر روزہ و شریف پر صوم اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

**جہنم سے دوری** حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار،

بِأَذْنِ پروردگار، غیبوں پر خبردار، غزو و جَلِّ و صَلِّ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ مشکبار ہے، ”جس نے اللہ غزو و جَلِّ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا اللہ غزو و جَلِّ اس کے چہرے کو جہنم سے ستر سال کی مسافت دور کر دے گا۔“

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۲۶۵ حدیث ۲۸۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جہاں روزہ رکھنے کے بے شمار فعاصل

ہیں وہیں بغیر کسی صحیح تجبوری کے رَمَضَانُ الْمُبَارَك کا روزہ ترک کرنے پر

تحت و عیدیں بھی ہیں۔ رَمَعَانِ شَرِیف کا ایک روزہ جو بلا کسی عذر و شری جان

بوجھ کر ضائع کر دے تو اب عمر بھر بھی اگر روزے رکھتا رہے تب بھی اُس چھوڑے

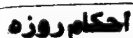
ہوئے ایک روزے کی فضیلت کو نہیں پاسکتا۔ چنانچہ

**ایک چھوڑنے کا نقصان** حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ والا تبار، بِأَذْنِ

پروردگار، دو جہاں کے مالک و مختار، فہمِ شاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں:

”جس نے رَمَعَانِ کے ایک دن کا روزہ بغیر رخصت و بغیر مرضِ افطار کیا (یعنی





نہ رکھا) تو زمانہ بھر کا روزہ بھی اُس کی قضا نہیں ہو سکتا اگرچہ بعد میں رکھ بھی لے۔“

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۳۸ حدیث ۱۹۳۴)

یعنی وہ فضیلت جو رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں روزہ رکھنے کی تھی اب کسی طرح نہیں پاسکتا۔ لہذا ہمیں ہرگز ہرگز غفلت کا شکار ہو کر روزہ رَمَضَانَ جیسی عظیم الشان نعمت نہیں چھوڑنی چاہئے۔ جو لوگ روزہ رکھ کر بغیر صحیح مجبوری کے توڑ ڈالتے ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قہر و غضب سے خوب ڈریں۔ چُناںچہ

حضرت سیدنا اُمّ اَمَنَہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلبِ وسینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطرِ یسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

وَلَمْ كُوفِرْ مَا تَقُولُ، ”میں سو یا ہوا تھا تو خواب میں دُشمن میرے پاس آئے اور مجھے ایک دُشوار گزار پہاڑ پر لے گئے۔ جب میں پہاڑ کے درمیانی حصے پر پہنچا تو وہاں بڑی سخت آوازیں آرہی تھیں، میں نے کہا، ”یہ کیسی آوازیں ہیں؟“ تو مجھے بتایا گیا کہ یہ جہنمیوں کی آوازیں ہیں۔ پھر مجھے اور آگے لے جایا گیا تو میں کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گُزرا کہ اُن کو اُن کے فُحشوں کی رگوں میں باندھ کر (اَلْاُتَا) لٹکایا گیا تھا اور اُن لوگوں کے جبرے پھاڑ



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ روزہ مجھ کو روزہ میں چاہئے اس کی قیاس کتابت کروں گا۔

دیئے گئے تھے جن سے خون بہہ رہا تھا۔ تو میں نے پوچھا، ”یہ کون لوگ ہیں؟“ تو مجھے بتایا گیا کہ یہ لوگ روزہ افطار کرتے تھے قبل اس کے کہ روزہ

افطار کرنا حلال ہو۔“ (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج ۹ ص ۲۸۶ حدیث ۷۴۴۸)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رمضان کا روزہ پلا اجازت شرعی توڑ دینا**

بہت بڑا گناہ ہے۔ وقت سے پہلے افطار کرنے سے مراد یہ ہے کہ روزہ تو رکھ لیا مگر سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے جان بوجھ کر کسی صحیح مجبوری کے بغیر توڑ ڈالا۔

اس حدیث پاک میں جو عذاب بیان کیا گیا ہے وہ روزہ رکھ کر توڑ دینے والے کیلئے ہے اور جو پلا عذر شرعی روزہ رمضان ترک کر دیتا ہے وہ بھی سخت گنہگار

اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔ اللہ عزوجل اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے طفیل ہمیں اپنے گنہگاروں سے بچائے۔

امین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

**تین بد بخت** حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، تاجدارِ مدینہ منورہ، سلطان

مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے، ”جس نے ماہِ رمضان کو پایا اور اسکے روزے نہ رکھے وہ شخص شقی (یعنی بد بخت) ہے۔ جس نے اپنے والدین یا



کسی ایک کو پایا اور ان کے ساتھ لہجہ سلوک نہ کیا وہ بھی شقی (یعنی بد بخت) ہے اور جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرود نہ پڑھا وہ بھی شقی (یعنی بد بخت) ہے۔“  
(مجمع الزوائد ج ۳ ص ۴۰ حدیث ۴۷۷۳)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

ناکسی میں مل جائے | حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم نے فرمایا: ”اُس شخص کی ناک مٹی میں مل جائے کہ جس کے پاس میرا ڈگر کیا گیا تو اُس نے میرے اوپر دُرود نہیں پڑھا اور اُس شخص کی ناک مٹی میں مل جائے جس پر رَمَہان کا مہینہ داخل ہوا پھر اس کی مغفرت ہونے سے قبل گزر گیا۔ اور اس آدمی کی ناک مٹی میں مل جائے کہ جس کے پاس اسکے والدین نے بڑھاپے کو پالیا اور اس کے والدین نے اسکو جنت میں داخل نہیں کیا۔ (یعنی بوڑھے

ماں باپ کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر سکا) (مُسندِ احمد ج ۳ ص ۶۱ حدیث ۷۴۵۵)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

**روزے کے تین درجے**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزہ کی اگرچہ ظاہری شرط یہی ہے کہ روزہ دار قصداً کھانے پینے اور جماع سے باز رہے۔ تاہم روزے کے



فرمانِ مصطفیٰ (ﷺ): رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک کو حکم دیا کہ روزہ رکھے۔

کچھ باطنی آداب بھی ہیں جن کا جاننا ضروری ہے تاکہ حقیقی معنوں میں ہم روزہ کی برکتیں حاصل کر سکیں۔ چنانچہ روزے کے تین درجے ہیں۔

(۱) عوام کا روزہ (۲) خواص کا روزہ (۳) آخص

الخواص کا روزہ -

**عوام کا روزہ** روزہ کے لغوی معنی ہیں: ”رکنا“ لہذا شریعت کی اصطلاح میں صبح صادق سے لے کر غروبِ آفتاب

تک قصدِ اُکھانے پینے اور جماع سے ”رُکے رہنے“ کو روزہ کہتے ہیں اور یہی عوام یعنی عام لوگوں کا روزہ ہے۔

**خواص کا روزہ** کھانے پینے اور جماع سے رُکے رہنے کے ساتھ ساتھ چشم کے تمام اعضاء کو بُرائیوں سے

”روکنا“ خواص یعنی خاص لوگوں کا روزہ ہے۔

**آخص الخواص کا روزہ** اپنے آپ کو تمام تر اُمور سے ”روک“ کر صرف اور صرف اللہ عز و جل کی طرف متوجہ ہونا، یہ

آخص الخواص یعنی خاص الخواص لوگوں کا روزہ ہے۔

یٹھے یٹھے اسلامی بھائیو! ضرورت اس اثر کی ہے کہ کھانے پینے



غیر محکمہ کے مدرسہ میں جو مدرسہ روزہ پڑھتا ہے وہ تو کون سا ہے۔

وغیرہ سے ”رکے رہنے“ کے ساتھ ساتھ اپنے تمام خُرا اعضائے بدن کو بھی روزے کا پابند بنایا جائے۔

**دانا صاحب کا ارشاد:** حضرت سید نادانا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”روزے کی حقیقت

”رکنا“ ہے اور رکے رہنے کی بہت سی شرائط ہیں مثلاً معدے کو کھانے پینے سے روکے رکھنا، آنکھ کو شہوانی نظر سے روکے رکھنا، کان کو غیبت سننے، زبان کو فُضول اور فتنہ انگیز باتیں کرنے اور جسم کو حکم الہی غزوہ خلی کی مخالفت سے روکے رکھنا روزہ ہے۔ جب بندہ ان تمام شرائط کی پیروی کرے گائب وہ کھیتا روزہ دار ہوگا۔ (کشف المحجوب ص ۳۵۴، ۳۵۳)

**افسوس** ضد کروڑ افسوس! ہمارے اکثر اسلامی بھائی روزہ کے آداب کا بالکل ہی لحاظ نہیں کرتے، وہ صرف ”بھوکے پیاسے“ رہنے ہی کو بہت بڑی بہادری تصور کرتے ہیں۔ روزہ رکھ کر بے شمار ایسے افعال کر گزرتے ہیں جو خلاف شرع ہوتے ہیں۔ اس طرح فقہی اعتبار سے روزہ ہو تو جائے گا لیکن ایسا روزہ رکھنے سے روحانی کیف و سرور حاصل نہ ہو سکے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اِنَّ اَیُّ الْاُمَّةِ سَلَّتْ عَلَیْہِ سَلَّتْ عَلَیْہِ



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تو حق وہ بد بخت ہو گیا۔

**روزہ رکھ کر بھی**  
گناہ تو بہ! تو بہ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خُدا ارغزو و جَلّٰی! اپنے حالِ زار پر غُرس کھائیے اور غور فرمائیے! کہ روزہ دار ماہِ رَمَضانُ الْمُبَارَک میں دن کے

وَقْتُ کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے حالانکہ یہ کھانا پینا اس سے پہلے دن میں بھی بالکل جائز تھا۔ پھر خُدا ہی سوچ لیجئے کہ جو چیزیں رَمَضانِ شَرِیف سے پہلے حلال تھیں وہ بھی جب اس مَبَارَک مہینے کے مُقَدَّس دِنوں میں مُنَع کر دی گئیں۔ تو جو چیزیں رَمَضانُ الْمُبَارَک سے پہلے بھی حرام تھیں، مثلاً جُھوٹ، غیبت، چغلی، بدگمانی، گالم گلوچ، فلمیں ڈرامے، گانے باجے، بد نگاہی، داڑھی مُنڈانا یا ایک مٹھی سے گھٹانا، والدین کو ستانا، بلا اجازت شرعی لوگوں کا دل دُکھانا وغیرہ وہ رَمَضانُ الْمُبَارَک میں کیوں نہ اور بھی زیادہ حرام ہو جائیں گی؟ روزہ دار جب رَمَضانُ الْمُبَارَک میں حلال و طیب کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے، حرام کام کیوں نہ چھوڑے؟ اب فرمائیے! جو شخص پاک اور حلال کھانا، پینا تو چھوڑ دے لیکن حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام بدستور جاری رکھے۔ وہ کس قسم کا روزہ دار ہے؟

**اللہ کو کچھ حاجت نہیں**  
یاد رکھئے! نبیوں کے سلطان، سرورِ دُشیاں، محبوبِ رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ”جو بُری بات کہنا اور اُس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو“





خو جانِ مصطفیٰ (اسی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے ہم پر ایک بار روزہ پاک پر اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اُس کے بھوکا پیاسا رہنے کی اللہ عز و جل کو کچھ حاجت نہیں۔“

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۲۸ حدیث ۱۹۰۳)

ایک اور مقام پر فرمایا، ”صرف کھانے اور پینے سے باز رہنے کا نام روزہ نہیں

بلکہ روزہ تو یہ ہے کہ لغو اور بے ہودہ باتوں سے بچا جائے۔“

(مُسْتَدْرَك لِلْحَاكِم ج ۲ ص ۶۷ حدیث ۱۶۱۱)

**میں روزہ دار ہوں!** مطلب یہ کہ روزہ دار کو چاہیے کہ وہ روزے میں جہاں کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے،

وہاں ٹھوٹ، غیبت، چُغلی، بدگمانی، الزام تراشی اور بد زبانی وغیرہ گناہ بھی چھوڑ دے۔ ایک مقام پر حضور سرِ اپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تم سے اگر کوئی لڑائی کرے، گالی دے تو تم اُس سے کہہ دو کہ میں روزہ سے ہوں۔

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۸۷ حدیث ۱)

**روزہ تجھ سے کھولوں گا!** میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آجکل تو معاملہ ہی اُلٹا ہو گیا ہے یعنی اگر کوئی کسی سے لڑ بھی پڑتا ہے تو گرج کر یوں گویا ہوتا ہے، ”چپ ہو جا! ورنہ یاد رکھنا میں

روزے سے ہوں اور روزہ تجھ ہی سے کھولوں گا۔“ یعنی تجھے کھا جاؤں گا۔ (معاذ اللہ عز و جل) توبہ! توبہ! اس قسم کی بات ہر گز زبان سے نہ نکلی چاہیے بلکہ





فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے نماز پڑھ کر رکعتوں کو پڑھا ہے اور نماز کے بعد ہر رکعت کے بعد

عاجزی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ ان تمام آفتوں سے ہم صرف اسی صورت میں بچ سکتے ہیں کہ اپنے اعضاء کو روزے کا پابند کرنے کی کوشش کریں۔

**اعضاء کے روزوں کی تعریف**  
اعضاء کا روزہ یعنی ”حشم“ کے تمام حصوں کو ٹٹنا ہوں سے بچانا۔ یہ صرف روزہ ہی کیلئے مخصوص نہیں بلکہ پوری زندگی ان اعضاء کو ٹٹنا ہوں سے بچانا ضروری ہے اور یہ بجھی ممکن ہے کہ ہمارے دلوں میں خوفِ خدا غور و خیز

راخ ہو جائے۔ آہ اقیامت کے اُس ہوشربا منظر کو یاد کیجئے جب ہر طرف ”نفسی“ کا عالم ہوگا۔ سورج آگ برسا رہا ہوگا۔ زبانیں شدتِ پیاس کے سبب منہ سے باہر نکل پڑی ہوں گی۔ بیوی شوہر سے، ماں اپنے لختِ جگر سے اور باپ اپنے نورِ نظر سے نظر بچا رہا ہوگا۔ خرموں کو پکڑ پکڑ کر لایا جا رہا ہوگا۔ اُن کے منہ پر مہر ماردی جائے گی اور اُن کے اعضاء اُن کے ٹٹنا ہوں کی داستان سنار ہے ہوں گے جس کا قرآن پاک کی ”سورہ یس“ میں یوں تذکرہ کیا گیا ہے:-

ترجمہ کنز الایمان: آج ہم ان کے

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰی اَفْوَاهِهِمْ وَنُكَلِّمُنَا

مُنہوں پر مہر کر دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم

اَبْدِیْہُمْ وَتَشْہَدُ اَرْجَآؤُہُمْ بِمَا کَانُوْا

سے بات کریں گے اور ان کے پاؤں

یَكْسِبُوْنَ ۝

ان کے کئے کی گواہی دیں گے۔

(ب ۲۳ پ ۶۵)



فرمانِ مصطفیٰ: رسول اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر شخص کو درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

آہ! اے کمزور و ناتواں اسلامی بھائیو! قیامت کے اُس

کڑے وقت سے اپنے دل کو ڈرائیے اور ہر وقت اپنے تمام اعضاء بدن کو مصیبت کی مصیبت سے باز رکھنے کی کوشش فرمائیے۔ اب اعضاء کے روزے کی تفصیلات پیش کی جاتی ہیں۔

**آپ کا روزہ** میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آنکھ کا روزہ اس طرح رکھنا چاہئے کہ آنکھ جب بھی اٹھے تو صرف

اور صرف جائز امور ہی کی طرف اٹھے۔ آنکھ سے مسجد دیکھئے، قرآن مجید دیکھئے، مزاراتِ اولیاء و رحمہم اللہ تعالیٰ کی زیارت کیجئے، علمائے کرام، مشائخِ عظام اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے نیک بندوں کا دیدار کیجئے، اللہ عز و جل دکھائے تو کعبہ معظمہ کے انوار دیکھئے، مگنہ مکرمہ زادہ اللہ شرفاً و تعظیماً کی مہنگی مہنگی گلیاں اور وہاں کے وادی و گہسار دیکھئے، مدینہ منورہ زادہ اللہ شرفاً و تعظیماً کے درود یوار دیکھئے، سبز سبز گنبد و مینار دیکھئے، میٹھے میٹھے مدینے کے صحرا و گلزار دیکھئے، سنہری جالیوں کے انوار دیکھئے، جنت کی پیاری پیاری رکیاری کی بہار دیکھئے۔ تاجدارِ اہلسنت حضور مفتی اعظم ہند سیدنا محمد مصطفیٰ رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن خدائے حقان و متان عز و جل کی بارگاہ بے کس پناہ میں عرض کرتے ہیں۔



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہے کہ ایک روزہ پاک یا صاف خالی اس پر دس مرتبہ کہتا ہے۔

مَنْ رَزَّ جَنًّا  
کچھ ایسا کر دے مرنے کو گارا آنکھوں میں ہمیشہ نقش رہے رُوئے یار آنکھوں میں  
انہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں  
(سامان بخش شریف)

**پیارے روزہ دارو! آنکھ کا روزہ رکھئے اور ضرور رکھئے بلکہ آنکھ کا**  
**روزہ تو ذیل بارہ گھنٹے، تیسوں دن اور بارہ مہینے ہونا چاہئے۔ اللہ عز و جل کی عطا**  
**کردہ آنکھوں سے ہرگز ہرگز فلم نہ دیکھئے، ڈرامے نہ دیکھئے، ناغرم عورتوں کو**  
**نہ دیکھئے، شہوت کے ساتھ آمردوں کو نہ دیکھئے، کسی کا گھلا ہوا برسر نہ دیکھئے،**  
**بلکہ بلا ضرورت اپنا گھلا ہوا برسر بھی نہ دیکھئے، اللہ عز و جل کی یاد سے غافل کرنے**  
**والے کھیل تماشے مثلاً ریچھ اور بندر کا ناچ وغیرہ نہ دیکھئے (ان کو نچانا اور ناچ دیکھنا**  
**دونوں ناجائز ہیں) کرکٹ، گبڈی، فٹبال، ہاکی، تاش، فطرنج، وڈیو گیمز، ٹیلی**  
**فٹبال وغیرہ وغیرہ کھیل نہ دیکھئے۔ (جب دیکھنے کی اجازت نہیں تو کھیلنے کی اجازت کس**  
**طرح ہو سکتی ہے؟ اور ان میں بعض کھیل تو ایسے ہیں جو نیکر یا چڈی پہن کر کھیلے جاتے ہیں جس**  
**کی وجہ سے گھٹنے بلکہ معاذ اللہ عز و جل رانیں تک کھلی رہتی ہیں اور اس طرح دوسروں کے**  
**آگے رانیں یا گھٹنے کھولے رہنا گناہ ہے اور دوسروں کو اس طرف نظر کرنا بھی گناہ) کسی کے**  
**گھر میں بے اجازت نہ جھانکنے، کسی کا خط یا خطھی (زنجبٹ شرمی کے بغیر) نہ دیکھئے،**  
**کسی کی ڈائری کی تحریر بھی بے اجازت شرمی نہ دیکھئے۔ اور یاد رکھئے! حدیث**



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جو شخص روزہ رکھے، اس پر اللہ تعالیٰ اس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

پاک میں ہے، ”جو اپنے بھائی کے خط کو بغیر اجازت دیکھتا ہے گویا وہ آگ میں دیکھتا ہے۔“ (مُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ ج ۵ ص ۳۸۴-حدیث ۷۷۷۹)

اٹھے نہ آنکھ کبھی بھی گناہ کی جانب عطا کرم سے ہو ایسی ہمیں حیا رُب! کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور سنیں نہ کان بھی عیبوں کا تذکرہ یا رُب

دکھا دے ایک جھلک سبز سبز گنبد کی  
بس ان کے جلووں میں آجائے پھر قضا یا رُب

**کان کا روزہ** کانوں کا روزہ یہ ہے کہ صُرف اور صُرف جائز باتیں سنیں۔ مثلاً کانوں سے تلاوت

و نعتِ سنئے، سنتوں بھرے بیانات سنئے، اچھی بات، آذان و اقامت سنئے، سُن کر جواب دیجئے، ہرگز ہرگز دھول، باجے اور موسیقی نہ سنئے، گانے اور نغمے اور فُصول یا فُش لطیفے نہ سنئے، کسی کی غیبت نہ سنئے، کسی کی پُغلی نہ سنئے، کسی کے عیب ہرگز ہرگز نہ سنئے اور جب دُعا دی چُھپ کر بات کریں تو کان لگا کر نہ سنئے۔ فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے: جو شخص کسی قوم کی باتیں کان لگا کر سنے

اور وہ اس بات کو ناپسند کرتے ہوں تو قیامت کے روز اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔ (المعجم الکبیر ج ۱۱ ص ۱۹۸)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر روزہ پڑھو کہ تمہارا روزہ مجھ تک پہنچتا ہے۔

مزدجل

سین نہ فحش کلامی نہ غیبت و جفلی تری پسند کی باتیں فقط سنا یا رت  
اندھیری قبر کا دل سے نہیں نکلتا ڈر کروں گا کیا جو تو ناراض ہو گیا یا رت  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رسول پاک اگر مسکراتے آجائیں  
تو گور تیرہ میں ہو جائے چاند نا یا رت

**زبان کا روزہ** زبان کا روزہ یہ ہے کہ زبان صرف اور

آئے۔ مثلاً زبان سے تلاوت قرآن کیجئے، ڈگر و ڈرود کا ورد کیجئے۔ نعت شریف  
پڑھئے، درس دیجئے، سنتوں بھرا بیان کیجئے، نیکی کی دعوت دیجئے، اچھی اچھی اور  
پیاری پیاری دینداری والی باتیں کیجئے۔ فُصول ”بک بک“ سے بچتے رہئے۔ خیر دار!  
گالی گلوچ، جھوٹ، غیبت، پُغلی وغیرہ سے زبان ناپاک نہ ہونے پائے کہ ”ہنجے  
اگر نجاست میں ڈال دیا جائے تو ڈوا ایک گلاس پانی سے پاک ہو جائے گا مگر زبان  
بے حیائی کی باتوں سے ناپاک ہو گئی تو اسے سات سمندر بھی نہیں دھو سکیں گے۔“

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،

سلطانِ دو جہان شہنشاہ کون و مکان، رحمتِ عالمیان صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو ایک دن  
روزہ رکھنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا: ”جب تک میں

**زبان کی**  
**احتیاطی کنی**  
**بتاہ کاریاں**



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے کھانا کھا کر روزہ نہ رکھا، اسے کھانا کھانے کی عبادت سے گنہگار ہے۔

تمہیں اجازت نہ دوں، تم میں سے کوئی بھی افطار نہ کرے۔“ لوگوں نے روزہ

رکھا۔ جب شام ہوئی تو تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان ایک ایک کر کے حاضر خدمت

بآزکت ہو کر عرض کرتے رہے، ”یا رسول اللہ عزوجلّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم!

میں روزے سے رہا، اب مجھے اجازت دیجئے تاکہ میں روزہ کھول دوں۔“ آپ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اُسے اجازت نہ فرمادیتے۔ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

حاضر ہو کر عرض کی، آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میرے گھروالوں میں سے دو جوان

لڑکیاں بھی ہیں جنہوں نے روزہ رکھا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت

بآزکت میں آنے سے شرماتی ہیں۔ انہیں اجازت دیجئے تاکہ وہ بھی روزہ کھول

لیں“ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُيُوبِ عزوجلّ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے رُخ انور پھیر لیا، انہوں نے دوبارہ عرض کی۔ آپ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پھر چہرہ انور پھیر لیا۔ جب تیسری بار انہوں نے بات دہرائی

تو غیب دان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے (غیب کی خبر دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا:

”اُن لڑکیوں نے روزہ نہیں رکھا وہ کیسی روزہ دار ہیں؟ وہ تو سارا دن لوگوں کا

گوشت کھاتی رہیں! جاؤ، ان دونوں کو حکم دو کہ وہ اگر روزہ دار ہیں تو بچے کر دیں۔“

وہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کے پاس تشریف لائے اور انہیں فرمانِ شاہی صلی اللہ



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ کو روزہ پاک کی کثرت کو بے فائدہ سمجھنا ہے۔

تعالیٰ علیہ والہ وسلم نہایت اُن دونوں نے فتنے کی، تو فتنے سے خون اور چہرہ جھڑنے نکلے۔ اُن صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں واپس حاضر ہو کر صورتحالِ عرض کی۔ مَدَنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اُس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر یہ اُن کے پیٹوں میں باقی رہتا، تو اُن دونوں کو آگ کھاتی۔“ (کیونکہ انہوں نے غیبت کی تھی۔)

(التَّوْبَةُ وَالتَّوْبَةُ ج ۳ ص ۳۲۸ حدیث ۱۵)

ایک اور روایت میں ہے کہ جب سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منہ پھیرا تو وہ سامنے آئے اور عرض کی، ”یا رسول اللہ غزو جمل و جمل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! وہ دونوں فوت ہو چکی ہیں یا کہا کہ وہ دونوں مرنے کے قریب ہیں۔“ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حکم فرمایا: ”اُن دونوں کو میرے پاس لاؤ۔ وہ دونوں حاضر ہوئیں۔ سرکارِ عالی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک پیالہ منگوایا اور اُن میں سے ایک کو حکم فرمایا، اس میں فتنے کرو! اُس نے خون اور پیپ کی فتنے کی، حتیٰ کہ پیالہ بھر گیا۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے دوسری کو حکم دیا کہ تم بھی اس میں فتنے کرو! اُس نے بھی اسی طرح کی فتنے کی۔ اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیدہ آمنہ کے گلشن کے مہکتے پھول غزو جمل و





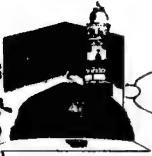
فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی کتاب میں جو روزہ رکھنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رکھنے کی تلقین کی ہے، مستحکم ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمایا: ”إِنْ دُونَكَ  
اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کی حلال کردہ چیزوں (یعنی کھانا، پینا وغیرہ) سے تو روزہ  
رکھا مگر جن چیزوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے (علاوہ روزے کے بھی) حرام  
رکھا ہے ان (حرام چیزوں) سے روزہ افطار کر ڈالا۔ ہو ایوں کہ ایک لڑکی  
دوسری لڑکی کے پاس بیٹھ گئی اور دونوں میل کر لوگوں کا گوشت کھانے لگیں۔ (یعنی  
لوگوں کی غیبت کرنے لگیں۔) (التَّغْيِيبُ وَ التَّرْوِيبُ ج ۲ ص ۹۵ الحدیث ۸)

علم غیب مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ اللہ

عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے ہمارے بیٹھے بیٹھے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو علم  
غیب حاصل ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اپنے غلاموں کے تمام معاملات  
معلوم ہو جاتے ہیں۔ جیسی تو اُن لڑکیوں کے بارے میں مسجد شریف میں بیٹھے بیٹھے  
غیب کی خبر ارشاد فرمادی۔ اس حکایت سے یہ بھی پتا چلا کہ غیبت اور دوسرے  
گناہوں کا ارتکاب کرنے سے براہ راست اس کا اثر روزے پر بھی پڑ سکتا ہے  
جس کی وجہ سے روزہ کی تکلیف ناقابل برداشت ہو سکتی ہے۔ بہر حال روزہ ہوا

۱۔ مکتبۃ المدینہ کی طرف سے شائع کردہ منظر در سال ”غیبت کی تباہ کاریاں (46 صفحات) پڑھئے۔  
ان شاء اللہ مزید غیبت جیسے گناہ کبیرہ سے مزید بچنے کا ذہن بنے گا۔



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو کلامِ نیک ہمارا روزہ پاک ہمارے گناہوں کیلئے عسرت ہے۔

نہ ہو، زبَانِ قَاوِمِی میں رکھنی چاہئے ورنہ یہ ایسے گل کھلاتی ہے کہ توبہ! اگر ان تین اُمُلوں کو پیش نظر رکھ لیا جائے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ بڑا نفع ہوگا: ﴿۱﴾ بڑی بات کہنا ہر حال میں بُرا ہے ﴿۲﴾ فُضُول بات سے خاموشی اُغْضَل ہے ﴿۳﴾ اچھی بات کرنا خاموشی سے بہتر ہے۔

عَزَّوَجَلَّ

ہر ی زبَان پہ قفلِ مدینہ لگ جائے فُضُول گوئی سے بچتا رہوں سدا یارِ رب! عَزَّوَجَلَّ  
کریں نہ تنگ خیالاتِ بد کبھی کر دے غُغُور و فکر کو پاکیزگی عطا یارِ رب!

یَوْ قَتِ نَزَّحَ سَلَامَتِ رہے ہر ایمان

مُجھے نصیب ہو کہمہ ہے التجاء یارِ رب! عَزَّوَجَلَّ

ہاتھوں کا روزہ ہاتھوں کا روزہ یہ ہے کہ جب بھی ہاتھ اٹھیں، صرف نیک کاموں کے لئے اٹھیں۔ مثلاً

باطہارتِ قرآنِ مجید کو ہاتھ لگائیے، نیک لوگوں سے مُصَافَحَہ کیجئے۔ فرمانِ مصطفیٰ

صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب

باہم ملیں اور مُصَافَحَہ کریں اور نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان

کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (مسند

ابنِ ماجہ ج ۳ ص ۹۵ حدیث ۲۹۵۱) ہو سکے تو کسی یتیم کے سر پر شَفَقَت سے ہاتھ پھیریے

کہ ہاتھ کے نیچے چھنے بال آئیں گے ہر بال کے عوض ایک ایک نیکی ملے گی۔ (بخاری)

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جو شخص روزہ رکھتا ہے وہ اپنے لیے ایک قمریٰ روزہ رکھتا ہے اور دوسرا روزہ رکھتا ہے۔

یا بچی اُس وقت تک ہی یتیم ہیں جب تک نابالغ ہیں جو اُس ہی بالغ ہوئے یتیم نہ رہے۔ لڑکا بارہ اور پندرہ سال کے درمیان بالغ اور لڑکی نو اور پندرہ سال کے درمیان بالغہ ہوتی ہے (خبردار! کسی پر ظلماً ہاتھ نہ اٹھیں، رشوت لینے دینے کے لئے نہ اٹھیں، نہ کسی کا مال مچرائیں، نہ تاش کھلیں نہ پتنگ اڑائیں، نہ کسی نامحرم عورت سے مصافحہ کریں۔) بلکہ شہوت کا اندیشہ ہو تو آمرد سے بھی ہاتھ نہ ملائیں، اُس کی دل آزاری نہ ہو اس طرح حکمتِ عملی سے کتر اجائیں)

عز و بدل  
ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اٹھیں بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یا رب!  
عز و بدل  
کہیں کا مجھ کو گناہوں نے اب نہیں چھوڑا عذابِ نار سے بھر نبی بچا یا رب!  
عز و بدل  
الہی ایک بھی نیکی نہیں ہے نامے میں  
عز و بدل  
فقط ہے تیری ہی رحمت کا آسرا یا رب

**پاؤں کا روزہ** پاؤں کا روزہ یہ ہے کہ پاؤں اٹھیں تو صرف نیک کاموں کیلئے اٹھیں۔ مثلاً پاؤں چلیں تو مساجد کی طرف چلیں، مزاراتِ اولیاءِ رحمۃ اللہ تعالیٰ کی طرف چلیں، علماء و صلحا کی زیارت کے لئے چلیں، سنتوں بھرے اجتماع کی طرف چلیں، نیکی کی دعوت دینے کیلئے چلیں، سنتوں کی تربیت کیلئے مدنی قافلوں میں سفر کیلئے چلیں، نیک صحبتوں کی



فرمانِ مصطفیٰ: رسول اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمچہ پر روزہ و شریف پر صوم اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

طرف چلیں، کسی کی مدد کیلئے چلیں، کاش! مگر مکرّمہ زادھا اللہ شرفاًو تعظیماً  
ومدینۃ منورہ زادھا اللہ شرفاًو تعظیماً کی طرف چلیں، سوئے مٹنی و عرفات و  
مؤزلّہ چلیں، طواف و سحیٰ میں چلیں۔ ہرگز ہرگز سینما گھر کی طرف نہ چلیں، ڈرامہ  
گاہ کی طرف نہ چلیں، بُرے دوستوں کی مجلسوں کی طرف نہ چلیں، فطرنج، لذّو،  
تاش، کرکٹ، فٹ بال، وڈیو گیمز، ٹیبل فٹ بال وغیرہ وغیرہ کھیل کھیلنے یا دیکھنے کی  
طرف نہ چلیں، کاش! پاؤں کبھی تو ایسے بھی چلیں کہ بس مدینہ ہی مدینہ لب پر ہوا اور  
سُفر بھی مدینے کا ہو۔

مزدب

کریں نہ رُخِ برے پاؤں گناہ کا یارب!

عزوجلہ

اسی میں عمر گزر جائے یا خدا یا رب!

بقیچ پاک میں مدفن نصیب ہو جائے

رحمۃ اللہ علیہ

برائے غوث و رضا مُرشدی ضیا یا رب!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی حقیقی معنوں میں روزے کی برکتیں تو

اُسی وقت نصیب ہوں گی، جب ہم تمام اعضاء کا بھی روزہ رکھیں گے۔ ورنہ

بھوک اور پیاس کے سوا کچھ بھی حاصل نہ ہوگا جیسا کہ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ عالی و قارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے، ”بہت

سے روزہ دار ایسے ہیں کہ اُن کو ان کے روزے سے بھوک اور پیاس کے سوا کچھ



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم): جب تم رمضان میں روزہ رکھو تو اس کی طرح تمام سال میں رکھو۔

حاصل نہیں ہوتا، اور بہت سے قیام کرنے والے ایسے ہیں کہ اُن کو اُن کے قیام سے سوائے جانے کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔“

(سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۳۲۰ حدیث ۱۶۹۰)

یعنی بعض لوگ روزہ تو رکھتے ہیں مگر اپنے اعضاء کو چونکہ بُرائیوں سے نہیں بچاتے اس لئے اُن کو روزہ کی نورانیت اور اُس کی اصل روح سے محرومی ہی رہتی ہے۔ نیز جو لوگ خواہ مخواہ رات جاگ کر گپ شپ لگاتے ہیں۔ انہیں وقت صحت اور آخرت کے نقصان کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

**K.E.S.C.**  
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزے کی نورانیت اور روحانیت پانے اور مدنی ذہن بنانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر

سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرے سفر کی سعادت حاصل کیجئے۔ سُبْحَانَ اللَّهِ! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول، سنتوں بھرے اجتماعات اور مدنی قافلوں کی بھی کیا خوب بہاریں اور برکتیں ہیں۔ پچنانچہ اورنگی ٹاؤن (باب المدینہ کراچی) کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی نے اپنے مدنی ماحول میں آنے اور سلسلہ روزگار پانے کا واقعہ کچھ یوں بیان فرمایا:



فرمانِ معظّم (عجل تہذیبہ) جب کہ فرمیں (مجموعہ اسلام آباد) پاکستان صحیفہ کی حصہ ہے۔ کلامِ جہانوں کے بارگاہِ رسول۔

19.6.2003 کو ایک اسلامی بھائی کے دعوت دینے پر دعوتِ اسلامی کے

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کی طرف رخ ہوا مگر پابندی نہیں تھی۔ بے روزگاری

کے سبب پریشانی تھی، ایک اسلامی بھائی کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں

مدنی قافلہ کورس کیلئے دعوتِ اسلامی کے عالمی مرکز فیضانِ مدینہ میں داخلہ

لے لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی صحبتوں اور برکتوں نے مجھ گنہگار

پر مدنی رنگ چڑھا دیا، اور جینے کا ڈھنگ سکھا دیا۔ مدنی قافلہ کورس پورا

کرنے کے دوسرے یا تیسرے دن بعض دوستوں نے بتایا کہ K.E.S.C. کو

ملازمین کی ضرورت ہے، ہم نے بھی درخواستیں جمع کروادی ہیں آپ بھی کروا

دیجئے۔ میں نے عرض کی، آج کل صرف درخواستوں پر کہاں! سفارشوں بلکہ

(رشوتوں) پر نوکریوں کی ترکیب بنتی ہے! اپنے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ بالآخر اُن کے

اصرار پر میں نے ”درخواست“ جمع کروادی۔ ابتداء تحریری ٹیسٹ ہوئے پھر انٹرویو

کے بعد میڈیکل ٹیسٹ کی صورت بنی۔ بے شمار آثر و رُسوخ والی درخواستوں کے

باوجود میں واجد ایسا تھا کہ ہر جگہ کامیاب رہا! فائسل انٹرویو میں گھر والوں نے زور دیا

کہ پینٹ شرٹ پہن کر جاؤ مگر میں تو عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے

انگریزی لباس ترک کر چکا تھا لہذا سفید شلوار قمیص میں ہی پہنچ گیا۔ افسر نے میرا

فرمانِ مصطفیٰ: اصلِ امت میں ہر روز جمعہ روزہ اور جیسے کسے کسے قیامت کے دن اس کی عبادت کریں گے۔

مذہبی حلیہ دیکھ کر مجھ سے بعض اسلامی معلومات کے سوالات کئے۔ جن کے میں نے باسانی جوابات دے دیئے کیوں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غَزُوْ جَلِّ میں نے یہ سب مَدَنی قافلہ کو رس کے اندر دیکھے ہوئے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غَزُوْ جَلِّ بغیر کسی سفارش و رشوت کے مجھے مُلا زِمَت مل گئی۔ ہمارے گھر والے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلہ کو رس اور مَدَنی ماحول کی بَرَکت دیکھ کر دمگ رہ گئے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غَزُوْ جَلِّ دعوتِ اسلامی کے مُحب بن گئے۔ یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غَزُوْ جَلِّ میں دعوتِ اسلامی کی علا قائی مُحاوَرَت کے خادِم (مُکرم) کی حیثیت سے اپنے عَمَلات میں سُنّتوں کے ڈنکے بجا رہا ہوں اور مَدَنی اِنعامات و مَدَنی قافلوں کی دھو میں مچا رہا ہوں۔

نوکری چاہئے، آئیے آئیے قافلے میں چلیں، قافلے میں چلو  
تھکدستی مٹے، دور آفت ہے لینے کو بَرَکتیں، قافلے میں چلو  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**روزہ کی نیت** بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! روزہ کیلئے بھی اُسی طرح نیت شرط ہے جس طرح کہ نماز،

زکوٰۃ وغیرہ کے لئے۔ لہذا ”بے نیت روزہ اگر کوئی اسلامی بھائی یا اسلامی بہن صُحْ صادق کے بعد سے لے کر غروبِ آفتاب تک بالکل نہ کھائے پئے تب بھی اُس کا



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھ پر زخمِ رسوا روزہ پاک پر عاقل کے کاغذات ہوں گے۔

**روزہ نہ ہوگا (رَدُّ الْمُخْتَار ج ۳ ص ۳۳۱)** رَمَہان شریف کا روزہ ہو یا ثقل یا نَفَرِ مُعِین کا روزہ یعنی اللہ عزوجل کیلئے کسی مخصوص دن کے روزہ کی مَنّت مانی ہو مَثَلًا خُوسن سکے اتنی آواز سے یوں کہا ہو کہ ”مجھ پر اللہ عزوجل کیلئے اس سال رَبِیع النور شریف کی ہر پیر شریف کا روزہ ہے۔ تو یہ نَفَرِ مُعِین ہے اور اس مَنّت کا پورا کرنا واجب ہو گیا۔ ان تینوں قسم کے روزوں کے لئے غروبِ آفتاب کے بعد سے لیکر ”نصف النہار شرعی“ (اسے صَحْوۃ ثُبویٰ بھی کہتے ہیں) سے پہلے پہلے تک جب بھی نیت کر لیں روزہ ہو جائے گا۔ (رَدُّ الْمُخْتَار ج ۳ ص ۳۳۲)

شاید آپ کے ذہن میں یہ سوال ابھر رہا ہوگا کہ نصف النہار شرعی کا وقت معلوم کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ اس کا جواب یہ

ہے کہ جس دن کا نصف النہار شرعی معلوم کرنا ہو اُس دن کے صُبح صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک کا وقت شمار کر لیجئے اور اُس سارے وقت کے دُھسے کر لیجئے پہلا آدھا حصہ ختم ہوتے ہی ”نصف النہار شرعی“ کا وقت شروع ہو گیا۔ مثلاً آج صُبح صادق ٹھیک پانچ بجے ہے اور غروبِ آفتاب ٹھیک چھ بجے۔ تو دونوں کے درمیان کا وقت کل تیرہ گھنٹے ہوا۔ ان کے دُھسے کریں تو دونوں میں کا ہر ایک

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اس شخص کی ہر گناہ اور جو اس نے پاس کرنا شروع کیا وہ روزہ کا پورا کرنا چاہیے۔

جس شخص نے چھ گھنٹے کا ہوا۔ اب صبح صادق کے پانچ بجے کے بعد والے ابتدائی ساڑھے ۶ گھنٹے ساتھ ملا لیجئے۔ تو اس طرح دن کے ساڑھے گیارہ بجے ”نصف النہار شرعی“ کا وقت شروع ہو گیا۔ تو اب ان تین طرح کے روزوں کی قیمت نہیں ہو سکتی۔

(ردالمحتار ج ۳ ص ۳۴۱ ملخصاً)

بیان کردہ تین قسم کے روزوں کے علاوہ دیگر جتنی بھی اقسام روزہ ہیں ان سب کیلئے یہ لازمی ہے کہ راتوں رات یعنی غروب آفتاب کے بعد سے لیکر صبح صادق تک قیامت کر لیں۔ اگر صبح صادق ہو گئی تو اب قیامت نہیں ہو سکے گی۔ مثلاً قضاے روزہ رمضان، کفارے کے روزے، قضاے روزہ نفل (روزہ نفل شروع کرنے سے واجب ہو جاتا ہے۔ اب بے غرضی توڑنا گناہ ہے۔ اگر کسی طرح سے بھی ٹوٹ گیا خواہ غرض سے ہو یا بلا غرض، اس کی قضا بہر حال واجب ہے) ”روزہ نفل غیر معتین“ (یعنی اللہ عز و جل کیلئے روزہ کی منت تو مانی ہو مگر دن مخصوص نہ کیا ہو اس منت کا بھی پورا کرنا واجب ہے اور اللہ عز و جل کیلئے مانی ہوئی ہر جائز منت کا پورا کرنا واجب ہے۔ جب کہ زبان سے اس طرح کے الفاظ اتنی آواز سے کہے ہوں کہ خود سن سکے، مثلاً اس طرح کہا، ”مجھ پر اللہ عز و جل کیلئے ایک روزہ ہے“ اب چونکہ اس میں دن مخصوص نہیں کیا کہ کونسا روزہ رکھوں گا۔ لہذا زندگی میں جب بھی منت کی نیت سے روزہ رکھ لیں گے منت ادا ہو جائے گی۔



فروغان مصطفیٰ (رحمۃ اللہ علیہ) جس کے پاس میرا ذکر ہوا روزہ مجھ پر روزہ شریف نہ پڑے گا تو کون سی دیکھ کر یقین کرے۔

مَنّت کیلئے زبان سے کہنا شرط ہے اور یہ بھی شرط ہے کہ کم از کم اتنی آواز سے کہیں کہ خود سن لیں۔ مَنّت کے الفاظ اتنی آواز سے ادا تو کئے کہ خود سن لیتا مگر بہر اپن یا کسی قسم کے شور و غل وغیرہ کی وجہ سے سن نہ پایا جب بھی مَنّت ہو گئی اس کا پورا کرنا واجب ہے (وغیرہ وغیرہ ان سب روزوں کی مَنّت رات میں ہی کر لینی ضروری ہے۔

(مُلَخَّص از رُذُّ الْمُخْتَار ج ۳ ص ۳۴۴)

”مجھے ماورِ مَہمان سے پیار ہے“ کہے بیسِ حُرُوف کی

نسبت سے روزہ کی نیت کے 20 مَدَنی پھول

ادائے روزہ رَمَہمان اور نَذْرِ مُعَیَّن اور نفل کے روزوں کیلئے

نیت کا وقت غروبِ آفتاب کے بعد سے ضَحْوۃ کُبْرٰی یعنی نصف

النہارِ شرعی سے پہلے پہلے تک ہے اس پورے وقت کے دوران آپ

جب بھی مَنّت کر لیں گے یہ روزے ہو جائیں گے۔

(رُذُّ الْمُخْتَار ج ۳ ص ۳۳۲)

مَنّتِ دل کے ارادے کا نام ہے زبان سے کہنا شرط نہیں، مگر زبان سے

کہہ لینا مُسْتَحَب ہے اگر رات میں روزہ رَمَہمان کی نیت کریں

تو یوں کہیں:



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر روزہ پاک نہ چڑھا جس کو وہ بدبخت ہو گیا۔

نَوَيْتُ أَنْ أَصُومَ عَدًّا لِلَّهِ ترجمہ: میں نے نیت کی کہ اللہ عزوجل  
تَعَالٰی مِنْ فَرَضِ رَمَضَانَ۔ کے لئے اس رَمَہان کا فرض روزہ کل  
رکھوں گا۔

۳ اگر دن میں نیت کریں تو یوں کہیں:-

نَوَيْتُ أَنْ أَصُومَ هَذَا الْيَوْمَ ترجمہ: میں نے نیت کی کہ اللہ عزوجل  
لِلَّهِ تَعَالٰی مِنْ فَرَضِ رَمَضَانَ۔ کے لئے اس رَمَہان کا فرض روزہ  
رکھوں گا۔ رُذِّ الْمَحْتَارِ ج ۳ ص ۳۳۲

۴ عَرَبِي میں نیت کے کلمات ادا کرنے اُسی وَقْتِ نیت خمار کئے  
جائیں گے جبکہ اُن کے معنی بھی آتے ہوں۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ زبان  
سے نیت کرنا خواہ کسی بھی زبان میں ہو اُسی وقت کارآمد ہوگا جبکہ اُس  
وقت دل میں بھی نیت موجود ہو۔ (اَيْضًا)

۵ نیت اپنی مادری زبان میں بھی کی جاسکتی ہے۔ مگر شرط یہی ہے کہ عربی  
میں کریں خواہ کسی اور زبان میں۔ نیت کرتے وقت دل میں بھی ارادہ  
موجود ہو، ورنہ بے خیالی میں صرف زبان سے رُٹے رُٹائے جملے ادا  
کر لینے سے نیت نہ ہوگی۔ ہاں اگر بالفرض زبان سے رُٹی ہوئی نیت



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار روزہ پاک پر حاکم تعالیٰ اس پر اس میں بھیجا ہے۔

کہہ لی مگر بعد میں قیّت کیلئے مقررہ وقت کے اندر دل میں بھی قیّت کر لی  
تو اب قیّت صحیح ہے۔ (رد المحتار ج ۳ ص ۳۳۲)

اگر دن میں قیّت کریں تو ضروری ہے کہ یہ قیّت کریں کہ میں صُح  
سے روزہ دار ہوں۔ اگر اس طرح قیّت کی کہ اب سے روزہ دار ہوں  
صُح سے نہیں، تو روزہ نہ ہوا۔ (الجَوَهْرَةُ النَّبَوِيَّةُ ج ۱ ص ۱۷۵)

دن میں وہ قیّت کام کی ہے کہ صُح صادق سے قیّت کرتے وقت تک  
روزے کے خلاف کوئی اثر نہ پایا گیا ہو۔ البتہ اگر صُح صادق کے بعد  
بُھول کر کھاپی لیا یا جماع کر لیا تب بھی قیّت صحیح ہو جائے گی۔ کیوں کہ  
بُھول کر اگر کوئی ڈٹ کر بھی کھاپی لے تو اس سے روزہ نہیں جاتا۔

(مُلَخَّصٌ اَزْ رَدِّ الْمُحْتَارِ ج ۳ ص ۳۶۷)

آپ نے اگر نو قیّت کی کہ ”کل کہیں دعوت ہوئی تو روزہ نہیں اور  
نہ ہوئی تو روزہ ہے“۔ یہ قیّت صحیح نہیں۔ بہر حال آپ روزہ دار نہ  
ہوئے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۵)

ماہِ رَمَہان کے دن میں نہ روزہ کی قیّت کی نہ ہی یہ کہ ”روزہ نہیں“  
اگرچہ معلوم ہے کہ یہ رَمَضان المبارک کا مہینہ ہے تو روزہ نہ ہوگا۔  
(عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۵)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہے: ”جو روزہ رکھتا ہے وہ اس کے لیے ایک عمارت کی مانند ہے۔“

﴿عروب آفتاب کے بعد سے لیکرات کے کسی وقت میں بھی نہ کھائے﴾

پھر اس کے بعدرات ہی میں کھایا پیا تو **فیث** نہ ٹوٹی، وہی پہلی ہی کافی ہے پھر سے **فیث** کرنا ضروری نہیں۔ (الجَوْهَرَةُ النَّيِّرَةُ ج ۱ ص ۱۷۰)

﴿آپ نے اگر رات میں روزہ کی **فیث** تو کی مگر پھر راتوں رات پکا

ارادہ کر ڈالا کہ ”روزہ نہیں رکھوں گا۔“ تو اب وہ آپ کی، کی ہوئی **فیث** جاتی رہی۔ اگر نئی **فیث** نہ کی اور دن بھر روزہ داروں کی طرح بھوکے پیاسے رہے تب بھی روزہ نہ ہوا۔ (دُرِّمُخْتَار مع ردالمُخْتَار ج ۳ ص ۳۴۰)

﴿دورانِ نماز کلام (بات چیت) کی **فیث** تو کی مگر بات نہیں کی تو نماز

فاسد نہ ہوگی۔ اسی طرح روزے کے دوران توڑنے کی صرف **فیث** کر لینے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا جب تک توڑنے والی کوئی چیز نہ کرے۔

(الجَوْهَرَةُ النَّيِّرَةُ ج ۱ ص ۱۷۰) یعنی صرف یہ **فیث** کر لی بس اب میں روزہ توڑ ڈالتا ہوں تو اس طرح اُس وقت تک روزہ نہیں ٹوٹے گا جب تک خلق کے نیچے کوئی چیز نہ اتاریں گے یا کوئی ایسا فعل نہ کر گزریں گے جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہو۔

﴿سحری کھانا بھی **فیث** ہی ہے۔ خواہ ماہِ رَمَہان کے روزے کیلئے ہو یا

کسی اور روزے کیلئے مگر جب سحری کھاتے وقت یہ ارادہ ہے کہ صُبح کو



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھتا بھول جاوے جنت کا راستہ بھول گیا۔

روزہ نہ رکھوں گا تو یہ سحری کھا نہ ٹھیک نہیں۔ (الجَوَہَرَةُ النَّدْوَى ج ۱ ص ۱۷۶)

۱۴ رَمَضَانَ الْمُبَارَك کے ہر روزے کے لئے نئی ٹھیک ضروری ہے۔

پہلی تاریخ یا کسی بھی اور تاریخ میں اگر پورے ماہِ رَمَعَان کے

روزے کی ٹھیک کر بھی لی تو یہ ٹھیک صرف اسی ایک دن کے حق

میں ہے، باقی دنوں کیلئے نہیں۔ (ایضاً ص ۱۶۷)

۱۵ اداۓ رَمَعَان اور نَذْرِ مُعَيَّن اور نفل کے علاوہ باقی روزے مثلاً

قضائے رَمَعَان اور نَذْرِ غَیْرِ مُعَيَّن اور نفل کی قضاء (یعنی نفلی

روزہ رکھ کر توڑ دیا تھا اُس کی قضاء) اور نَذْرِ مُعَيَّن کی قضاء اور کفارے

کا روزہ اور تَمَتُّع کا روزہ ان سب میں عین صبح چمکتے وقت یا

دیسنا

۱۔ حج کی تین قسمیں ہیں (۱) قرآن، (۲) تَمَتُّع (۳) افراد۔ قرآن اور تَمَتُّع والے پر حج ادا کرنے کے بعد

بطور شکر اندرج کی قربانی کرنا واجب ہے جبکہ افراد والے کیلئے مستحب۔ اگر قرآن اور تَمَتُّع والے بہت زیادہ

مسکین اور محتاج ہیں مگر قرآن اور تَمَتُّع کی نیت کر لی ہے اور اب ان کے پاس نہ کوئی قربانی کے لائق جانور ہے

تو نہ مذہبی کوئی ایسا سامان وغیرہ ہے جسے فروخت کر کے قربانی کا انتظام کر سکیں تو اب قربانی کے بدلے ان پر ذل

روزے واجب ہو گئے۔ تین روزے حج کے مہینوں میں یعنی یکم شوالِ الْمُکَرَّم سے نویں ذی الحِجَّة

الحرام تک احرام باندھنے کے بعد اس بیچ میں جب چاہیں رکھ لیں۔ ترتیب وار رکھنا ضروری نہیں۔ تاہم اگر کے

بھی رکھ سکتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ سات، آٹھ اور نویں ذی الحِجَّة الحرام کو رکھیں اور پھر تیرہ ذی الحِجَّة

الحرام کے بعد بقیہ سات روزے جب چاہیں رکھ سکتے ہیں بہتر یہ ہے کہ گھر جا کر رکھیں۔





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک روزہ پاک پر حاضر تھا اس پر اس شخص سے میری دعا ہے۔

رات میں **قیامت** کرنا ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ **جوروزہ** رکھنا ہے خاص اسی مخصوص روزے کی **قیامت** کریں۔ اگر ان روزوں کی **قیامت** دن میں (یعنی صبح صادق سے لیکر صبحِ کعبہ تکبیر سے پہلے پہلے) کی تو نفل ہوئے پھر بھی ان کا پورا کرنا ضروری ہے۔ توڑیں گے تو قضاء واجب ہوگی۔ اگرچہ یہ بات آپ کے علم میں ہو کہ میں **جوروزہ** رکھنا چاہتا تھا یہ وہ **روزہ** نہیں ہے بلکہ نفل ہی ہے۔

(ذُرْمُخْتَارٌ مَعَ رَدِّ الْمُخْتَارِ ج ۳ ص ۳۴۴)

آپ نے یہ گمان کر کے **روزہ** رکھا کہ میرے ذمے روزے کی قضاء ہے، اب رکھنے کے بعد معلوم ہوا کہ گمان غلط تھا۔ اگر فوراً توڑ دیں تو کوئی حرج نہیں۔ البتہ بہتر یہی ہے کہ پورا کر لیں۔ اگر معلوم ہونے کے فوراً بعد نہ توڑا تو اب لازم ہو گیا اسے نہیں توڑ سکتے اگر توڑیں گے تو قضاء واجب ہے۔

(رَدُّ الْمُخْتَارِ ج ۳ ص ۳۴۶)

رات میں آپ نے قضاء روزے کی **قیامت** کی، اگر اب صبح شروع ہو جانے کے بعد اسے نفل کرنا چاہتے ہیں تو نہیں کر سکتے۔ (ایضاً ص ۳۴۵)

دورانِ نماز بھی اگر روزے کی **قیامت** کی تو یہ **قیامت** صحیح ہے۔

(ذُرْمُخْتَارٌ، رَدُّ الْمُخْتَارِ ج ۳ ص ۳۴۵)

فرمانِ مصطفیٰ (اسلمی احکام کی روشنی میں) پر مبنی روزہ پاک کا احکامات اس پر مبنی ہیں، ۲۱۷ء۔

کئی روزے قضا ہوں تو **ثبیت** میں یہ ہونا چاہیے کہ اُس رَمَہان کے پہلے روزے کی قضا، دوسرے کی قضا اور اگر کچھ اس سال کے قضا ہو گئے کچھ پچھلے سال کے باقی ہیں تو یہ **ثبیت** ہونی چاہیے کہ اس رَمَہان کی قضا اور اُس رَمَہان کی قضا اور اگر دن کو **مُعین** نہ کیا، جب بھی ہو جائیں گے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۶)

**مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ نے رَمَہان کا روزہ قصداً یعنی جان بوجھ کر توڑ ڈالا تھا تو آپ پر اس روزہ کی قضا بھی ہے اور (اگر کفارے کی شرائط پائی گئیں تو) ساٹھ روزے کفارے کے بھی۔ اب آپ نے اکٹھے روزے رکھ لئے قضا کا دن **مُعین** نہ کیا تو اس میں قضا اور کفارہ دونوں ادا ہو گئے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۶)

**داڑھی والی پگنی!** روزہ اور دیگر اعمال کی نیتیں سیکھنے کا جذبہ بیدار کرنے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنتوں بھر اسفر کیجئے اور دونوں جہاں کی برکتیں حاصل کیجئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے مدنی قافلے کی ایک خوشگوار و خوشبودار



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو کہ تمہارا زور مجھ تک پہنچتا ہے۔

مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چٹانچہ رنچھوڑ لائن (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ ایک بار **عاشقانِ رسول** کے تین دن کے **مَدَنی قافلے** میں تقریباً 26 سالہ ایک اسلامی بھائی بھی شریک سفر تھے، وہ دُعاء میں بہت زیادہ گریہ و زاری کرتے تھے۔ اِستقصار پر بتایا کہ میری ایک ہی **مَدَنی مٹی** ہے اور اُس کے چہرے پر داڑھی کے بال اُگنے شروع ہو گئے ہیں! اِس کی وجہ سے مجھے سخت تشویش ہے، ایکسرے اور ٹیسٹ وغیرہ سے سب سامنے نہیں آ رہا اور کوئی بھی علاج کارگر نہیں ہو پا رہا۔ ان کی درخواست پر شرکائے **مَدَنی قافلہ** نے ان کی **مَدَنی مٹی** کیلئے دُعاء کی۔ سفر مکمل ہو جانے کے بعد جب دوسرے دن اُس دُکھیارے اسلامی بھائی سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مُسرت سے چُھومتے ہوئے یہ خوشخبری سنائی کہ بچہ کی اتنی نے بتایا کہ آپ کے **مَدَنی قافلے** میں سفر پر روانہ ہونے کے دوسرے ہی دن **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** حیرت انگیز طور پر **مَدَنی مٹی** کے چہرے سے بال ایسے غائب ہوئے ہیں جیسے کبھی تھے ہی نہیں!

ہو گا لُطیفِ خُدا، آؤ بھائی، دُعا مل کے سارے کریں، قافلے میں چلو غم سے روتے ہوئے، جان کھوتے ہوئے مرحبا! ہنس پڑیں!، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ: (اسل تعالیٰ علیہ السلام) جس نے مجھ کو نہ چننا اور نہ چننا ہوا ایک دعا ہے قیامت کے دن میری شفاعت کے لیے۔

”حضرت سیدنا علی اصغرؑ کے سولہ حُرُوف کی نسبت

سے دودھ پیتے بچوں کیلئے 16 مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اَمَدَنی قافلے کی بَرکتوں

کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں۔ بچوں کو امراض سے بچانے کیلئے شروع میں کی

جانے والی احتیاطی تدابیر کافی سودمند ہو سکتی ہیں اس ضمن میں 16 مَدَنی پھول

ملاحظہ فرمائیے: ﴿1﴾ بچہ یا بچی کے پیدا ہونے کے فوراً بعد یا بَرَسات بار (اولِ آخر

ایک بار زُود شریف) پڑھ کر اگر بچے کو دم کر دیا جائے تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بالغ ہونے

تک آفتوں سے حفاظت میں رہے گا ﴿2﴾ پیدائش کے بعد بچے کو پہلے نمک ملے

ہوئے نیم گرم پانی سے نہلائے پھر سادہ پانی سے غُسل دیجئے تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

بچہ پھوڑے پھنسی کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا ﴿3﴾ نمک ملے ہوئے پانی سے

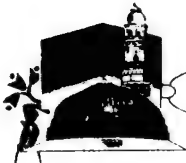
بچوں کو کچھ دنوں تک نہلاتے رہئے کہ یہ بچوں کی تندرستی کیلئے بے حد مفید ہے۔

اور نیز ﴿4﴾ نہلانے کے بعد بدن پر سرسوں کے تیل کی مالش بچوں کی صحت

کے لیے اِکسیر ہے ﴿5﴾ بچوں کو دودھ پلانے سے پہلے روزانہ دو تین مرتبہ

ایک انگلی شہد چٹا دینا کافی فائدہ مند ہے ﴿6﴾ خواہ جھولے میں جھلایں یا

بچھونے پر سُلائیں یا گود میں کھلائیں ہر حال میں بچوں کا سر اُونچا رکھئے سر نیچا اور



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر روزہ پاک کی کثرت کرے تک پہنچا دے۔

پاؤں اونچے نہ ہونے دیجئے کہ نقصان دہ ہے ﴿۷﴾ ولادت کے بعد بہت تیز روشنی والی جگہ میں رکھنے سے بچنے کی نگاہ کمزور ہو جاتی ہے ﴿۸﴾ جب بچے کے منوڑھے سخت ہو جائیں اور دانت نکلتے معلوم ہوں تو منوڑھوں پر مرغ کی چربی ملا کریں اور ﴿۹﴾ روزانہ ایک دو مرتبہ منوڑھوں پر شہد ملا کریں اور بچے کے سر اور گردن پر تیل کی مالش کرنا مفید ہے ﴿۱۰﴾ جب دودھ چھڑانے کا وقت آئے اور بچہ کھانے لگے تو خبردار! خبردار! اس کو کوئی سخت چیز نہ چبانے دیجئے، بہت ہی نرم اور جلد ہضم ہونے والی غذائیں کھلائیے ﴿۱۱﴾ گائے یا بکری کا دودھ بھی پلاتے رہئے ﴿۱۲﴾ حسبِ حیثیت بچوں کو اس عمر میں اچھی خوراک دیجئے کہ اس عمر میں جو کچھ طاقت بدن میں آجائے گی وہ اگر بچہ زندہ رہا تو ان شاء اللہ مغز و خل تمام عمر کام آئے گی ﴿۱۳﴾ بچوں کو بار بار غذا نہیں دینی چاہئے۔ جب تک ایک غذا ہضم نہ ہو جائے دوسری غذا ہرگز مت دیجئے ﴿۱۴﴾ ٹافیاں، مٹھائی اور کھٹائی کی عادت سے بچانا بہت بہت ضروری ہے کہ یہ چیزیں بچوں کی صحت کے لیے بہت ہی نقصان دہ ہیں ﴿۱۵﴾ بچوں کو کھوکھے میوے اور تازہ پھل کھلانا بہت ہی اچھا ہے ﴿۱۶﴾ ختنہ جتنی چھوٹی عمر میں ہو جائے بہتر ہے تکلیف بھی کم ہوتی اور زخم بھی جلدی بھر جاتا ہے۔



مسديفة  
المسودة



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) پر کثرت سے روزہ رکھنا، اللہ کا اجر و ثواب کا دارم ہے۔ جو اس کی طاعت سے۔

ہمارے پیارے آقا، مَدَنی مُصْطَفَی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اگرچہ کھانے، پینے کے ہماری طرح محتاج نہیں۔ تاہم ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہم غلاموں کی خاطر سَحَری فرمایا کرتے تاکہ مَحَبَّت والے غلام اپنے مُحْسِن آقا، شاہِ خیرِ اَلَام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سُنَّت سمجھ کر سَحَری کر لیا کریں۔ یوں انہیں دِن کے وقت روزہ میں قُوَّت کے ساتھ ساتھ سُنَّت پر عمل کرنے کا ثواب بھی ہاتھ آئے۔

بعض اسلامی بھائیوں کو دیکھا گیا ہے کہ کبھی سَحَری کرنے سے رہ جاتے ہیں تو فخر یہ باتیں بناتے ہیں اور یوں کہتے سنائی دیتے ہیں، ہم نے تو سَحَری کے بغیر ہی روزہ رکھ لیا ہے۔ مَلِی مَدَنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیوانو! سَحَری کے بغیر روزہ رکھنا کوئی کمال تو نہیں جس پر فخر کیا جا رہا ہے۔ بلکہ سَحَری کی سُنَّت چھوٹے پرند امت ہونی چاہیے، افسوس کرنا چاہیے کہ تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ایک عظیم سُنَّت چھوٹ گئی۔

ہزار سال کی عبادتِ بہتر حضرت سیدنا شیخ شَرَف الدین المَعروف بابا بلبل شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ”اللہ تَبَارَک وَتَعَالٰی نے مجھے اپنی رَحْمَت سے اتنی طاقت بخشی ہے

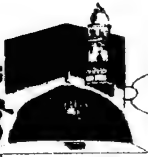
کہ میں بغیر کھائے پئے اور بغیر ساز و سامان کے اپنی زندگی گزار سکتا ہوں۔ مگر چونکہ یہ امور مدینے کے سلطان، رَحْمَتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سُنَّت نہیں



بہر حال تمام تر اعمال کا حسن و جمال اتباعِ سنتِ محبوبِ ربِّ ذوالجلال عزوجل و  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہی میں نہیں ہے۔

کھانے پینے کی اجازت تھی جب تک وہ سونہ جائے۔ اگر سو گیا تو اب بیدار ہو کر کھانا پینا ممنوع تھا۔ مگر اللہ عزوجل نے اپنے پیارے بندوں پر احسانِ عظیم فرماتے ہوئے سحری کی اجازت مرحمت فرمادی اور اس کا سبب یوں ہوا جیسا کہ خزانۃ العرفان میں صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی نقل کرتے ہیں :

سُخْرٰی کی  
اہ اڑت کی  
کتاب



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) : جب تم نماز پڑھاؤ اور روزہ رکھو تو یہی چھ چیزیں میں تمام جہانوں کے رب کا رسل ہوں۔

پکانے میں مصروف ہوئیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھکے ہوئے تھے، آنکھ لگ گئی۔ کھانا تیار کر کے جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جگایا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھانے سے انکار کر دیا۔ کیوں کہ اُن دنوں (غروب آفتاب کے بعد) سو جانے والے کیلئے کھانا پینا ممنوع ہو جاتا تھا۔ چنانچہ کھائے پیئے بغیر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوسرے دن بھی روزہ رکھ لیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کمزوری کے سبب بے ہوش ہو گئے (تفسیر الحازن ج ۱ ص ۱۲۶) تو ان کے حق میں یہ آیت مُقَدَّ سہ نازل ہوئی:-

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتُوا الصِّيَامَ إِلَى الْبَيْلِ

ترجمہ کنز الایمان: اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سہیلہ کی کا ڈور ایسا ہی کے ڈورے سے پو پھٹ کر۔ پھر رات آنے تک روزے

(پ ۲ البقرہ ۱۸۷) پورے کرو۔

اس آیت مُقَدَّ سہ میں رات کو سیاہ ڈورے سے اور صُبح صادق کو سفید ڈورے سے تشبیہ (تش۔ بی۔ ہ) دی گئی۔ معنی یہ ہیں کہ تمہارے لئے رَمَضَانُ المبارک کی راتوں میں کھانا پینا مُباح (یعنی جائز) قرار دے دیا گیا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ روزہ کا اذان



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر روزہ و خریف پڑھا اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

فَجَر سے کوئی تعلق نہیں یعنی فجر کی اذان کے دوران کھانے پینے کا کوئی بھو از ہی نہیں۔ اذان ہو یا نہ ہو، آپ تک آواز پہنچے یا نہ پہنچے صبح صادق ہوتے ہی آپ کو کھانا پینا بالکل ہی بند کرنا ہوگا۔

”سحری سنت ہے“ کے نو حُرُوف کی نسبت سے

سَحَرِی کے مُتَعَلِّق 9 فرامینِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

سَحَرِی کھایا کرو کیوں کہ سَحَرِی میں بَرَکَت ہے۔“

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۳۳ حدیث ۱۹۲۳)

ہمارے اور اہل کتاب کے درمیان سَحَرِی کھانے کا فرق ہے۔

(صحیح مسلم ص ۵۵۲ حدیث ۱۰۹۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے فرشتے سَحَرِی کھانے والوں پر رحمت

نازل فرماتے ہیں۔ (الاحسان بقوتیب صحیح ابن حبان ج ۵ ص ۱۹۴ حدیث ۳۴۵۸)

نبی کریم، رؤوف رحیم، محبوب ربِّ عظیم عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

اپنے ساتھ جب کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سَحَرِی کھانے کیلئے

بُلاتے تو ارشاد فرماتے، ”آؤ بَرَکَت کا کھانا کھا لو۔“

(سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۴۴۲ حدیث ۲۳۴۴)

روزہ رکھنے کیلئے سَحَرِی کھا کر قُوت حاصل کرو اور دن (یعنی دوپہر)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جب آخر طہن (مکہ معظمہ) کی روزہ رکعت پڑھ کر صوم کو پوری کر کے رکعتِ کعبہ پڑھیں۔

کے وقت آرام (یعنی قیلولہ) کر کے رات کی عبادت کیلئے طاقت حاصل کرو۔  
(سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۳۲۱ حدیث ۱۶۹۳)

**سَحَری** بَرکت کی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم کو عطا فرمائی ہے، اس کو مت چھوڑنا۔  
(السنن الکبریٰ للنسائی ج ۲ ص ۷۹ حدیث ۲۴۷۲)

**تین** آدمی جتنا بھی کھالیں اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن سے کوئی حساب نہ ہوگا بشرطیکہ کھانا خلل ہو (۱) روزہ دار افطار کے وقت (۲) **سَحَری** کھانے والے (۳) مُجاہد جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے راستہ میں سَرحدِ اسلام کی حفاظت کرے۔  
(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۹۰ حدیث ۹)

**سَحَری** پوری کی پوری بَرکت ہے پس تم نہ چھوڑو چاہے یہی ہو کہ تم پانی کا ایک گھونٹ پی لو۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے فرشتے رَحمت بھیجتے ہیں **سَحَری** کرنے والوں پر۔


(مسند امام احمد ج ۴ ص ۸۸ حدیث ۱۱۳۹۶)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! بے چین دلوں کے چین، رَحمتِ دارین، تاجدارِ حرمین، سرورِ گوشتین، نانائے کُشتین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اِن تمام فرائین سے ہمیں یہی دُرس ملتا ہے کہ **سَحَری** ہمارے



فرمانِ ممکنہ: (اسلئے کہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو ہم پر روزہ عظیم اور شریف ہے جسے ہم نے اس کی شہادت کی ہے اس کی شہادت کی ہے۔

لئے ایک عظیم نعمت ہے جس سے بے شمار جسمانی اور روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اسی لئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اسے مبارک ناشتہ کہا ہے۔ جیسا کہ

 حضرت سیدنا عمرؓ باض دن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غُزُوْجُلُ صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ سَحَرِی کھانے کیلئے بلایا اور فرمایا، ”آؤ مبارک ناشتہ کیلئے۔“ (سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۴۴۲-۴۴۳ حدیث ۲۳۴۴)

کیا روزے کیلئے سَحَرِی شرط ہے؟  
کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہو جائے کہ سَحَرِی روزہ کیلئے شرط ہے۔ ایسا نہیں سَحَرِی کے بغیر بھی روزہ ہو سکتا ہے۔ مگر جان بوجھ کر سَحَرِی نہ

کرنا مناسب نہیں کہ ایک عظیم سنت سے محرومی ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ سَحَرِی میں خوب ڈٹ کر کھانا ہی ضروری نہیں۔ چند کھجوریں اور پانی ہی اگر بہ نیت سَحَرِی استعمال کر لیں جب بھی کافی ہے بلکہ کھجور اور پانی سے تو سَحَرِی کرنا سنت بھی ہے جیسا کہ

فرمانِ مصطفیٰ (اس بخاری میں ہے کہ جو روزہ رکھ دے وہ اس کے دوسرے سال کے کامیاب ہو گئے۔)

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ، سرورِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم **سحری** کے وقت مجھ سے فرماتے: ”میرا روزہ رکھنے کا ارادہ ہے مجھے کچھ کھلاؤ۔ تو میں کچھ کھجوریں اور ایک برتن میں پانی پیش کرتا۔“ (السُّنَنُ الْكُبْرَى لِلنَّسَائِي ج ۲ ص ۸۰ حدیث ۲۴۷۷)

کھجور بہتر ہے! **سحری** ہے! روزہ دار کیلئے ایک تو **سحری** کرنا بذاتِ خود

**سُفَّت** ہے اور کھجور اور پانی سے **سحری** کرنا دوسری **سُنَّت** بلکہ کھجور سے **سحری** کرنے کی تو ہمارے آقا و مولیٰ، مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم نے ترغیب بھی دلائی ہے۔ چنانچہ سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، **اللہ** کے پیارے حبیب، حبیبِ لیب، عزیز و جلّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: ”نَعَمْ السَّحُورُ التَّمْرُ۔ یعنی کھجور بہترین **سحری** ہے۔“

(الْفَرْغِيبَ وَالْفَرْهَب ج ۲ ص ۹۰ حدیث ۱۲)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا، نَعَمْ سَحُورُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ۔ ”یعنی کھجور

مومن کی بہترین **سحری** ہے۔“

(سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۴۴۳ حدیث ۲۳۴۵)



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اس شخص کی ہاک ناک آؤ جو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ تم کو روک دے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کھجور اور پانی کا جمع کرنا بھی سَحَری

کے لئے شرط نہیں صرف تھوڑا سا پانی بھی اگر بہ نیتِ سَحَری پی لیا جائے تو اس سے بھی سَحَری کی سنت ادا ہو جائے گی۔

سَحَری کا وقت؟  
عربی کی مشہور کتاب لغت ”قاموس“ میں ہے کہ سَحَر اُس کھانے کو کہتے ہیں جو صُبح کے وقت کھایا جائے۔“  
حقیقوں کے زبردست پیشوا حضرت علامہ مولانا علی بن سلطان محمد المعروف ملا علی قاری علیہ رحمۃ الہی فرماتے ہیں، ”بعضوں کے نزدیک سَحَری کا وقت آدمی رات سے شروع ہو جاتا ہے۔“

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ج ۴ ص ۴۷۷)

سَحَری میں تاخیر افضل ہے جیسا کہ حدیثِ مبارک میں آتا ہے کہ حضرت سیدنا یحییٰ بن مَرْہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے سرکار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”تین چیزوں کو اللہ عزوجل خوب رکھتا ہے (۱) افطار میں جلدی اور (۲) سَحَری میں تاخیر اور (۳) نماز (کے قیام) میں ہاتھ پر ہاتھ رکھنا۔“  
(التَّوْبَةُ وَالْعَرْشُ ج ۲ ص ۹۱ حدیث ۴)





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ازاد شریف نہ ہو تو کوئی عمل وہ مجھ پر نہیں ہے۔

**سَحَرِ مِیْنِ خَیْرِ سَہ**  
**ٹھٹھے اسلامِ بھائیو! سَحَرِ**  
 تاخیر کرنا مُسْتَحَب ہے اور دیر سے سَحَرِ  
 کرنے میں زیادہ ثواب ملتا ہے۔ مگر اتنی تاخیر

بھی نہ کی جائے کہ صُبح صادق کا شُبہ ہونے لگے! یہاں ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا  
 ہے کہ ”تاخیر“ سے مراد کونسا وقت ہے؟ مُفسِّر شہیر حکیم اَلْاُمّت حضرت مفتی احمد

یار خان علیہ رحمۃ اللہان ”تفسیرِ نعیمی“ میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد رات کا چھٹا  
 حصہ ہے۔ پھر سوال ذہن میں اُبھر کہ رات کا چھٹا حصہ کیسے معلوم کیا جائے؟ اس

کا جواب یہ ہے کہ غروبِ آفتاب سے لیکر صُبح صادق تک رات  
 کہلاتی ہے۔ مثلاً کسی دِنِ سَآت بجے شام کو سورج غروب ہوا اور پھر چار

بجے صُبح صادق ہوئی۔ اس طرح غروبِ آفتاب سے لیکر صُبح صادق تک جو نو گھنٹے کا  
 وقفہ گزرا وہ رات کہلایا۔ اب رات کے ان نو گھنٹوں کے برابر برابر چھ حصے کر

دیجئے۔ ہر حصہ ڈیڑھ گھنٹے کا ہو اب رات کے آخری ڈیڑھ گھنٹے (یعنی اڑھائی بجے  
 تا چار بجے) کے دوران صُبح صادق سے پہلے پہلے جب بھی سَحَرِ کی وہ تاخیر

سے کرنا ہوا۔ سَحَرِ و انظار کا وقت عموماً روزانہ تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ بیان کئے  
 ہوئے طریقے کے مطابق جب بھی چاہیں رات کا چھٹا حصہ نکال سکتے ہیں اگر رات



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم) میں ہے کہ ہر ایک بارِ روزہ پاک پر صلاۃ تعالیٰ اس پر دس رمضان بھیجتا ہے۔

**کھانا پینا  
بند کر دیجئے**  
آج کل علمِ دین سے دُوری کے سبب عام طور پر لوگوں  
کا یہی معمول دیکھا گیا ہے کہ وہ اذان یا سائرن ہی پر  
**سَحَری** و افطار کا دار و مدار رکھتے ہیں۔ بلکہ بعض تو

اذانِ فجر کے دوران ہی ”روزہ بند“ کرتے ہیں۔ اس عام غلطی کو دور کرنے کیلئے  
کیا ہی لہجہ ہو کہ رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں روزانہ صُبح صادق سے تین منٹ پہلے ہر  
مسجد میں بلند آواز سے صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد  
کہنے کے بعد اس طرح تین بار اعلان کر دیا جائے، ”روزہ رکھنے  
والو! آج سَحَری کا آخری وقت (مثلاً) چار بج کر بارہ  
منٹ ہے۔ وقتِ غنم ہو رہا ہے، فوراً کھانا پینا بند کر دیجئے۔  
اذان کا ہرگز انتظار نہ فرمائیے، اذان سَحَری کا وقت ختم  
ہو جانے کے بعد نمازِ فجر کے لئے دی جاتی ہے۔“ ہر ایک کو  
یہ بات ذہن نشین کرنی ضروری ہے کہ اذانِ فَجْر لازمی طور پر صُبح صادق  
کے بعد ہی ہوتی ہے اور وہ ”روزہ بند“ کرنے کیلئے نہیں بلکہ صرف نَمَازِ  
فَجْر کیلئے دی جاتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر کھاو اس نے کچھ پروردگار کے بند بن جائیگا۔

**سَحَری** کر لی اور روزہ کی نیت بھی کر لی۔ بلکہ عوامی اصطلاح میں ”روزہ بند“ بھی کر لیا پھر بھی بقیہ رات میں جب چاہیں کھاپی سکتے ہیں۔ نئی نیت کی حاجت نہیں۔

**اِذَا نَ فِجْرَ نَمَازِ کَیْلَے** | **سَحَری** میں اتنی تاخیر بھی نہ کر دیں کہ صُح صادق کا شک ہونے لگے۔ بلکہ بعض لوگ تو صُح صادق کے بعد فجر کی اذانیں ہو رہی ہوتی ہیں مگر کھاتے پیتے رہتے ہیں۔ اور کان لگا کر

سننے ہیں کہ ابھی فلاں مسجد کی اذان ختم نہیں ہوئی یا وہ سنو! اور سے اذان کی آواز آرہی ہے! اور یوں کچھ نہ کچھ کھا لیتے ہیں۔ اگر کھاتے نہیں تو پانی پی کر اپنی اصطلاح میں ”روزہ بند“ ضرور کرتے ہیں۔ آہ! اس طرح ”روزہ بند“ تو کیا کریں گے روزے کو پا لکل ہی ”کھلا“ چھوڑ دیتے ہیں اور یوں ان کا روزہ ہوتا ہی نہیں اور سارا دن بھوک پیاس کے سوا کچھ ہاتھ آتا ہی نہیں۔ ”روزہ بند“ کرنے کا تعلق اذان فجر سے نہیں۔ صُح صادق سے پہلے پہلے کھانا پینا بند کرنا ضروری ہے۔ جیسا کہ آیتِ مقدسہ کے تحت گُورا۔ اللہ عزوجل ہر مسلمان کو عقلِ سلیم عطا فرمائے اور صحیح اوقات کی معلومات کر کے روزہ نماز وغیرہ عبادات صحیح صحیح بجالانے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

امین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم



فرو جان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر مرتبہ کن کوہِ مرتبہ شہدہ پاک پر حاضر فرمایا، کون میری شرافت لے گی۔

مَدَنی قافلے کی بُنیت کرتے  
ہی مشکل سُن ہو گئی!

مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغ  
قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک  
، دعوتِ اسلامی کے سنّوں کی

تربیّت کے مدّنی قافلہ میں **عاصِحانِ رسول** کے ساتھ سٹوں بھر سفر فرماتے رہے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیاں ہاتھ آئیں گی۔ آپ کی ذوق افزائی کیلئے مدّنی قافلے کی ایک بہار گوش گزار کرتا ہوں چنانچہ لاندھی (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان بِالتَّصَرُّفِ عرض کرتا ہوں: میرے بڑے بھائی کی شادی کے دن قریب آرہے تھے، اخراجات کا انتظام نہیں تھا، مجھے سخت تشویش تھی، قرض لینے کا ذہن بھی نہیں بن رہا تھا کہ ادا کرنے میں تاخیر کی صورت میں میری جان سے پیاری مدّنی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے نام پر بٹالگ سکتا ہے۔ ایک دن انتہائی پریشانی کے عالم میں نمازِ ظہر ادا کی اور دل ہی دل میں نیت کی کہ اگر تم کا انتظام ہو گیا تو **مدّنی قافلے** میں سفر کی سعادت حاصل کروں گا۔ نماز سے فراغت کے بعد ابھی نمازیوں سے ملاقات اور **انفرادی کوشش** میں مصروف تھا کہ امام صاحب جو رشتے میں میرے تایا جان ہیں اور میری پریشانی سے واقف بھی۔ انہوں نے مجھے بلا یا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بغیر سوال کے خود ہی



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر چڑھ کر تیر چار سو روپے کا قرض لیا، اسے کھانا پکھا دے۔

رقم دینے کا وعدہ فرمایا۔ میں دوسرے ہی دن مدنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ  
عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے میں سفر کی نیت کی بَرَکت سے میری ابھمن دُور ہو گئی۔ تاریخ  
طے ہوتے وقت ہم بارِ قرض تلے دبے ہوئے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بڑے بھائی  
جان کی شادی بھی ہو گئی اور قرض بھی اُتر گیا۔

قلب بھی شاد ہو، گھر بھی آباد ہو شادیاں بھی رچیں، قافلے میں چلو  
قرض اُتر جائے گا، زخم بھر جائیگا سب بلائیں ٹلیں، قافلے میں چلو  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! چھوٹے بھائی کی مدنی  
قافلے میں سفر کی نیت کی بَرَکت سے ادائے قرض کا انتظام، رقم کا اہتمام اور بڑے  
بھائی کی شادی والا کام ہو گیا۔

ہر نماز کے بعد سات بار سورۃ قُریش (اول آخر  
ایک بار دُرود شریف) پڑھ کر دُعاء مانگئے۔ پہاڑ جتنا  
قرض ہو گا تب بھی اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ادا ہو جائے  
گا۔ عملِ تاحْصُلِ مُراد جاری رکھئے۔

قرضہ اُتارنے کا وظیفہ

اَللّٰهُمَّ اَكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَنْ سِوَاكَ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار روزہ پاک کا معاملہ تعالیٰ اس پر رحم بھیجا ہے۔

(ترجمہ: یا اللہ عزوجل مجھے حلالِ رِزْق عطا فرما کر حرام سے بچا اور اپنے نَفْسِ وِکْرَم سے اپنے سوا  
غیروں سے بے نیاز کر دے) تا حصولِ مُراد ہر نماز کے بعد 11، 11 بار اور صبح و شام  
100، 100 بار روزانہ (اول و آخر ایک ایک بار دُرود شریف) پڑھے۔ مروی ہوا کہ  
ایک مُکاتب نے حضرت مولائے کائنات، عَلٰی الْمُتَصْنِی شَیْرِ خِدا عَزَّمُ اللّٰہُ  
تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی بارگاہ میں عرض کی: ”میں اپنی کتابت (یعنی آزادی کی قیمت) ادا  
کرنے سے عاجز ہوں میری مدد فرمائیے۔“ آپ عَزَّمُ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے  
فرمایا: ”میں تمہیں چند کلمات نہ سکھاؤں جو رسولُ اللّٰہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
نے مجھے سکھائے ہیں، اگر تم پر بَنَجِلِ صِیْر ۲ جتنا دین (یعنی قرض) ہوگا تو اللہ تعالیٰ  
تمہاری طرف سے ادا کر دے گا تم یوں کہا کرو، ”اَللّٰہُمَّ اَکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ  
حَرَامِکَ وَاعْزِزْنِیْ بِفَضْلِکَ عَنْ سِوَاکَ“ (ترجمہ: یا اللہ عزوجل مجھے حلالِ رِزْق عطا  
فرما کر حرام سے بچا اور اپنے نَفْسِ وِکْرَم سے اپنے سوا غیروں سے بے نیاز کر دے)۔“

(جامع ترمذی ج ۵ ص ۳۲۹ حدیث ۳۵۷۴)

مَدَنی التَّجَاہ عمل شروع کرنے سے قبل مُھَوْرِ غُوثِ اعظم علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کے ایصالِ  
ثواب کیلئے کم از کم گیارہ روپے کی نیاز اور کام ہو جانے کی صورت میں کم از کم پچیس روپے کی

۱۔ مُکَاتِب اس غلام کو کہتے ہیں جس نے اپنے آقا سے مال کی ادائیگی کے بدلے آزادی کا معاہدہ کیا ہو اور۔

(المختصر القدوری، کتاب الکاتب، ص ۳۷۶) ۲۔ صِیْر ایک پہاڑ کا نام ہے۔ (الخصایہ، ج ۳، ص ۶۱)



فرمانِ مصطفیٰؐ: اسلامی زندگی میں روزہ اچانک سے چھوڑنا جائز نہیں بلکہ اس پر اللہ تعالیٰ نازل فرماتا ہے۔

نیا زامام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایصالِ ثواب کیلئے تقسیم کیجئے۔ (مذکورہ رقم کی دینی کتابیں بھی تقسیم کی جاسکتی ہیں)

**صبح و شام کی تعریف:** آدھی رات کے بعد سے لیکر سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صبح اور ابتداء وقت ظہر سے غروبِ آفتاب تک شام کہلاتی ہے۔

**مدنی مشورہ:** پریشان حال اسلامی بھائی کو چاہئے کہ دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں **عاجیانِ رسول** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ سنتوں بھر اسفر کر کے وہاں دعاء مانگے، اگر خود مجبور ہے مثلاً اسلامی بہن ہے تو اپنے گھر میں سے کسی اور کو سفر پر بھجوائے۔

**افطار کا بیان:** جب غروبِ آفتاب کا یقین ہو جائے، افطار کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ نہ سائرین کا انتظار کیجئے، نہ اذان کا۔ فوراً کوئی چیز کھایا پی لیجئے مگر گھجود یا مچھو ہار یا پانی سے افطار کرنا سنت ہے۔ گھجود کھا کر یا پانی پی لینے کے بعد یہ دعاء پڑھئے:

۱۔ افطار کی دعاء بخوانا قبل از افطار پڑھنے کا رواج ہے مگر امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے ”فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۶۳۱“ میں اپنی تحقیق یہی پیش کی ہے کہ دعاء افطار کے بعد پڑھی جائے۔





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر روزہ رکھو کہ تمہارا روزہ تک پہنچتا ہے۔

## افطار کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَکَ صُفْتُ  
وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلِیْکَ  
تَوَكَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ  
اَفْطَرْتُ۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسہ کیا اور تیرے دیئے ہوئے رزق سے روزہ افطار کیا۔ (عائیدی ج ۱ ص ۲۰۰)

**افطار کیلئے اذان شرط نہیں** | افطار کیلئے اذان شرط نہیں۔ ورنہ اُن علاقوں میں روزہ کیسے کھلے گا جہاں

مساجد ہی نہیں یا اذان کی آواز نہیں آتی۔ بہر حال مغرب کی اذان نماز مغرب کیلئے ہوتی ہے۔ جہاں مساجد ہوں وہاں کاش یہ طریق کار رائج ہو جائے کہ جیسے ہی آفتاب غروب ہونے کا یقین ہو جائے۔ بلند آواز سے ”صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ کہنے کے بعد اس طرح تین بار اعلان کر دیا جائے:

”روزہ دارو! روزہ افطار کر لیجئے“

”یا غوثُ الاَ عظم“ کے گیارہ حُرُوف

کی نسبت سے افطار کے 11 فضائل

حضرت سیدنا سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بحروبر





فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے حج پہنچ کر نہ ہو تو نہ پھر دو رکعت نماز پڑھے اور نہ دعا پڑھے اس کی عمر بیکار ہوگی۔

کے بادشاہ، دو عالم کے شہنشاہ، اُمت کے خیر خواہ، آمَنہ کے مہر و ماہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں، ”ہمیشہ لوگ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے۔“

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۴۵ حدیث ۱۹۵۷)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** جیسے ہی غروبِ آفتاب کا یقین ہو جائے بلا تاخیر کھجور یا پانی وغیرہ سے روزہ کھول لیں اور دُعا بھی اب روزہ کھول کر مانگیں تاکہ افطار میں کسی قسم کی تاخیر نہ ہو۔

**سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابراہیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم** کا ارشادِ مشکبار ہے: ”میری اُمت میری سنت پر رہے گی جب تک افطار میں ستاروں کا انتظار نہ کرے۔“

(الاحسان بترتیب صحیح ابنِ حبان ج ۵ ص ۲۰۹ حدیث ۳۵۰۱)

**حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سلطانِ دو جہان، مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ دیشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں، اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: میرے بندوں میں مجھے زیادہ پیارا وہ ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔“**

(ترمذی ج ۲ ص ۱۶۴ حدیث ۷۰۰)



فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر زود پاک کی کثرت کرو جب تک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

**سُبْحَنَ اللّٰہُ ! اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ** کا پیارا بننا ہے تو افطار کے وقت کسی قسم کی مفتولیت مت رکھئے، بس فوراً افطار کر لیجئے۔

**حضرت سیدنا انس بن مالک** رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوبِ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی اس طرح نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے افطار سے پہلے نماز مغرب ادا فرمائی ہو، چاہے ایک گھونٹ پانی ہی ہوتا۔ (آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس سے افطار فرماتے)۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۹۱ حدیث ۹۱)

**حضرت سیدنا ابو ہریرہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، بِسَادِنِ پروردگارِ دو جہاں کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”یہ دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے کہ یہود و نصاریٰ تاخیر کرتے ہیں۔“

(سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۴۴۶ حدیث ۲۳۵۳)

**ٹٹھے ٹٹھے اسلامی بھائیو!** اس حدیثِ پاک میں بھی افطار میں تاخیر کرنے پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور افطار میں تاخیر کرنا

فوجان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے کتاب محمد بن عبد اللہ بن عباس نے لکھی ہے (صحیحہ) میں ہے۔

چونکہ یہ دو وصاری کا فعل ہے اس لئے ان کی مشابہت (یعنی نقل) سے روکا گیا ہے۔

حضرت سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

تاجدارِ مدینہ منورہ، سلطانِ مکہ، مکرّمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ جَهَرَ غَازِيًا أَوْ حَاجًّا  
أَوْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ أَوْ  
فَطَرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ  
أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ  
مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْءٌ  
ترجمہ: جس نے کسی غازی یا حاجی کو سامان  
(زاورہ) دیا یا اسکے پیچھے اسکے گمراہوں کی  
دیکھ بھال کی یا کسی روزہ دار کا روزہ بظفار  
کروایا تو اُسے بھی انہی کی مثل اجر ملے گا بغیر  
اس کے کہ اُن کے اجر میں کچھ کمی ہو۔ (السُّنَنِ

الكبرى للشمساني ج ۲ ص ۲۵۶ حدیث ۳۳۳۰)

سبحنَ اللہ عزوجل اتنی پیاری بشارت ہے کہ غازی کو سامان جہاد  
فرماہم کرنے والے کو غازی جیسا، حج پر جانے والے کی مالی مدد کرنے  
پر حاجی جیسا اور افطار کروانے والے کو روزہ دار جیسا ثواب دیا جائے گا  
اور کرم بالائے کرم یہ کہ اُن لوگوں کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔  
ذَٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ عزوجل۔ مگر یہ حکم شریعت یاد رکھئے کہ حج و عمرہ



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہ ہرگز سزاوارک ہر سب سے زیادہ پائیدار پاک و مائیدان گناہوں کے مٹانے پر ہے۔

کیلئے سوال کرنا حرام ہے اور اس سوال کرنے والے کو دینا بھی گناہ ہے۔

## افطار کروانے کی عظیم الشان فضیلت

حضرت سید ناسلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ انور،

شافعِ محشر، مدینے کے تاجور، باقِ رب اکبر غیوں سے باخبر محبوب

داور عزوجل، وصلى الله تعالى عليه واله وسلم کا فرمانِ رُوح پرور ہے: ”جس نے

خلال کھانے یا پانی سے (کسی مسلمان کو) روزہ افطار کروایا، فرشتے ماہ

رَمْہان کے اوقات میں اُس کے لئے اُسْتَفْہاو کرتے ہیں اور

جبریل (علیہ الصلوٰۃ والسلام) شبِ قدر میں اُس کیلئے استغفار کرتے

ہیں۔“ (طبرانی المعجم الکبیر ج ۶ ص ۲۶۲ حدیث ۶۱۶۲)

سُبْحَنَ اللّٰه! سُبْحَنَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ! اُتْرَبَانِ جَاءِ اللّٰه

رَبِّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کی عنایت و رحمت پر کہ کوئی مسلمان ماورِ مہمان

میں اگر کسی روزہ دار کو ایک آدھ گمبجور کھلا کر یا پانی کا ایک

گھونٹ پلا کر روزہ، افطار کروادے تو اس کے لئے اللہ عز و جل کے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم): جسے نماز میں سلام کی پوزہ پاکی ہو تو نماز کی چوبیس رکعت تمام ہوں گے کہ رسول ہوں۔

مُصَوِّمِ فَرِشْتِ رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ كَ الْأَوَاقَاتِ فِي أَوْرِفِ شَتَوْنَ كَ سَرْدَارِ  
 حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام شبِ قدر میں دُعائے مغفرت فرماتے  
 ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہ ط

### جبریل امین کے مُصَافَحَہ کرنے کی علامت

ایک روایت میں آتا ہے، ”جو ضلال کمائی سے رَمَہان میں روزہ افطار  
 کروائے۔ رَمَہان کی تمام راتوں میں فرشتے اُس پر دُرُود بھیجتے ہیں اور  
 شبِ قدر میں جبریل علیہ السَّلَام اُس سے مُصَافَحَہ کرتے  
 ہیں۔ اور جس سے جبریل علیہ السلام مُصَافَحَہ کر لیں اُس کی آنکھیں  
 (خوفِ خدا و جل سے) اشک بار ہو جاتی ہیں اور اس کا دل نرم ہو جاتا ہے۔

(کنز العمال ج ۸ ص ۲۱۵ حدیث ۲۳۶۵۳)

### روزہ دار کو پانی پلانے کی فضیلت

ایک اور روایت میں ہے، ”جو روزہ دار کو پانی پلائے گا اللہ عز و جل  
 اُسے میرے حوض سے پلائے گا کہ جَنَّت میں داخل ہونے تک پیاسا نہ

(صحیح ابن خزیمہ، ج ۳ ص ۱۹۲ حدیث ۱۸۸۷)

ہوگا۔“



فرمانِ مصطفیٰ: ہر سال میں اس ستر ہجری کا ایک روز ہر شخص کو چاہئے کہ اس کی ایک کھجور کھا لے اور اگر کھجور نہ ملے تو کھجور کی جگہ پر کھجور کا پانی پی لے۔

**حضرت سیدنا سلمان بن عامر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، خاتمُ  
المُرسلین، رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ، شَفِيعُ الْمُذْنِبِينَ، انیسُ  
الْعَرَبِيِّینَ، سِرَاجُ السَّالِکِینَ، مَحْبُوبُ رَبِّ الْعَالَمِینَ، جنابِ  
صَادِقِ وَاٰمِنِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بَرَکَتِ نشان ہے: ”جب تم  
میں کوئی روزہ افطار کرے تو **کھجور** یا **کھجور** یا کھجور ہارے سے افطار کرے  
کہ وہ بَرَکَت ہے اور اگر نہ ملے تو پانی سے کہ وہ پاک کرنے والا ہے۔“

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۶۲ الحدیث ۶۹۵)

اس حدیثِ پاک میں یہ ترغیب دلائی گئی ہے کہ ہو سکے تو **کھجور** یا  
کھجور ہارے سے افطار کیا جائے کہ یہ سنت ہے اور اگر **کھجور**  
میسر نہ ہو تو پھر پانی سے افطار کر لیجئے کہ یہ بھی پاک کرنے والا ہے۔

**حضرت سیدنا انس** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ”طیبوں کے طیب،  
اللہ کے حبیب، حبیبِ لبیب عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز سے پہلے  
تر **کھجور**وں سے روزہ افطار فرماتے، تر **کھجور**یں نہ  
ہوتیں تو چند ٹھک **کھجور**یں یعنی کھجور ہاروں سے اور یہ بھی نہ ہوتیں  
تو چند چٹو پانی پیتے۔“

(سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۴۷ حدیث ۲۳۵۶)



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) پروردگار شریف پروردگار مہربان رحمت بیکے گا۔

اس حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم **لَا تَرْكَمْجُور** سے روزہ افطار کرنا پسند فرماتے اگر یہ حاضر نہ ہوتیں تو پھر چھو ہاروں سے، یہ بھی اگر موجود نہ ہوتے تو پھر پانی سے روزہ افطار فرماتے۔ لہذا ہماری پہلی کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ہمیں افطار کیلئے میٹھی میٹھی تر **كَمْجُور** مل جائے جو کہ میٹھے میٹھے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی میٹھی میٹھی سنت ہے۔ یہ بھی نہ ملے تو پھر چھو ہارا اور یہ بھی میسر نہ ہو تو پھر اب پانی سے روزہ افطار کر لیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! احادیثِ مبارکہ میں **سَحَرِی** اور افطار میں **كَمْجُور** کے استعمال کی کافی ترغیب موجود ہے۔ **كَمْجُور** کھانا، اس کو بھگو کر اس کا پانی پینا، اس سے علاج تجویز کرنا یہ سب سنتیں ہیں۔ **الْفَرْض** اس میں لاتعداد برکتیں اور بے شمار بیماریوں کا علاج ہے۔

”سیدی اعلیٰ حضرت کی چھپیسویں شریف“ کے پچیس

خروف کی نسبت سے **كَمْجُور** کے 25 مدنی پھول

طبیعیوں کے طبیب، اللہ کے حبیب، حبیبِ لیب عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ صحت نشان ہے: **عَالِيهِ** (یعنی مدینہ منورہ رَاَدَا اللہ شَوْقًا وَ

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جب کہ رمضان میں روزہ رکھنا چاہے تو اس کی ہر ایک عبادت عظام بہانہ کہہ کر رمل ہوں۔

تعظیماً میں مسجد نبی شریف کی جانب ایک جگہ کا نام کی عجوہ (دریہ منورہ) سے عظیم کعبہ کا نام) میں ہر بیماری سے شفا ہے۔ ایک روایت کے مطابق ”سات روز تک روزانہ سات عدد عجوہ کعبہ کھانا بخور (یعنی کڑھ) میں نفع دیتا ہے۔“  
(الکامل لابن عدی ج ۷ ص ۷۰۷)

میں نے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ جنت نشان ہے، عجوہ کعبہ جنت سے ہے، اس میں زہر سے شفاء ہے۔  
(حلیہ ترمذی ج ۴ ص ۱۷ حدیث ۲۰۷۳) بخاری شریف کی روایت کے مطابق جس نے نہار منہ عجوہ کعبہ کے سات دانے کھائے اُس دن اسے جاودا اور زہر بھی نقصان نہ دے سکیں گے۔  
(صحیح بخاری ج ۳ ص ۵۴۰ حدیث ۵۴۴۵)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کعبہ کھانے سے توج (یعنی بڑی انتہی کا درد) نہیں ہوتا۔  
(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۲ حدیث ۲۴۱۹۱)

طبیعیوں کے طبیب، اللہ کے حبیب، حبیبِ لیب عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ شفاء نشان ہے، نہار منہ کعبہ کھانے سے

توج کو انگریزی میں اپنڈکس (APPENDIX) کہتے ہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) روزہ محرم روزِ شریف ہے گا میں زیارت کون اس کی قیامت کروں گا۔

پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ (الحامیغ الصغیر ص ۳۹۸ حدیث ۶۳۹۴)

حضرت سیدنا ربیع بن خثیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ”میرے

نزدیک حاملہ کے لئے کھجور سے اور مر یض کیلئے فہد سے بہتر

کسی چیز میں شفاء نہیں۔“ (درمنثور ج ۵ ص ۵۰۵)

سیدی محمد احمد ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، حاملہ کو کھجوریں

کھلانے سے ان شاء اللہ مزہ مل لڑکا پیدا ہوگا جو کہ خوبصورت بُردبار

اور نرم مزاج ہوگا۔

جو فاقہ کی وجہ سے کمزور ہو گیا ہو اس کیلئے کھجور بہت مفید ہے

کیونکہ یہ غذا آیت سے بھرپور ہے۔ اس کے کھانے سے جلد توانائی بحال ہو

جاتی ہے۔ لہذا کھجور سے افطار کرنے میں یہ حکمت بھی ہے۔

روزے میں فوراً برف کا ٹھنڈا پانی پی لینے سے گیس، تَبخیرِ معدہ اور

جگر کے دَرَم کا سخت خطرہ ہے۔ کھجور کھا کر ٹھنڈا پانی پینے سے

نقصان کا خطرہ ٹل جاتا ہے، مگر سخت ٹھنڈا پانی پینا ہر وقت نقصان دہ ہے۔

کھجور اور کھیرا یا لکڑی، نیز کھجور اور خر بوڑ ایک ساتھ

کھانا سنت ہے۔ اس میں بھی حکمتوں کے مدنی پھول ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

فرمانِ مصطفیٰ (علیہ السلام): جس نے مجھ پر روزہ دوسواؤں اور دو پاک پڑھا اس کے دوسراں کے کامِ شاف ہوں گے۔

ہمارے عمل کیلئے تو اس کا سنت ہونا ہی کافی ہے۔ اطباء کا کہنا ہے کہ اس سے جنسی و جسمانی کمزوری اور دُبلّا پن دُور ہوتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے، ”مکھن کے ساتھ **گمبجور** کھانا بھی سنت ہے“ (سنن ابنِ ماجہ ج ۴ ص ۴۱ حدیث ۳۳۳۴) بیگ وقت پُرانی اور تازہ **گمبجور** کھانا بھی سنت ہے۔ ابنِ ماجہ میں ہے، جب شیطان کسی کو ایسا کرتا دیکھتا ہے تو افسوس کرتا ہے کہ پُرانی کیساتھ نئی **گمبجور** کھا کر آدمی تنو من (یعنی مضبوط جسم والا) ہو گیا۔ (سنن ابنِ ماجہ ج ۴ ص ۴۰ حدیث ۳۳۳۰)

**گمبجور** کھانے سے پُرانی قبض دُور ہوتی ہے۔


**دَمہ**، دل، گردہ، مٹانہ، پٹا اور آنتوں کے امراض میں **گمبجور** مفید ہے۔ یہ بلغم خارج کرتی، مُنہ کی خشکی کو دُور کرتی، قُوّتِ ستو باہ بڑھاتی اور پیشاب آور ہے۔

**دل** کی بیماری اور کالاموتیا کیلئے **گمبجور** کو گٹھلی سمیت گوٹ کر کھانا مفید ہے۔

**گمبجور** کو بھگو کر اس کا پانی پی لینے سے جگر کی بیماریاں دُور ہوتی ہیں۔ دَسْت کی بیماری میں بھی یہ پانی مفید ہے۔ (رات کو بھگو کر صُبح نہار مُنہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس شخص کی ناک آگ اور دھواں کے پاس ہر ذکر کو اور دھواں ناز و پاک نہ دے۔


اس کا پانی نہیں مگر بھگونے کے لئے فریزر میں نہ رکھیں۔

**گمبجور**  کو دودھ میں اُبال کر کھانا بہترین مُقوی (یعنی طاقت دینے

والی) غذا ہے۔ یہ غذا بیماری کے بعد کی کمزوری دُور کرنے کیلئے بے حد


مفید ہے۔

**گمبجور** کھانے سے زخمِ جلدی بھرتا ہے۔ 


**یَرْقَان** (یعنی پیلیا) کیلئے **گمبجور** بہترین دوا ہے۔ 

**تازہ** پکی ہوئی **گمبجوریں** صُفراء (یعنی ”پت“ جس میں ئے کے 


دُرنے کڑوا پانی نکلتا ہے) اور قِیَازِ اِہِیت (ACIDITI) کو ختم کرتی ہیں۔

**گمبجور** کی گٹھلیوں کو آگ میں جلا کر اس کا مَخَن بنا لیجئے۔ یہ دانتوں کو 

چمکدار اور مُنہ کی بدبو کو دُور کرتا ہے۔

**گمبجور** کی جلی ہوئی گٹھلیوں کی راکھ لگانے سے زخمِ کاخون بند ہوتا 

اور زخم بھر جاتا ہے۔

**گمبجور** کی گٹھلیوں کو آگ میں ڈال کر دھونی لینا بواسیر کے مَسوں 

کو خشک کرتا ہے۔

**گمبجور** کے دَرخُٹ کی جُویں یا پتوں کی راکھ سے مَخَن کرنا دانتوں 

فروغان مصطفیٰ (علیہ السلام) جس کے پاس میرزا کریم الدین دزد (شریف نہ پڑھے لوگوں میں وہ مجاہدین میں سے ہے۔)

کے دُرد کیلئے مفید ہے۔ بخود یا پتوں کو پانی میں اُبال کر اس سے  
گلیاں کرنا بھی دانتوں کے دُرد میں فائدہ مند ہے۔

جس کو **کَمَجُور** کھانے سے کسی قسم کا نقصان (SIDE EFFECT)

ہوتا ہو تو اُنا کر اس، یا غشغاش یا کالی مرچ کے ساتھ استعمال کرے  
اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل فائدہ ہوگا۔

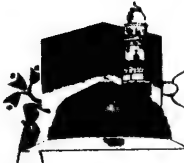
اُدھ پکی اور پُرانی **کَمَجُوریں** بیک وقت کھانا نقصان دہ ہے۔ اسی

طرح **کَمَجُور** کے ساتھ انگور یا کشمش یا مَنقہ ملا کر کھانا، **کَمَجُور**  
اور انجیر بیک وقت کھانا، بیماری سے اُٹھتے ہی کمزوری میں زیادہ کھجوریں  
کھانا اور آنکھوں کی بیماری میں **کَمَجُوریں** کھانا مُضر یعنی نقصان دہ

ہے۔

ایک وقت میں ۵ تولہ (یعنی تقریباً ۶۰ گرام) سے زیادہ **کَمَجُوریں** نہ

کھائیں۔ پُرانی **کَمَجُور** کھاتے وقت کھول کر اندر سے دیکھ لیجئے  
کیوں کہ اس میں بعض اوقات سُر سُر یاں (یعنی چھوٹے چھوٹے لال  
کیڑے) ہوتی ہیں لہذا صاف کر کے کھائیے۔ جس **کَمَجُور** میں  
کیڑے ہونے کا گمان ہو اُس کو صاف کئے بغیر کھانا مکروہ ہے۔ (عون



فرمانِ مصطفیٰ: (اسلئے تعالیٰ علیہ السلام) جس کے پاس بروا کر ہوگا اس سے مجھ پر درود پاک نہ چڑھائیں وہ جنت میں ہے۔

المعمود ج ۱۰ ص ۲۴۶) بچنے والے چمکانے کیلئے اکثر سرسوں کا تیل لگا دیتے ہیں۔ لہذا بہتر یہ ہے کہ **گمبوروں** کو چند منٹ کیلئے پانی میں بھگو دیں۔ تاکہ گمبوروں کی بیٹ اور میل گچیل چھوٹ جائے۔ پھر دھو کر استعمال فرمائیں۔ دَرُخْتُ کی پکی ہوئی **گمبوروں** زیادہ مفید ہوتی ہیں۔

**مدینۂ منورہ** رَافَعُ اللہُ خَرَفَاوُ تَعَطُّمًا کی **گمبوروں** کی گٹھلیاں مت پھینکئے۔ کسی آدب کی جگہ ڈال دیجئے یا دریا برد فرما دیجئے، بلکہ ہو سکے تو سَرُو تے سے باریک ٹکڑیاں کر کے ڈبیہ میں ڈال کر حیب میں رکھ لیجئے اور چھالیہ کی جگہ استعمال کر کے اسکی برکتیں لوٹئے۔ کوئی چیز خواہ دُنیا کے کسی بھی خطے کی ہو جب **مدینۂ منورہ** رَافَعُ اللہُ خَرَفَاوُ تَعَطُّمًا کی فُھاؤں میں داخل ہوئی تو مدینے کی ہوگئی لہذا عشاق اس کا آدب کرتے ہیں۔

**افطار کے وقت دُعاء قبول ہوتی ہے**  
 میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزہ دار کتنا خوش نصیب ہے کہ ہر وقت اللہ عزوجل کی رضا حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ افطار کے وقت وہ جو بھی دُعاء مانگتا ہے اللہ عزوجل اُسے اپنے فضل و کرم سے قبول

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار روزہ پاک یا حالہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجا ہے۔

فرماتا ہے۔ چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عمر و بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امام المَتَوَكِّلِین، سید القانتین، رَحْمَةُ لِلْعَالَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ ولین ہے،

”إِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهِ لِدَعْوَةٍ تَرْجَمُهُ: بَعَثَ رُزْهَ دَارِ كَلِّهِ إِفْطَارَ مَاتَرْدُ“۔  
کے وقت ایک ایسی دُعاء ہوتی ہے جو رد

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۵۳ حدیث ۲۹) نہیں کی جاتی۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، پیکرِ جو وسخاوت، سراپا رحمت، محبوبِ رَبِّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ بَرُ عِظْت ہے، ”تین شخصوں کی دُعاء رد نہیں کی جاتی ﴿۱﴾ ایک روزہ دار کی بوقتِ افطار ﴿۲﴾ دوسرے بادشاہِ عادل کی اور ﴿۳﴾ تیسرے مظلوم کی۔ ان تینوں کی دُعاء اللہ عَزَّوَجَلَّ بادلوں سے بھی اُپر اُٹھالیتا ہے اور آسمان کے دروازے اُس کیلئے کھل جاتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے، ”مجھے میری عزت کی قسم! میں تیری ضرر و رمد و فرماؤں گا اگرچہ کچھ دیر بعد ہو۔“

(سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۳۴۹ حدیث ۱۷۵۲)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہے کہ روزہ نہ پڑھا تو روزہ کا دعاء نہ پڑھا تو روزہ کی قیامت کے دن میری شامت ملے گی۔

**ہم کھانے پینے میں رہ جاتے ہیں**  
 پیارے روزہ دارو! آپ کو مبارک ہو کہ آپ کے لئے یہ بشارت ہے کہ افطار کے وقت جو کچھ دُعا مانگو گے وہ درجہ قبولیت تک

پہنچ کر رہے گی۔ مگر افسوس کہ آج کل ہماری حالت کچھ ایسی عجیب ہو چکی ہے کہ نہ پوچھو بات! افطار کے وقت ہمارا نفس بڑی سخت آزمائش میں پڑ جاتا ہے۔ کیونکہ عموماً افطار کے وقت ہمارے آگے انواع و اقسام کے مہلوں، کباب، سموسوں، پکڑیوں کے ساتھ ساتھ گرمی کا موسم ہو تو ٹھنڈے ٹھنڈے شربت کے جام بھی موجود ہوتے ہیں۔ ٹھوک اور پیاس کی شدت کے سبب ہم بندہ حال تو ہو ہی چکے ہوتے ہیں۔ بس جیسے ہی سورج غروب ہوا، کھانوں اور شربت پر ایسے ٹوٹ پڑتے ہیں کہ دُعا یاد ہی نہیں رہتی! دُعا تو دُعا ہمارے بے شمار اسلامی بھائی افطار کے دوران کھانے پینے میں اس قدر مہمک ہو جاتے ہیں کہ ان کو نمازِ مغرب کی پوری جماعت تک نہیں ملتی۔ بلکہ معاذ اللہ بعض تو اس قدر سُستی کرتے ہیں کہ گھر ہی میں افطار کر کے وہیں پر بغیر جماعت نماز پڑھ لیتے ہیں۔ توبہ! توبہ!! جنت کے طلبگارو! اتنی بھی غفلت مت کرو!! نمازِ باجماعت کی شریعت میں نہایت ہی سخت تاکید آئی ہے۔ اور ہمیشہ یاد رکھو! بلا کسی صحیح شرعی مجبوری کے مسجد کی پہنچ وقفہ نماز کی جماعت ترک کر دینا گناہ ہے۔



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو شخص منہ پر درود پاک پڑھتا ہو تو اس کا روزہ قبول کیا۔

**افطار کی احتیاطیں** بہتر یہ ہے کہ ایک آدھ کجور سے افطار کر کے فوراً اچھی طرح منہ صاف کر لے اور

نماز باجماعت میں شریک ہو جائے۔ آج کل مسجد میں لوگ پھل پکڑے وغیرہ کھانے کے بعد منہ کو اچھی طرح صاف نہیں کرتے فوراً باجماعت میں شریک ہو جاتے ہیں حالانکہ غذا کا معمولی ذرہ یا ذائقہ بھی منہ میں نہیں ہونا چاہئے کہ ایک

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) یہ بھی ہے: **كِرَامًا كَاتِبِينَ** (یعنی اعمال لکھنے والے دونوں بزرگ فرشتوں) پر اس سے زیادہ کوئی بات شدید نہیں کہ وہ جس شخص پر

مقرر ہیں اُسے اس حال میں نماز پڑھتا دیکھیں کہ اس کے دانتوں کے درمیان کوئی چیز ہو۔“ (طبرانی کبیر ج ۴ ص ۱۷۷ حدیث ۴۰۶۱) میرے آقا علیٰ حضرت رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: مُتَعَدِّد احادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ جب بندہ نماز کو کھڑا ہوتا ہے فرشتہ اس کے منہ پر اپنا منہ رکھتا ہے یہ جو پڑھتا ہے اس کے منہ سے نکل کر

فرشتے کے منہ میں جاتا ہے اُس وقت اگر کھانے کی کوئی شے اُس کے دانتوں میں ہوتی ہے ملائکہ کو اُس سے ایسی سخت ایذا ہوتی ہے کہ اور شے سے نہیں ہوتی۔

خُصُو اکر، نورِ مجسم، شاہ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی رات کو نماز کیلئے کھڑا ہو تو چاہئے کہ مسواک کر لے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار روزہ پاک کا معاملہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔

کیونکہ جب وہ اپنی نماز میں قراءت (قرائت) کرتا ہے تو فرشتہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ لیتا ہے اور جو چیز اس کے منہ سے نکلتی ہے وہ فرشتہ کے منہ میں داخل ہو جاتی ہے۔ (کنز العمال ج ۹ ص ۳۱۹) اور طبرانی نے کبیر میں حضرت سیدنا ابوالوہاب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ دونوں فرشتوں پر اس سے زیادہ کوئی چیز گراں نہیں کہ وہ اپنے ساتھی کو نماز پڑھتا دیکھیں اور اس کے دانتوں میں کھانے کے ریزے پھنسے ہوں۔ (فتاویٰ رضویہ ج اول ص ۶۲۴ تا ۶۲۵)

مسجد میں افطار کرنے والوں کو اکثر منہ کی صفائی دشوار ہوتی ہے کہ اچھی طرح صفائی کرنے بیٹھیں تو جماعت نکل جانے کا اندیشہ ہوتا ہے لہذا مشورہ ہے کہ صرف ایک آدھ کھجور کھا کر پانی پی لیں۔ پانی کو منہ کے اندر خوب جُنبُش دیں یعنی ہلائیں تاکہ کھجور کی میٹھاس اور اس کے اجڑا چھوٹ کر پانی کے ساتھ پیٹ میں چلے جائیں ضرورتاً دانتوں میں خلل بھی کریں۔ اگر منہ صاف کرنے کا موقع نہ ملتا ہو تو آسانی اسی میں ہے کہ صرف پانی سے افطار کر لیجئے۔ مجھے اُن روزہ داروں پر بڑا پیار آتا ہے جو طرح طرح کی نعمتوں کے تھالوں سے بے نیاز ہو کر غروبِ آفتاب سے پہلے پہلے مسجد کی پہلی صف میں کھجور، پانی لیکر بیٹھ جاتے ہیں۔ اس طرح افطار سے جلدی فراغت بھی ملے، منہ کو صاف کرنا بھی آسان رہے اور پہلی صف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز بھی نصیب ہو۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر رجبہ روز پاک دعا پڑھ لی اس پر سو گنا اجر ملے گا۔

**اِفْطَارِکِ دُعَاءُ** ایک آدھ کھجور وغیرہ سے روزہ افطار کر لیں اور پھر دُعَاءِ ضرور مانگ لیا کریں۔ کم از کم

کوئی ایک دُعائے ماثورہ ہی پڑھ لیں۔ دُعَوِ عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار، محبوب پروردگار عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے جو مختلف اوقات پر جدا جدا دُعائیں مانگی ہیں اُن میں سے کم از کم کوئی ایک دُعَاء تو یاد کر ہی لینی چاہیے۔ اسی کو پڑھ لیتا چاہیے۔ افطار کے بعد کی ایک مشہور دُعَاء آگے ص ۱۷۸ پر گور چکی ہے۔ اس مضمّن میں ایک اور روایت ملاحظہ فرمائیے۔ چنانچہ ابو داؤد (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی روایت میں آتا ہے کہ سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم بوقتِ افطار یہ دُعَاء پڑھتے:-

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ۔ ترجمہ: اے اللہ عز و جل میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی عطا کردہ

(سنن ابو داؤد ج ۲ ص ۴۷۷ حدیث ۲۳۰۸) رزق سے افطار کیا۔

**یٹھے یٹھے اسلامی بھائیو!** کوفہ حدیثِ مبارک میں فرمایا گیا ہے کہ ”افطار کے وقت دُعَاءِ رَدّ نہیں کی جاتی۔“ بعض اوقات قبولیتِ دُعَاء کے اظہار میں تاخیر ہو جاتی ہے تو ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ دُعَاءِ آخر قبول کیوں نہیں ہوئی! جبکہ

۱۔ قرآن وحدیث میں جو دعائیں وارد ہوئی ہیں انہیں دُعائے ماثورہ کہتے ہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر روزہ رکھو کہ ہمارا روزہ محکم ہوتا ہے۔

حدیثِ مبارک میں تو قبولِ دُعاء کی بشارت آئی ہے۔ پیارے اسلامی بھائیو! بظاہر تاخیر سے نہ گھبرائیے۔ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدِ گرامی حضرت رئیسِ الْمُتَكَلِّمِينَ سیدنا نقی علی خان علیہ رَحْمَةُ الرَّحْمَنِ أَحْسَنُ الْوَعَاءِ لِأَذَابِ الدُّعَاءِ ص ۷ پر نقل کرتے ہیں:-

**دُعاء کے تین فوائد:** اللہ کے محبوب، دانائے غُیوب،  
مُنْزَوَةٌ عَنِ الْغُیُوبِ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہ تعالیٰ  
علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: دُعاء بندے کی، تین باتوں سے خالی نہیں ہوتی ﴿۱﴾ یا  
اُس کا گناہ بخشا جاتا ہے۔ ﴿۲﴾ اُسے فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ ﴿۳﴾ اُس  
کے لئے آخرت میں بھلائی جمع کی جاتی ہے کہ جب بندہ آخرت میں اپنی دُعاؤں  
کا ثواب دیکھے گا جو دنیا میں مُسْتَجَاب (یعنی مقبول) نہ ہوئی تھیں تمنا کرے گا، کاش!  
دنیا میں میری کوئی دُعاء قبول نہ ہوئی اور سب یہیں (یعنی آخرت) کے واسطے جمع  
ہو جائیں۔  
(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۱۵)

**دُعاء میں پانچ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ**  
نے! دُعاء رائیگاں تو جاتی ہی نہیں۔ اس کا دنیا میں  
**سَعَادَتیں** اگر اثر ظاہر نہ بھی ہو تو آخرت میں اجر و ثواب  
مِل ہی جائے گا۔ لہذا دُعاء میں سُستی کرنا مناسب نہیں۔



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہے کہ روزہ رکھنے والے کو چاہیے کہ وہ دعائے کلمات کے کئی کلمات پڑھے۔

”يَا عَفُوُّ“ کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے 5 مَدَنی پھول

پہلا فائدہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل کے حکم کی پیروی ہوتی ہے کہ اُس کا

حکم ہے مجھ سے دعاء مانگا کرو۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

أَدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ﴿٦٠﴾ ترجمہ کنز الایمان: مجھ سے دعاء کرو

میں قبول کروں گا۔ (پ ۲۴ مؤ من ۶۰)

دُعاء مانگنا سنت ہے کہ ہمارے پیارے پیارے آقا مکی مدنی مصطفیٰ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اکثر اوقات دُعاء مانگتے۔ لہذا دعاء مانگنے میں

إِتِّبَاعِ سُنَّتِ کا بھی شَرَف حاصل ہوگا۔

دُعاء مانگنے میں اطاعتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی ہے کہ

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دُعاء کی اپنے غلاموں کو تاکید فرماتے رہتے۔

دُعاء مانگنے والا عابدوں کے دُمرہ (یعنی گروہ) میں داخل ہوتا ہے کہ

دُعاء بَدَاتِ خود ایک عِبَادَتِ بلکہ عِبَادَتِ کا بھی مَغْر ہے۔ جیسا کہ

ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے:-

اللَّعَاءُ مَخُ الْعِبَادَةِ. ترجمہ: دُعاء عِبَادَتِ کا مَغْر ہے۔

(جامع ترمذی ج ۵ ص ۲۴۳ حدیث ۳۳۸۲)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر زور دیا کہ کثرت کر دے، کب یہ تہمے لے لے ظہارت ہے۔

دُعا مانگنے سے یا تو اُس کا گناہ مُعاف کیا جاتا ہے یا دُنیا ہی میں اُس کے مسائل حل ہوتے ہیں یا پھر وہ دُعا اُس کے لئے آخرت کا ذخیرہ بن جاتی ہے۔

مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟  
دُعا مانگنے میں اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عزوجل اور  
گناہ ہو گیا ہے اُس کے پیارے حبیبِ ماہِ مَبُتِّ مَلٰئِ اللہ تعالیٰ

علیہ والہ وسلم کی اطاعت بھی ہے، دُعا مانگنا سُنَّت بھی ہے، دُعا مانگنے سے عبادت کا ثواب بھی ملتا ہے نیز دُنیا و آخرت کے مُتَعَدِّد فَوَائِد حاصل ہوتے ہیں۔ بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ دُعا کی قَبُولِیَّت کیلئے بہت جلدی مچاتے بلکہ مَعَاذِ اللہ! عزوجل باتیں بناتے ہیں کہ ہم تو اتنے عرصہ سے دُعائیں مانگ رہے ہیں، بُو رگوں سے بھی دُعائیں کرواتے رہے ہیں، کوئی پیر فقیر نہیں چھوڑا، یہ وظائف پڑھتے ہیں، وہ اُوراد پڑھتے ہیں، فُلاں فُلاں مزار پر بھی گئے مگر اللہ عزوجل ہماری حاجت پوری کرتا ہی نہیں۔ بلکہ بعض یہ بھی کہتے سُنے جاتے ہیں:

”نہ جانے ایسا کون سا گناہ ہو گیا ہے جس کی ہمیں سزا مل رہی ہے۔“



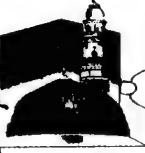
فرمانِ مصطفیٰ: (علیہ السلام) میں نے کتاب میں لکھا ہے کہ اگر وہ نماز پڑھے جس میں غلطی ہو جائے تو اسے دوبارہ پڑھنا پڑے۔

نماز نہ پڑھنا تو گویا  
خطا ہی نہیں!!!

اس طرح کی ”بھروسہ“ نکالنے والے  
سے اگر دریافت کیا جائے کہ بھائی!  
آپ نماز تو پڑھتے ہی ہوں گے؟ تو شاید

جواب ملے، ”جی نہیں۔“ دیکھا آپ نے! زبان پر تو بے ساختہ جاری ہو رہا ہے، ”نہ  
جانے کیا ٹھاہم سے ایسی ہوئی ہے؟ جس کی ہم کو سزا مل رہی ہے!“ اور نماز میں  
ان کی غفلت تو انہیں نظر ہی نہیں آ رہی! گویا نماز نہ پڑھنا تو (مَعَاذَ اللہ عزوجل) کوئی گناہ ہی  
نہیں ہے! ارے! اپنے مختصر سے دُعا پر ہی تھوڑی نظر ڈال لیتے، دیکھئے تو سہی ہر کے  
بالِ انگریزی، انگریزوں کی طرح سر بھی نہ ہنہ (ب۔ تہ۔) لباس بھی انگریزی،  
چہرہ دشمنانِ مَظْلَمے آتش پرستوں جیسا یعنی تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم  
کی عظیم سُنّتِ داڑھی مبارک چہرے سے غائب! تہذیب و تمدنِ اسلام کے  
دُشمنوں جیسا، نماز تک بھی نہ پڑھیں۔ حالانکہ نماز نہ پڑھنا زبردست گناہ، داڑھی  
منڈانا حرام اور بھی دِن بھر میں مَحوُث، غیبت، پُغلی، وعدہِ خلافی، بدگمانی،  
بدنگاہی، والدین کی نافرمانی، گالی گلوچ، فلمیں ڈرامے، گانے باجے وغیرہ وغیرہ  
نہ جانے کتنے گناہ کئے جائیں۔ لیکن یہ گناہ ”جناب“ کو نظر ہی نہ آئیں۔ اتنے  
اتنے گناہ کرنے کے باوجود شیطان غافل کر دیتا ہے۔ اور زبان پر یہ الفاظِ شکوہ  
کھیل رہے ہوتے ہیں۔





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جب آپ صوم (صوم) کی دعوت دی تو آپ نے فرمایا کہ صوم کا مقصد یہ ہے کہ اللہ کے رسول ہوں۔

کیا خطا ہم سے ایسی ہوئی ہے؟ جس کی ہم کو سزا مل رہی ہے!

جس دوست کی  
بات ہم نہ مانیں

ذرا سوچئے تو سہی! آپ کا کوئی جگری دوست  
آپ کو کئی بار کچھ کام بتائے مگر آپ اُس کا  
کام نہ کریں۔ اور کبھی آپ کو اپنے اُسی

دوست سے کام پڑ جائے تو ظاہر ہے آپ پہلے ہی سنئے رہیں گے کہ میں نے تو اس  
کا ایک بھی کام نہیں کیا اب وہ بھلا میرا کام کیوں کرے گا! اگر آپ نے ہمت  
کر کے بات کر کے بھی دیکھی اور واقعی اُس نے کام نہ بھی کیا تب بھی آپ شکوہ  
نہیں کر سکیں گے کیوں کہ آپ نے بھی تو اپنے دوست کا کوئی کام نہیں کیا تھا۔

اب ٹھنڈے دل سے غور کیجئے کہ اللہ عزوجل نے کتنے کتنے کام بتائے،  
کیسے کیسے احکام جاری فرمائے۔ مگر ہم اُس کے کون کون سے احکام پر عمل کرتے  
ہیں؟ غور کرنے پر معلوم ہو گا کہ اُس کے کئی احکامات کی بجا آوری میں نہایت ہی  
گونا گونا واقع ہوئے ہیں۔ امید ہے بات سمجھ میں آگئی ہوگی کہ خود تو اپنے پروردگار  
عزوجل کے حکموں پر عمل نہ کریں۔ اور وہ اگر کسی بات (یعنی دُعاء) کا اثر ظاہر نہ  
فرمائے تو شکوہ، شکایت لے کر بیٹھ جائیں۔ دیکھئے نا! آپ اگر اپنے کسی جگری  
دوست کی کوئی بات بار بار نالتے رہیں تو ہو سکتا ہے کہ وہ آپ سے دوستی ہی ختم



فرضانِ معکفہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ رکھنا ایک عبادتِ عظیم ہے۔ گناہوں کیلئے مقرر ہے۔

کر دے۔ لیکن اللہ عز و جل بندوں پر کس قدر مہربان ہے کہ لاکھ اُس کے فرمان کی خلاف ورزی کریں۔ پھر بھی وہ اپنے بندوں کی فہرس سے خارج نہیں کرتا۔ وہ لطف و کرم فرماتا ہی رہتا ہے۔ ذرا غور تو فرمائیے! جو بندے احسان فراموشی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اگر وہ بھی بطورِ سزا اپنے احسانات ان سے روک لے تو ان کا کیا بنے؟ یقیناً اُس کی عنایت کے بغیر ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتا۔ ارے! وہ اپنی عظیم الشان نعمت ہوا کو جو بالکل مفت عطا فرما رکھی ہے اگر چند لحوں کیلئے روک لے تو ابھی لاشوں کے اُنبار لگ جائیں!!

**قبولیتِ دُعاء میں**  
**ناخیر کا ایک سبب**  
 مضمحلہتیں بھی ہوتی ہیں جو ہماری سمجھ

میں نہیں آتیں۔ حضور، سرِ اُپا ثور، فیضِ منجُو رِسلِ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ پُر سرور ہے، جب اللہ عز و جل کا کوئی پیارا دُعاء کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ جبرئیل (علیہ السلام) سے ارشاد فرماتا ہے، ”ٹھہرو! ابھی نہ دو تا کہ پھر مانگے کہ مجھ کو اس کی آواز پسند ہے۔“ اور جب کوئی کافر یا فاسق دُعاء کرتا ہے، فرماتا ہے، ”اے جبرئیل (علیہ السلام)! اس کا کام جلدی کر دو، تا کہ پھر نہ مانگے کہ مجھ کو اس کی



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہم پاکیزہ اور خالص دھارے سے بخانا چاہیے۔

آواز مکر وہ (یعنی ناپسند) ہے۔

(کنز العمال ج ۲ ص ۳۹ حدیث ۳۲۶۱)

**حکایت** حضرت سیدنا یحییٰ بن سعید بن قطان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اللہ عزوجل کو خواب میں دیکھا، عرض کی، الہی عزوجل! میں اکثر دُعاء کرتا ہوں۔ اور تُو قبول نہیں فرماتا؟ حکم ہوا، ”اے یحییٰ! میں تیری آواز کو دوست رکھتا ہوں۔ اس واسطے تیری دُعاء کی قبولیت میں تاخیر کرتا ہوں۔“

(أحسن الدعاء ص ۳۵)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ابھی جو حدیثِ پاک اور حکایت گزری اُس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ عزوجل کو اپنے نیک بندوں کی گریہ و زاری پسند ہے تو یوں بھی بسا اوقات قبولیتِ دُعاء میں تاخیر ہوتی ہے۔ اب اس مصلحت کو ہم کیسے سمجھ سکتے ہیں! بہر حال جلدی نہیں مچانی چاہئے۔ **أَحْسَنُ الدُّعَاءِ** ص ۳۳ میں آدابِ دُعاء بیان کرتے ہوئے حضرت رئیس المتکلمین مولانا قلی خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:-

(دعاء کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ) دُعاء جلدی مچانے والے کی دُعاء قبول نہیں ہوتی! شریف میں ہے کہ خدائے تعالیٰ تین

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر دو دُشرب پڑا اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

آزمیوں کی دُعا قبول نہیں کرتا۔ ایک وہ کہ گناہ کی دُعا مانگے۔ دوسرا وہ کہ ایسی بات چاہے کہ قطعِ رحم ہو۔ تیسرا وہ کہ قبول میں جلدی کرے کہ میں نے دُعا مانگی اب تک قبول نہیں ہوئی۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۱۴ حدیث ۹)

اس حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ ناجائز کام کی دُعا نہ مانگی جائے کہ وہ قبول نہیں ہوتی۔ نیز کسی رشتہ دار کا حق ضائع ہوتا ہو ایسی دُعا بھی نہ مانگیں اور دُعا کی قبولیت کیلئے جلدی بھی نہ کریں ورنہ دُعا قبول نہیں کی جائے گی۔

أَحْسَنُ الْوُعَاءِ لِأَدَابِ الدُّعَاءِ پراعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے حاشیہ تحریر فرمایا ہے۔ اور اس کا نام ذیل الْمُدْعَا لِأَحْسَنِ الْوُعَاءِ رکھا ہے۔ اسی حاشیہ میں ایک مقام پر دُعا کی قبولیت میں جلدی مچانے والوں کو اپنے مخصوص اور نہایت ہی علمی انداز میں سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں:-

افسروں کے پاس تقابلاً بارِ سگانِ دُنیا (یعنی دُنوی افسروں) کے اُمیدواروں (یعنی اُن سے کام نہ کوانے کے آرزو مندوں) کو دیکھا جاتا ہے کہ تین تین برس تک اُمیدواری (اور انتظار) میں گزرتے ہیں، صبح و شام اُن کے دروازوں پر



دوڑتے ہیں، (دھکے کھاتے ہیں) اور وہ (افسران) ہیں کہ رخ نہیں ملاتے، جواب نہیں دیتے، جھڑکتے، دل تنگ ہوتے، ناک بھوس پچو کھاتے ہیں، اُمید واری میں لگایا تو بیکار (بے کار محنت) سر پر ڈالی، یہ حضرتِ کریمہ (یعنی اُمید وار جیب) سے کھاتے، گھر سے منگاتے، بیکار بیکار (فُصولِ محنت) کی بلاء اُٹھاتے ہیں، اور وہاں (یعنی) افسروں کے پاس دھکے کھانے میں (برسوں گزریں، ہنوز (یعنی ابھی تک گویا) روزِ اوّل (عی) ہے۔ مگر یہ (دنوی افسروں کے پاس دھکے کھانے والے) نہ اُمید توڑیں، نہ (افسروں کا) پیچھا چھوڑیں۔ اور اَحْكُمُ الْحَاكِمِينَ، اَنْكُرُمُ الْاَكْرَمِينَ، عَزُّ جَلَالُہُ کے دروازے پر اوّل تو آتا ہی کون ہے! اور آئے بھی تو اُکھاتے، گھبراتے، کھل کا ہوتا آج ہو جائے، ایک ہفتہ کچھ پڑھتے گزرا اور شکایت ہونے لگی، صاحبِ اپڑھا تو تھا، کچھ اُتر نہ ہوا یہ اُشتم اپنے لئے اجابت (یعنی قبولیت) کا دروازہ خود بند کر لیتے ہیں۔ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ! سَلِّ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں:

يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَسْتَجِبْ لِي - (صحیح البغاری  
تُرجمہ: ”تمہاری دعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرو یہ مت کہو کہ میں نے دعا کی تھی قبول نہ ہوئی۔“



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کہ ہر روز صومۃً و شریفاً ہے کامیں قیامت کے دن اُس کی عطا کر دیں گے۔

بعض تو اس پر ایسے جائے سے باہر (یعنی بے قابو) ہو جاتے ہیں کہ اعمال و اذیئہ (یعنی اُوراد اور دُعاؤں) کے اثر سے بے اعتقاد، بلکہ اللہ عزوجل کے وعدہ کرم سے بے اعتقاد ہو اَلْعِبَادُ بِاللّٰهِ الْكَرِيمِ الْجَوَادِ۔ ایسوں سے کہا جائے کہ اے بے خیاء! بے شرمو!! ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالو۔ اگر کوئی تمہارا برابر والا دوست تم سے ہزار بار کچھ کام اپنے کہے اور تم اُس کا ایک کام نہ کرو تو اپنا کام اُس سے کہتے ہوئے اوّل تو آپ لُجَاؤ (شرماؤ) گے، (کہ) ہم نے تو اُس کا کہنا کیا ہی نہیں اب کس منہ سے اُس سے کام کو کہیں؟ اور اگر غرض دیوانی ہوتی ہے (یعنی مطلب پڑا تو) کہہ بھی دیا اور اُس نے (اگر تمہارا کام) نہ کیا تو اضْلًا مَحَلًّا وِشَاكَاةً نہ جانو گے (یعنی اس بات پر شکایت کرو گے ہی نہیں ظاہر ہے خود ہی سمجھتے ہو) کہ ہم نے (اُس کا کام) کب کیا تھا جو وہ کرتا۔

اب جانچو، کہ تم مَالِکَ عَلٰی الْاِطْلَاقِ عَزَّوَجَلَّ کے کتنے احکام بجا لاتے ہو؟ اُس کے حُکْم بجا نہ لانا اور اپنی درخواست کا خواہی فُحُو اِسی (ہر صورت میں) قبول چاہنا کیسی بے حیائی ہے!

اَوْ اَحْمَقُ! پھر فریقِ دیکھ! اپنے سر سے پاؤں تک نَظَرِ غور کر! ایک ایک رُوئیں میں ہر وقت ہر آن کتنی کتنی ہزار درّ ہزار درّ ہزار صد ہزار بے شمار



فروع من مکلفہ: (میں نے مکلف نہیں کیا، جس نے مجھ پر غصہ و رجز و زور و پاکیزہ حاکم کے خلاف ہوں گے۔)

نعمتیں ہیں۔ ٹو سوتا ہے اور اُس کے مقصوم بندے (یعنی فرشتے) تیری حفاظت کو  
 پہمادے رہے ہیں، ٹو گناہ کر رہا ہے اور (پھر بھی) سر سے پاؤں تک صحت و  
 عافیت، بلاؤں سے حفاظت، کھانے کا ہضم، فضلات (یعنی جسم کے اندر کی گندگیوں)  
 کا دفع، خون کی روانی، اعضاء میں طاقت، آنکھوں میں روشنی۔ بے حساب کرم  
 بے مانگے بے چاہے تجھ پر اتر رہے ہیں۔ پھر اگر تیری بعض خواہشیں عطا نہ  
 ہوں، کس منہ سے شکایت کرتا ہے؟ ٹو کیا جانے کہ تیرے لئے بھلائی کا ہے میں  
 ہے! ٹو کیا جانے کیسی سخت بلا آنے والی تھی کہ اس (بظاہر نہ قبول ہونے والی) دعاء  
 نے دفعِ مکی، ٹو کیا جانے کہ اس دعاء کے عوض کیسا ثواب تیرے لئے ذخیرہ ہو رہا  
 ہے، اُس کا وعدہ سچا ہے اور قبول کی یہ تینوں صورتیں ہیں جن میں ہر پہلی، پچھلی سے  
 اعلیٰ ہے۔ ہاں، بے اعتمادی آئی تو یقین جان کہ مارا گیا اور ابلیس لعین نے تجھے  
 اپنا سا کر لیا۔ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰی۔ (اور اللہ کی پناہ وہ پاک ہے اور عظمت والا)  
**اے ذلیل خاک! اے آبِ ناپاک! اپنا منہ دیکھ اور اس عظیم**  
**شرف پر غور کر کہ اپنی بارگاہ میں حاضر ہونے، اپنا پاک، محضالی (یعنی بلند) نام لینے**  
**اپنی طرف منہ کرنے، اپنے پکارنے کی تجھے اجازت دیتا ہے۔ لاکھوں مرادیں**  
**اس فضلِ عظیم پر نثار۔**



فرمانِ محکمہ: (مسئلہ خدایا علیہ السلام کی اس شخص کی خاک آلود ہوس کے پاس ہر روز کہ وہ اور کچھ چیزیں ڈھونڈا کرتا ہے۔)

**اوبے صبرے! ذرا بیک مانگنا سیکھ۔ اس آستانِ رفیع کی خاک**

پر لوٹ جا۔ اور پھارہ اور ٹٹکی بندھی رکھ کہ اب دیتے ہیں، اب دیتے ہیں! بلکہ

پکارنے، اُس سے مناجات کرنے کی لذت میں ایسا ڈوب جا کہ ارادہ و مُراد کچھ

یاد نہ رہے، یقین جان کہ اس دروازے سے ہر گز مخرج نہ پھرے گا کہ مَنْ دَقَّ

بَابَ الْكَرِيمِ انْفَتَحَ (جس نے کریم کے دروازے پر دستک دی تو وہ اس پر گھل گیا)

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ۔ (اور توفیق اللہ عزوجل کی طرف سے ہے)

(ذیلُ الْمُدْعَا لِأَحْسَنِ الْإِعْاءِ ص ۳۴ تا ۳۷)

حضرت سیدنا مولانا مفتی علی خان (علیہ رحمۃ

الرحمن) فرماتے ہیں، اے عزیز! تیرا پروردگار

عزوجل فرماتا ہے،

**دُعَاءُ كِي قَبُولِیَّتْ  
مِنْ خیر تو کرا ہے**

ترجمہ : میں دُعا مانگنے

**أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ**

والے کی دُعا قبول کرتا ہوں جب مجھ

(پ ۲ البقرہ ۱۸۶)

**إِذَا دَعَانُ**

سے دُعا مانگے۔

ترجمہ : ہم کیا آچھے قبول

**فَلَنِعْمَ الْمُجِيبُونَ**

کرنے والے ہیں۔

(پ ۲۳ صفت ۷۵)





فرضانِ مختلفہ حاصلِ سنت ہیں، سرِ احکام کے پاس یہ ذکر ہمارا وہ چھ پرآؤں اور شریف ہے۔ پڑھنے والوں میں وہ کچھ ترنیں ہیں۔

ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۖ تَرْجُمَةُ

مُجِبِّهِ سَعَاءُ

مانگو میں قبول فرماؤں۔

(پ ۲۴ مؤمن ۶۰)

پس یقین سمجھ کہ وہ تجھے اپنے دُور سے حُرم نہیں کرے گا اور اپنے وعدے

کو وفا فرمائے گا۔ وہ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے فرماتا ہے:

وَأَنَا السَّائِلُ فَلَا تَنْهَرْ ۖ تَرْجُمَةُ

سائیل کو نہ تھروک۔

(پ ۳۰ والضحیٰ ۱۰)

آپ عزوجل کس طرح اپنے خوانِ کرم سے دُور کرے گا۔ بلکہ وہ تجھ پر

نظرِ کرم رکھتا ہے۔ کہ تیری دُعاء کے قبول کرنے میں دیر کرتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

(أَحْسَنُ الْوَعَاءِ ص ۳۳)

عَلَى كُلِّ حَالٍ۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغ

قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوت

اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقان

عِرْقُ النِّسَاءِ  
دَرْوَجَانِ رِیَا

رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر کر کے دعاء مانگنے والوں کے مسائل حل ہونے کے

کافی واقعات سننے کو ملتے ہیں۔ ایک اسلامی بھائی کا بیان اپنے انداز میں عرض

کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ ہمارا مَدَنی قافلہ ٹھٹھہ شہر وارد ہوا، شُرکاء





فروغ مصلحت: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس عورت کو ہوا اور اس نے کچھ روک دیا کچھ نہ مانگتا۔ جو بخت ہو گیا۔

میں سے ایک اسلامی بھائی کو **عرق النساء** کا شدید درد اٹھتا تھا بے چارے  
شدت درد سے ماہی بے آب کی طرح تڑپتے تھے۔ ایک بار درد کے سبب رات بھر  
سو نہ سکے۔ آخری دن **امیر قافلہ** نے فرمایا: آئیے! سب مل کر ان کیلئے دُعا کرتے  
ہیں۔ چنانچہ دُعا شروع ہوئی، ان اسلامی بھائی کا بیان ہے: **الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ**  
دورانِ دُعا ہی درد میں کمی آئی شروع ہو گئی اور کچھ دیر کے بعد **عرق النساء** کا  
درد بالکل جاتا رہا۔ **الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** یہ بیان دیتے وقت کافی عرصہ ہو چکا  
ہے وہ دن آج کا دن مجھے پھر کبھی **عرق النساء** کی تکلیف نہیں ہوئی۔ **الْحَمْدُ لِلّٰہِ**  
یہ بیان دیتے وقت مجھے **علا قاتی مَدَنی قافلہ** ذمہ دار کی حیثیت سے مَدَنی قافلوں  
کی دھوم میں بچانے کی خدمت ملی ہوئی ہے۔

گر ہو **عرق النساء**، یا عارضہ کوئی سا پاؤ گئے صیغٹیں، قافلے میں چلو  
دور بیماریاں، اور پریشانیاں ہوں گی بس چل پڑیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے **امَدَنی قافلے** کی برکت

سے **عرق النساء** جیسی مُوَذی بیماری سے نجات مل گئی۔ **عرق النساء** کی  
پہچان یہ ہے کہ اس میں چدّھے (یعنی ران کے جوڑ) سے لیکر پاؤں کے ٹخنے تک

فروغین مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے محمد پاک بارز و پاک پر محاط تعالیٰ اس پر صبر و صبر سمجھتا ہے۔

شدید درد ہوتا ہے یہ مرض برسوں تک پیچھا نہیں چھوڑتا۔

عرق النساء کے ۲ روحانی علاج

۱) درد کے مقام پر ہاتھ رکھ کر اوّل آخِر دُرود شریف، سورۃ الفاتحہ ایک بار اور سات مرتبہ یہ دُعا پڑھ کر دم کر دیجئے: اَللّٰهُمَّ اَذْهَبْ عَنِّيْ سَوْءَ مَا اَجِدُ (اے اللہ! مجھ سے مرض دُور فرما دے) اگر دوسرا دم کرے تو غُنی کی جگہ غنم (یعنی اس سے) کہے۔ (مدت: تا حصول شفاء) ۲) یا مَحِيّٰ سات بار پڑھ کر گیس ہو یا پیٹھ یا پیٹ میں تکلیف یا عرق النساء یا کسی بھی جگہ درد ہو یا کسی عَمُو کے ضائع ہو جانے کا خوف ہو، اپنے اوپر دم کر دیجئے اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

قابِلہ ہوگا۔ (مدت: علاج: تا حصول شفاء)

”صَدَقَہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ“ کے ۱۴ حُرُوف کی نسبت

سے روزہ توڑنے والی باتوں کے 14 پیرے

کھانے، پینے یا ہوسٹری کرنے سے روزہ جاتا رہتا ہے جبکہ روزہ دار

(رَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۳۶۵)

ہونا یاد ہو۔

گھبراہٹ، بے گار، بے گریٹ، بے گریٹ وغیرہ پینے سے بھی روزہ جاتا رہتا ہے۔

اگرچہ اپنے خیال میں خلق تک دُحوال نہ پہنچتا ہو۔

(بہار شریعت حصہ پنجم ص ۱۱۷)

فروغین مصطفیٰ (علیہ السلام) جس نے کھڑے ہو کر صومہ رکھا، اس کا نام ہے کہ صومہ رکھا۔

**پان یا صوف** تمباکو کھانے سے بھی روزہ جاتا رہے گا اگرچہ آپ بار بار اس کی پیک ٹھوکتے رہیں۔ کیوں کہ خلق میں اُس کے باریک اجزاء مُرور پہنچتے ہیں۔ (ابنِ ہشام)

**سکر** وغیرہ ایسی چیزیں جو مُنہ میں رکھنے سے گھل جاتی ہیں مُنہ میں رکھی اور ٹھوک نکل گئے روزہ جاتا رہا۔ (ابنِ ہشام)

**دانتوں** کے درمیان کوئی چیز پھنسنے کے برابر یا زیادہ تھی اُسے کھا گئے یا کم ہی تھی مگر مُنہ سے نکال کر پھر کھالی تو روزہ ٹوٹ گیا۔

(فَرْ مَخْتَار ج ۳ ص ۳۹۴)


**دانتوں** سے ٹُون نکل کر خلق سے بچے اُتر اور ٹُون ٹھوک سے زیادہ یا برابر یا کم تھا مگر اس کا مزا خلق میں محسوس ہوا تو روزہ جاتا رہا اور اگر کم تھا اور مزہ بھی خلق میں محسوس نہ ہوا تو روزہ نہ گیا۔

(فَرْ مَخْتَار، زُؤ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۳۶۸)


**روزہ** یاد رہنے کے باوجود حَقْنِ لُیا۔ یا ناک کے نتھنوں سے دوائی چڑھائی روزہ جاتا رہا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۴)

یعنی کسی دوائی کی پیکاری پیچھے کے مقام میں چڑھانا جس سے اجابت ہو جائے


فرمان مصطفیٰ: (اسلمی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو شخص صومہ کرے اور دیاک پڑھتا ہو اور کھادہ چھہ کا راستہ بھول گیا۔

۱۰.  قحی کر رہے تھے بلا قصد پانی خلق سے اتر گیا یا ناک میں پانی چڑھایا اور دماغ کو چڑھ گیا روزہ جاتا رہا مگر جبکہ روزہ دار ہوتا بھول گیا ہو تو نہ ٹوٹے گا اگرچہ قصد اہو۔ یوں ہی روزے دار کی طرف کسی نے کوئی چیز پھینکی وہ اُس کے خلق میں چلی گئی تو روزہ جاتا رہا۔


(الحوہرة النيرة ج ۱ ص ۱۷۸)


۱۱.  سوتے میں (یعنی نیند کی حالت میں) پانی پی لیا یا کچھ کھالیا، یا منہ کھلا تھا، پانی کا قطرہ یا بارش کا آؤ لا خلق میں چلا گیا تو روزہ جاتا رہا۔

(الحوہرة النيرة ج ۱ ص ۱۷۸)


۱۲.  دوسرے کا ٹھوک نکل لیا یا اپنا ہی ٹھوک ہاتھ میں لے کر نکل لیا تو روزہ جاتا رہا۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۳)

۱۳.  جب تک ٹھوک یا بلغم منہ کے اندر موجود ہو اُسے نکل جانے سے روزہ نہیں جاتا، بار بار ٹھوکے رہنا ضروری نہیں۔

۱۴.  منہ میں رنگین دُوراد غیرہ رکھا جس سے ٹھوک رنگین ہو گیا پھر وہی رنگین ٹھوک نکل گئے تو روزہ جاتا رہا۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۳)

۱۵.  آنسو منہ میں چلا گیا اور آپ اُسے نکل گئے۔ اگر قطرہ دو

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ کا ایک روزہ پاک چھ ماہ تک اس حد تک پورا کیا ہے۔

قطرہ ہے تو روزہ نہ گیا اور زیادہ تھا کہ اُس کی ٹنگینی پورے مَنہ میں  
محسوس ہوئی تو جاتا رہا۔ پسینہ کا بھی تھی حکم ہے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۳)

**فعلے** کا مقام باہر نکل آیا تو حکم یہ ہے کہ خوب اچھی طرح کسی  
کپڑے وغیرہ سے ہونچھ کر اٹھیں تاکہ خری باقی نہ رہے۔ اگر کچھ  
پانی اُس پر باقی تھا اور کھڑے ہو گئے جس کی وجہ سے پانی اندر  
چلا گیا تو روزہ فاسد ہو گیا۔ اسی وجہ سے فُہمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہ  
تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ دار **اِسْتِجَابَا** کرنے میں سانس نہ  
لے۔  
(عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۴)

**روزہ میں قہ ہونا** بعض اوقات جب روزہ میں قہ ہو جاتی ہے تو  
لوگ پریشان ہو جاتے ہیں بلکہ بعض تو سمجھتے ہیں  
کہ روزہ میں خود بخود قہ ہو جانے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ حالانکہ ایسا  
نہیں۔ چنانچہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پُر نور، شافع  
یومِ الشُّور مَنَّ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ترجمہ: جس کو ماہِ رَمَہان  
میں خود بخود قہ آئی اس کا روزہ نہ ٹوٹا اور جس نے جان بوجھ کر قہ کی اس کا روزہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر ریشہ زد و پاک نہ ماضی قابل اس پر ماضی قابل نہ لڑا ہے۔)

نوٹ کیا۔ (کنز العمال ج ۸ ص ۲۳۰ حدیث ۲۳۸۱۴) ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا،  
”جس کو خود بخود آئی اس پر قضاء نہیں اور جس نے جان بوجھ کر قے کی وہ

روزہ کی قضاء کرے۔ (ترمذی ج ۲ ص ۱۷۳ حدیث ۷۲۰)

”کرم یارب! کے سات خُرُوف کی

نسبت سے قے کے بارے میں ۷ پیرے

۱ روزہ میں خود بخود کتنی ہی لگے (الٹی) ہو جائے (خواہ بالٹی ہی کیوں نہ بھر

جائے) اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (ذُرْمَخْتَار ج ۳ ص ۳۹۲)

۲ اگر روزہ یاد ہونے کے باوجود قَضَا (یعنی جان بوجھ کر) قے کی اور اگر وہ

منہ بھرے (منہ بھر کی تعریف آگے آتی ہے) تو اب روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(ذُرْمَخْتَار ج ۳ ص ۳۹۲)

۳ قَضَا منہ بھر ہونے والی لگے سے بھی اس صورت میں روزہ ٹوٹے گا

جبکہ لگے میں کھانا یا (پانی) یا صُفْرَاء (یعنی کڑوا پانی) یا حُون آئے۔

(الْبَيْهَقِي)

۴ اگر لگے میں صرف بَلْغَم نِکلا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

(اِبْنُ صَالِح ۳۹۴)



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہاری ہر روزہ پر دو سو تھوڑی سی نیکیاں ملتی ہیں۔

مسجد قصدے کی مگر تھوڑی سی آئی، منہ بھر نہ آئی تو اب بھی روزہ نہ ٹوٹا۔

(فروختار ج ۳ ص ۳۹۳)

مسجد منہ بھر سے کم آئے ہوئی اور منہ ہی سے دوبارہ لوٹ گئی یا خود ہی لوٹادی،

ان دونوں صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (ایضاً)

مسجد منہ بھرے بلا اختیار ہوگئی تو روزہ تو نہ ٹوٹا البتہ اگر اس میں سے ایک

پختے کے برابر بھی واپس لوٹادی تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اور ایک پختے

سے کم ہو تو روزہ نہ ٹوٹا۔ (فروختار ج ۳ ص ۳۹۲)

منہ بھرنے کی تعریف منہ بھرے کے معنی یہ ہیں، ”اسے بلا تکلف نہ روکا جاسکے۔“ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۴)

”مدینہ“ کے پانچ حروف کی نسبت

سے وضو میں قے کے 5 احکام شرعی

مسجد وضو کی حالت میں (جان بوجہ کرتے کریں یا خود بخود ہو جائے دونوں صورتوں

میں) اگر منہ بھرے آئی اور اس میں کھانا، پانی یا صُغَاء (کڑوا پانی) آیا

تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (بہار شریعت حصہ دوم ص ۲۶)

مسجد اگر بَلْغَم کی منہ بھرے ہوئی تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (ایضاً)







فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہم روزہ دہاک کی کثرت کرے تک یہ قہارے لے لہارت ہے۔

## بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں جاتا

**حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سلطان**  
دو جہان، شہنشاہ کون و مکان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ  
جس روزہ دار نے بھول کر کھایا پیا وہ اپنے روزہ کو پورا کرے کہ اُسے  
اللہ عزوجل نے کھلایا اور پلایا۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۳۶ حدیث ۱۹۲۳)

”واہ کیا بات ہے ماہِ رمضان کی“ کے اکیس  
حُرُوف کی نسبت سے روزہ نہ توڑنے  
والی چیزوں کے متعلق 21 پیرے

**بھول کر کھایا، پیا یا جماع کیا روزہ فاسد نہ ہوا، خواہ وہ روزہ فرض ہو یا**  
نفل۔ (فَرْمُغْتَار، رُوْدُ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۳۶۵)

**رکسی روزہ دار کو ان افعال میں دیکھیں تو یاد دلانا واجب ہے۔** ہاں اگر  
روزہ دار بہت ہی کمزور ہو کہ یاد دلانے پر وہ کھانا چھوڑ دے گا جس کی  
وجہ سے کمزوری اتنی بڑھ جائے گی کہ اس کیلئے روزہ رکھنا ہی دشوار  
ہو جائے گا اور اگر کھالے گا تو روزہ بھی اچھی طرح پورا کر لے گا اور  
دیگر عبادتیں بھی بخوبی ادا کر سکے گا (اور چونکہ بھول کر کھاتی رہا ہے اس لئے



عنوان مصنف: "اسلامی تعلیم، اس علم، حب اہل علم (شیخ الاسلام امام روزہ) ایک چوتھو لمحہ" کی جہ سے ایک علم کا مقام چاہوں کہ یہ کار عمل ہوں۔

اس کا روزہ تو ہو ہی جائے گا) لہذا اس صورت میں یاد نہ دلانا ہی بہتر ہے۔  
بعض مشائخ کرام (رحمہم اللہ تعالیٰ) فرماتے ہیں: ”جوان کو دیکھتے تو  
یاد دلا دے اور بوڑھے کو دیکھتے تو یاد نہ دلانے میں خرچ نہیں۔“ مگر یہ  
حکم اکثر کے لحاظ سے ہے کیونکہ جو ان اکثر قوی (یعنی طاقتور) ہوتے  
ہیں اور بوڑھے اکثر کمزور۔ چنانچہ اصل حکم یہی ہے کہ جوانی اور  
بڑھاپے کو کوئی دخل نہیں، بلکہ قوت و ضعف (یعنی طاقت اور کمزوری) کا  
لحاظ ہے لہذا اگر جوان اس قدر کمزور ہو تو یاد نہ دلانے میں خرچ نہیں  
اور بوڑھا قوی (یعنی طاقتور) ہو تو یاد دلا نا واجب ہے۔

(ردالمحتار ج ۳ ص ۳۶۵)

روزہ یاد ہونے کے باوجود بھی مکھی یا غبار یا ذہواں خلق میں چلے جانے  
سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ خواہ غبار آٹے کا ہو جو چکی پیسے یا آٹا چھاننے  
میں اڑتا ہے یا فگہ کا غبار ہو یا ہوا سے خاک اڑی یا جانوروں کے گھریا  
ناپ ہے۔  
(فتاویٰ مختار ردالمحتار ج ۳ ص ۳۶۶)

اسی طرح بس یا کار کا ذہواں یا ان سے غبار اڑ کر خلق میں پہنچا اگرچہ  
روزہ وار ہونا یا دھما، روزہ نہیں جائے گا۔

خود بیان مصحفی: (مسل منقول علیہ اب سلم) جس نے کتاب محمدیہ کو ہندو پاک کھڑوب تک محدود کر دیا اس عمرہ پر کافر نے اس کیلئے استغفر کرتے رہیں گے۔

اگر بتی سلگ رہی ہے اور اُس کا دھواں ناک میں گیا تو روزہ نہیں

ٹوٹے گا۔ ہاں اگر ٹوبان یا اگر تپتی سُلگ رہی ہو اور روزہ یاد ہونے کے

باؤ جو دمنہ قریب لے جا کر اُس کا دُھواں ناک سے کھینچا تو روزہ فاسد

ہو جائیگا۔

(رَدُّ الْمُحْتَارِ ج ٣ ص ٣٦٦)

بھری سبکی اگوائی یا تیل یا سرکہ لگایا تو روزہ نہ گیا اگرچہ تیل یا سرکہ کا

مزرہ خلق میں محسوس ہوتا ہو بلکہ ٹھوک میں سرمہ کا رنگ بھی دکھائی دیتا ہو

جب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(الجَوْهَرَةُ النيرة ج ١ ص ١٧٩)

**فصل** کیا اور پانی کی خشکی (یعنی ٹھنڈک) اندر محسوس ہوئی جب بھی روزہ

نہیں ٹوٹا۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۲۳۰)

کھلی کی اور پانی بالکل پھینک دیا صرف کچھ تری منہ میں باقی رہ گئی تھی

ٹھوک کے ساتھ اسے نگل لیا، روزہ نہیں ٹوٹا۔

(رَدُّ الْمُحْتَار ج ٣ ص ٣٦٧)

ﷻ دوا کوئی اور خلق میں اس کا مزہ محسوس ہوا روزہ نہیں ٹوٹا۔ (ایضاً)

**مسئلہ** کان میں پانی چلا گیا جب بھی روزہ نہیں ٹوٹا۔ بلکہ خود پانی ڈالا جب

بھی نہ ٹوٹا۔

(كُرْمُخْتَار ج ٣ ص ٣٦٧)

ایڈروکے علاج کا ایک مخصوص طریقہ ہے جس میں سوراخ کیا ہوا سینک زرد کی جگہ رکھ کر منہ کے ذریعے جسم کی گرمی کھینچتے ہیں۔

**فرمانِ مصطفیٰ:** "اسی اللہ تعالیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اچھے کلمات سے دُوروں کو ہٹاتا رہا، اچھے کلمات سے دُوروں کو ہٹاتا رہا، اچھے کلمات سے دُوروں کو ہٹاتا رہا۔"

**تکے** سے کان کھجایا اور اُس پر کان کا میل لگ گیا پھر وہی میل لگاؤ

تینکان میں ڈالا اگرچہ چند بار ایسا کیا ہو جب بھی روزہ نہ ٹوٹا۔ (ایضاً)

کیساتھ خود ہی اُتر جائے گی اور وہ اُتر گئی، روزہ نہیں ٹوٹا۔ (ایضاً)

روزہ نہ گیا۔ (فتح القدیر ج ۲ ص ۲۵۸)

چلا گیا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۳)

رہے تھے یاد آتے ہی منہ کا یانی پھینک دیا تو روزہ نہ گیا۔ اگر منہ میں کا

تعمہ یا بیانی یاد آنے کے باوجود نگل گئے تو روزہ گیا۔ (ایضاً)



وَقَدْ خَتَمَ هُوَ عَلَيْنَا فِي مَرْجِئِهِ كَذَبُهُ

نِگل لیا تو جاتا رہا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۳)





فرمانِ مصطفیٰ: (میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہر روز روزہ شریف چاہتا ہے خدائی اس کیلئے ایک قرآن اور کھانا ہر روز عطا ہے۔

گناہ ہے۔ قرآن مجید میں غیبت کرنے کی نسبت فرمایا، ”جیسے اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانا۔“ اور حدیثِ پاک میں فرمایا، ”غیبتِ زنا سے بھی سخت تر ہے۔“ (التَّوْبَةُ وَالتَّوْبَةُ ج ۳ ص ۳۳۱ حدیث ۲۴) غیبت کی وجہ سے روزہ کی نورانیّت جاتی رہتی ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۵ ص ۶۱۱)

جَنَابَت (یعنی غُسلِ فرض ہونے) کی حالت میں صُبح کی بلکہ اگرچہ سارے دِن جُنُب (یعنی بے غُسل) رہا روزہ نہ گیا۔ (فَوَائِدُ ج ۳ ص ۳۷۲) مگر اتنی دیر تک قُصْداً (یعنی جان بوجھ کر) غُسل نہ کرنا کہ نماز قُھاء ہو جائے گناہ و حرام ہے۔ حدیثِ شریف میں فرمایا، جس گھر میں جُنُب ہو اُس میں رَحْمَت کے فرشتے نہیں آتے۔“

(بہارِ شریعت حصہ ۵ ص ۱۱۶)

تِل یا تِل کے برابر کوئی چیز بھائی اور خُصوک کے ساتھ خُلُق سے اُتر گئی تو روزہ نہ گیا مگر جب کہ اُس کا مزہ خُلُق میں مَحْسُوس ہوتا ہو تو روزہ جاتا رہا۔ (فتح القدیر ج ۲ ص ۲۵۹)

خُصُوک یا بَلْغَمُ مِنْہ میں آیا پھر اُسے نکل گئے تو روزہ نہ گیا۔

(رَدُّ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۳۷۳)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر ذرہ ذرہ رحمت نازل ہوئی۔

اسی طرح ناک میں رینٹھ جمع ہوگئی، سانس کے ذریعے کھینچ کر نکل جانے سے بھی روزہ نہیں جاتا۔ (ایضاً)

**مَكْرُوٰهَاتِ رَوْزَةٍ** اب روزہ کے مکروہات کا بیان کیا جاتا ہے جن کے کرنے سے روزہ ہو تو جاتا ہے مگر اس کی ثواب چلی جاتی ہے۔ لفظ ”نہی“ کے تین حروف کی نسبت سے پہلے تین احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں۔ پھر فقہی احکام غرض کئے جائیں گے۔

۱۱۱ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان، محبوبِ رحمن عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جو بڑی بات کہنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ عزوجل کو اس کی کچھ حاجت نہیں کہ اس نے کھانا، پینا چھوڑ دیا ہے۔“ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۲۸ حدیث ۱۹۰۳)

۱۱۲ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ محتشم، غریبوں کے ہمد مٹی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: روزہ سہر (یعنی ڈھال) ہے جب تک اُسے پھاڑا نہ ہو۔ غرض کی گئی، کس چیز سے پھاڑے گا؟ ارشاد فرمایا: ”تھوٹ یا غیبت سے۔“

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۹۴ حدیث ۳)

مدينة  
السفيرة





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) رحمہ اللہ: روزہ شریف پڑھنے کا جس کی حالت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

کہ اُسے چبا کر دے۔ تو بچے کے کھلانے کیلئے روٹی وغیرہ چبانا مکروہ نہیں۔ (فردِ مختار ج ۳ ص ۳۹۰) مگر پوری احتیاط رکھئے اگر خلق سے بچے کچھ اُتر گیا تو روزہ گیا۔

**چکھنا کسے چکھنے** کے معنی وہ نہیں جو آج کل عام محاورہ ہے یعنی کسی چیز کا مزہ ذرّ یافتہ کرنے کیلئے اُس میں سے **راکتے ہیں؟** تھوڑا کھالیا جاتا ہے! کہ یوں ہو تو کراہیت کیسی

**روزہ** ہی جاتا رہے گا۔ بلکہ کفارہ کے شرائط پائے جائیں تو کفارہ بھی لازم ہوگا۔ چکھنے سے مراد یہ ہے کہ صرف زبان پر رکھ کر مزہ ذرّ یافتہ کر لیں اور اُسے ٹھوک دیں۔ اُس میں سے خلق میں کچھ بھی نہ جانے پائے۔

**کوئی چیز خریدی اور اُس کا چکھنا ضروری ہے کہ اگر نہ چکھا تو نقصان** ہوگا تو ایسی صورت میں چکھنے میں حرج نہیں ورنہ مکروہ ہے۔

(فردِ مختار ج ۳ ص ۳۹۰)

**بیوی کا بوسہ لینا اور گلے لگانا اور بدن کو چھونا مکروہ نہیں۔** ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ انزال ہو جائے گا یا جماع میں مبتلا ہوگا اور ہونٹ اور زبان چوسنا روزہ میں مطلقاً مکروہ ہیں۔ یوں ہی مباشرتِ فاحشہ (یعنی شرمگاہ



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے کچھ روزہ نہ پڑھا وہ دنیا و آخرت میں ہلاک ہے۔ (مسند ابی داؤد)

سے شرمگاہ کرانا) (رَدُّ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۳۹۶) ۱

**گلاب** یا مشک وغیرہ سونگھنا، داڑھی مونچھ میں تیل لگانا اور سر نہ لگانا

مکروہ نہیں۔ (رَدُّ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۳۹۷)

روزے کی حالت میں ہر قسم کا **عَطَر** سونگھ بھی سکتے ہیں اور کپڑوں پر لگا

بھی سکتے ہیں۔ (رَدُّ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۳۹۷)

**روزے** میں مسواک کرنا مکروہ نہیں بلکہ جیسے اور دنوں میں سنت ہے

وایسے ہی روزہ میں بھی سنت ہے، مسواک خشک ہو یا تر، اگرچہ

پانی سے خرکی ہو، زوال سے پہلے کریں یا بعد، کسی وقت بھی مکروہ نہیں۔

(رَدُّ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۳۹۹)

**اکثر** لوگوں میں مشہور ہے کہ دوپہر کے بعد روزہ دار کیلئے مسواک کرنا

مکروہ ہے یہ ہمارے مذہب حنفیہ کے خلاف ہے۔ (ایضاً)

**اگر** مسواک چبانے سے ریشے پھوٹیں یا مزہ محسوس ہو تو ایسی مسواک

روزے میں نہیں کرنا چاہئے۔ (فتاویٰ رضویہ تحریر شدہ ج ۱۰ ص ۵۱۱) اگر

۱ شادی شدگان شیخوں وغیرہ کی معلومات کیلئے فتاویٰ رضویہ جلد ۲۳ صفحہ 386.385 پر مسئلہ نمبر 42.41 کا مطالعہ فرمائیں۔



فرمانِ مصطفیٰ: (اسل انتقل علیہ السلام) ہمیں کسی ایک ناک اور جس کے پاس میرا ذکر موجود ہے ہاں وہ پاک ہے۔

روزہ یاد ہوتے ہوئے مسواک کا ریشہ یا کوئی جو حلق سے نیچے اتر گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔

**وضو و غسل** کے علاوہ ٹھنڈک پہنچانے کی غرض سے گھی کرنا یا ناک میں پانی چڑھانا یا ٹھنڈک کیلئے نہانا بلکہ بدن پر بھیر گا کپڑا لینا بھی مکروہ نہیں۔ ہاں پریشانی ظاہر کرنے کیلئے بھیر گا کپڑا لینا مکروہ ہے کہ عبادت میں دل تنگ ہونا اچھی بات نہیں۔ (ردالمحتار ج ۳ ص ۳۹۹)

**بعض** اسلامی بھائی روزہ میں بار بار ٹھوکتے رہتے ہیں شاید وہ سمجھتے ہیں کہ روزے میں ٹھوک نہیں رنگنا چاہئے، ایسا نہیں۔ البتہ منہ میں ٹھوک اکٹھا کر کے نگل جانا، یہ تو بغیر روزہ کے بھی ناپسندیدہ ہے اور روزہ میں مکروہ۔ (بہار شریعت حصہ ۵ ص ۱۲۹)

**رَمَضَانُ الْمُبَارَك** کے دنوں میں ایسا کام کرنا جائز نہیں جس سے ایسا ضَعْف (یعنی کمزوری) آجائے کہ روزہ توڑنے کا ظن غالب ہو۔ لہذا نانبائی کو چاہیے کہ دوپہر تک روٹی پکائے پھر باقی دن میں آرام کرے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۰۰) یہی حکم معمار و مزدور اور دیگر مشقت کے کام کرنے والوں کا ہے۔ زیادہ ضَعْف (کمزوری) کا اندیشہ ہو تو کام میں کمی کر دیں تاکہ روزہ ادا کر سکیں۔



فروغین مصطفیٰ: "اسلام نہایت اعلیٰ و عظیم دین ہے۔ اس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھے پروردگار شرف نہ بخشنے والوں میں سے نہ کہیں کہیں ہے۔"

**اِسْمَانِ پُرسے**  
**کاغذ کا پُرزہ گرلا**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزوں کے شرعی احکام**  
 سیکھنے کا جذبہ اُجاگر کرنے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی  
 عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** میں

عاجزِ ان رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرے سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ ایک بار سفر کر کے تھر بہ کر لیجئے اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ آپ کو وہ دینی منافع حاصل ہوں گے کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ آپ کی ترغیب کیلئے مَدَنی قافلے کی ایک بھار گوش گزار کی جاتی ہے۔ چنانچہ قصبہ کالونی (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: ”ہمارے خاندان میں لڑکیاں کافی تھیں، چچا جان کے یہاں سات لڑکیاں تو بڑے بھائی جان کے یہاں 9 لڑکیاں! میری شادی ہوئی تو میرے یہاں بھی لڑکی کی ولادت ہوئی۔ سب کو تشویش سی ہونے لگی اور آج کل کے ایک عام ذہن کے مطابق سب کو وہم سا ہونے لگا کہ کسی نے جادو کر کے اولادِ زینہ کا سلسلہ بند کر دیا ہے! میں نے مَنّت مانی کہ میرے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو 30 دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کروں گا۔ میری مَدَنی مَنّی کی امی نے ایک بار خواب دیکھا کہ آسمان سے کوئی کاغذ کا پرزہ ان کے قریب آ کر گرے، اٹھا کر دیکھا تو اُس پر لکھا تھا **جلال۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** 30 دن کے مَدَنی قافلے کی بَرَکت

ضمیمہ معکم: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود پاکستر پڑھا متعین وہ جنت ہوگا۔

سے میرے یہاں مدنی مٹنے کی آمد ہوگئی! نہ صرف ایک بلکہ آگے چل کر یکے بعد دیگرے دو مدنی مٹنے مزید پیدا ہوئے۔ اللہ عزوجل کا کرم دیکھئے! 30 دن کے مدنی قافلے کی بَرَکت صرف مجھ تک محدود نہ رہی۔ ہمارے خاندان میں جو بھی اولادِ زینہ سے محروم تھا سب کے یہاں خوشیوں کی بہاریں لٹاتے ہوئے مدنی مٹنے تو لہ ہوئے۔ یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں علاقائی مدنی قافلہ ذمہ دار کی حیثیت سے مدنی قافلوں کی بہاریں لٹانے کی کوششیں کر رہا ہوں۔

آکے تم با ادب، دیکھ لو فضلِ رب <sup>عزوجل</sup> مدنی مٹنے ملیں، قافلے میں چلو

کھوٹی قسمت کھری، گود ہوگی ہری مٹا مٹتی ملیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ مانگی مُراد نہ ملنا بھی انعام! نے! مدنی قافلے کی بَرَکت سے کس

طرح مَن کی مُرادیں برآتی ہیں! اُمیدوں کی سوکھی کھیتیاں ہری ہو جاتی ہیں، دلوں کی پژمرده کلیاں کھل اٹھتی ہیں اور خانماں بربادوں کی خوشیاں لوٹ آتی ہیں۔ مگر یہ ذہن میں رہے کہ ضروری نہیں ہر ایک کی دلی مُراد لازمی ہی پوری ہو۔ بارہا ایسا



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار زود پاک چڑھا تھا اُس پر وہ مجھ سے بچتا ہے۔

ہوتا ہے کہ بندہ جو طلب کرتا ہے وہ اُس کے حق میں بہتر نہیں ہوتا اور اُس کا سوال پورا نہیں کیا جاتا۔ اُس کی منہ مانگی مراد نہ ملتا ہی اُس کیلئے انعام ہوتا ہے۔ مثلاً یہی کہ وہ اولاد فریہ مانگتا ہے مگر اُس کو مدنی مقبوضوں سے نوازا جاتا ہے اور یہی اُس کے حق میں بہتر بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ پارہ دوسر اسورۃ البقرہ کی آیت نمبر 216 میں رب العباد عزوجل کا ارشاد حقیقت بنیاد ہے:

عَلَىٰ أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا  
وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ

ترجمہ کنز الایمان: قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں

بری ہو۔ (بقرہ ۲۱۶)

بیٹے کے فضائل! یاد رکھئے! بیٹی کی فضیلت کسی طرح کم نہیں اس ضمن میں ملاحظہ ہوں تین فرامین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم:-

- ۱۔ جس نے اپنی تین بیٹیوں کی پرورش کی وہ جنت میں جائے گا اور اسے راہ خدا عزوجل میں اُس جہاد کرنے والے کی مثل اجر ملے گا جس نے دوران جہاد روزے رکھے اور نماز قائم کی۔ (الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۴۶ حدیث ۲۶ دار الکتب العلمیہ بیروت)
- ۲۔ جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور یہ ان کے ساتھ لہجھا سلوک کرے تو داخل جنت ہوگا۔ (جامع ترمذی ج ۳ ص ۳۶۶ حدیث ۱۹۱۹ دار الفکر بیروت)

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: اے اللہ تعالیٰ! میں اس شخص کو پسند کرتا ہوں جو روزہ رکھے اور اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے۔

﴿۳﴾ جو شخص تین بیٹیوں یا بہنوں کی اس طرح پرورش کرے کہ ان کو ادب سکھائے اور ان پر مہربانی کا برتاؤ کرے یہاں تک کہ اللہ عزوجل انہیں بے نیاز کر دے (یعنی وہ بالغ ہو جائیں یا ان کا نکاح ہو جائے یا وہ صاحب مال ہو جائیں) تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت واجب فرمادیتا ہے۔ یہ ارشاد نبوی ﷺ کر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی، اگر کوئی شخص دو لڑکیوں کی پرورش کرے؟ تو ارشاد فرمایا کہ اس کیلئے بھی یہی اجر و ثواب ہے یہاں تک کہ اگر لوگ ایک کا ذکر کرتے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس کے بارے میں بھی یہی فرماتے۔ (شرح السنۃ للبخاری ج ۶ ص ۴۰۲ - حدیث ۳۳۰۱)

اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رولت فرماتی ہیں، میرے پاس ایک عورت اپنی دو بیٹیوں کو لے کر مانگنے کے لیے آئی (بعض مجبوریوں میں مانگنا جائز ہے یہ بی بی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہیں مجبوریوں میں پھنسی ہوں گی اس لیے سوال درست تھا) تو ایک کھجور کے سوا اس نے میرے پاس کچھ نہیں پایا، وہی ایک کھجور میں نے اس کو دے دی۔ تو اس نے اس ایک کھجور کو اپنی دو بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور خود نہیں کھایا اور بیٹیوں کے ساتھ چلی گئی۔ اس کے بعد جب رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں نے اس واقعہ کا تذکرہ حضور سے کیا، تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص ان

**فرمان مصطفیٰ:** (سلیٰ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو شخص مجھ پر دود و پاکیزہ حنا بھول گیا وہ جس کا راستہ بھول گیا۔

بیٹیوں کے ساتھ مجھلا کیا گیا اس نے ان بیٹیوں کے ساتھ لہجہ اسلوک کیا تو یہ بیٹیاں اس کے لئے آگ (جہنم) سے پردہ اور آڑ بن جائیں گی۔

(صحيح مسلم ص ۴۱۴ حديث ۲۶۲۹ دار ابن حزم بيروت)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول اور**  
**سُنّتوں بھرے اجتماعات میں رُحمتیں کیوں نازل نہ ہوں گی کہ ان عاشقانِ رسول**  
**میں نہ جانے کتنے اولیاءِ کرام رَحِمَهُمُ اللہ تعالیٰ ہوتے ہوں گے۔ میرے آقا اعلیٰ**  
**حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جماعت میں بَرکت ہے اور دعائے مجمع**  
**مسلّمین اقرب بقبول (یعنی مسلمانوں کے مجمع میں دعا مانگنا قبولیت کے قریب تر ہے) علماء**  
**فرماتے ہیں، جہاں چالیس مُسلمان صالح (یعنی نیک) مُتَّحِف ہوتے ہیں**  
**اُن میں سے ایک ولیّ اللہ مُرور ہوتا ہے۔** (خلوی رضویہ، تخریج شلہ ج

٢٤ ص ١٨٤، تيسير شرح جامع صغير، تحت الحديث ٧١٤، ج ١، ص ٣١٢ طبعة دار الحديث بمصر)

پافرض دُعاء کی قبولیت کا اثر ظاہر نہ ہو تب بھی خلاف شکایت زبان پر نہیں لانا چاہئے۔ ہماری بہتری کس بات میں ہے اس کو یقیناً اللہ عزوجل ہم سے زیادہ بہتر جانتا ہے۔ ہمیں ہر حال میں اُس کا شکر گزار بندہ بن کر رہنا چاہئے۔ وہ بیٹا دے تب بھی اُس کا شکر، بیٹی دے تب بھی شکر، دونوں دے تب بھی شکر اور نہ دے تب بھی شکر



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک روزہ رو پاک یا صاف تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجے۔

شکر ہر حال میں شکر شکر اور شکر ہی ادا کرنا چاہئے۔ پارہ ۲۵ سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر، ۴۹ اور ۵۰ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يُخْلِقُ مَا يَشَآءُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَّا كَاۡدٌ  
يَهْبِ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرُ ﴿٤٩﴾ جو چاہے، جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور  
اَوْ يَزُوْجُهُمْ ذُكْرًا وَّاُنْثٰى  
وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْبًا  
اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿٥٠﴾ وہ علم و قدرت والا ہے۔

(پ ۲۵ الشوریٰ ۴۹، ۵۰)

صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ العالی فرماتے ہیں، وہ مالک ہے اپنی نعمت کو جس طرح چاہے تقسیم کرے جسے جو چاہے دے۔ انبیاء علیہم السلام میں بھی یہ سب صورتیں پائی جاتی ہیں۔ حضرت سیدنا لوط علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت سیدنا عقیب علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے صُرف بیٹیاں تھیں کوئی بیٹا نہ تھا اور حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے صُرف فرزند تھے کوئی دختر ہوئی ہی نہیں اور سیدنا انبیاء

فرمانِ مصطفیٰ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر دس مرتبہ روزہ پاک کا حکم فرمایا اس پر میں نے ہر روز روزہ رکھا۔

حبیبِ خدا **محمد مصطفیٰ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے چار فرزند عطا فرمائے اور چار صاحبزادیاں اور حضرت سیدنا یحییٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے کوئی اولاد ہی نہیں۔

(خزائن العرفان ص ۷۷۷)

## روزہ رکھنے کی مجبوریاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض

مجبوریاں ایسی ہیں جن کے سبب رمضان

السبَّارک میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ مگر یہ یاد رہے کہ مجبوری میں روزہ

مُعاف نہیں وہ مجبوری ختم ہو جانے کے بعد اس کی قہام رکھنا فرض ہے۔ البتہ

قہام کا گناہ نہیں ہوگا۔ جیسا کہ ”بہارِ شریعت“ میں ”دُرِّ مختار“ کے حوالہ سے

لکھا ہے کہ سفر و حمل اور بچہ کو دودھ پلانا اور مرض اور بڑھاپا اور خوفِ ہلاکت و اکراہ

(یعنی اگر کوئی جان سے مار ڈالنے یا کسی عضو کے کاٹ ڈالنے یا سخت مار مارنے کی صحیح و مکمل

دے کر کہے کہ روزہ توڑ ڈال اگر روزہ دار جانتا ہو کہ یہ کہنے والا جو کچھ کہتا ہے وہ کر گزرے گا تو

ایسی صورت میں روزہ فاسد کر دینا یا ترک کرنا گناہ نہیں۔ ”اکراہ سے مراد یہی ہے“

وَقَصَانِ عَقْلٍ اور جہاد یہ سب روزہ نہ رکھنے کے عذر ہیں اِنْ وُجَّهَ سے اگر کوئی

روزہ نہ رکھے تو گناہ گار نہیں۔

(دُرِّ مختار، زُفَّ الْمُحْتَاج ج ۳ ص ۴۰۲)

فرمانِ محکمہ: (ملاحظہ فرمائیے) تم جہاں کی ہو تم پر روزہ رکھو کہ تمہارا روزہ دو گنا ہو۔

**سفر کی تعریف** ۱۔ دورانِ سفر بھی روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ سفر کی مقدار بھی ذہن نشین کر لیجئے۔ پسندی

و مریدی امامِ اہلسنت، اعلیٰ حضرت، مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی تحقیق کے مطابق شرعاً سفر کی مقدار ساڑھے ستاون میل<sup>۵۷</sup> (یعنی تقریباً نوے

کلومیٹر) ہے جو کوئی اتنی مقدار کا فاصلہ طے کرنے کی غرض سے اپنے شہر یا گاؤں کی آبادی سے باہر نکل آیا، وہ اب شرعاً مسافر ہے۔ اُسے روزہ قضاء کر کے رکھنے

کی اجازت ہے اور نماز میں بھی وہ قصر کرے گا۔ مسافر اگر روزہ رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے مگر چار رکعت والی فرض نمازوں میں اُسے قصر کرنا واجب ہے

نہیں کرے گا تو گنہگار ہوگا۔ اور جہالتا (یعنی علم نہ ہونے کی وجہ سے) پوری (چار) پڑھی تو اس نماز کا پھیرنا بھی واجب ہے (ملاحظہ فرمائیے ترمذی ج ۸ ص ۲۷۰)

یعنی معلومات نہ ہونے کی بناء پر آج تک جتنی بھی نمازیں سفر میں پوری پڑھی ہیں ان کا حساب لگا کر چار رکعتی فرض قصر کی نیت سے دو دو لوٹانے ہوں گے۔ ہاں

مسافر کو مقیم امام کے پیچھے فرض چار پورے پڑھنے ہوتے ہیں سنتیں اور وتر لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ قصر صرف ظہر، عصر اور عشاء کی فرض رکعتوں میں کرنا

ہے۔ یعنی ان میں چار رکعت فرض کی جگہ دو رکعت ادا کی جائیں گی۔ باقی سنتوں

فرمانِ مصطفیٰ! (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے نماز میں کسی کو دیر سے جاگ بجا دے گا اسے نماز کے دن میری عتاب ملے گی۔

اور پھر کی رنگتیں پوری ادا کی جائیں گی۔ دوسرے شہریا گاؤں وغیرہ میں پہنچنے کے بعد جب تک پندرہ دن سے کم مدت تک قیام کی نیت تھی مسافر ہی کہلائے گا اور مسافر کے احکام رہیں گے۔ اور اگر مسافر نے وہاں پہنچ کر پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کی نیت کر لی تو اب مسافر کے احکام ختم ہو جائیں گے۔ اور وہ مقیم کہلائے گا۔ اب اسے روزہ بھی رکھنا ہوگا اور نماز بھی قصر نہیں کرے گا۔ سفر کے متعلق ضروری احکام کی تفصیلی معلومات حاصل کرنے کیلئے بہارِ شریعت حصہ چہارم کے باب ”نماز مسافر کا بیان“ کا مطالعہ فرمائیں۔

**معمولی بیماری کوئی مجبوری نہیں!** کوئی سخت بیمار ہو اور اسے روزہ

یادیر میں عفا یا بی کا غماں غالب ہو تو ایسی صورت میں بھی روزہ قضا کرنے کی اجازت ہے۔ (اس کے تفصیلی احکام آگے آرہے ہیں) مگر آج کل دیکھا جاتا ہے کہ معمولی قولہ، بخار یا دوسر کی وجہ سے لوگ روزہ ترک کر دیا کرتے ہیں یا معاذ اللہ مزہل رکھ کر توڑ دیتے ہیں، ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔ اگر کسی صحیح شرعی مجبوری کے بغیر کوئی روزہ چھوڑ دے اگرچہ بعد میں ساری عمر بھی روزے رکھے، اس ایک روزے کی فضیلت کو نہیں پاسکتا۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جب آپؐ کو رمضان میں روزہ رکھنا پڑا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ ایک عظیم کام ہے جس سے اللہ تعالیٰ بہت راضی ہوگا۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے قبل کہ روزہ نہ رکھنے کے**  
**اعذار (یعنی مجبوریوں) کا تفصیلی بیان کیا جائے لفظ ”کرم“ کے تین مخدوف کی**  
**نسبت سے تین احادیث مبارکہ بیان کی جاتی ہیں۔**

**سفر میں چاہے روزہ رکھو، چاہے نہ رکھو**  
 ﷺ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی  
 ہیں، حضرت سیدنا حمزہ بن عُمَرُ وَاَسْلَمُ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت روزے رکھا  
 کرتے تھے۔ انہوں نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوتؐ، پیکرِ جود و  
 سخاوت، سرِ اپارِ رحمت، مُجَوَّبِ رَبِّ الْعِزَّتِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَسْلَمُ رضی اللہ تعالیٰ علیہ والہ  
 وسلم سے دریافت کیا، سفر میں روزہ رکھوں؟ آپؐ مٹی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم  
 نے ارشاد فرمایا: ”چاہے رکھو، چاہے نہ رکھو۔“

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۴۰ حدیث ۱۹۴۳)

**حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، سولہویں**  
**رمضان المبارک کو سورۃ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم**  
**کے ساتھ ہم چھاؤں میں گئے، ہم میں بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے نہ**  
**رکھا۔ نہ تو روزہ داروں نے غیر روزہ داروں پر غیب لگایا اور نہ انہوں نے**

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) حجہ پر روزہ پاک کی نیت کر دے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

اُن پر۔ (صحیح مسلم ص ۵۶۴ حدیث ۱۱۱۶)

حضرت سیدنا انس بن مالک کثمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ کے تاجدار، غریبوں کے غمگسار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ خوشگوار ہے: اللہ عزوجل نے مسافر سے آدھی نماز مُعاف فرمادی۔ (یعنی چار رکعت والی فرض نماز دو رکعت پڑھے) اور مسافر اور دودھ پلانے والی اور حاملہ سے روزہ مُعاف فرمادیا۔ (کہ اجازت ہے اُس وقت نہ رکھیں بعد میں وہ شہداء پوری کر لیں)

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۷۰ حدیث ۷۱۵)

”الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ“

کے تینتیس<sup>۳۳</sup> حُرُوف کی نسبت سے روزہ

نہ رکھنے کی اجازات پر مبنی 33 پیرے

(مگر وہ مجبوری ختم ہوجانے کی صورت میں ہر روزہ کے بدلے ایک روزہ قضا رکھنا ہوگا)

مسافر کو روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار ہے۔ (ردالمحتار ج ۳ ص ۴۰۳)

اگر خود اُس مسافر کو اور اُس کے ساتھ والے کو روزہ رکھنے میں ضرر

(یعنی نقصان) نہ پہنچے تو روزہ رکھنا سفر میں بہتر ہے اور اگر دونوں یا اُن



فروغ مصلیٰ: (ملفوظات، اس طرح) جس سے کتاب میں کچھ بعد یا کچھ قبل غریب زبان میں لکھا گیا ہے اس کو مصلیٰ کہتے ہیں۔

میں سے کسی ایک کو نقصان ہو رہا ہو تو روزہ نہ رکھنا بہتر ہے۔

(ذو المختار ج ۳ ص ۴۰۵)

مسافر نے ضحوة ٹھہری اسے بیشتر اقامت کی اور ابھی کچھ کھایا

نہیں تو روزہ کی نیت کر لینا واجب ہے۔ (الجوهرة النيرة ج ۱ ص ۱۸۶)

مثلاً آپ کا گھر پاکستان کے مشہور شہر حیدرآباد میں ہے اور آپ باب المدینہ کراچی سے حیدرآباد کیلئے چلے اور صبح دس بجے پہنچ گئے اور صبح صادق کے بعد راستے میں کچھ کھایا پینا نہ تھا تو اب روزہ کی نیت کر لیجئے۔

دن میں اگر سفر کیا تو اُس دن کا روزہ چھوڑ دینے کیلئے آج کا سفر عذر

نہیں۔ البتہ اگر دورانِ سفر توڑ دیں گے تو کفارہ لازم نہ آئے گا مگر نماز

ضرور ہوگا۔ (ذو المختار ج ۳ ص ۴۱۶) اور روزہ قضا کرنا فرض رہے گا۔

اگر سفر شروع کرنے سے پہلے توڑ دیا۔ پھر سفر کیا تو (اگر کفارے کے

شرائط پائے گئے تو) کفارہ بھی لازم آئیگا۔ (ایضاً)

اگر دن میں سفر شروع کیا (اور دورانِ سفر روزہ توڑا نہ تھا) اور مکان

پر کوئی چیز بھول گئے تھے اسے لینے واپس آئے اور اب اگر آکر روزہ

توڑ ڈالا تو (شرائط پائے جانے کی صورت میں) کفارہ بھی واجب ہے۔ اگر

۱۔ ضحوة ٹھہری کی تعریف روزے کی نیت کے بیان میں گزر چکی ہے۔

فجر صحت! اصل منہ خالی، دین، اسلام، کلمہ، کراہت سے زود پاک ہو جائے۔ تہہ لکھ و زود پاک چھو تہہ لکھ کاہوں کیلئے طہارت ہے۔

دورانِ سفر ہی توڑ دیا ہوتا تو صرف قضا رکھنا فرض ہوتا جیسا کہ نمبر ۱ میں گورا۔  
(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۷)

کسی کو روزہ توڑ ڈالنے پر مجبور کیا گیا تو روزہ توڑ سکتا ہے مگر صبر کیا تو اجر ملے گا۔ (مجبوری کی تعریف ص ۲۳۴ پر گوری)

(ردالمحتار ج ۳ ص ۴۰۲)

سانپ نے ڈس لیا اور جان خطرے میں پڑ گئی تو روزہ توڑ دے۔

(ردالمحتار ج ۳ ص ۴۰۲)

جن لوگوں نے ان مجبوریوں کے سبب روزہ توڑا ان پر فرض ہے کہ

ان روزوں کی قضا رکھیں اور ان قضا روزوں میں ترتیب فرض

نہیں۔ لہذا اگر ان روزوں کی قضا کرنے سے قبل نفل روزے رکھے

تو یہ نفلی روزے ہو گئے، مگر حکم یہ ہے کہ غدر جانے کے بعد آئندہ

رمضان المبارک کے آنے سے پہلے پہلے قضا رکھ لیں۔ حدیث

پاک میں فرمایا، ”جس پر گزشتہ رمضان المبارک کی قضا باقی ہے اور وہ

نہ رکھے، اُس کے اس رمضان المبارک کے روزے قبول نہ ہوں گے“

(مجمع الزوائد ج ۳ ص ۴۱۰) اگر وقت گزرتا گیا اور قضا روزے نہ رکھے





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیکہ: روزہ صرف ذاتِ تعالیٰ اس کیلئے ایک قرآنِ کریم کا روزہ ہے، روزہ کا روزہ نہیں ہے۔

یہاں تک کہ دوسرا رَمَضان شریف آ گیا تو اب قِضاءِ روزے رکھنے کی بجائے پہلے اسی رَمَضانِ الْمُبَارَك کے روزے رکھ لیجئے۔ قِضاءِ بعد میں رکھ لیجئے۔ بلکہ اگر غیر مریض و مسافر نے قِضاء کی نیت کی جب بھی قِضاء نہیں بلکہ اسی رَمَضان شریف کے روزے ہیں۔

(فَرَمُختار ج ۳ ص ۴۰۵)

**حَمَل** والی یا دودھ پلانے والی عورت کو اگر اپنی یا بچہ کی جان جانے کا صحیح اندیشہ ہے تو اجازت ہے کہ اس وقت روزہ نہ رکھے۔ خواہ دودھ پلانے والی بچہ کی ماں ہو یا دالی، اگرچہ رَمَضانِ الْمُبَارَك میں دودھ پلانے کی نوکری اختیار کی ہو۔ (فَرَمُختار، ردُّ الْمُحتار ج ۳ ص ۴۰۳)

**مُحُوك** اور پیاس ایسی ہو کہ ہلاک کا خوف صحیح ہو یا نقصانِ عَقل کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھیں۔ (فَرَمُختار ردُّ الْمُحتار ج ۳ ص ۴۰۲)

**مَرِیض** کو مَرَض بڑھ جانے یا دیر میں لپٹھا ہونے یا سَئِد رُست کو بیمار ہو جانے کا گُمان غالب ہو تو اجازت ہے کہ اُس دِن روزہ نہ رکھے۔ (فَرَمُختار ج ۳ ص ۴۰۳)

**اِنْ صُورَتوں میں غالب گُمان کی قید ہے، تَخَفٌ وَ تَمَنُّ نَا كافی ہے۔ غالب**

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر روزہ شریف پر اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

گُمان کی تین صورتیں ہیں۔ (۱) پہلی صورت یہ ہے کہ اس کی ظاہری نشانی پائی جاتی ہے (۲) دوسری یہ کہ اس شخص کا ذاتی تجربہ ہے۔ (۳) تیسری یہ کہ کسی مسلمان حاذق (یعنی تجربہ کار اور اپنے فتنِ طب میں ماہر) طبیب مستور یعنی غیر فاسق نے اس کی خبر دی ہو۔ اور اگر نہ کوئی علامت ہو، نہ تجربہ، نہ اس قسم کے طبیب نے اُسے بتایا بلکہ کسی کافر یا فاسق طبیب (مثلاً داڑھی منڈے ڈاکٹر) کے کہنے سے افطار کر لیا یعنی روزہ توڑ ڈالا تو شرائط پائے جانے کی صورت میں قضا کے ساتھ ساتھ کفارہ بھی لازم آئے گا۔ (ردُّ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۴۰۴)

**خیض** یا نفاس کی حالت میں نماز، روزہ حرام ہے اور ایسی حالت میں نماز و روزہ صحیح ہوتے ہی نہیں۔ نیز تلاوتِ قرآن پاک یا قرآن پاک کی آیاتِ مقدّسہ یا اُن کا ترجمہ مٹھو نایہ سب بھی حرام ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۸۸، ۸۹)

**خیض** و نفاس والی کے لئے اختیار ہے کہ مٹھپ کر کھائے یا ظاہر ا۔ روزہ دار کی طرح رہنا اُس پر ضروری نہیں۔ (الْمَوْھَرَةُ النِّیرَةُ ج ۱ ص ۱۸۶)

مگر مٹھپ کر کھانا بہتر ہے خصوصاً خیض والی کے لئے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۵ ص ۱۳۵)



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جب تم میں سے کوئی شخص روزہ رکھتا ہے تو اس کے لیے ایک صدقہ فطر واجب ہے جس کا وزن سات مسکین کے برابر ہو۔

۱۷ شیعہ فانی، یعنی وہ مؤرخ بزرگ جن کی عمر اتنی بڑھ چکی ہے کہ اب وہ بے چارے روز بروز کمزور ہی ہوتے چلے جائیں گے۔ جب وہ بالکل ہی روزہ رکھنے سے عاجز ہو جائیں۔ یعنی نہ اب رکھ سکتے ہیں نہ آئندہ روزے کی طاقت آنے کی امید ہے۔ انہیں اب روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ لہذا ہر روزہ کے بدلہ میں (بطورِ فدیہ) ایک صدقہ فطر (صدقہ فطر کی مقدار دو کلو سے 80 گرام کم گیہوں یا اس کا آٹا یا ان گیہوں کی رقم ہے۔) کی مقدار مسکین کو دیدیں۔

(ترمذی مختار ج ۳ ص ۴۱۰)

۱۸ اگر ایسا بوڑھا گرمیوں میں روزے نہیں رکھ سکتا تو نہ رکھے مگر اس کے بدلے سردیوں میں رکھنا فرض ہے۔ (رد المحتار ج ۳ ص ۴۷۲)

۱۹ اگر فدیہ دینے کے بعد روزہ رکھنے کی طاقت آگئی تو دیا ہو فدیہ یہ صدقہ نقل ہو گیا۔ ان روزوں کی قضا رکھیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۷)

۲۰ یہ اختیار ہے کہ شروعِ رمضان ہی میں پورے رمضان کا ایک دم فدیہ دے دیں یا آخر میں دیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۷)

۲۱ فدیہ دینے میں یہ ضروری نہیں کہ چھتے فدیہ ہوں اتنے ہی مسکین کو



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم روزہ نماز و شریف پڑھے گا میں اس کی قیامت کروں گا۔

الگ الگ دیں۔ بلکہ ایک ہی مسکین کو کئی دن کے بھی دیئے جاسکتے ہیں۔  
(فَرْمُختار ج ۳ ص ۴۱۰)

**نفل** روزہ قضاء شرع کرنے والے پر اب پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے کہ توڑ دیا تو قضا واجب ہوگی۔  
(رَدُّ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۴۱۱)

اگر آپ نے یہ گمان کر کے روزہ رکھا کہ میرے ذمہ کوئی روزہ ہے مگر روزہ شرع کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ مجھ پر کسی قسم کا کوئی روزہ نہیں ہے، اب اگر فوراً توڑ دیا تو مجھ نہیں اور یہ معلوم کرنے کے بعد اگر فوراً نہ توڑا، تو اب نہیں توڑ سکتے، اگر توڑیں گے تو قضا واجب ہوگی۔  
(فَرْمُختار ج ۳ ص ۴۱۱)

**نفل** روزہ قضاء نہیں توڑا بلکہ بلا اختیار ٹوٹ گیا۔ مثلاً دورانِ روزہ عورت کو حیض آ گیا، جب بھی قضا واجب ہے۔

(فَرْمُختار ج ۳ ص ۴۱۲)

**عید الفطر** یا بَقَرُ عید کے چار دن یعنی ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذُو الْحِجَّةِ الْحَرَام میں سے کسی بھی دن کا روزہ نفل رکھا تو (چونکہ ان پانچ دنوں میں روزہ رکنا حرام ہے لہذا) اس روزہ کا پورا کرنا واجب نہیں۔ نہ اس کے توڑنے پر



فروغین مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اس میں کیا ناک کا کلام دوس کے پاس مرد کو پہنچا دیا تو وہ کھڑے ہو کر کھڑے ہوئے۔

**نفل** روزہ زوال کے بعد ماں باپ کی ناراضگی کے سبب توڑ سکتا ہے۔

اور اس میں عَصْر سے پہلے تک توڑ سکتا ہے بعدِ عَصْر نہیں۔

(فَرْمَنْغَار، زِلْمُحَار ج ۳ ص ۴۱۴)

**عورت** بغیر شوہر کی اجازت کے نفل اور مَنّت و قَسَم کے روزے نہ

رکھے اور رکھ لئے تو شوہر خود اسکا ہے مگر توڑے گی تو قَحَاء واجب ہوگی

مگر اس کی قَحَاء میں بھی شوہر کی اجازت دیکار ہے۔ یا شوہر اور اُس

کے درمیان جُدائی ہو جائے یعنی طَلّاقِ بَائِن (طَلّاقِ بَائِن اُس طَلّاق کو کہتے

ہیں جس سے بیوی نکاح سے باہر ہو جاتی ہے، اب شوہر زوج نہیں کر سکتا) دے

دے یا مِر جائے۔ ہاں اگر روزہ رکھنے میں شوہر کا کچھ خرچ نہ ہو، مثلاً وہ

سفر میں ہے یا بیمار ہے یا احرام میں ہے تو ان حالتوں میں بغیر اجازت

کے بھی قَحَاء رکھ سکتی ہے بلکہ وہ مُنْع کرے جب بھی رکھ سکتی ہے۔ البتہ

ان دنوں میں بھی شوہر کی اجازت کے بغیر نفل روزہ نہیں رکھ سکتی۔

(رِذْلُحْمَار ج ۳ ص ۴۱۵)

**رَمَضَانَ الْمُبَارَك اور قَحَاءِ رَمَضَانَ الْمُبَارَك** کیلئے شوہر کی اجازت کی

کچھ ضرورت نہیں بلکہ اُس کی ممانعت پر بھی رکھے۔

(فَرْمَنْغَار، زِلْمُحَار ج ۳ ص ۴۱۵)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس میری عورت کو روزہ رکھنا اور شریف نہ پڑھنا کوئی عمدہ گناہ نہیں ہے۔

اگر آپ کسی کے ملازم ہیں یا اُس کے یہاں مزدوری پر کام کرتے ہیں تو اُس کی اجازت کے بغیر **نفل روزہ** نہیں رکھ سکتے کیوں کہ روزہ کی وجہ سے کام میں سستی آئے گی۔ ہاں۔ اگر روزہ رکھنے کے باوجود آپ باقاعدہ کام کر سکتے ہیں، اُس کے کام میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہوتی، کام پورا ہو جاتا ہے۔ تو اب **نفل روزہ** کی اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ (ردُّ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۱۶)

**نفل روزہ** کیلئے بیٹی کو باپ، ماں کو بیٹے، بہن کو بھائی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ (ردُّ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۱۶)

ماں باپ اگر بیٹے کو روزہ **نفل** سے منع کر دیں اس وجہ سے کہ مَرَض کا اندیشہ ہے تو ماں باپ کی اطاعت کرے۔ (ردُّ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۱۶)

اب ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کے بارہ حروف کی نسبت سے ”۳۱ لیرے“ ان چیزوں کے متعلق بیان کئے جاتے ہیں جن کے کرنے سے صرف قُعاء لازم آتی ہے۔ قُعاء کا طریقہ یہ ہے کہ ہر روزہ کے بدلے رَمَضَانَ الْمُبَارَك کے بعد قُعاء کی نیعت سے ایک روزہ رکھ لیں۔



ضمیمہ منسلک: (اصل فتاویٰ علیہ السلام) میں کے اس پر روزہ رکھنا کسی نے کبھی بعد پا کندن چاہئے وہ منجھ گیا۔

## قضاء کے بارے میں ۱۲ پیرے

یہ گمان تھا کہ حج نہیں ہوئی اور کھایا، پیا یا، جماع کیا بعد کو معلوم ہوا کہ حج ہو چکی تھی تو روزہ نہ ہوا، اس روزہ کی قضاء کرنا ضروری ہے یعنی اس روزہ کے بدلے میں ایک روزہ رکھنا ہوگا۔


(رَدُّ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۳۸۰)


کھانے پر سخت مجبور کیا گیا یعنی اگر او شرمی پایا گیا۔ اب چونکہ مجبوری ہے، لہذا خواہ اپنے ہاتھ سے ہی کھایا ہو صرف قضاء لازم ہے۔ (فَرْقِ مُخْتَار ج ۳ ص ۴۰۲) اس مسئلہ کا خلاصہ یہ ہے کہ کوئی قَتْلُ یا عَضُوکَاتِ ڈالنے یا شدید مار لگانے کی صحت دھمکی دے کر کہے کہ روزہ توڑ ڈال اگر روزہ دار یہ سمجھے کہ دھمکی دینے والا جو کچھ کہہ رہا ہے وہ کر گزرے گا۔ تو اب ”اگر او شرمی“ پایا گیا اور ایسی صورت میں روزہ توڑ ڈالنے کی رخصت ہے مگر بعد میں اس روزہ کی قضا لازمی ہے۔


مَحُول کر کھایا، پیا یا جماع کیا تھا یا نظر کرنے سے انزال ہوا تھا یا اِجْتِلَام ہو یا نئے ہوئی اور ان سب صورتوں میں یہ گمان کیا کہ روزہ جاتا رہا۔ اب قضا آکھایا تو مَرْتَفَعَاءِ فَرَض ہے۔ (فَرْقِ مُخْتَار ج ۳ ص ۳۷۰)






فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار روزہ پاک پر حلفِ خالی اس پر دس تسمیٰ مجتہد ہے۔


 **روزہ کی حالت میں ناک میں دوا چڑھائی تو روزہ ٹوٹ گیا اور اس کی قضا لازم ہے۔**  
(ذکر مختار ج ۳ ص ۳۷۶)

 **شکر، بکھر، (ایسی) مٹی (جو عادتاً نہ کھائی جاتی ہو) رُوئی، گھاس، کاغذ وغیرہ ایسی چیزیں کھائیں جن سے لوگ گھسن کرتے ہوں۔ ان سے بھی روزہ ٹوٹ گیا مگر صرف قضا کرنا ہوگا۔**  
(ذکر مختار ج ۳ ص ۳۷۷)

 **بارش کا پانی یا آؤ لائق میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ گیا اور قضا لازم ہے۔**  
(ذکر مختار ج ۳ ص ۳۷۸)

 **بہت سارا پسینہ یا آنسو نکل لیا تو روزہ ٹوٹ گیا قضا کرنا ہوگا۔ (آینا)**  
 **ٹھکان کیا کہ ابھی تو رات باقی ہے، سحری کھاتے رہے اور بعد میں پتا چلا کہ سحری کا وقت ختم ہو چکا تھا۔ اس صورت میں بھی روزہ گیا اور قضا کرنا ہوگا۔**  
(ردالمحتار ج ۳ ص ۳۸۰)

 **اسی طرح گمان کر کے کہ سورج غروب ہو چکا ہے۔ کھاپی لیا اور بعد میں معلوم ہوا کہ سورج نہیں ڈوبا تھا جب بھی روزہ ٹوٹ گیا اور قضا کریں۔**  
(ردالمحتار ج ۳ ص ۳۸۰)

 **اگر غروب آفتاب سے پہلے ہی مسلمان کی آواز گونج اٹھی یا اذان**



فروغان مصطفیٰ (علیہ السلام) جس نے محمد پر درجہ حرارت پڑا تو ہندو پاک جاننے واسطے کہ میری حالت کی۔

مغرب شروع ہو گئی اور آپ نے روزہ افطار کر لیا۔ اور پھر بعد میں معلوم ہوا کہ سلازن ہوا اذان تو وقت سے پہلے ہی شروع ہو گئے تھے۔ اس میں آپ کا قصور ہو یا نہ ہو بہر حال روزہ ٹوٹ گیا اسے قضاء کرنا ہوگا۔  
(ماعود میں ردالمحتار ج ۳ ص ۳۸۳)

آج کل چونکہ لاپرواہی کا دور دورہ ہے اس لئے ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے روزے کی خود حفاظت کرے۔ سلازن بریڈیو، ٹی. وی. کے اعلان بلکہ مسجد کی اذان پر بھی مکتفاء کرنے کے بجائے خود سحری و افطار کے وقت کی صحیح صحیح معلومات حاصل کرے۔  
وٹو کر رہے تھے پانی ناک میں ڈالا اور دماغ تک چڑھ گیا یا خلق کے نیچے اتر گیا، روزہ دار ہونا یا تھا تو روزہ ٹوٹ گیا اور قضاء لازم ہے۔  
ہاں اگر اس وقت روزہ دار ہونا یا نہیں تھا تو روزہ نہ گیا۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۲)

کفارے کے احکام! مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! رمضان المبارک کا روزہ رکھ کر بغیر کسی صحیح مجبوری کے جان بوجھ کر توڑ دینے سے بعض صورتوں میں صرف قضاء لازم آتی ہے اور

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

بعض صورتوں میں قحطاء کے ساتھ ساتھ کفارہ بھی لازم ہو جاتا ہے۔ اس کے بارے میں چند احکام بیان ہوں اس سے پہلے یہ ذہن نشین کر لیجئے کہ روزہ کا کفارہ کیا ہے۔

**روزہ کے کفارہ کا طریقہ**  
روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ ممکن ہو تو ایک باندی یا غلام آزاد کرے اور یہ نہ کر سکے مثلاً اس کے پاس نہ لونڈی، غلام ہے نہ اتنا مال کہ خرید سکے، یا مال تو ہے مگر غلام میسر نہیں، جیسا کہ آج کل لونڈی غلام نہیں ملتے۔ تو اب پئے وڑ پئے ساٹھ روزے رکھے۔ یہ بھی اگر ممکن نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو پیٹ بھر کر دونوں وقت کھانا کھلائے یہ ضروری ہے کہ جس کو ایک وقت کھلایا دوسرے وقت بھی اُسی کو کھلائے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ساٹھ مساکین کو ایک ایک صدقہ فطر یعنی دو کلو سے 80 گرام کم گیہوں یا اُس کی رقم کا مالک کر دیا جائے۔ ایک ہی مسکین کو اکٹھے ساٹھ صدقہ فطر نہیں دے سکتے۔ ہاں یہ کر سکتے ہیں کہ ایک ہی کو ساٹھ دن تک روزانہ ایک ایک صدقہ فطر دیں۔ روزوں کی صورت میں (دورانِ کفارہ) اگر درمیان میں ایک دن کا بھی روزہ مچھوٹ گیا تو پھر نئے سرے سے ساٹھ روزے رکھنے ہوں گے، پہلے کے روزے شامل

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے چھ روزہ ایک روزہ زور پاک کرنا طاعتِ حق اس پر دس رحمتیں عطا ہے۔

حساب نہ ہوں گے اگرچہ اُنسٹھ رکھ چکا تھا۔ چاہے بیماری وغیرہ کسی بھی عذر کے سبب چھوٹا ہو۔ ہاں عورت کو اگر حیض آجائے تو حیض کی وجہ سے جتنے ناغے ہوئے، یہ ناغے ہمارے نہیں کئے جائیں گے۔ یعنی پہلے کے روزے اور حیض کے بعد والے دونوں مل کر ساٹھ ہو جانے سے کفارہ ادا ہو جائے گا۔

(مُلخص از ردالمحتار ج ۳ ص ۳۹۰)

جو کوئی رات سے ہی روزے کی نیت کر چکا ہو اور پھر صبح یا دن میں کسی بھی وقت بلکہ اگر انتظار سے ایک لمحہ بھی قبل کسی صحیح مجبوری کے بغیر کسی ایسی چیز جس سے طبیعتِ انسانی نفرت نہ کرتی ہو (مثلاً کھانا، پانی، چائے، پھل، بسکٹ، شربت، شہد، مٹھائی وغیرہ وغیرہ) سے عمدہ (یعنی جان بوجھ کر) روزہ توڑ ڈالے تو اب رمہان شریف کے بعد اس روزہ کی قعاء کی نیت سے ایک روزہ رکھنا ہوگا۔ اور پھر اُس کا کفارہ بھی دینا ہوگا۔ جس کا طریقہ گورا۔

**”یا اللہ کرم کر“ کے گیارہ خُروف**

**کسی نسبت سے کفارہ سے مُتعلق 11 پیرے**


رمضان المبارک میں کسی عاقل بالغ مقیم (یعنی جو مسافر نہ ہو) نے ادا کئے روزہ رمہان کی نیت سے روزہ رکھا اور بغیر کسی صحیح مجبوری کے جان




فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہے کہ جو روزہ روزہ دار کو یاد رکھے کہ اس پر سورۃ قیامت نازل فرما ہے۔

بوجھ کر جماع کیا یا گروایا، یا کوئی بھی چیز لذت کیلئے کھائی یا پی تو روزہ ٹوٹ گیا اور اس کی قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔


(رَدُّ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۳۸۸)

 جس جگہ روزہ توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے، اُس میں شرط یہ ہے کہ رات ہی سے روزہ رَمَضَانَ الْمُبَارَك کی نیت کی ہو۔ اگر رُون میں نیت کی اور توڑ دیا تو کفارہ لازم نہیں۔ صرف قضا کافی ہے۔


(الحوہرة النيرة ج ۱ ص ۱۸۰)

 آئی یا بھول کر کھایا یا جماع کیا اور ان سب صورتوں میں اسے معلوم تھا کہ روزہ نہ گیا پھر بھی کھالیا تو کفارہ لازم نہیں۔

(رَدُّ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۳۷۰)

 اِحْتِلَام ہوا اور اسے معلوم بھی تھا کہ روزہ نہ گیا اس کے باوجود کھالیا تو کفارہ لازم ہے۔

(رَدُّ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۳۷۰)

 اپنا تعب ٹھوک کر چاٹ لیا۔ یا دوسرے کا ٹھوک نکل لیا تو کفارہ نہیں مگر محبوب کالذات یا مُعْظَم دینی (یعنی بزرگ) کا تَبْرُك کے طور پر ٹھوک نکل لیا تو کفارہ لازم ہے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۳)



فرمانِ مصطفیٰ: (علیہ السلام) تم جہاں کی ہو مجھ پر زور دے دو کہ ہمارا زور نہ ٹھک پہنچتا ہے۔

**خُروزہ یا خُروز کا چھلکا کھایا۔** اگر خُشک ہو یا ایسا ہو کہ لوگ اس کے کھانے سے گھبن کرتے ہوں، تو **کفارہ** نہیں، ورنہ ہے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۲)


**کچے چاول، باجرہ، منور، مونگ کھائی تو کفارہ لازم نہیں،** یہی حکم کچے ہو کا ہے اور بھنے ہوئے ہوں تو **کفارہ لازم**۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۲)


**سحری** کا نوالہ منہ میں تھا کہ صبح صادق کا وقت ہو گیا، یا بھول کر کھا رہے تھے، نوالہ منہ میں تھا کہ یاد آ گیا، پھر بھی نگل لیا تو ان دونوں صورتوں میں **کفارہ واجب** اور اگر نوالہ منہ سے نکال کر پھر کھالیا ہو تو **مُثْرَفِ قِہَاء واجب** ہوگی **کفارہ** نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۳)


**باری سے بخار آتا تھا اور آج باری کا دن تھا لہذا یہ گمان کر کے کہ بخار آئے گا، روزہ قُصْد اتوڑ دیا تو اس صورت میں کفارہ ساقط ہے** (یعنی کفارہ کی ضرورت نہیں مُثْرَفِ قِہَاء کافی ہے) یوں ہی عورت کو مُعْتَمِن تاریخ پر حیض آتا تھا اور آج حیض آنے کا دن تھا اس نے قُصْد اُروزہ توڑ دیا اور حیض نہ آیا تو **کفارہ ساقط** ہو گیا۔ (یعنی کفارہ کی ضرورت نہیں مُثْرَفِ قِہَاء کافی ہے)۔ (فَرْ مِختار، رَدُّ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۳۹۱)



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جب ہر عین (جمہل عام) کو روزہ پاک پر حاکم فرمایا تو ان کے ہر ایک کے لئے ایک حکم تھا کہ روزہ کیسے رکھنا ہے۔

 اگر دو روزے توڑے تو دونوں کیلئے دو کفارہ دے اگرچہ پہلے کا ابھی کفارہ ادا نہ کیا تھا جبکہ دونوں دو رَمَہان کے ہوں اور اگر دونوں روزے ایک ہی رَمَہان کے ہوں اور پہلے کا کفارہ نہ ادا کیا ہو تو ایک ہی کفارہ دونوں کیلئے کافی ہے۔  
(الحَوْرَةُ النيرة ج ۱ ص ۱۸۲)

 کفارہ لازم ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ روزہ توڑنے کے بعد کوئی ایسا اثر واقع نہ ہوا ہو جو روزہ کے مُنافی ہے یا بغیر اختیار ایسا اثر نہ پایا گیا ہو جس کی وجہ سے روزہ توڑنے کی رخصت ہوتی مثلاً عورت کو اس دن حیض یا نفاس آگیا یا روزہ توڑنے کے بعد اسی دن میں ایسا بیمار ہوا جس میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے تو کفارہ ساقط ہے اور سفر سے ساقط نہ ہوگا کہ یہ اختیاری اثر ہے۔  
(الحَوْرَةُ النيرة ج ۱ ص ۱۸۱)

 جن صورتوں میں روزہ توڑنے پر کفارہ لازم نہیں ان میں شرط ہے کہ ایک بار ایسا ہوا ہو اور معصیت (یعنی نافرمانی) کا قصد (ارادہ) نہ کیا ہو ورنہ ان میں کفارہ دینا ہوگا۔  
(الْمُتَخَارَجُ وَرَدُّ الْمُتَخَارَجِ ج ۳ ص ۴۴۰)

**روزہ برباد ہونے سے بچاؤ!**  
مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! آج کل اسلامی معلومات سے اکثر مسلمان بالکل



فرمانِ مصطفیٰ! (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے کھانا پھر چھوڑ دیا وہ جتنا سہارا دے گا اسے اس کا اجر ہے اور اس کی عبادت ملے گی۔

کورے ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اور ایسی ایسی غلطیاں کرتے ہیں کہ بعض اوقات عبادت ہی ضائع ہو جاتی ہے۔ **افسوس!** کہ اب تمام تر توجہ صرف اور صرف دنیوی علوم و فنون کے حصول پر ہی ہے۔ آہ! اب سنتیں سیکھنے کیلئے، عبادات کے احکامات کی معلومات حاصل کرنے کیلئے ہماری اکثریت کو فرست ہے نہ شوق۔ بلکہ اگر کوئی درد مند **اسلامی بھائی** سمجھانے کی کوشش کرے بھی تو ناگوار گورتا ہے۔ عبادات میں اس قدر غلط باتیں غلط منط ہو گئی ہیں کہ **پناؤ خدا** از دہل! انہیں میں سے **سحری** اور **افطار** بھی ہے۔ ان کے بارے میں بھی بعض لوگ طرح طرح کی باتیں بتاتے ہیں اور پھر اُس پر ضد بھی کرتے ہیں۔ مثلاً **سحری** کے آخری وقت کے بارے میں بعض لوگ کہہ دیتے ہیں، ”جب تک صبح کا اتنا اُجالا پھیل جائے کہ چُونچیاں نظر آنے لگیں اُس وقت تک سحری کا وقت باقی رہتا ہے۔“!!! اسی طرح کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک **فجر کی اذان** کی آواز آتی رہے **سحری** کھانے پینے میں مہیا نہ نہیں اور جہاں کئی کئی اذانوں کی آوازیں آتی ہیں وہاں آخری اذان کی آواز ختم ہونے تک کھاتے پیتے رہتے رہیں۔ عجیب **تماشہ** ہے! ذرا سوچئے تو سہی! اگر آپ ایسی جگہ ہوں جہاں **اذان** کی آواز ہی نہ آئے تو اب کیا کریں گے؟ **اللہ** عزوجل کی عبادت کا ذوق رکھنے والو! اپنی عبادت کو چند





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر زود پاک کی کثرت کر دے تک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

منوں کی غفلت کے سبب برباد مت کیجئے۔ سحری کے بیان میں ص 165 پر بھی سورۃ البقرہ کی یہ آیت مقدّسہ گوری، اس کو پھر پھر ملاحظہ فرمائیے:-

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَبْكُوكَ  
لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ  
الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ لَا تُبْصِرُوا  
الضِّيَاءَ إِلَى الْبَيْتِ

ترجمہ کنزالایمان: اور کھاؤ اور پیو  
یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے  
سُجّیدی کا دُورا سیاہی کے دُورے سے  
پو پھٹ کر۔ پھر رات آنے تک روزے  
(پ ۲ البقرہ ۱۸۷) پورے کرو۔

ظاہر ہے اس آیت مقدّسہ میں نہ چُوٹیوں کا تذکرہ ہے نہ اذان فجر کا۔ بلکہ صبح صادق کا ذکر ہے۔ لہذا اذان کا انتظار نہ کیا کریں، مُعَبَّر نَقْشِ نِظَامِ الْأَوْقَاتِ (نامِ نیل) میں صبح صادق اور غروب آفتاب کا وقت دیکھ کر اُسی کے مطابق سحری و افطار کیجئے۔

اے ہمارے پیارے پیارے اللہ عزوجل ہمیں عین شریعت و سنت کے مطابق ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَك کا احترام کرنے، اس میں روزے رکھنے، خرواج ادا کرنے، تلاوت کلامِ پاک اور نوافل کی کثرت کرنے کی توفیق مرحمت فرما۔ اور ہماری عبادات قبول فرما اور شخص اپنے فضل و کرم سے ہماری مغفرت فرما۔

اٰمِيْنَ بِجَاهِ النَّبِيِّ اَلَا مِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

فروغِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم): جس نے مجھ پر اس مرتبہ زور پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر ستر ہفتیں نازل فرماتا ہے۔

الحمد للہ میں بدل گیا! تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی

ماحول کے کیا کہنے اور مدنی قافلہ کی بھی کیا بات ہے۔ ترغیب کیلئے ملا خطہ ہو۔ شالیمار ٹاؤن (مرکز الاولیاء لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ یوں بیان ہے میں بے حد بگڑا ہوا انسان تھا، فلموں ڈراموں کا رسیا ہونے کے ساتھ ساتھ جوان لڑکیوں کے ساتھ چھیڑ خانیاں، اوباش نوجوانوں کے ساتھ دوستیاں، رات گئے تک ان کے ساتھ آوارہ گردیاں وغیرہ میرے معمولات تھے۔ میری حرکاتِ بد کے باعث خاندان والے بھی مجھ سے کتراتے، اپنے گھروں میں میری آمد سے گھبراتے نیز اپنی اولاد کو میری صحبت سے بچاتے تھے۔ میری گناہوں بھری خواں رسیدہ شام کے صبح بہاراں بننے کی سبیل یوں ہوئی کہ ایک دعوتِ اسلامی والے عاشق رسول کی مجھ پر میٹھی نظر پڑ گئی، اُس نے نہایت ہی شفقت کے ساتھ انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مدنی قافلے میں سفر کی ترغیب دلائی۔ بات میرے دل میں اتر گئی اور میں نے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کی الحمد للہ عزوجل مدنی قافلہ میں عاشقانِ رسول کی صحبتوں نے مجھ پاپی و بدکار کے دل میں مدنی انقلاب برپا کر دیا۔ گناہوں سے توبہ کا تحفہ اور سنتوں بھرے



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم): تم جہاں بھی ہو مجھ پر روزہ پڑھو کہ تمہارا روزہ مجھ تک پہنچتا ہے۔

مَدَنی لباس کا جذبہ ملا، سر پر سبز سبز عمامہ سجا اور میرے جیسا گنہگار وَاَلْفُقُول ستوں کے مَدَنی پھول لٹانے میں مشغول ہو گیا۔ جو عزیز و اقربا دیکھ کر کتراتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب وہ گلے لگاتے ہیں۔ پہلے میں خاندان کے اندر بدترین تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے اب عزیز ترین ہو گیا ہوں۔

جب تک کہ نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا

تُو نے خرید کر مجھے انمول کر دیا

بے نمازیوں میں بیٹھنا کیسیا! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بُری صُحبتوں کا کتنا زبردست

نقصان ہوتا ہے۔ بُری صُحبت میں رہ کر بگڑ جانے والے آدمی پر لوگ ٹھوٹھو کرتے ہیں اور اچھی صُحبتوں کی بھی کیا خوب بَرَکت ہے کہ گناہوں سے بھی بچت ہوتی رہتی ہے اور لوگ بھی مَحَبَّت کرتے ہیں۔ ہمیشہ ایسی صُحبت اختیار کرنی چاہئے جس سے عبادت کا شوق اور سنت پر عمل کرنے کا ذوق بڑھے۔ ہمنشین ایسا ہو جسے دیکھ کر اللہ عزوجل یاد آجائے، اُس کی باتوں سے نیکیوں کی طرف رغبت بڑھے، دنیا کی مَحَبَّت میں کمی اور آخرت کی اُلُفت میں زیادتی ہو۔ مُصاحب ایسا ہو کہ اُس کے سبب اللہ عزوجل اور اُس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ

علیہ والہ وسلم کی صحبت میں اضافہ ہو۔ غیر سنجیدہ حرکتیں کرنے والوں، فیشن پرستوں اور بے نمازیوں کی صحبت سے بچنا چاہئے۔ بے نمازیوں کی بابت پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں میرے آقا علی حضرت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی علیہ نے فرمایا: (بے نمازیوں کو) بہ زنی سمجھائیں ترک نماز و ترک جماعت و ترک مسجد پر قرآن عظیم و احادیث میں جو سخت وعیدیں ہیں بار بار سنائیں جن کے دلوں میں ایمان ہے انھیں ضرور نفع پہنچے گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ پارہ ۲۷ سورۃ الذریت کی آیت نمبر ۵۵ میں ارشاد فرماتا ہے:

وَذِكْرُ قَاتِلِ الذِّكْوَىٰ مَنفَعَةٌ  
 الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٠﴾ (پ ۲۷ الزُّبُرِیت ۵۵)

ترجمہ کنز الایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا  
 مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

**اللہ** کے کلام و احکام یا دلاؤ کہ بیشک ان کا یاد دلا نا ایمان والوں کو نفع دے گا۔ اور جو کسی طرح نہ مانیں اُس پر اگر کسی کا دباؤ ہے اس کے ذریعے سے دباؤ ڈالیں اور یوں بھی باز نہ آئے تو اس سے سلام و کلام، میل جول یک لخت ترک کر دیں، قال اللہ تعالیٰ (یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ پارہ ۷ سورۃ الانعام کی آیت نمبر ۶۸ میں ارشاد فرماتا ہے):

وَمَا يُلْسِنُكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ  
بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٦٨﴾

(پ ۷ الانعام ۶۸)

ترجمہ کنز الایمان: اور جو کہیں تجھے  
شیطان بھلا دے تو یاد آئے پر غالموں کے  
پاس نہ بیٹھ۔

تجزیہ شدہ  
(فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۱۹۱، ۱۹۲)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم): جس نے مجھ پر ایک بار زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## فیضانِ تراویح

### زُروُد شریف کی فضیلت

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

”دعاء آسمان و زمین کے درمیان مُعلق رہتی ہے اس میں سے کچھ بھی اوپر نہیں  
چڑھتا (یعنی دعا قبول نہیں ہوتی) جب تک تو اپنے نبی پر زور و نہ بھیجے۔“

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۸ حدیث ۴۸۶)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

سُنَّتِ کِ  
فِضِیْلَتِ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ رَمَضَانَ الْمُبَارَكَ میں جہاں  
ہمیں بے شمار نعمتیں میسر آئی ہیں انہی میں  
تراویح کی سقّ بھی شامل ہے اور سقّ

کی عظمت کے کیا کہنے! اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سپدہ آمنہ کے کلشن  
کے مہکتے پھول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانِ رحمت نشان



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

ہے، ”جس نے میری سنت سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔“

(جامع ترمذی ج ۴ ص ۳۱۰ حدیث ۲۶۸۷)

**رَمَضَان میں تراویح** سنتِ مؤکدہ ہے اور اس میں کم از کم ایک بار ختمِ قرآن بھی سنتِ مؤکدہ۔ ہمارے امام اعظم سیدنا امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رَمَضَان المبارک میں اکٹھ بار قرآن کریم ختم کیا کرتے۔ تیس دن میں تیس رات میں اور ایک تراویح میں نیز آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے <sup>۴۵</sup> پینتالیس برس عشاء کے وضو سے نمازِ فجر ادا فرمائی۔

ایک روایت کے مطابق امام اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے زندگی میں 55 حج کئے اور جس مکان میں وفات پائی اُس میں سات ہزار بار قرآن مجید ختم فرمائے تھے۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: امام ائمۃ سیدنا امام اعظم (ابو حنیفہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تیس برس کامل ہر رات ایک رکعت میں قرآن کریم ختم

**تلاوت اور اہل اللہ**

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک روزِ پاک یا عشاءِ تعالیٰ اُسے دس مرتبہ پڑھا ہے۔

کیا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج ۷ ص ۴۷۶)

علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، سَلَفُ صَالِحِينَ (رَحِمَهُمُ اللہ العَمِین)

میں بعض اکابرِ دن رات میں دَفَعْتُمْ فرماتے بعض چار بعض آٹھ، میزانِ الشریعہ

از امام عبد الوہاب شِعرانی (قَدِسَ سرُّہ النُّورانی) میں ہے کہ سیدی علی مرصفی قَدِسَ سرُّہ

الرُّبَّانی نے ایک رات دن میں تین لاکھ ساٹھ ہزار خَتَم فرماتے۔ (المیزانُ الشَّرِیعۃ

الکُبَرٰی ج ۱ ص ۷۹) آثار میں ہے، امیرُ الْمُؤْمِنِین حضرت مولائے کائنات، علیُّ

الْمُرْتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وَجْہُہُ الْکَرِیْم بایاں پاؤں رکاب میں رکھ کر قرآن

مجید شروع فرماتے اور دہن (سیدھا) پاؤں رکاب تک نہ پہنچتا کہ کلام شریف خَتَم ہو

جاتا۔ (فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج ۷ ص ۴۷۷) حدیث شریف میں ارشادِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے کہ حضرت سیدِ نَادَاؤُ دَعْلٰی نَبِیْنَا وَ عَلَیْہِ السَّلَام اپنی سواری تیار

کرنے کا حکم فرماتے اور اس سے پہلے کہ سواری پر زین کس دی جائے (یہ) زبور

شریف خَتَم فرمالتے۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۴۴۷ حدیث ۳۴۱۷)

مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکتا ہے کسی کو دس سو آئے کہ ایک دن

میں کئی بار بلکہ لمحہ بھر میں خَتَم قرآن پاک یا خَتَم زبور شریف کیسے ممکن ہے؟ اس کا



فرمانِ مصطفیٰ: (اس حدیث میں ابی سلمہ) نے مجھ پر ہی مرتبہ زود پاک پڑھا تھا خالی اس پر سو مرتبہ نازل فرماتا ہے۔

جواب یہ ہے کہ یہ اولیاء کرام رَحِمَهُمُ اللہ تعالیٰ کی کرامات اور حضرت سیدنا داؤد علیہ السَّلَام عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مُعْجَزہ ہے اور مُعْجَزہ اور کرامت وہی ہیں جو عَادۃُ مُحَال یعنی ناممکن ہوں۔

**حَرْفِ چَبَانَا! افسوس!** آج کل دینی معاملات میں سُستی کا دور دورہ ہے، عموماً تراویح میں قرآن

مجید ایک بار بھی صحیح معنوں میں ختم نہیں ہو پاتا۔ قرآنِ پاک ترتیل کے ساتھ یعنی ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا چاہیے، مگر حال یہ ہے کہ اگر کوئی ایسا کرے تو لوگ اُس کے ساتھ تراویح پڑھنے کیلئے تیار ہی نہیں ہوتے۔ اب وہی حافظ پسند کیا جاتا ہے جو قرآن سے جلد فارغ کر دے۔ یاد رکھیے! تراویح کے علاوہ بھی تلاوت میں حرفِ چا جانا حرام ہے۔ اگر جلدی جلدی پڑھنے میں حافظ صاحب پورے قرآن مجید میں سے صرف ایک حرف بھی چبا گئے تو ختمِ قرآن کی سنت ادا نہ ہوگی۔ لہذا کسی آیت میں کوئی حرف ”چَب“ گایا یا اپنے ”خُرَج“ سے نہ نکلا تو لوگوں سے شرمائے بغیر پلٹ پڑیے اور دُرُست پڑھ کر پھر آگے بڑھئے۔ ایک افسوس ناک اُمَر یہ بھی ہے کہ حفاظ کی ایک تعداد ایسی ہوتی ہے جسے ترتیل کے ساتھ پڑھنا ہی نہیں آتا! تیزی سے نہ پڑھیں تو بے چارے بھول جاتے ہیں! ایسوں کی خدمت میں





فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو کہ ہمارا زور دو مجھ تک پہنچتا ہے۔

ہم دراندہ مدنی مشورہ ہے، لوگوں سے نہ شرمائیں، خدا کی قسم! اللہ عزوجل کی ناراضگی بے حد بھاری پڑے گی لہذا ایلا تاخیر تجوید کے ساتھ پڑھانے والے کسی قاری صاحب کی مدد سے از ابتدا تا انتہا اپنا حفظ درست فرمائیں۔ مد ولین لکھا خیال رکھنا لازمی ہے نیز **مَد، عُنْه، اِظْہَار، اِخْفَا** وغیرہ کی بھی رعایت فرمائیں۔ صاحب بہار شریعت حضرت صدر الشریعہ بذکر الطریقہ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، ”**فروضوں** میں ٹھہر ٹھہر کر قراءت کرے اور **تراویح** میں **مَقْوِیْط** (یعنی درمیانہ) انداز پر اور **رات کے نوافل** میں جلد پڑھنے کی اجازت ہے، مگر ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آ سکے یعنی کم سے کم ”مَد“ کا جو درجہ قاریوں نے رکھا ہے اُس کو ادا کرے ورنہ حرام ہے۔ اس لئے کہ تریل سے (یعنی خوب ٹھہر ٹھہر کر) قرآن پڑھنے کا حکم ہے۔“ (المَثَرُ الْمُخْتَارُ رَدُّ الْمُخْتَارِ ج ۲ ص ۲۶۲)

پارہ ۲۹ سورۃ الْمَزْمَل کی چوتھی آیت میں ارشادِ ربّانی ہے:

**وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیْلًا** ﴿۵﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کمالین علی حاشیہ جلالین کے

۱۔ واو، ی اور الف ساکن کی حرکت موافق ہو تو اس کو مد اور واو ادوری ساکن باقی مفتوح کو لین کہتے ہیں (نصاب التجوید ص ۹ المدیۃ العلویۃ باب المدیۃ)، (یعنی واو کے پہلے پیش ادوری کے پہلے ذیر اور الف کے پہلے ذیر۔)



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے کچھ پڑھ کر چھوٹا ہو گیا اور کچھ پڑھ کر بڑھ گیا اور کچھ پڑھ کر صحت مند رہا اور کچھ پڑھ کر بیمار رہا۔

حوالے سے ”ترتیل“ کی وضاحت کرتے ہوئے نقل کرتے ہیں: ”یعنی قرآن مجید اس طرح آہستہ اور ٹھہر کر پڑھو کہ سننے والا اس کی آیات و الفاظ رکن سکے۔“ (فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج ۶ ص ۲۷۶) نیز فرض نماز میں اس طرح تلاوت کرے کہ جُدا جُدا ہر حرف سمجھ آئے، خرواح میں مَعْوِطَ طریقے پر اور رات کے ٹو اہل میں اتنی تیز پڑھ سکتا ہے جسے وہ سمجھ سکے۔ (ذمُ مختار ج ۱ ص ۸۰) مدارک التنزیل میں ہے: قرآن کو آہستہ اور ٹھہر کر پڑھو، اس کا معنی یہ ہے کہ اطمینان کے ساتھ حُرُوف جُدا جُدا، وقف کی حفاظت اور تمام حرکات کی ادائیگی کا خاص خیال رکھنا ہے ”تَرْتِیلاً“ اس مسئلہ میں تاکید پیدا کر رہا ہے کہ یہ بات تلاوت کرنے والے کے لئے نہایت ہی ضروری ہے۔

(تفسیر مدارک التنزیل ج ۴ ص ۲۰۳، فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج ۶ ص ۲۷۸، ۲۷۹)

**تراویح بغیر اجرت پڑھائے** پڑھنے پڑھانے والوں کو اپنے اندر اخلاص پیدا کرنا ضروری ہے اگر حافظ

اپنی تیزی دکھانے، خوش آوازی کی داد پانے اور نام چکانے کیلئے قرآن پاک پڑھے گا تو ثواب تو دُور کی بات ہے، اَلْناحِبْ جاہ اور ریاکاری کی تباہ کاری میں جا پڑے گا۔ اسی طرح اُجرت کا لین دین بھی نہ ہو۔ طے کرنے ہی کو اُجرت نہیں کہتے بلکہ اگر یہاں تراویح پڑھانے اسی لئے آتے ہیں کہ معلوم ہے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ کو زود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے سعادت ہے۔

کہ یہاں کچھ ملتا ہے اگرچہ طے نہ ہوا ہو تو یہ بھی اُجرت ہی ہے۔ اُجرت رقم ہی کا نام نہیں بلکہ کپڑے یا غلہ وغیرہ کی صورت میں بھی اُجرت، اُجرت ہی ہے۔ ہاں اگر حافظ صاحب اصلاحِ فیت کے ساتھ صاف صاف کہہ دیں کہ میں کچھ نہیں لوں گا یا پردھوانے والا کہہ دے، نہیں دوں گا۔ پھر بعد میں حافظ صاحب کی خدمت کر دیں تو حرج نہیں کہ حدیثِ مبارک میں ہے، اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔ یعنی اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۶ حدیث ۱)

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی بارگاہ میں اُجرت دے کر میت کے ایصالِ ثواب کیلئے

**تِلَاوَتِ ذِکْرِ و نَعْتِ  
کِی اُجرت حرام ہے**

ختمِ قرآن و ذکر اللہ عزوجل کروانے سے مُتَعَلِّق جب اِسْتِغْتَاء پیش ہوا تو جواباً ارشاد فرمایا: ”تِلَاوَتِ قرآن و ذکرِ الہی عزوجل پر اُجرت لینا دینا دونوں حرام ہے۔ لینے دینے والے دونوں گنہگار ہوتے ہیں اور جب یہ فعلِ حرام کے مُرتکب ہیں تو ثواب کس چیز کا اُحْوَات (یعنی مرنے والوں) کو بھیجیں گے؟ گناہ پر ثواب کی اُمید اور زیادہ نَحْت و اِنْفِذ (یعنی شدید ترین جرم) ہے۔ اگر لوگ چاہیں کہ ایصالِ ثواب بھی ہو اور طریقہ جائزہ شُرْعِیہ بھی حاصل ہو (یعنی شرعاً جائز بھی رہے)



فروغِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں سے کتاب علیہ السلام ایک کتاب ہے کہ وہ اس حدیث کے لئے مسخر کر کے دے

تو اُس کی صورت یہ ہے کہ پڑھنے والوں کو گھنٹے دو گھنٹے کے لئے نو کر رکھ لیں اور تنخواہ اتنی دیر کی ہر شخص کی مُعَيَّن (مقرر) کر دیں۔ مثلاً پڑھوانے والا کہے، ”میں نے تجھے آج فلاں وقت سے فلاں وقت کیلئے اس اُجرت پر نو کر رکھا (کہ) جو کام چاہوں گا لوں گا۔“ وہ کہے، ”میں نے قبول کیا۔“ اب وہ اتنی دیر کے واسطے اُجیر (یعنی ملازم) ہو گیا۔ جو کام چاہے لے سکتا ہے اس کے بعد اُس سے کہے فلاں مہینے کے لئے اتنا قرآنِ عظیم یا اس قدر کلمہ طیبہ یا دُرد پاک پڑھ دو۔ یہ صورت جواز (یعنی جائز ہونے) کی ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۱۹۳، ۱۹۴)

اس مبارک فتویٰ کی روشنی میں تراویح کیلئے حافظِ صاحب کی بھی ترکیب ہو سکتی ہے۔ مثلاً مسجد کی کمیٹی والے اُجرت طے کر کے حافظ

**تراویح کی اُجرت کا شرعی حیلہ**

صاحب کو ماہِ رَمَضَانَ المبارک میں نمازِ عشاء کیلئے امانت پر رکھ لیں اور حافظِ صاحب بالتبع یعنی ساتھ ہی ساتھ تراویح بھی پڑھا دیا کریں کیوں کہ رَمَضَانَ المبارک میں تراویح بھی نمازِ عشاء کے ساتھ ہی شامل ہوتی ہے۔ یا یوں کریں کہ ماہِ رَمَضَانَ المبارک میں روزانہ تین گھنٹے کیلئے (مثلاً رات ۱۱:۴۸) حافظِ صاحب کو نوکری کی آفر کرتے ہوئے کہیں کہ ہم جو کام دیں گے وہ کرنا ہوگا، تنخواہ کی رقم بھی

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: من کو کھانا دے دو اور ایک روئے لے لو اور دیکھو روزہ پاک کا صحابہ کون کس طرح ہے۔

بتادیں۔ اگر حافظِ صاحبِ منظور فرمائیں گے تو وہ ملازم ہو گئے۔ اب روزانہ حافظِ صاحب کی ان تین گھنٹوں کے اندر ڈیوٹی لگادیں کہ وہ تراویح پڑھا دیا کریں۔ یاد رکھئے! چاہے امامت ہو یا خطابت، مؤذنی ہو یا کسی قسم کی مزدوری جس کام کیلئے بھی اجارہ کرتے وقت یہ معلوم ہو کہ یہاں اجرت یا تنخواہ کا لین دین یقینی ہے تو پہلے سے رقم طے کرنا واجب ہے، ورنہ دینے والا اور لینے والا دونوں گنہگار ہوں گے۔ ہاں جہاں پہلے ہی سے اجرت کی مقررہ رقم معلوم ہو مثلاً بس کا کرایہ، یا بازار میں بوری لادنے، لے جانے کی فی بوری مزدوری کی رقم وغیرہ۔ تو اب بار بار طے کرنے کی حاجت نہیں۔ یہ بھی ذہن میں رکھئے کہ جب حافظِ صاحب کو (یا جس کو بھی جس کام کیلئے) نوکر رکھا اُس وقت یہ کہہ دینا جائز نہیں کہ ہم جو مناسبت ہو گا دے دیں گے یا آپ کو راضی کر دیں گے، بلکہ صراحتاً یعنی واضح طور پر رقم کی مقدار بتانی ہوگی، مثلاً ہم آپ کو ۱۲ ہزار روپے پیش کریں گے اور یہ بھی ضروری ہے کہ حافظِ صاحب بھی منظور فرمائیں۔ اب بارہ ہزار دینے ہی ہوں گے، چاہے چندہ ہو سکے یا نہ ہو سکے۔ ہاں حافظِ صاحب کو مطالبہ کے بغیر اگر اپنی مرضی سے طے شدہ سے زائد دے دیں تب بھی جائز ہے۔ جو حافظِ صاحبان، یا نعت خوان غیر پیسوں کے تراویح، قرآن خوانی یا نعت خوانی میں حصہ نہیں لے سکتے وہ شرم کی



فرمانِ مصطفیٰ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص تراویح پڑھے اور نماز پڑھے۔

وجہ سے ناجائز کام کا ارتکاب نہ کریں۔ میرے آقا علیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق عمل کر کے پاک روزی حاصل کریں۔ اور اگر سخت مجبوری نہ ہو تو چیلے کے ذریعے بھی رقم حاصل کرنے سے گریز کریں کہ جس کا عمل ہو بے غرض اُس کی جزا کچھ اور ہے۔ ایک امتحان سخت امتحان یہ ہے کہ جو ملنے والی رقم قبول نہیں کرتا اُس کی کافی واہ! واہ! ہوتی ہے اور وہ بے چارہ اپنے آپ کو نہ جانے کس طرح ریا کاری سے بچا پاتا ہوگا! **زہد ہے مقلد!** ایسا جذبہ نصیب ہو جائے کہ بیان کردہ چیلے کے ذریعے رقم حاصل کر لے اور چُپ چاپ خیرات کر دے مگر اپنے قریبی کسی ایک اسلامی بھائی بلکہ گھر کے کسی فرد کو بھی نہ بتائے، ورنہ **ریا کاری** سے بچنا دشوار ہو جائے گا۔ لطف تو اسی میں ہے کہ بندہ جانے اور اُس کا رب غزو و جُل جانے۔

خز و بل

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو کر باخلاص ایسا عطا یا الہی

**ختمِ قرآن** جہاں تراویح میں ایک بار قرآن پاک کی تلاوت کی جائے وہاں بہتر یہ ہے کہ **ستائیسویں شب کو ختم اور رقت** کریں۔ رقت و سوز کے ساتھ **اختتام** و اور یہ احساس

دل کو تڑپا کر رکھ دے کہ میں نے صحیح معنوں میں قرآن پاک پڑھایا سنا نہیں، کوتاہیاں بھی ہوئیں، دل جھنجھی بھی نہ رہی، **إخلاص** میں بھی کمی تھی۔ صد ہزار افسوس!



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پر صوم اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

دُنوی شخصیت کا کلام تو توجہ کے ساتھ سنا جاتا ہے مگر سب کے خالق و مالک اپنے پیارے پیارے اللہ رب العزت عز و جل کا پاکیزہ کلام دھیان سے نہ سنا، ساتھ ہی یہ بھی غم ہو کہ افسوس! اب ماہِ مَضَانِ الْمُبَارَك چند گھنٹیوں کا بہمان رہ گیا، نہ جانے آئندہ سال اس کی تشریف آوری کے وقت اس کی بہاریں لوٹنے کیلئے میں زندہ رہوں گا یا نہیں! اس طرح کے تھوڑی رات جما کر اپنی لاپرواہیوں پر خود کو شرمندہ کرے اور ہو سکے تو روئے اگر روانہ آئے تو رونے کی سی صورت بنائے کہ ایتھوں کی نقل بھی اٹھی ہے۔ اگر کسی کی آنکھ سے مَحَبَّتِ قرآن و فریقِ رَمَضان میں ایک آدھ قطرہ آنسو پک کر مقبول بارگاہِ الہی عز و جل ہو گیا تو کیا بعید کہ اُسی کے صدقے خدائے غفار عز و جل بھی حاضرین کو بخش دے۔

لاج رکھ لے گنہگاروں کی نامِ رَحْمَن ہے ترا یا رب! <sup>نزدِ</sup>  
عیب میرے نہ کھول بکھر میں نامِ ستار ہے ترا یا رب! <sup>عزوجل</sup>  
بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل نامِ غفار ہے ترا یا رب! <sup>نزدِ</sup>  
تو کریم اور کریم بھی ایسا <sup>عزوجل</sup>  
کہہ نہیں جس کا دوسرا یا رب! <sup>عزوجل</sup>

تراویح کی جماعت اللہ کے محبوب، دانائے غیوب،  
مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوبِ عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ  
بدعتِ حَسَنہ ہے علیہ والہ وسلم نے خود بھی تراویح ادا فرمائی

اور اس کو خوب پسند بھی فرمایا: چنانچہ صاحبِ قرآن، مدینے کے سلطان صلی اللہ تعالیٰ علیہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے کہ تراویح میں ہر روز ایک سو نو رکعت کی نماز کرو، جس سے اللہ تعالیٰ تم کو سب کاموں میں کامیاب کرے۔

والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، جو ایمان و طلبِ ثواب کے سبب سے **رمضان** میں **قیام** کرے اُس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (یعنی صغیرہ گناہ) پھر اس اندیشے کی وجہ سے ترکِ فرمائی کہ کہیں اُمت پر (تراویح) فرض نہ کر دی جائے۔ پھر امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (اپنے دورِ خلافت میں) ماہِ رمضان المبارک کی ایک رات مسجد میں دیکھا کہ لوگ جُدا جُدا انداز پر (تراویح) ادا کر رہے ہیں، کوئی اکیلا تو کچھ حضرات کسی کی اقتداء میں پڑھ رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ ان سب کو ایک امام کے ساتھ جمع کر دوں۔ لہذا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا اُمّیّہؓ کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سب کا امام بنا دیا۔ پھر جب دوسری رات تشریف لائے اور دیکھا کہ لوگ باجماعت (تراویح) ادا کر رہے ہیں (تو بہت خوش ہوئے اور) فرمایا، نَعَمْ اَلْبَدْعَةُ هَذِهِ۔ یعنی ”یہ اچھی بدعت ہے۔“

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۵۸ حدیث ۲۰۱۰)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! محبوبِ ربِّ دُوالِحکال عَزَّوَجَلَّ وِصلی اللہ تعالیٰ**

علیہ والہ وسلم کو ہمارا کتنا خیال ہے! انھیں اس خوف سے **تراویح** پر بیٹھتی نہ فرمائی کہ کہیں اُمت پر فرض نہ کر دی جائے۔ اس حدیثِ پاک سے بعض وساوس کا علاج بھی



نور مبین مصنف: (اسلامی تعلیمی اداروں میں) جو کچھ ہندو جمنہ زور دیتے ہیں اس کی نیابت کے لئے اس کی فتوحات کروں گا۔

ہو گیا۔ مثلاً تراویح کی باقاعدہ جماعت سرکارِ نامہ ارسلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بھی جاری فرما سکتے تھے مگر نہ فرمائی اور یوں اسلام میں اچھے اچھے طریقے رائج کرنے کا اپنے غلاموں کو موقع فراہم کیا۔ جو کام شاہِ خمیرِ الّا نام صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے نہیں کیا وہ کام سیدِ ناقاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شخصِ اپنی مرضی سے نہیں کیا بلکہ سرکارِ عالمِ مدرّس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے تاقیامت ایسے اچھے اچھے کام جاری کرتے رہنے کی اپنی حیاتِ ظاہری میں ہی اجازتِ مرحمت فرمادی تھی۔ چنانچہ حضورِ اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ محتشم، شافعِ اُمم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ معظم ہے، ”جو کوئی اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے اُس کو اس کا ثواب ملے گا اور اُس کا بھی جو (لوگ) اس کے بعد اُس پر عمل کریں گے اور اُن کے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا اور جو شخص اسلام میں بُرا طریقہ جاری کرے اُس پر اس کا گناہ بھی ہے اور ان (لوگوں) کا بھی جو اس کے بعد اس پر عمل کریں اور اُن کے گناہ میں کچھ کمی نہ ہوگی۔“

(صحیح مسلم ص ۱۴۳۸ احادیث ۱۰۱۷)

”کرم یا نبی اللہ“ بارہ حروف کی نسبت سے 12 پدعاتِ کسنہ

اس حدیثِ مبارک سے معلوم ہوا، قیامت تک اسلام میں اچھے اچھے نئے

طریقے نکالنے کی اجازت ہے اور اللّٰهُمَّ لَیْلَہُ عَزَّوَجَلَّ نکالے بھی جا رہے ہیں جیسا کہ



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے کچھ روز بعد ۳ بار روزِ پاک پڑھا اس کے دو سال کے کائنات میں ہے۔

﴿۱﴾ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تراویح کی باقاعدہ جماعت کا اہتمام کیا اور اس کو خود اچھی بدعت بھی قرار دیا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سرکارِ مصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وصال ظاہری کے بعد صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی جو اچھا نیا کام جاری کریں وہ بھی بدعتِ حسنہ کہلاتا ہے ﴿۲﴾ مسجد میں امام کیلئے طاق نما محراب نہیں ہوتی تھی سب سے پہلے حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد النبوی الشریف علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں محراب بنانے کی سعادت حاصل کی اس نئی ایجاد (بدعتِ حسنہ) کو اس قدر مقبولیت حاصل ہے کہ اب دنیا بھر میں مسجد کی پہچان اسی سے ہے ﴿۳﴾ اسی طرح مساجد پر ٹنڈ و مینار بنانا بھی بعد کی ایجاد ہے۔ بلکہ کعبے کے منارے بھی سرکارِ مدینہ و صحابہ کرام صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم علیہم الرضوان کے دور میں نہیں تھے ﴿۴﴾ ایمانِ مفصل ﴿۵﴾ ایمانِ مجمل ﴿۶﴾ چھ کلمے ان کی تعداد و ترکیب کہ یہ پہلا یہ دوسرا اور ان کے نام ﴿۷﴾ قرآنِ پاک کے تیس پارے بنانا، اعراب لگانا ان میں رکوع بنانا، رُمو زِ اوقاف کی علامات لگانا۔ بلکہ نقطے بھی بعد میں لگائے گئے، خوبصورت جلدیں چھاپنا وغیرہ ﴿۸﴾ احادیثِ مبارکہ کو کتابی شکل دینا، اس کی اشاد پر جرح کرنا، ان کی صحیح، حسن، ضعیف اور موضوع وغیرہ اقسام بنانا ﴿۹﴾ فقہ، اصول، فقہ و



**فرمانِ مصطفیٰ:** (مسلم ابوالحسن علیہ السلام) اس شخص کی ہاک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور یا کین نہ کرے۔

علم کلام ﴿۱۰﴾ زکوٰۃ و فطرہ سکہ رائے ————— بچ الوقت بلکہ بالتصویر نوٹوں سے ادا کرنا ﴿۱۱﴾ اونٹوں وغیرہ کے بجائے سفینے یا ہوائی جہاز کے ذریعے سفر حج کرنا ﴿۱۲﴾ شریعت و طریقت کے چاروں سلسلے یعنی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی اسی طرح قادری نقشبندی، سہروردی اور چشتی۔

ہمارے بدعت گراہی نہیں ہے | ہو سکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ ان دو احادیث مبارکہ (۱) کھُلْ بَدْعُہ

صَلَاةٌ لَّوْ كُفِّلَ صَلَاةٌ فِي النَّارِ لَعَنِي هَرِدَعْتُ (نئی بات) گمراہی ہے اور ہر  
گمراہی جہنم میں (لے جانے والی) ہے۔ (سُنَنِ النَّسَائِي ج ۲ ص ۱۸۹) (۲) شَرُّ الْأُمُورِ  
مُحَدَّثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ صَلَاةٌ لَعَنِي بِدْرَتِيْن كَامِ نِي طَرِيقِي هِي هَرِدَعْتُ (نئی  
بات) گمراہی ہے۔ (صحیح مسلم ص ۴۳۰ حدیث ۸۶۷)

کے کیا معنی ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ دونوں احادیث مبارکہ حق ہیں۔ یہاں بدعت سے مراد بدعتِ سنیہ (سنیّۃ) یعنی بُری بدعت ہے اور یقیناً ہر وہ بدعت بُری ہے جو کسی سنت کے خلاف یا سنت کو مٹانے والی ہو۔ جیسا کہ دیگر احادیث میں اس مسئلے کی مزید وضاحت موجود ہے چنانچہ ہمارے پیارے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ گمراہ کرنے والی بدعت جس سے اللہ اور



فرمانِ مصطفیٰ: ”مَنْ تَلَا آيَةً مِنْ الْقُرْآنِ فِي رَاثِئِ لَيْلَةٍ مِنْ لَيَالِي رَمَضَانَ، نَزَلَ بِهِ الْمَلَكُ فِي رَأْسِهِ، يَكْتُبُ لَهُ بِهَا ثَمَرَهَا“ (صحیح بخاری)

اس کا رسول راضی نہ ہو تو اس گمراہی والی بدعت کو جاری کرنے والے پر اس بدعت پر عمل کرنے والوں کی مثل گناہ ہے، اسے گناہ مل جانا لوگوں کے گناہوں میں کی نہیں کرے گا۔ (جامع ترمذی ج ۴ ص ۳۰۹ حدیث ۲۶۸۶) ایک اور حدیث مبارک میں مزید وضاحت ملاحظہ فرمائیے چنانچہ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدہ ثناء عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، ”اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنْزَلُ عَنِ الْغُیُوبِ غُزُوجِلْ وَصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ أَخَذَتْ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ.“ (صحیح بخاری شریف ج ۶ ص ۲۱۱ حدیث ۲۶۹۷) یعنی ”جو ہمارے دین میں ایسی نئی بات نکالے جو اس (کی اصل) میں سے نہ ہو وہ مردود ہے۔“ ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا ایسی نئی بات جو سنت سے دُور کر کے گمراہ کرنے والی ہو، جس کی اصل دین میں نہ ہو وہ بدعتِ سیئہ یعنی بُری بدعت ہے جبکہ دین میں ایسی نئی بات جو سنت پر عمل کرنے میں مدد کرنے والی ہو اور جس کی اصل دین سے ثابت ہو وہ بدعتِ حسنہ یعنی اچھی بدعت ہے۔

حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ العزیز

حدیثِ پاک، ”وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ“ کے تحت فرماتے ہیں، جو بدعت کہ اُصول اور قواعدِ سنت کے موافق اور اُس کے مطابق قیاس کی ہوئی ہے (یعنی



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے کسی مرد کو ہوا اور اس نے مجھ پر درود پڑھا نہ چاہتا ہوں بدعت ہو گیا۔

شریعت و سنت سے نہیں لگراتی) اُس کو بدعتِ حسنہ کہتے ہیں اور جو اس کے خلاف ہے وہ بدعتِ ضلالت یعنی گمراہی والی بدعت کہلاتی ہے۔

(أَشِعَّةُ الْمَعَاتِ ج ۱ ص ۱۳۵)

**بدعتِ حسنہ کے بغیر گزارہ نہیں**  
بہر حال اچھی اور بُری بدعات کی تقسیم ضروری ہے ورنہ کئی اچھی اچھی بدعتیں ایسی ہیں کہ اگر ان کو صرف اس لئے ترک کر دیا جائے کہ قرآن

مکمل یعنی شاہِ خیر الانام، صحابہ کرام و تابعینِ عظام، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم و علیہم الرضوان کے اَدوار پر انوار میں نہیں تھیں، تو دین کا موجودہ نظام ہی نہ چل سکے۔ جیسا کہ دینی مدارس، ان میں درسِ نظامی، قرآن و احادیث اور اسلامی کتابوں کی پریس میں چھپائی وغیرہ وغیرہ یہ تمام کام پہلے نہ تھے بعد میں جاری ہوئے اور بدعتِ حسنہ میں شامل ہیں۔ بہر حال ربِّ ذوالجلال و عزوجل کی عطا سے اُس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یقیناً یہ سارے اچھے اچھے کام اپنی حیاتِ ظاہری میں بھی رائج فرما سکتے تھے۔ مگر اللہ عزوجل نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے غلاموں کے لئے ثوابِ جاریہ کمانے کے بے شمار مواقع فراہم کر دیئے اور اللہ عزوجل کے نیک بندوں نے صدقہ جاریہ کی خاطر جو شریعت سے نہیں لگراتی ہیں



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجے۔

ایسی نئی ایجادوں کی دھوم مچادی۔ کسی نے اذان سے پہلے دُرُود و سلام پڑھنے کا رواج ڈالا، کسی نے عید میلادِ منانے کا طریقہ نکالا پھر اس میں چراغاں اور سبز سبز پرچموں اور مرجبا کی دھومیں مچاتے مدنی جلوسوں کا سلسلہ ہوا، کسی نے گیارھویں شریف تو کسی نے اعراسِ بزرگانِ دین دَیْنِہُمُ اللہُ الحَیْس کی بنیاد رکھ دی اور اب بھی یہ سلسلے جاری ہیں سَلِّحْہُمُ اللہُ عَزَّوَجَلَّ دَعْوَتِ اِسْلاَمی والوں نے سنتوں بھرے اجتماعات وغیرہ میں اُذْکُرُوا اللہ! (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرو!) اور صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! (یعنی حبیب پر دُرُود بھیجو!) کے نعرے لگانے کی پائلنٹی ترکیب نکال کر اللہ اللہ اور دُرُود و سلام کی پُر کیف صداؤں کا حسین سماں قائم کر دیا!

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

**سبز گنبد کی نارت** سبز سبز گنبد جس کے دیدار کے لئے ہر عاشق کا دل بے قرار ہوتا اور آنکھ

اشکبار ہو جایا کرتی ہے۔ یہ بھی بدعتِ حسنہ ہے کیوں کہ وہ سرکارِ مصلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم کے وصالِ ظاہری کے سینکڑوں برس بعد بنا ہے۔ اس کی مختصر معلومات بھی حاصل کر لیجئے۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص روزے کے دن کھانا کھائے یا پانی پئے یا عورت کے ساتھ ملے گا وہ اس روزے کو برباد کرے گا۔)

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے روضۃ انور پر سب سے پہلا گنبد شریف ۱۶۷۸ھ (1269ء) میں تعمیر ہوا اور اس پر زرد رنگ کروایا گیا اور وہ پہلا گنبد کہلایا،

پھر مختلف ادوار میں تغیر و تبدل ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ ۸۸۸ھ (1483ء)

میں کالے پتھر سے نیا گنبد بنایا گیا اور اس پر سفید رنگ کروایا گیا۔ عشاق اُس کو قُبَّة

الْبَيْضَا یا ”گنبدِ بیضاء“ یعنی سفید گنبد کہنے لگے۔ ۹۸۰ھ (1572ء) میں

انتہائی حسین گنبد بنایا گیا اور اُس کو رنگ برنگے پتھروں سے سجایا گیا۔ اب اس کا

ایک رنگ نہ رہا۔ غالباً مینا کاری کے دلکش و جاذبِ نظر منظر کے باعث وہ رنگ

برنگا گنبد کہلایا۔ ۱۲۳۳ھ (1818ء) میں از سر نو اس کی تعمیر کی گئی اور اس پر

سبز رنگ کیا گیا۔ جو الْقُبَّةُ الْخَضْرَاءُ یعنی سبز گنبد کے نام سے مشہور ہوا۔ اس

کے بعد اب تک کسی نے اس میں رد و بدل نہیں کیا۔ ہاں سبز رنگ کو یہ سعادت ملتی

رہتی ہے کہ وہ خُذَام کے ہاتھوں اُوپر جا کر لپٹ جاتا ہے۔ گنبدِ خضر اِجود کہ یقیناً قطعاً

بدعتِ خنہ ہے وہ اب دنیا بھر کے مسلمانوں کا مَرَجِّع، آنکھوں کا نور اور دل کا سُور

ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِس کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں دھا سکتی۔ جو اس کو عباداً (یعنی

بعض کی وجہ سے) دھانا چاہے گا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وہ خود ہی مٹ جائے گا۔

گنبدِ خضر اِجود کو سلامت رکھے

دیکھ لیتے ہیں تجھے پیاس بجھا لیتے ہیں



**فرمان مصطفیٰ:** (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھتا بھول گیا وہ جس کا راستہ بھول گیا۔

ان جیسے تمام نوا ایجاد نیک کاموں کی بنیاد وہی حدیث پاک ہے جو **مسلم شریف** کے حوالے سے، ص ۱۳ پر مرقوری جس میں فرمایا گیا ہے، جو کوئی اسلام میں لہجہ طریقتہ جاری کرے اُس کو اس کا ثواب ملیگا اور اُس کا بھی جو اس کے بعد اس پر عمل کریں !۔

۱۔ سلی الشہداء علیہ السلام  
**دیدار مصطفیٰ**  
 ۲۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عقائد و اعمال کی اصلاح اور ضروری معلومات کے حصول کی خاطر

تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی اہل حق کی سنتوں بھری تحریک ہے اس کی ایک ایمان افروز بہار سنئے اور جھومئے پُچانچے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے **تین روزہ بین الاقوامی سنتوں بھرے اجتماع** (ملتان شریف) کے اختتام پر **عاشقانِ رسول** کے بے شمار **مدنی قافلے** سنتوں کی تربیت کیلئے شہر بہ شہر اور گاؤں بہ گاؤں سفر پر روانہ ہوتے ہیں۔ اسی ضمن میں بین الاقوامی اجتماع (۱۴۲۶ھ) سے آگرہ تاج

کالونی (باب المدینہ کراچی) کا ایک مَدَنی قافلہ سفر کرتا ہوا ترکیب کے مطابق ایک

---

۱۔ مفسر شہید حکیم اذہت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ کی کتاب ”مستطاب“ جاء الحق وزهق الباطل ”میں پدعات اور ان کی اقسام وغیرہ کے بارے میں مزید تفصیلات دیکھی جاسکتی ہیں۔





فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک روزِ زود پاک پڑا اللہ تعالیٰ اس پر رحمتِ رحیم ہے۔

مسجد میں قیام پذیر ہوا۔ شب کو جب سب سو گئے تو مَدَنی قافلے میں شریک ایک نئے اسلامی بھائی کی قسمت انگڑائی لے کر جاگ اٹھی اور ان کو خواب میں مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا دیدار ہو گیا۔ وہ بہت خوش ہوئے، دعوتِ اسلامی کی حقیقت کے دل و جان سے متعرف ہو کر مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔

کوئی آیا پا کے چلا گیا کوئی عمر بھر بھی نہ پاسکا  
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

اچھوں سے | ٹٹھے ٹٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے!  
ہاشقانِ رسول کی محبت کی بَرَکت سے ایک خوش قسمت اسلامی بھائی کو تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ

علیہ والہ وسلم کی زیارت ہو گئی۔ لہذا ہمیشہ اچھی محبت اختیار کرنی اور انھوں سے مَحَبَّت رکھنی چاہئے۔ مَدَنی قافلے میں سفر کرنے والے خوش نصیبوں کو انھوں سے مَحَبَّت کرنے کا بہترین موقع نصیب ہو جاتا ہے۔ رضائے الہی عزوجل کیلئے انھوں سے مَحَبَّت رکھنے کے سات فضائل سنئے اور جھوٹے۔ (اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہاں ہیں جو میرے جلال کی وجہ سے آپس میں مَحَبَّت



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں نے تمہیں دس چیزیں زورِ پاک سے منع فرمائی ہیں اور اس پر سزا ہے جہنم۔

رکھتے تھے آج میں اُن کو اپنے سائے میں رکھوں گا آج میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں۔ (صحیح مسلم، ص ۱۳۸۸، حدیث ۲۵۶۶) ﴿۲﴾ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جو لوگ میری وجہ سے آپس میں مَحَبَّت رکھتے ہیں اور میری وجہ سے ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں اور آپس میں ملے جلتے ہیں اور مال خرچ کرتے ہیں اُن سے میری مَحَبَّت واجب ہوگئی۔ (المَوْصُلا، ج ۲ ص ۴۳۹، حدیث ۱۸۲۸)

﴿۳﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو لوگ میرے جلال کی وجہ سے آپس میں مَحَبَّت رکھتے ہیں اُن کیلئے ثور کے دُہر ہو گئے۔ اُنچھاؤ و شہداء اُن پر غُٹھ (یعنی رُحک) کریں گے۔ (شَرْحُ التِّرْمِذِ، ج ۴، ص ۱۷۴، حدیث ۲۳۹۷، دار الفکر بیروت)

﴿۴﴾ دُفُوصُوں نے اللہ کے لئے باہم مَحَبَّت کی اور ایک مشرق میں ہے دوسرا مغرب میں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ دُفُوصُوں کو جُج کرے گا اور فرمائے گا یہی وہ ہے جس سے تُو نے میرے لیے مَحَبَّت کی تھی۔ (شُعَبُ الْاِيْمَان، ج ۶ ص ۴۹۲، حدیث ۹۰۲۲ دار الکتاب العلمیۃ بیروت)

﴿۵﴾ جنت میں یا قوت کے ستون ہیں اُن پر زُندِ جَد کے بالا خانے ہیں وہ ایسے روشن ہیں جیسے چمکدار ستارے لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان میں کون رہے گا فرمایا: وہ لوگ جو اللہ کیلئے آپس میں مَحَبَّت رکھتے ہیں ایک جگہ بیٹھتے ہیں آپس میں ملے ہیں۔



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دے دو کہ ہمارا زور دیکھ کر ہمت نہ ہٹتا ہے۔

﴿شُعَبُ الْإِيمَانِ، ج ۶، ص ۴۸۷، حدیث ۹۰۰۲، دار الکتب العلمیۃ، بیروت﴾ **اللہ**

کیلئے مَحَبَّت رکھنے والے عَزَّوَجَلَّ کے گرد دیا قوت کی گری پر ہوں گے۔ (المعجم

الکبیر ج ۴ ص ۱۵۰، حدیث ۳۹۷۳، دار احیاء التراث العربی، بیروت) ﴿۶۷﴾ جو کسی سے

**اللہ** کے لیے مَحَبَّت رکھے **اللہ** کے لیے دشمنی رکھے اور **اللہ** کے لیے دے

اور **اللہ** کے لیے شُخ کرے اُس نے اپنا ایمان کامل کر لیا۔

(سُنَنِ ابْنِ دَاوُد، ج ۴، ص ۲۹۰، حدیث ۴۶۸۱)

”تراویح پڑھئے اور خُدا و رسول کی رَحمتیں لوٹئے“ کے ۳۵

خُرُوف کی نسبت سے تراویح کے 35 مَدَنی پھول

تراویح ہر عاقل و بالغ اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کیلئے سَنَّتِ مُؤَكَّدہ

ہے۔ (فَرِیْخُ مَخْتَار، ج ۲، ص ۴۹۳) اس کا تَرُک جائز نہیں۔

تراویح کی نیئیں رُکعتیں ہیں۔ سَیِّدُ نَافِعِ رَوَدِی عَظِیْم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد

میں نیئیں رُکعتیں ہی پڑھی جاتی تھیں۔

(السُّنَنِ الْكُبْرَى، بَیْهَقِی ج ۲، ص ۶۹۹، حدیث ۴۶۱۷)

تراویح کی جماعت سَنَّتِ مُؤَكَّدہ عَلَی الْکِفَایہ ہے۔ اگر مسجد کے

سارے لوگوں نے چھوڑ دی تو سب اِسْمَاعِلَات کے مُرَتِیْب ہوئے

(یعنی بُرا کیا) اور اگر چند افراد نے با جماعت پڑھ لی تو تنہا پڑھنے والا



فروغین مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے ہمیں دین کی روشنی دی وہ ایک دعا سے ملاحد کے تیری کائنات علیہ۔

جماعت کی فضیلت سے محروم رہا۔ (مدلیہ ج ۱ ص ۷۰)

**تراویح کا وقت** عشاء کے فرض پڑھنے کے بعد سے صبح صادق تک ہے۔ عشاء کے فرض ادا کرنے سے پہلے اگر پڑھ لی تو نہ ہوگی۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۵)

**عشاء کے فرض و وتر** کے بعد بھی تراویح پڑھی جاسکتی ہے۔ (السنن المنخارج ج ۲ ص ۹۴) جیسا کہ بعض اوقات ۲۹ کو رُؤیت ہلال کی شہادت ملنے میں تاخیر کے سبب ایسا ہو جاتا ہے۔

**مُسْتَعَجَب** یہ ہے تراویح میں تہائی رات تک تاخیر کریں اگر آدمی رات کے بعد پڑھیں تب بھی کراہت نہیں۔ (السنن المنخارج ج ۲ ص ۹۵)

**تراویح** اگر فوت ہوئی تو اس کی قضاء نہیں۔ (السنن المنخارج ج ۲ ص ۹۴)

**بھڑ** یہ ہے کہ تراویح کی نیس رکعتیں رُؤد ذکر کے فک سلام کے ساتھ ادا کرے۔ (السنن المنخارج ج ۲ ص ۹۵)

**تراویح کی نیس رکعتیں** ایک سلام کے ساتھ بھی ادا کی جاسکتی ہیں، مگر ایسا کرنا مکروہ ہے، ہر رُؤر رکعت پر قعدہ کرنا فرض ہے۔ ہر قعدہ میں التَّحِيَّاتُ کے بعد رُؤر و شریف بھی پڑھے اور طاق رکعت (یعنی پہلی، تیسری، پانچویں وغیرہ) میں ثناء پڑھے اور امام تَعُوذُ و تَسْمِیَہ بھی پڑھے۔

(السنن المنخارج ج ۲ ص ۹۶)

**جب رُؤر رکعت** کر کے پڑھ رہا ہے تو ہر رُؤر رکعت پر الگ الگ نیت کرے۔



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر زورِ پاک کی کثرت کرو۔ ہر ایک تمہارے لئے عبادت ہے۔

کرے اور اگر بیس رکعتوں کی ایک ساتھ قیامت کر لی تب بھی جائز ہے۔

(اللمنہج ج ۲ ص ۴۹۴)

بلاغِ تراویح بیٹھ کر پڑھنا مکروہ ہے بلکہ بعض فقہائے کرام رحمہم اللہ

تعالیٰ کے نزدیک تو ہوتی ہی نہیں۔ (اللمنہج ج ۲ ص ۴۹۹)

تراویح مسجد میں باجماعت ادا کرنا افضل ہے۔ اگر گھر میں باجماعت

ادا کی تو ترکِ جماعت کا گناہ نہ ہوا مگر وہ ثواب نہ ملے گا جو مسجد میں

پڑھنے کا تھا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۶) عشاء کے فرض مسجد میں باجماعت

ادا کر کے گھریا ہال وغیرہ میں تراویح ادا کیجئے اگر بلاغِ رشرعی مسجد کے

بجائے گھریا ہال وغیرہ میں عشاء کے فرض کی جماعت قائم کر لی تو ترک

واجب کے گنہگار ہوں گے۔ اس کا تفصیلی مسئلہ فیضانِ سنت کے باب

”پیٹ کا قفلِ مدینہ“ ص ۱۳۵ پر ملاحظہ فرمائیے۔

تابلغِ امام کے پیچھے صرف نابالغان ہی تراویح پڑھ سکتے ہیں۔

بالغ کی تراویح (بلکہ کوئی بھی نماز گنجی کہ نفل بھی) نابالغ کے پیچھے نہیں ہوتی۔

تراویح میں پورا کلام اللہ شریف پڑھنا اور سننا سنتِ مؤکدہ ہے۔

(فتاویٰ رضویہ شریف تحریر شدہ ج ۷ ص ۴۵۸)

فروعین مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس کتاب میں ہم سے ایک حدیث مذکور ہے کہ اگر کوئی شخص تراویح پڑھے تو اس کے لئے

اگر باشرائط حافظ نہ لے سکے یا کسی وجہ سے ختم نہ ہو سکے تو تراویح میں کوئی سی بھی سورتیں پڑھ لیجئے اگر چاہیں تو اَلَمْ تَرَ سے وَالنَّاسِ دُوبَار پڑھ لیجئے، اس طرح نیک رِکْعَتیں یاد رکھنا آسان رہے گا۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۸)

ایک بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ طہجر کے ساتھ (یعنی ادغیٰ آواز سے) پڑھنا سنت ہے اور ہر سورۃ کی ابتدا میں آمین پڑھنا مُسْتَحَب ہے۔ مُتَأَخِّرِین (یعنی بعد میں آنے والے لکھنوائے کرام رَحْمَتُ اللّٰهِ تَعَالٰی) نے خَتَمِ تَرَاوِیْح میں تین بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ شَرِیف پڑھنا مُسْتَحَب کہا نیز بہتر یہ ہے کہ خَتَم کے دن پچھلی رِکْعَت میں اَلَمْ سے مُفْلِحُونَ تک پڑھے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۴، ص ۳۷)

اگر کسی وجہ سے (تراویح) کی نماز فاسد ہو جائے تو جتنا قرآن پاک اُن رِکْعَتوں میں پڑھا تھا اُن کا اعادہ کریں تاکہ خَتَم میں نقصان نہ رہے۔


(عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۸)

امام غزالی سے کوئی آیت یا سورۃ چھوڑ کر آگے بڑھ گیا تو مُسْتَحَب یہ ہے کہ اُسے پڑھ کر پھر آگے بڑھے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۸)





خودمان مصطفیٰ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھے ہرگز تو سزاوارک ہر حے ملک تہاں دیکھ پروردگار پاک ہر مہما تہاں لے گا میں کیلئے عظمت ہے۔


**الگ الگ مسجد میں تراویح پڑھ سکتا ہے جبکہ ختم قرآن میں نقصان نہ ہو۔** مثلاً تین<sup>۳</sup> مساجد ایسی ہیں کہ ان میں ہر روز سوا پارہ پڑھا جاتا ہے تو تینوں<sup>۲</sup> میں روزانہ باری باری حاسکتا ہے۔

دو دھت پر بیٹھنا بھول گیا تو جب تک تیسری کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے  
آخر میں سجدہ سہو کر لے۔ اور اگر تیسری کا سجدہ کر لیا تو چار پوری کر لے  
مگر یہ دو شمار ہوں گی۔ ہاں اگر دو پر قعدہ کیا تھا تو چار ہوں گی۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۸)

۳ **تَمِینِ رُکْعَتِیْنِ پڑھ کر سلام پھیرا اگر دوسری پریٹھا نہیں تھا تو نہ ہوئیں ان**   
 کے بدلے کی دُور رُکْعَتِیْنِ دوبارہ پڑھے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۸)

 سلام پھیرنے کے بعد کوئی کہتا ہے دو ہویں کوئی کہتا ہے تین، تو امام کو جو یاد ہو اُس کا اعتبار ہے، اگر امام خود بھی تذبذب کا شکار ہو تو جس پر اعتماد ہو اُس کی بات مان لے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۷)

۱۲۴ اگر لوگوں کو شک ہو کہ میں ہو میں یا اٹھارہ<sup>۱۸</sup> تو دُور کھٹ تنہا تنہا رہیں۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۷)

۳۵ **افصل** یہ ہے کہ تمام شفقتوں میں قرأت برابر ہو اگر ایسا نہ کیا جب بھی



فرمانِ مصطفیٰ: "مَنْ قَرَأَ فِي رَجُلٍ مِنْكُمْ بِحَرْفٍ مِنْ حَرْفِ الْقُرْآنِ لَيْسَ بِكَافٍ لِقَوْلِهِ قَدْ قَرَأَ الْقُرْآنَ"۔

حرج نہیں اسی طرح ہر فتح (کہ دورِ کثرت پر مشتمل ہوتا ہے اس) کی پہلی اور دوسری کثفت کی قراءت مساوی (یعنی یکساں) ہو دوسری کی قراءت پہلی سے زائد نہیں ہونی چاہئے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۷)

۱۱۷ امام و مقتدی ہر دور کثفت کی پہلی پر **قنطار** پڑھیں (امام اعوذ اور بسم اللہ بھی پڑھے) اور التَّحِيَّات کے بعد دُرودِ وبراہیم اور دُعائیں۔

(درمختار ج ۲ ص ۴۹۸)

۱۱۸ اگر مقتدیوں پر گرانی ہوتی ہو تو تشہد کے بعد اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ پراکتفا کرے۔ (درمختار ج ۲ ص ۴۹۹)

۱۱۹ اگر ستائیسویں کو (یا اس سے قبل) قرآنِ پاک ختم ہو گیا تب بھی آخرِ رَمَعَان تک تراویح پڑھتے رہیں کہ سَبْعِ مَوَکِّدَہ ہے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۸)

۱۲۰ ہر چار رکعتوں کے بعد اتنی دیر آرام لینے کیلئے بیٹھنا مُسْتَحَب ہے جتنی دیر میں چار رکعت پڑھی ہیں۔ اس وقفے کو تَرْوِیْحَہ کہتے ہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۵)

۱۲۱ تَرْوِیْحَہ کے دوران اختیار ہے کہ چپ بیٹھا رہے یا ذکر دُرود اور تلاوت کرے یا تنہا نفل پڑھے (درمختار ج ۲ ص ۴۹۷) یہ تسبیح بھی پڑھ سکتے ہیں۔



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر نور و شریف پڑھا اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

سُبْحَانَ ذِي الْمَلَكُوتِ وَالْمَلَكُوتِ هُ سُبْحَانَ ذِي  
الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبَرِيَّاءِ  
وَالْجَبَرُوتِ هُ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَ  
لَا يَمُوتُ هُ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ  
وَالرُّوحِ هُ اَللّٰهُمَّ اَحْذِنِي مِنَ السَّارَةِ يَا مُجِيرُ  
يَا مُجِيرُ يَا مُجِيرُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

بعض نیکو رشتہ جی ہو چکنے کے بعد پانچواں ترویج بھی مستحب ہے، اگر

لوگوں پر گراں ہو تو پانچویں بار نہ بیٹھے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۰)

بعض مقتدی بیٹھے رہتے ہیں جب امام رکوع کرنے والا ہوتا ہے اُس

وقت کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ منافقین کی مشابہت ہے۔ چنانچہ

سورۃ النساء کی آیت نمبر ۱۴۲ میں ہے، وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ

قَامُوا كَمَثَلِ الْوَرَجِ الْمُرْبَعِ (اور منافق) جب نماز کو کھڑے ہوں تو

بارے جی سے) فرض کی جماعت میں بھی اگر امام رکوع سے اٹھ گیا

تو سجدوں وغیرہ میں فوراً شریک ہو جائیں نیز امام قعدہ اولیٰ میں ہوتے

بھی اُس کے کھڑے ہونے کا انتظار نہ کریں بلکہ شامل ہو جائیں۔

اگر قعدہ میں شامل ہو گئے اور امام کھڑا ہو گیا تو التَّحِيَّاتُ پوری کئے



فروغِ مصلحت! (دل بہ تزلزل اس امر، جسے قرآن مجید، تفسیر، احادیث و کتب معتبرہ نے ایک ہی جگہ مسلمہاں کے کبار ائمہ سے منقول کیا ہے۔)

غیر نہ کھڑے ہوں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۴، ص ۳۶، غنیۃ المصلی ص ۴۱۰)

۳۳۔ **رَمَہان** شریف میں **وُثْر** جماعت سے پڑھنا افضل ہے۔ مگر جس نے عشاء کے فرض بغیر جماعت کے پڑھے وہ **وُثْر** بھی تنہا پڑھے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۴، ص ۳۶)

۳۴۔ ایک امام کے پیچھے عشاء کے فرض، دوسرے امام کے پیچھے **تراویح** اور تیسرے امام کے پیچھے **وُثْر** پڑھے اس میں حَرَج نہیں۔

۳۵۔ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرض و **وُثْر** کی جماعت کرواتے تھے۔ اور حضرت سیدنا اُبَی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

**تراویح** پڑھاتے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۶)

اے ہمارے پیارے پیارے **اللہ** غُزُو جَلِّ! ہمیں نیک، مخلص اور دُرُست پڑھنے والے حافظِ صاحب کے پیچھے اخلاص و دل جمعی کے ساتھ ہر سال **تراویح** ادا کرنے کی سعادت نصیب کرو اور قبول بھی فرما۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْأَمِیْنِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دیکھیں کامریض! ٹھیک ہو گیا! **الْحَمْدُ لِلّٰہِ** غُزُو جَلِّ دُعوتِ اسلامی پر **اللہ** غُزُو جَلِّ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہم ہندو، عیسائی، زورختر، ہر مذہب کی قوم کے لیے رحمت کے رسول ہیں۔

علیہ والہ وسلم کا بے حد کرم ہے۔ بارہا سننے میں آیا کہ ڈاکٹروں نے جن مریضوں کو لا علاج قرار دے دیا ان کا مدنی قافلوں میں ٹھہرے علاج ہو گیا چنانچہ ماری پور (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی نے ایک ایمان افروز واقعہ لکھ کر دیا جس کا مضمون کچھ یوں تھا: ہا کس بے (باب المدینہ کراچی) کے مقیم ایک اسلامی بھائی جو کہ کینسر کے مریض تھے انہوں نے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے میں عاجلانہ رسول کے ساتھ سفر کی سعادت حاصل کی۔ دورانِ سفر بے چارے کافی سہمے ہوئے اور مایوس سے تھے۔ ٹرک کے قافلہ ڈھارس بندھاتے اور ان کیلئے دعائیں بھی فرماتے۔ ایک دن صبح کے وقت بیٹھے بیٹھے اچانک انہیں لے ہوئی اور اُس میں ایک گوشت کی بوٹی خلق سے نکل پڑی! لے کے بعد اُن کو کافی سکون مل گیا۔ مدنی قافلے سے واپسی پر جب ڈاکٹروں سے رجوع کیا اور دوبارہ ٹیسٹ کروائے تو حیرت بالائے حیرت کے مدنی قافلے میں سفر کی برکت سے اُن کا کینسر کا مرض ختم ہو چکا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ بالکل رُوبہ صحت ہو گئے۔

اَلسَّوْدُ کَیْنَسَرُ یَا ہُو دَر دِ کَمَر دِیْگَا مَوَلِیْ حَقًّا، قَافِلَے مِیْن چَلو  
دور بیماریاں، اور پریشانیاں ہوں بَقَعْلِ خُدا، قَافِلَے مِیْن چلو  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# فِيضَانِ لَيْلَةِ الْقَدَرِ

## دُرُودِ شَرِيف کی فضیلت

اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوبِ غُزُو جَل و

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ جُتِ نشان ہے، ”جس نے مجھ پر دن میں ایک  
ہزار مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا، وہ مرے گا نہیں جب تک جنت میں اپنا ٹھکانہ

نہ دیکھ لے۔“ (التَّوْبَةُ وَالتَّوْبَةُ ج ۲ ص ۳۲۸ حدیث ۲۲)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

یٹھے یٹھے اسلامی بھائیو! لَيْلَةُ الْقَدَرِ انتہائی بَرَکت والی رات

ہے اس کو لَيْلَةُ الْقَدَرِ اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں سال بھر کے احکام نافذ کئے

جاتے ہیں۔ یعنی فرشتے رُوحِ سروں میں آئندہ سال ہونے والے مُعاملات لکھتے

ہیں۔ جیسا کہ ”تفسیر صاوی جلد 6 صفحہ نمبر 2398 پر ہے، ”أَيُّ أَظْهَارَ هَا فِي

فرمانِ مصطفیٰ: (اسل بخال علیہ السلام) جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھا بھول گیا وہ جہنم کا رات بھول گیا۔

ذَوَاوِیْنِ الْمَلَائِکَةِ الْاَعْلٰی - ترجمہ: اے (یعنی امورِ تقدیر کو) مقررِ فرشتوں کے رجسٹروں میں ظاہر کر دیا جاتا ہے۔ اور بھی مُتَعَدِّدُ شُرَافَتِیْنِ اِسْ مُبَارَکِ رَاتِ کو حاصل ہیں۔ مُقَسَّمِ شَہِیْرِ حَکِیْمِ الْاُمَمِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: ”اِسْ شَبْ کَوِیْلَةُ الْقَدْرِ چند و جوہ سے کہتے ہیں ﴿۱﴾ اِسْ میں سالِ آئندہ کے اُمور مقرر کر کے ملائکہ کے سپرد کر دیئے جاتے ہیں۔ قَدْرٌ بمعنی تقدیر یا قَدْرٌ بمعنی عزت یعنی عزت والی رات ﴿۲﴾ اِسْ میں قَدْرُ الْاَقْرَانِ پاک نازل ہوا ﴿۳﴾ جو عبادت اِسْ میں کی جاوے اُس کی قَدْر ہے ﴿۴﴾ قَدْرٌ بمعنی تنگی یعنی ملائکہ اِسْ رات میں اِسْ قَدْر آتے ہیں کہ زمین تنگ ہو جاتی ہے۔ اِنْ وُجُوہ سے اِسْ شَبْ قَدْرٌ یعنی قَدْرُ الْاَقْرَانِ رات کہتے ہیں۔“ (مواعظِ نعبیہ ص ۶۲)

بخاری شریف کی حدیث میں ہے، ”جس نے اِسْ رات میں ایمان اور اخلاص کے ساتھ قیام کیا تو اِسْ کے عمر بھر کے گزشتہ گناہ مُعَاف کر دیئے جائیں گے۔“ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۶۰ حدیث ۲۰۱۴)

لہذا اِسْ مُقَدَّسْ رات کو ہر گز ہرگز غفلت میں نہیں گزارنا چاہیے۔ اِسْ رات عبادت کرنے والے کو ایک ہزار ماہ یعنی 83 سال 4 ماہ سے زیادہ عبادت کا ثواب



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے محمد پر ایک بار اور پاک چہرہ خدا تعالیٰ اس پر بارہ مرتبہ کہتا ہے۔

جِ رَاسِیَ سَالِ چار ماہ سے بھی زیادہ عبادت کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔ اور اس ”زیادہ“ کا علم اللہ عزوجل جانے یا اس کے بتائے سے اُس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جانیں کہ کہتا ہے۔ اس رات میں حضرت سیدنا جبریل (علیہ السلام) اور فرشتے نازل ہوتے ہیں اور پھر عبادت کرنے والوں سے مصافحہ کرتے ہیں۔ اس مبارک شب کا ہر ایک لمحہ سلامتی ہی سلامتی ہے اور یہ سلامتی صبح صادق تک برقرار رہتی ہے۔ یہ اللہ عزوجل کا خاص الخاص کرم ہے کہ یہ عظیم رات صرف اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صدقے میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اُمت کو عطا کی گئی ہے۔ اللہ عزوجل قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:-

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ترجمہ کنز الایمان: اللہ (عزوجل) کے نام سے شروع جو بیعتِ مہربان رحمت والا۔  
 اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ تَنْزِيلُ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ فِيهَا يٰۤاٰدِن رَّبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرِ جبریل (علیہ السلام) اُترتے ہیں اپنے رب کے حکم سے، ہر کام کیلئے، وہ سلامتی ہے صبحِ سلمِ شہیٰ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ  
 ترجمہ کنز الایمان: اللہ (عزوجل) کے نام سے شروع جو بیعتِ مہربان رحمت والا۔  
 اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ تَنْزِيلُ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ فِيهَا يٰۤاٰدِن رَّبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرِ جبریل (علیہ السلام) اُترتے ہیں اپنے رب کے حکم سے، ہر کام کیلئے، وہ سلامتی ہے صبحِ سلمِ شہیٰ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ

چمکتے تک۔

(پ ۳۰ سورۃ القدر)



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھ پر سورۃ مجیدہ نازل فرمائی۔ اس پر اللہ تعالیٰ اس سورۃ میں ۲۳۹۸ فرشتے بھیجے۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قَدْر کس قَدْر اہم رات ہے کہ اس کی شانِ مبارک میں اللہ عزوجل نے پوری ایک سورت نازل فرمائی۔ جسے ابھی آپ نے ملاحظہ کیا۔ اس سورۃ مبارکہ میں اللہ عزوجل نے اس مبارک رات کی کئی خصوصیات ارشاد فرمائی ہیں۔**

مفسرین کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ اسی سورۃ قدر کے ضمن میں فرماتے ہیں: ”اس رات میں اللہ عزوجل نے قرآن مجید کو لوح محفوظ سے آسمانِ دنیا پر نازل فرمایا اور پھر تقریباً 23 برس کی مدت میں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اسے بخیر و برکت نازل کیا۔“

(از تفسیر صاوی ج ۶ ص ۲۳۹۸)

**سرکارِ رنجیدہ ہو گئے** ”تفسیر عریزی“ میں ہے کہ جب ہمارے میٹھے میٹھے آقا مکی مدنی مصطفیٰ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کی امتوں کی طویل عمروں اور اپنی امت کی قلیل عمروں کو ملاحظہ فرمایا تو غمخوارِ امت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک دل شفقت سے بھر آیا اور سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رنجیدہ ہو گئے کہ میرے امتی اگر خوب خوب نیکیاں کریں جب بھی ان کی برابری نہیں کر سکیں گے۔ چنانچہ اللہ عزوجل کی رحمت جوش پر آئی اور اُس نے اپنے پیارے



فرمانِ مصطفیٰ: (علیہ السلام) تم جہاں کی ہونچ پر زور دے سو کہ تمہارا زور دھجک جھٹکتا ہے۔

حَبِيبُ مَلِی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو لَئِلَةُ الْقَدَرِ عطا فرمائی۔

(تفسیر عزیزی ج ۴ ص ۴۳۴)

## ایمانِ افروز حکایت

سُورَةُ قَدَرِ کا شانِ نَوول بیان کرتے ہوئے بعض مُفْتَرِین

کرام نے ایک نہایت ہی ایمانِ افروز حکایت بیان کی ہے۔ اس کا مضمون کچھ اس طرح ہے، کہ حضرت فُتْمُون رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہزار ماہ اس طرح عبادت کی کہ رات کو قیام اور دن کو روزہ رکھنے کے ساتھ ساتھ اللہ غُزُو جَلَّی کی راہ میں کُفَّار کے ساتھ جہاد بھی کرتے۔ وہ اس قَدَر طاقور تھے کہ لوہے کی وَزَنی اور مضبوط زنجیروں کو اپنے ہاتھوں سے توڑ ڈالتے تھے۔

کُفَّارِ نَاجِحِی نے جب دیکھا کہ حضرت فُتْمُون رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ پر کوئی بھی

خربہ کار گرنے نہیں ہوتا تو باہم مشورہ کرنے کے بعد بہت سارے مال و دولت کا لالچ دیکر آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ کی زُوج کو اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ کسی رات نیند کی حالت میں پائے تو انہیں نہایت ہی مضبوط زنجیروں سے خوب اچھی طرح جکڑ کر ان کے حوالے کر دے۔ چنانچہ بے وقایہ یوں نے ایسا ہی کیا۔ جب آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ بیدار ہوئے اور اپنے آپ کو زنجیروں سے بندھا ہوا پایا تو فوراً اپنے اعضاء کو







فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرے ایک پر چارے کے ثمرات ہے۔

مجھ پر دُنیا کی کوئی چیز آخر نہیں کر سکتی مگر ہاں، ”میرے سر کے بال“۔ چالاک عورت ساری بات سمجھ گئی۔

آہ! اُسے دُنیا کی مَحَبَّت نے اندھا کر دیا تھا۔ آخر ایک بار مَوْقَعہ پا کر اُس نے آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) ہی کے اُن آٹھ کیسُوؤں سے باندھ دیا جن کی درازی زَمین تک تھی۔ (یہ اگلی امت کے بزرگ تھے۔ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سَنَّتِ گیسو زیادہ سے زیادہ شانوں تک ہے) آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آنکھ کھلنے پر بڑا زور لگایا مگر آزاد نہ ہو سکے۔ دُنیا کی دولت کے نُشہ میں ہدِ مست بے وفا عورت نے اپنے نیک اور پارِ سا شوہر کو دشمنوں کے حوالے کر دیا۔

کفارِ بدِ اطوار نے حضرت فُتُمُون (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو ایک سُون سے باندھ دیا اور اِنجھائی بے دردی اور سُنْفا کی سے اُن کے ناک، کان کاٹ ڈالے اور آنکھیں نکال لیں۔ اپنے ولیِ کامل کی بے کسی پر رُبُّ الْجَزْءِ عَزَّوَجَلَّ کی غیرت کو جوش آیا۔ قہرِ قہارِ وَعَصَبِ بَلَدِ لَدُنْہِ نے ظالم کافروں کو دُزَمین کے اندر دھنسا دیا اور دُنیا کے لالچ میں آ کر بے وفائی کرنے والی بد نصیب بیوی پر قہرِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ کی بجلی گری اور وہ بھی خاکستر ہو گئی۔

(ماعود از مِکاشَفَةُ الْقُلُوبِ ص ۳۰۶)



قرآن مصطفیٰ (رحمۃ اللہ علیہ) میں، جس کے باب نمبر ۲۷۷، آیت نمبر ۱۸۰، میں ہے کہ: ”وَمَا تَسْأَلُهُمْ فِيهَا نَكَبٌ وَلَا نَمُوكٌ وَلَا عِلٌّ وَلَا فَجَسٌ“

**ہماری عمر بہن تو بہت قلیل ہیں**  
حضراتِ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے جب حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عبادات و جہاد و تکالیف و مصائب کا تذکرہ سنا

تو انہیں حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر بڑا رشک آیا اور مانگوں، آقائے رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں عرض کی، ”یا رسول اللہ عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ہمیں تو بہت تھوڑی عمریں ملی ہیں۔ اس میں بھی کچھ حصہ نیند میں گزرتا ہے تو کچھ طلبِ معاش میں، کھانے پکانے میں اور دیگر امورِ دنیوی میں بھی کچھ وقت صرف ہو جاتا ہے۔ لہذا ہم تو حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرح عبادت کر ہی نہیں سکتے۔ یوں بنی اسرائیل ہم سے عبادت میں بڑھ جائیں گے۔“

امت کے غمخوار آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یہ سن کر غمگین ہو گئے۔ اُسی وقت حضرت سیدنا حمزہ علیہ السلام حاضرِ خدمتِ بابرکت ہوئے اور اللہ عز و جل کی جانب سے سورۃ قلریش کی اور تسلی دے دی گئی کہ پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رنجیدہ نہ ہوں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی امت کو ہم نے ہر سال میں ایک ایسی رات

فورانِ مصطفیٰ: اسلئے قبل ہی اس مسلم کو جو عذہ پاک پر غلے نہ دیکھ سکا وہ عذہ پاک پر صاف ہونے کا سونپ لیا کرتا ہے۔

عنایت فرمادی کہ اگر وہ اُس رات میں میری عبادت کریں گے تو  
حضرت فتنون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہزار ماہ کی عبادت سے بھی بڑھ  
جائیں گے۔  
(ماعوذ از تفسیر عزیزی ج ۴ ص ۴۳۴)

اے ہمیں قدر کہاں؟ اللہ اکبر غزوہ! میرے بیٹھے بیٹھے  
اسلامی بھائیو! اُخداے رحمن غزوہ! اپنے محبوبِ ذیشان، رَحْمَتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اُمت پر کس قدر مہربان ہے  
اور اُس نے ہم غلاموں پر ہمارے بیٹھے بیٹھے آقا محی آخِر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم  
کے صدقے کس قدر عظیم الشان احسان فرمایا کہ اگر فَبِ قَدَر میں عبادت  
کر لیں تو ایک ہزار ماہ سے بھی زیادہ کی عبادت کا ثواب پالیں۔ مگر آہ! ہمیں  
فَبِ قَدَر کی قدر کہاں! ایک صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی تو تھے کہ اُن کی حسرت پر  
ہم سب کو اتنا بڑا انعام بغیر کسی خواہش کے مل گیا۔ اُنہوں نے تو اس کی قدر بھی  
کی مگر ہم ناقدروں کو تو عبادت کی فرصت ہی نہیں ملتی۔ آہ! ہر سال ملنے والے اس  
عظیم الشان انعام کو ہم غفلت کی نذر کر دیتے ہیں۔

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! شبِ قدر کی دل میں  
عظمت بڑھانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر  
مدنی انعامات کے کارڈ کی برکت  
غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول



فرومان مصطفیٰ ﷺ ہر ایک مرتبہ روزہ رکھتا ہے اور نماز کی ایک رکعت اور کھانا پکڑتا ہے۔

سے ہر دم وابستہ رہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سنتوں بھری زندگی گزارنے کیلئے عبادات و اخلاقیات کے تعلق سے اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63 اور طلبہ علم دین کیلئے 92 دینی طالبات کیلئے 83 اور مَدَنی مَنوں اور مَنوں کیلئے 40 مَدَنی اِنعامات سُوالات کی صورت میں مُرتَّب کئے گئے ہیں۔ فکرِ مہینہ (یعنی اپنے اعمال کا مُجاہدہ) کرتے ہوئے روزانہ مَدَنی اِنعامات کا کارڈ پُر کر کے دعوتِ اسلامی کے مقامی ذمہ دار کو ہر مَدَنی ماہ یعنی اسلامی مہینے کی ابتدا ہی 10 تاریخ کے اندر اندر جمع کروانا ہوتا ہے۔ مَدَنی اِنعامات نے نہ جانے کتنے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا کر دیا ہے! اس کی ایک جھلک ملاحظہ ہو چٹانچہ نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح کا بیان ہے: علاقے کی مسجد کے امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہیں، انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو مَدَنی اِنعامات کا ایک کارڈ تحفے میں دیا۔ وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اس مختصر سے کارڈ میں ایک مُسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولہ دے دیا گیا ہے! مَدَنی اِنعامات کا کارڈ ملنے کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اُن کو نماز کا جذبہ ملا اور نماز باجماعت کی ادائیگی کے لئے مسجد میں حاضر ہو گئے اور اب پانچ وقت کے نمازی بن چکے ہیں، وارثی مبارک بھی



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر روزِ درخشاں پر محمد اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

سجائی اور مَدَنی اِنعامات کا کارڈ بھی پُر کرتے ہیں۔

مَدَنی اِنعامات کے عامل پہ ہر دم ہر گھڑی  
یا الہی! خوب برسا رحمتوں کی ٹو جھڑی

ٹھٹھے ٹھٹھے اسلامی بھائیو! مَدَنی اِنعامات  
کا کارڈ پُر کرنے والے کس قدر خوش قسمت  
راکیلے بشارتِ عظمیٰ ہوتے ہیں اس کا اندازہ اس مَدَنی بہار

سے لگائیے چنانچہ حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس  
طرح حَلَفِہ بیان ہے کہ ماہِ رَجَبِ الْکَرِیْم ۱۴۲۶ھ کی ایک شب مجھے خواب  
میں مصطفیٰ جانِ رَحْمَتِ مَلِی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت کی عظیم سعادت ملی۔  
نہمائے مبارکہ کو بخشش ہوئی اور رَحْمَت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب  
پائے: جو اس ماہِ روزانہ پابندی سے مَدَنی اِنعامات سے مُعَلِّقِ کَلْبِ  
مدینہ کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی مغفرت فرمادے گا۔

مَدَنی اِنعامات کی بھی مرحبا کیا بات ہے

قرودیل

قُرْبِ حَقِّ کے طالبوں کے واسطے سوغات ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ



فرمانِ مصطفیٰ: (علی رضی اللہ عنہ) جب قہر طعن (یعنی اسلام اور دین) کو ہلکا کر دے تو پھر کبھی چوبیس تک میں تمام جہانوں کے بے رسول ہوں۔

تمام بھلائیوں سے محروم کون؟

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک بار جب ماورمعمان شریف تشریف لایا تو سلطان دو جہان، مدینے کے سلطان،

رحمتِ عالمیان، سرورِ دیشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارے پاس ایک مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے جو شخص اُس رات سے محروم رہ گیا، گویا تمام کی تمام بھلائی سے محروم رہ گیا اور اُس کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا مگر وہ شخص جو ہفتہ محروم ہے۔“

(مُسْنَنِ ابْنِ مَاجَه ج ۲ ص ۲۹۸ حدیث ۱۶۴۴)

**ایک ہزار شہزادے** | **سُورَةُ الْقَدْرِ** کا ایک اور شانِ نڈول مشہور تابعی حضرت سیّدنا کعبہ لا حبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے مقبول ہے۔ چنانچہ سیدنا کعب اللہ خبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں ایک نیک خصلت بادشاہ تھا۔ **اللہ** عزوجل نے اُس زمانے کے نبی علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ فلاں سے کہو کہ اپنی تمنا بیان کرے۔ جب اس کو پیغام ملا تو اس نے عرض کی: ”اے میرے رب عزوجل میری تمنا ہے کہ میں اپنے مال، اولاد اور جان کے ساتھ جہاد کروں۔“ **اللہ** عزوجل نے اسے ایک ہزار لڑکے عطا فرمائے۔ وہ اپنے ایک ایک شہزادے کو اپنے مال کے ساتھ لشکر کیلئے تیار کیا کرتا اور پھر اسے

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جو عہد ہندو عہد اور عہد عربیہ عہد میں قیامت کے دن اس کی عطا ہوگا۔

**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں مجاہد بنا کر بھیج دیتا۔ وہ ایک ماہ جہاد کرتا اور شہید ہو جاتا۔ پھر دوسرے شہزادے کو لشکر میں حیار کرتا تو ہر ماہ ایک شہزادہ شہید ہو جاتا۔ اس کے ساتھ ساتھ بادشاہ رات کو قیام کرتا اور دن کو روزہ رکھا کرتا۔ ایک ہزار مہینوں میں اس کے ہزار شہزادے شہید ہو گئے۔ پھر خود آگے بڑھ کر جہاد کیا اور شہید ہو گیا۔ لوگوں نے کہا کہ اس بادشاہ کا مرتبہ کوئی شخص نہیں پاسکتا۔ تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی کہ **لَيْلَةُ الْقَدَرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ** (ترجمہ کنز الایمان: شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر) یعنی اس بادشاہ کے ہزار مہینوں سے جو کہ اس نے رات کے قیام، دن کے روزوں اور مال، جان اور اولاد کے ساتھ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں جہاد کر کے گزارے اس سے بہتر ہے۔

(تفسیر قرطبی ج ۲۰ پ ۳۰ ص ۱۲۲)

**ہزار شہزادوں کی بادشاہت**  
حضرت سیدنا ابو بکر و راق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ سیدنا سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملک میں پانچ سو شہر تھے اور سیدنا ذوالقرنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملک میں بھی پانچ سو شہر۔ یوں ان دونوں کی ملک میں ایک ہزار شہر ہوئے۔ تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اس رات کے عمل کو جو اسے پائے اُس کیلئے ان دونوں کی ملک سے بہتر بنایا ہے۔

(تفسیر قرطبی ج ۲۰ پ ۳۰ ص ۱۲۲)





فَرَحَانِ مَسْكُونَةٍ (اسلامی تعلیم) جس نے مجھ پر دُشمنہ دوسرا دُشمن کا پرچم اُڑا دیا ہے۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یہ رات ہر طرح سے خیریت و سلامتی کی

ضامن ہے۔ یہ رات اَوَّل تا آخِرِ رَحْمَتِ ہِی رَحْمَتِ ہِی ہے۔ مُقَرَّر تین کرام رَحْمَتُہُمُ اللہ

تعالیٰ فرماتے ہیں، ”یہ رات سانپ و بچھو، آفات و بکلیات اور شیاطین سے بھی محفوظ

ہے اس رات میں سلامتی ہی سلامتی ہے۔“

یٰ رُولِیَّتْ ہے کہ فَبْ قَدَرِ مِیْسِدْ رُفَا الْمُتَنَهِّی کے

**پرچم کُشائی** فرشتوں کی فوج حضرت حمیریل علیہ السلام کی

سرمداری میں زمین پر اُترتی ہے، اور اُن کے ساتھ چار جہنڈے ہوتے ہیں،

ایک جہنڈا اخضر انور، شافعِ مَحْشَر، مدینے کے تاجور مٹی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی

قَبْرِ مَنُور پر، ایک جہنڈا بیضِ اَلْمُقَدَّس کی بھت پر۔ اور ایک جہنڈا اکبرہ مُعْظَمہ

کی بھت پر، ایک جہنڈا اطوارِ سینا پر لہراتے ہیں پھر یہ فرشتے مسلمانوں کے

گھروں میں تشریف لے جا کر ہر مؤمن مرد و عورت کو سلام کرتے ہیں اور کہتے ہیں،

سلام عَزَّوَجَلَّ (سلام اللہ عزوجل کا معناتی نام ہے) تم پر سلامتی بھیجتا ہے۔ مگر جن

گھروں میں شرابی یا خمری کا گوشت کھانے والا یا بلا وجہ شرعی اپنی رشتہ داری

کاٹ دینے والا رہتا ہو ان گھروں میں یہ فرشتے داخل نہیں ہوتے۔“

(تفسیر صاوی ج ۶ ص ۲۴۰۱)

ایک رُولِیَّت میں یہ بھی ہے کہ ”ان فرشتوں کی تعداد دُروئے زمین کی



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس شخص کی ناک خاک آلودہ جس کے پاس لبرلاک اور لبرلاک ہو وہ مجھ پر ازاد پاک نہ ہے۔

کنکریوں سے بھی زیادہ ہوتی ہے اور یہ سب سلام و رحمت لے کر نازل ہوتے ہیں۔“ (تفسیر قرآن مجید ج ۸ ص ۵۷۹)

سُبْحَنَ جَهَنَّمَ | ایک اور طویل حدیث ہے حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کیا ہے، اس

میں **قُب قَدَر** کے بارے میں نبی کریم، رُفوف رحیم، محبوب رب عظیم غُزوجلّ و مَلِی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا یہ فرمانِ عالیشان نقل کیا گیا ہے :- ”**جَب قُب قَدَر** آتی ہے تو اللہ غُزوجلّ کے عَظَم سے حضرت **حمز میل** عَلَیْہِ السَّلَوةُ وَالسَّلَام ایک سبز جُنْدِ اَللّٰہی فرشتوں کی

یہ بڑی فوج کے ساتھ زمین پر فوڈل فرماتے ہیں اور اُس سبز جھنڈے کو کعبہٴ معلّم پر لہرا دیتے ہیں۔ حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا باڑو ہیں، جن میں سے دو باڑو صرف اسی رات کھولتے ہیں۔ وہ باڑو مشرق و مغرب میں پھیل جاتے ہیں۔ پھر حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ جو

کوئی مسلمان آج رات قیام نماز یا ذکر اللہ عز و جل میں مشغول ہے اُس سے سلام و مصافحہ کرو۔ پھر اُن کی دعاؤں پر آمین بھی کہو۔ پچنانچہ صبح تک یہی سلسلہ رہتا ہے۔ صبح ہونے پر حضرت حمیریل علیہ الصلوٰۃ والسلام فرشتوں کو وہاں سے حکم صادر فرماتے ہیں۔ فرشتے عرض کرتے ہیں، اے حمیریل علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ عز و جل کے پیارے حبیب مثل اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی تمہارے کی حاجات کے



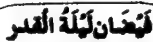
فرمانِ مصطفیٰ! (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے پاس ہر آدمی کو اور وہ کچھ پر زور دے کہ وہ لوگوں میں سے ایک کو بڑی محبت ہے۔

بارے میں کیا کیا؟ حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں، ”اللہ غُزُو جَلَّ اِنْ لُوگوں پر خصوصی نظرِ کرم فرمائی اور چار قسم کے لوگوں کے علاوہ تمام لوگوں کو معاف فرما دیا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی، ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم وہ چار قسم کے لوگ کون سے ہیں؟“ ارشاد فرمایا: ﴿۱﴾ ایک تو عادی شرابی ﴿۲﴾ دوسرے والدین کے نافرمان ﴿۳﴾ تیسرے قَطْعِ رَحْمٰی کرنے والے (یعنی رشتہ داروں سے تعلقات توڑنے والے) اور ﴿۴﴾ چوتھے وہ لوگ جو آپس میں بغض و کینہ رکھتے ہیں اور آپس میں قَطْعِ تَعْلُقِ کرنے والے۔“

(شُعَبُ الْاِيْمَان ج ۳ ص ۳۳۶ حدیث ۳۶۹)

**بِزَنْبِ لَوْكٍ** | **مِثْمِے مِثْمِے** اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟  
فَبَقْدَرِ كَسْ قَدْرِ عِظَمِ وَالِي رَاتِ ہے۔ اس رات میں ہر خاص و عام کو بخش دیا جاتا ہے۔ تاہم عادی شرابی، ماں باپ کے نافرمان، قَطْعِ رَحْمٰی کرنے والے اور بلا مصلحتِ شرعی آپس میں کینہ رکھنے والے اور اس سبب سے آپس میں تعلقات مُنْقَطِعِ کرنے والے اس عام بخشش سے محروم کر دیئے جاتے ہیں۔

**تَوْبَهُ كَرُو!** | **مِثْمِے مِثْمِے** اسلامی بھائیو! تیر تہار و غُصْبِ  
بجائے غُزُو جَلَّ اِنْ سے رُزِ جانے کیلئے کیا یہ بات کافی نہیں؟ اور



فَقَبِّدْ رَحِیسی باندِ کت رات بھی جن مجرموں کی بخشش نہیں کی جارہی وہ کس قدر شدید مجرم ہوں گے؟ ان گناہوں سے صدقِ دل سے توبہ کر لینی چاہئے اور حقوقِ العباد والے معاملات بھی حل کر لئے جائیں بے شک اللہ عز و جل کا فضل و کرم بے حد بے انتہا ہے۔

لڑائی کا وبال حضرت سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بولیت ہے کہ بیٹھے بیٹھے آقا مکی مدنی

مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم باہر تشریف لائے تاکہ ہم کو شبِ قدر کے بارے میں بتائیں (کہ کس رات میں ہے) دو مسلمان آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میں اس لئے آیا تھا کہ تمہیں شبِ قدر بتاؤں لیکن فلاں فلاں شخص جھگڑ رہے تھے۔ اس لئے اس کا تعین اٹھالیا گیا۔ اور ممکن ہے کہ اسی میں تمہاری بہتری ہو۔ اب اس کو (آخری عشرے کی) نویں، ساتویں، اور پانچویں راتوں میں ڈھونڈو۔“

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۶۳ حدیث ۲۰۲۳)

ہم تو شریف کے ساتھ شریف اور عمرت ہے کہ بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیث پاک میں ہمارے لئے کس قدر درس

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار زور دیا کہ بدعا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ بھیجتا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بتانے ہی والے تھے کہ **قَدْر** کون سی رات ہے کہ دو مسلمانوں کا باہم لڑنا مانع ہو گیا اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے **قَدْر** کو بھی کر دیا گیا۔ اس سے اندازہ لگائیے کہ مسلمانوں کا آپس میں لڑائی جھگڑا کتنا رحمت سے کس **قَدْر** دُوری کا سبب بن جاتا ہے۔ مگر آہ! اب کون کس کو سمجھائے؟ آج تو بڑے فخر سے کہا جا رہا ہے کہ ”میاں اس دُنیا میں شریف رہ کر تو گوارہ ہی نہیں، ہم تو شریفوں کے ساتھ شریف اور بد معاش کے ساتھ بد معاش ہیں!“ صرف اس قول ہی پر اکتفا نہیں۔ اب تو معمولی سی بات پر پہلے زبان درازی، پھر دست اندازی، اس کے بعد چاقو بازی بلکہ گولیاں تک چل جاتی ہیں۔ افسوس! آج کل بعض مسلمان کبھی **نکھان** بن کر کبھی **منجانی** کہلا کر کبھی **مہاجر** ہو کر کبھی **سندھی** اور **بلوچ** قومیت کا نعرہ لگا کر ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہے ہیں۔ ایک دوسرے کی املاک و اموال کو آگ لگا رہے ہیں۔ آپس میں ایک دوسرے کے خلاف صرف نسلی اور لسانی فرق کی بناء پر محاذ آرائی ہو رہی ہے۔ مسلمانو! آپ تو ایک دوسرے کے محافظ تھے آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان تو یہ ہے کہ ”مؤمنوں کی مثال تو ایک جسم کی طرح ہے کہ اگر ایک عضو کو تکلیف پہنچے تو سارا جسم اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔“

(صحیح بخاری ج ۴ ص ۱۰۳ حدیث ۶۰۱۱)



فَرَمَانِ مَعْظَمِ (مَلِكِ تَيْمُورِ لَانِ سَم) جِس لَکھ ہاں جیسا کہ درویش ہمدرد ہاک ذمہ عیالات کے منہ پر کلمات لکے۔

ایک شاعر نے کتنے پیارے انداز میں سمجھایا ہے

مُتَّحِلَی دَرْدِ کَوْنِی عَضُو ہو روتی ہے آنکھ

کس قَدَر ہمدرد سارے جسم کی ہوتی ہے آنکھ

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں آپس میں لڑائی جھگڑا کرنے**

کے بجائے ایک دوسرے کی ہمدردی اور غمگساری کرنی چاہیے۔ مسلمان ایک

دوسرے کو مارنے، کاٹنے اور لوٹنے، ایک دوسرے کی دکانیں اور اسباب بچلانے

والا نہیں ہوتا۔

سَيِّدُ تَائِفُ سَالِهْ بِنِ عُمَيْدِ رَضِی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شَہَنشَاہِ نُبُوْت، ہیکرِ بُوْدُو

سخاوت، سراپا رحمت، محبوبِ رَبِّ الْعِزَّتِ

**مُسْلِمَانِ مُمُونِ اور  
مہاجر کی تعریف**

عَزَّوَجَلَّ وَفَضَّلَ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حَاجَّةُ الْوُدَاعِ کے موقع پر ارشاد فرمایا: ”کیا

تمہیں مومنین کے بارے میں خبر نہ دوں؟“ پھر ارشاد فرمایا: **مُؤْمِن** وہ ہے جس

سے دوسرے مسلمان اپنی جان اور اپنے اموال سے بے خوف ہوں اور **مُسلِمَان** وہ

ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور **مُجَاهِد** وہ ہے جس نے

اطاعتِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں اپنے نفس کے ساتھ جہاد کیا اور **مُہَاجِر** وہ

ہے جس نے خطا اور گناہوں سے علیحدگی اختیار کی۔ (المستدرک للحاکم ج ۱ ص ۱۵۸)



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھتا ہو اس کی وہ جنت کا راستہ ہول کیا۔

اور ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کی طرف (یا اُس کے بارے میں) اس قسم کے اشارے، کنائے سے کام لے جو اُس کی دل آزاری کا باعث ہو۔ اور یہ بھی خلاف نہیں کہ کوئی ایسی حرکت کی جائے جو کسی مسلمان کو ہراساں یا خوفزدہ کر دے۔ (اتحاف السادة المتقين ج ۷ ص ۱۷۷)

طریقِ مصطفیٰ کو چھوڑنا ہے وجہِ بربادی

اسی سے قومِ دنیا میں ہوئی بے اقتدار اپنی

**نا قابلِ برداشتِ خارش** حضرت سیدنا مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ عز و جل بعض دوزخیوں کو ایسی خارش میں مبتلا کر دے گا کہ کھجاتے کھجاتے اُن کی کھال اُدھر جائے گی یہاں تک کہ اُن کی ہڈیاں ظاہر ہو جائیں گی۔ پھر بد اسنائی دے گی کہ کہو، کیسی رہی یہ تکلیف؟ وہ کہیں گے کہ انتہائی سخت اور ناقابلِ برداشت ہے۔ تب انہیں بتایا جائے گا۔ کہ ”دُنیا میں جو تم مسلمانوں کو ستایا کرتے تھے یہ اُس کی سزا ہے۔“

(اتحاف السادة المتقين ج ۷ ص ۱۷۵)

**تکلیف دہ کرنے کا ثواب** حضورِ اکرم، نُورِ مُجَسِّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم، شافعِ اُمَمِ مَکَل اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میں نے ایک شخص کو جنت میں گھومتے ہوئے



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ نور پاک نہ مسطوقال اس پر دس رحمتیں ہیں۔

دیکھا کہ چدر چاہتا تھا نکل جاتا تھا۔ جانتے ہو کیوں؟ صرف اس لئے کہ اُس نے اس دنیا میں ایک دَرَخْتِ راستے سے اس لئے کاٹ دیا تھا کہ مسلمانوں کو راہ چلنے میں تکلیف نہ ہو۔“ (صحیح مسلم ص ۱۴۱۰ حدیث ۱۹۱۴)

**لڑنا ہے تو نفس کے ساتھ لڑو!**  
 ٹٹھے ٹٹھے اسلامی بھائیو! ان احادیثِ مبارکہ سے دُرُس حاصل کیجئے اور آپس میں لڑائی جھگڑا اور ٹوٹ مار سے پرہیز کیجئے۔ اگر لڑنا ہی ہے تو مردود

شیطان سے لڑیئے، **نَفْسِ اَمَّارَہ** سے لڑائی کیجئے۔ وقتِ جہاد دین کے دشمنوں سے قتال کیجئے۔ مگر آپس میں بھائی بھائی بن کر رہئے۔ آپس میں جھگڑا کرنے کا نقصانِ عظیم تو آپ نے دیکھ ہی لیا کہ **قَدَر** کی **تَعْيِین** اٹھالی گئی۔ اس کے علاوہ بھی آپس میں لڑائی جھگڑا کرنے سے نہ جانے کیسی کیسی عظیم نعمتوں اور رَحمتوں سے ہمیں محروم کیا جاتا ہوگا؟ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمارے حالِ زار پر

رَحْم فرمائے اور اس بات کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اگرچہ پنجابی، پٹھان، سندھی، بلوچ، سرائیکی، مہاجر، بنگالی، بہاری وغیرہ قومیت سے تعلق رکھتے ہوں مگر ہیں **عَرَبِی** آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے عَلام۔ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نہ ”پٹھان“ ہیں، نہ ”پنجابی“، نہ ”بلوچ“ ہیں، نہ ”سندھی“۔ بلکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تو **عَرَبِی** ہیں۔ اے کاش! ہم





فوجانِ محکمہ! دراصل فضائلِ اسلام جس نے ہم پر تیرہ روزہ پاک پر حافظِ قرآن اس پر سرور میں ہزار بار ہے۔

حقیقی معنوں میں **عَرَبِی آقا** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دامنِ کرم سے لپٹ کر رہیں اور تمام نسلی اور لسانی اختلافات کو بھلا کر ایک اور نیک بن جائیں۔

فرد قائم ربطِ ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں  
موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی  
کے مَدَنی ماحول میں کسی قسم کا لسانی  
دیکھ کر آقا <sup>صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم</sup> مسکرا رہے تھے اور قومی اختلاف نہیں، ہر زبان بولنے

والا اور ہر مَردِ ادری سے تعلق رکھنے والا **عَرَبِی آقا** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دامنِ کرم ہی میں پناہ گزین ہے۔ آپ بھی ہر دم دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہے اور عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں ڈوبی ہوئی زندگی گزارنے کیلئے اپنے آپ کو مَدَنی انعامات کے سانچے میں ڈھال لیجئے۔ ترغیب و تحریک کیلئے ایک خوشگوار و خوشبودار مَدَنی بہار آپ کے گوشِ گزار کی جاتی ہے پچانچہ 5 فروری 2005 میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں مَدَنی قافلہ کو رس کرنے کیلئے تشریف لائے ہوئے راولپنڈی کے ایک مبلغ نے جو کچھ حلفیہ لکھ کر دیا اس کا خلاصہ ہے کہ میں عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں سورہاتھا، سر کی آنکھیں

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر روزہ رکھو کہ ہمارا روزہ تم تک پہنچتا ہے۔

تو کیا بندہ ہوئے الْحَمْدُ لِلّٰہ غَزَّوَجَلَّ دل کی آنکھیں کھل گئیں، عالمِ خواب میں دیکھا کہ سرکارِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایک بلند چبوترے پر جلوہ افروز ہیں، قریب ہی مَدَنی اِنعامات کے کارڈز کی بوریاں رکھی ہوئی ہیں۔ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مَدَنی اِنعامات کے ایک ایک کارڈ کو مسکراتے ہوئے بغور ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔

مَدَنی اِنعامات سے عطارِ ہم کو پیار ہے

ان شاء اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں، ”یہ رات سلامتی والی

رات ہے یعنی اس میں بہت سی چیزوں سے سلامتی ہے۔ اس رات میں بیماری،

شر اور آفات سے سلامتی ہے، اسی طرح آندھی، بجلی وغیرہ ایسی باتیں جن سے ڈر

پیدا ہوتا ہو ان سے بھی سلامتی ہے، بلکہ اس رات میں جو کچھ نازل ہوتا ہے وہ

سلامتی، نفع اور خیر پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور نہ ہی اس میں شیطان بُرائی کروانے کی

طاقت رکھتا ہے اور نہ ہی جادو گر کا جادو اس میں چلتا ہے بس اس رات میں

سلامتی ہی سلامتی ہے۔“

(رُؤُخُ الْبَیَّانِ ج ۱۰ ص ۴۸۵)



فَوَافِي مَصَاحِفِهِ (اصل من فضل علیہ السلام) جس نے کلمہ پڑھ کر تیس سو بار پڑھا تو اس کا دعا ہے نماز کے دن میری خدمت ملے۔

**عَلَامَاتُ شَبِّ قَدْرٍ** حضرت سیدنا عبادہ بن صامِت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرکارِ والا تبار، بِسَادِنِ پروژہ گارڈو جہاں

کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار مٹی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں شَبِّ قَدْرِ کے بارے میں سوال کیا تو سرکارِ مدینۃ منورہ، سردارِ مکتبہ مکرمہ مٹی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **شَبِّ قَدْرِ** رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ کے آخری عشرہ کی طاق راتوں یعنی اکیسویں، تیسویں، پچیسویں، ستائیسویں، اسیسویں شب یا رَمَحَان کی آخری شب میں ہے۔ تو جو کوئی ایمان کیساتھ بہ نیتِ ثواب اس مبارک رات میں عبادت کرے، اُس کے تمام گُوشۂ کُناہ بخش دئے جاتے ہیں۔ اُس کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ مبارک شب گھلی ہوئی، روشن اور بالکل صاف و خفاف ہوتی ہے۔ اس میں نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے نہ زیادہ سردی بلکہ یہ رات معتدل ہوتی ہے، گویا کہ اس میں چاند گھلا ہوا ہوتا ہے، اس پوری رات میں شیاطین کو آسمان کے ستارے نہیں مارے جاتے۔ مزید نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس رات کے گورنے کے بعد جو صُبح آتی ہے اُس میں سورج بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے اور وہ ایسا ہوتا ہے گویا کہ چودھویں کا چاند۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اس دن طلوع آفتاب کے ساتھ شیطان کو نکلنے سے روک دیا ہے۔ (اس ایک دن کے علاوہ ہر روز سورج کے

ساتھ ساتھ شیطان بھی نکلتا ہے)۔ (مسند امام احمد ج ۸ ص ۴۱۴ حدیث ۲۲۸۲۹)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو روزِ دو پاک کی کثرت کرے، ایک شب یہ تمہارے لئے عبادت ہے۔

**سَمْنَدِر کا پانی**  
 بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک میں فرمایا گیا ہے کہ رَمَضَانَ الْمُبَارَك کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں یا آخری رات میں سے چاہے وہ ۳۰ ویں

شب ہو کوئی ایک رات شبِ قدر ہے۔ اس رات کو کھٹی رکھنے میں ہزار ہا حکمتیں ہیں۔ جن میں یقیناً ایک حکمت یہ بھی ہے کہ مسلمان ہر رات اسی رات کی جستجو میں اللہ عز و جل کی عبادت میں گزارنے کی کوشش کریں کہ نہ جانے کون سی رات، شبِ قدر ہو۔ اسی حدیثِ پاک میں شبِ قدر کی بعض علامات بھی ارشاد فرمائی گئی ہیں۔ ان علامات کے علاوہ بھی دیگر روایات میں مزید علامات لَيْلَةِ الْقَدَر کا بیان کیا گیا ہے۔ ان علامات کو پالینا سب کے بس کی بات نہیں۔ بلکہ یہ تو صرف اہل نظر ہی کا حصہ ہے۔ اللہ عز و جل بسا اوقات اپنے خاص بندوں پر ان کا ظہور فرماتا ہے۔ شبِ قدر کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ اس رات میں سمندر کا کھاری پانی میٹھا ہو جاتا ہے۔ نیز انسانِ دجّات کے علاوہ کائنات کی ہر شے اللہ عز و جل کی یوژنکی کے اجراء میں سجدہ ریز ہو جاتی ہے مگر یہ ہر ایک کو نظر نہیں آتا۔

**حکایت**  
 حضرت سیدنا عبید بن عمر ان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ”میں ایک رات بُحَيْرَةَ قُلْزُوم (قُلْزُوم نامی سمندر) کے کنارے پر تھا اور اسی کھاری پانی سے وضو کرنے لگا۔ جب میں نے وہ

**فرمان مصطفیٰ:** (اسل متوالیہ) ان علم ہی کو **مدرسہ** کہتے ہیں جو ان کے ہر فریقہ میں کیے، مستند کرتے ہیں۔

پانی چکھا تو فہمید سے بھی زیادہ میٹھا معلوم ہوا۔ مجھے بے حد تعجب ہوا۔ میں نے جب حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: ”اے عبید! رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ لَيْلَةُ الْقَدَرِ ہوگی۔“ مزید فرمایا: ”جس شخص نے یہ رات اللہ عزوجل کی یاد میں گزاری اُس نے گویا ہزار ماہ سے بھی زیادہ عرصہ عبادت کی اور اللہ تعالیٰ اُس کے تمام گناہوں کو مُعَاف فرما دے گا۔“ (تذکرۃ الاولیاء ص ۶۲۶) اللہ عزوجل کسی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

حکایت

حضرت سیدنا عثمان ابن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام نے اُن سے عرض کی، ”اے آقا رضی اللہ تعالیٰ عنہ! مجھے رکشتی بانی کرتے ایک عرصہ گزرا۔ میں نے دریا کے پانی میں ایک عجیب بات محسوس کی۔ حکومیری عقل تسلیم کرنے سے انکار کرتی ہے۔“ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا ”وہ کیا عجیب بات ہے؟“ عرض کی، ”اے آقا رضی اللہ تعالیٰ عنہ! ہر سال ایک ایسی رات بھی آتی ہے کہ جس میں سُمند رکا پانی میٹھا ہو جاتا ہے۔“ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غلام سے فرمایا، ”اس بار خیال رکھنا جیسے ہی رات میں پانی میٹھا ہو جائے تو مجھے مطلع کرنا۔ جب رَمَضان کی ستائیسویں رات آئی تو غلام نے آقا سے عرض کی کہ آقا! آج سُمند رکا پانی میٹھا ہو چکا ہے۔“ (رُؤُحُ البیان ج ۱۰ ص ۴۸۱) اللہ عزَّوَجَلَّ کی اُن





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: ہر ایک مسلمان کو چاہئے کہ وہ رمضان کے پہلے ایک قمریہ روز کو تلاش کرے اور قرآن مجید پڑھے۔

اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، میرے سر تاج، صاحبِ معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **مَقْبَلُ قَدْرٍ** کو رَمَضَانِ الْمُبَارَك کے آخری عشرہ کی طاق راتوں یعنی ایک سو، تیسویں، پچیسویں، ستائیسویں، اور اٹھیسویں راتوں میں تلاش کرو۔“

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۶۲ حدیث ۲۰۲۰)

**آخری سات راتوں میں تلاش کرو**  
حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ بحرویر کے بادشاہ، دو عالم کے شہنشاہ، اُمت کے خیر خواہ، اُمنہ کے مہر و ماہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم

اجمعین میں سے چند افراد کو خواب میں آخری سات راتوں میں **مَقْبَلُ قَدْرٍ** دکھائی گئی۔ بیٹھے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب آخری سات راتوں میں متفق ہو گئے ہیں۔ اس لئے اس کا تلاش کرنے والا اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔“

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۶۰ حدیث ۲۰۱۵)

**لیلۃُ القدر پوشیدہ کیوں؟**  
بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اللہ کی سنتِ کریمہ ہے کہ اُس نے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر زور دو شریف پر صلو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت کیجے گا۔

بعض اہم ترین معاملات کو اپنی مشیت سے بندوں پر پوشیدہ رکھا ہے۔ جیسا کہ منقول ہے، ”اللہ عز و جل نے اپنی رضا کو نیکیوں میں، اپنی ناراضگی کو گناہوں میں اور اپنے اولیاء عز و جلہم اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں میں پوشیدہ رکھا ہے۔“ اس کا خلاصہ یہی ہے کہ بندہ کسی بھی نیکی کو چھوٹی سمجھ کر چھوڑ نہ دے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اللہ عز و جل کس نیکی پر راضی ہو جائے۔ ہو سکتا ہے کہ نیکی بظاہر بہت ہی چھوٹی نظر آتی ہو اُس سے اللہ عز و جل راضی ہو جائے۔ مُتَعَدِّدِ احَادِیثِ مَبَارَکَہ سے یہی پتا چلتا ہے۔ مثلاً قیامت کے روز ایک بدکار عورت صرف اِس نیکی کے عوض بخش دی جائے گی کہ اُس نے ایک پیاسے گُئے کو دُنیا میں پانی پلا دیا تھا۔ اِسی طرح اپنی ناراضگی کو گناہوں میں پوشیدہ رکھنے کی حکمت یہی ہے کہ بندہ کسی گناہ کو چھوٹا تھوکر کے کر نہ بیٹھے بلکہ ہر گناہ سے بچتا ہی رہے۔ چُونکہ بندہ نہیں جانتا کہ اللہ تَبَارَکَہ و تعالیٰ کس گناہ سے ناراض ہو جائے گا۔ لہٰذا وہ ہر گناہ سے پرہیز ہی کرے۔ اِسی طرح اولیاء عز و جلہم اللہ تعالیٰ کو بندوں میں اِسی لئے پوشیدہ رکھا ہے کہ انسان ہر نیک مسلمان کی رعایت و تعظیم بجالائے اور سوچے کہ ہو سکتا ہے کہ ”یہ“ وَلِیُّ اللہ ہو۔ ہو سکتا ہے، ”وہ“ وَلِیُّ اللہ ہو۔ اور ظاہر ہے جب ہم نیک لوگوں کا اَدَب و تعظیم کرنا سیکھ لیں گے، بدگمانی کی عادت نکال دیں گے اور سب مسلمانوں کو اپنے سے لہذا تھوکر کے گزرنے لگیں گے تو ہمارا معاشرہ بھی صحیح ہو جائے گا اور ان شاء







فرمانِ محکمہ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جو چھ روز صومہ و شریہ: سے گناہ قیامت کے دن اس کی عفت کرے گا۔

رات کو جاننے کے باوجود گناہ کرنا لاعلمی کے ساتھ گناہ کرنے سے بڑھ کر سخت ہوتا۔  
پس اس سبب سے میں نے اسے پوشیدہ رکھا۔ مروی ہے کہ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ  
وسلم مسجد میں تشریف لائے تو ایک شخص کو سوئے ہوئے ملاحظہ فرمایا، ارشاد فرمایا  
”اے علیؑ اللہ تعالیٰ وَجْہُہُ الْکَرِیْمُ اسے اٹھاؤ کہ وُضُو کر لے۔ حضرت علیؑ علیہ السلام  
اللہ تعالیٰ وَجْہُہُ الْکَرِیْمُ نے اسے بیدار فرمایا، پھر عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تو نیکی کی طرف زیادہ سبقت فرمانے والے  
ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے خود اسے بیدار کیوں نہ فرمایا؟ ارشاد فرمایا، ”اس  
لئے کہ اسکا تجھے انکار کر دینا کفر نہیں لہذا میں نے اس کے جُرم میں تخفیف کیلئے ایسا  
کیا۔“ تو جب رحمتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا یہ حال ہے تو اب اسی پر ربت  
تعالیٰ کی رحمت کو قیاس کرو کہ اس کا کیا عالم ہوگا! گویا کہ اللہ عز و جل ارشاد فرما رہا  
ہے، ”اگر تُو فُحْشِ قَدْر کو جانتا اور اس میں عبادت کرتا تو ہزار ماہ سے زیادہ کا  
ثواب کماتا اور اگر اس میں معصیت (گناہ) کرتا تو ہزار مہینے کی سزا پاتا اور سزا کا  
دفع کرنا ثواب لینے سے اوّلیٰ (یعنی بہتر) ہے۔ تیسرے یہ کہ میں نے اس رات کو  
پوشیدہ رکھا تا کہ مُکَلَّف (بندہ) اس کی طلب میں محنت کرے اور اس محنت کا ثواب  
کمائے۔ چوتھے یہ کہ جب بندے کو فُحْشِ قَدْر کا یقین حاصل نہ ہوگا تو رَمَضَانِ  
المُبَارَک کی ہر رات میں اللہ عز و جل کی اطاعت میں کوشش کرے گا اس امید پر کہ



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے مجھ پر دو ہفتہ در دو سو بار دُعا پاک پڑھاں کے دوسرا سال کے کا نصف ہوں گے۔

ہو سکتا ہے کہ جبکی رات شبِ قدر ہو۔ تو ان کے ساتھ اللہ عز و جل نے فرشتوں کو بھیجیہ (خُتم۔ پی۔ ہ) فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ تم ان (انسانوں) کے بارے میں کہتے تھے کہ جھگڑا کرینگے اور خون بہائیں گے، حالانکہ یہ تو اس کی اس گمان شدہ رات میں محنت و کوشش ہے اگر میں اسے اس رات کا علم عطا کر دیتا تو پھر کیسا ہوتا.....؟ تو یہاں اللہ عز و جل کے اس قول کا مجید گھلا کہ جو فرشتوں کو جو ابا ارشاد فرمایا تھا۔ جب اللہ عز و جل نے ان سے ارشاد فرمایا کہ

ترجمہ کنز الایمان: ”میں زمین میں

اپنا نائب بنانے والا ہوں۔“

إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ  
خَلِيفَةً

(پ ۱ البقرہ ۳۰)

تو فرشتوں نے عرض کی:-

ترجمہ کنز الایمان: بولے، کیا ایسے کو

نائب کرے گا جو اس میں فساد پھیلائے

اور خونریزیاں کرے اور ہم تجھے سزا دے

ہوئے تیری تسبیح کرتے اور تیری پاکی

بولتے ہیں۔“

قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ  
يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ  
الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ  
بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ  
لَكَ

(پ ۱ البقرہ ۳۰)

تو پھر یہ ارشاد فرمایا کہ:-



فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ إِذَا سَلَوا جَاءَهُمْ الْقَدْرُ فَهُمْ عَنْ مَضَاهِمْ رَاغِبُونَ فَذُكِّرُوا هَذَا عَلَى آلِ يَسْمُوعِيلَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ هُمْ عَنْ آيَاتِنَا كَاذِبُونَ

ترجمہ کنز الایمان: فرمایا، مجھے معلوم

قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا

تَعْلَمُونَ (پ ۱، البقرہ آیت ۳۰) ہے جو تم نہیں جانتے۔

تو آج اسی قول کا مجید کھولا گیا۔ (تفسیر کبیر ج ۱۱ ص ۲۲۹)

سُنَّاتِ مِیْنِ کَوْنِیْ بھئی  
رَاتِ شَبِّہِ ہوتی ہے  
پچانچے بے شمار مصلحتوں کی بناء پر لیلۃ  
القدر کو پوشیدہ رکھا گیا ہے تاکہ اللہ عزوجل  
کے نیک بندے اُس کی تلاش میں سارا سال ہی

لگے رہیں اور یوں ہر حال میں وہ نیکیاں کمانے میں کوشاں رہیں۔ اس کے تعین  
میں علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللہ تعالیٰ کا بے حد اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض

یُزُرُکُوں رَحِمَهُمُ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو شب قدر پورے سال میں پھرتی رہتی ہے۔

مثلاً حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے، شب قدر کو وہی

شخص پاسکتا ہے جو سارا ہی سال راتوں کو متوجہ رہے۔ اسی قول کی تائید کرتے

ہوئے امام العارفین سیدنا شیخ مُحِی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

کہ میں نے شَعْبَانُ الْمُعْظَم کی پندرہویں شب (یعنی شب براءت) اور ایک بار

شَعْبَانُ الْمُعْظَم ہی کی اُنیسویں شب میں شب قدر کو پایا ہے۔ نیز رَمَضَان

الْمُبَارَك کی تیرہویں شب اور اشھارہویں شب کو بھی دیکھا۔ اور مختلف سالوں میں

رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے آخری عشرہ کی ہر طاق رات میں اس کو پایا ہے۔ مزید

فوضان مصنف: (علی احسن، بی بی) جس کے پاس ہر روز گھوڑہ لکھ کر دو شریف پڑھنے والوں کو ملتا ہے۔

فرماتے ہیں کہ اگرچہ زیادہ تر شبِ قدر رمضان شریف میں ہی پائی جاتی ہے تاہم میرا تجربہ تو یہی ہے کہ یہ پورا سال گھومتی رہتی ہے۔ یعنی ہر سال کیلئے اس کی کوئی ایک ہی رات مخصوص نہیں ہے۔

رَحْمَتِ کَوْنِیْنِ ﷺ کی رات  
میں رَمَضَانُ الْمُبَارَكِ کے اعْوَكَاف کی خوب  
جمع شیخین جلوہ گرئی

بھائی مساجد میں اور اسلامی بینش ”مسجد بیت“ میں اعْوَكَاف کی سعادت حاصل کرتے اور خوب جلوے سمیٹتے ہیں ترغیب کیلئے ایک بہار آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے۔ چنانچہ تحصیل لیاقت پور، ضلع رحیم یار خان (پنجاب، پاکستان) کے ایک نوجوان اسلامی بھائی حلقہ قافلہ ذمہ دار کے بیان کا لب لباب ہے: میں فلموں کا ایسا رسیا تھا کہ ہمارے گاؤں کی سی ڈیز کی دکان کی تقریباً آدھی سی ڈیز دیکھ چکا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے طلبانی گاؤں کی مدنی مسجد میں آخری عشرِ رَمَضَانُ الْمُبَارَكِ (۱۴۲۲ھ، 2001ء) کے اعْوَكَاف کی سعادت نصیب ہو گئی۔ دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکتوں کے کیا کہنے! 27 رَمَضَانُ الْمُبَارَكِ کا ناقابلِ فراموش ایمان افروز واقعہ تحدیثِ نعمت کیلئے عرض کرتا ہوں: شب بھر بیدار رہ کر میں نے خوب رورو کر مرقار نامہ دار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے دیدار کی بھیک مانگی۔



قرآنِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس ہر روز کوئی اور اس نے کچھ نہ دیکھا کہ نہ چاہتے نہ دیکھتے ہو گیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ صبح دم مجھ پر خصوصی بابِ کرم کھل گیا، میں نے عالمِ غنودگی میں اپنے آپ کو کسی مسجد کے اندر پایا، اتنے میں اعلان کیا گیا: ”سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف لائیں گے اور نماز کی امامت فرمائیں

گے“ کچھ ہی دیر میں رَحْمَتِ کوئین، سلطانِ دارین، نانائے حسنین، ہم دُکھیا دلوں کے چَین، بَعِثْ شَیْخِینِ کریمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہم! جمعین جلوہ نما ہو گئے اور میری آنکھ کھل گئی۔ صرف ایک جھلک نظر آتے ہی وہ حسین جلوہ نگاہوں سے اوجھل ہو گیا، اس پر دل ایک دم بھر آیا اور آنکھوں سے سیلِ اشک رواں ہو گیا یہاں تک کہ روتے روتے میری ہچکیاں بندھ گئیں۔ اے کاش! ۛ

اتنی دیر تک ہو دیدِ مُصْحَفِ عَارِضِ نَصِیب

حُفْظِ کَرَلوں ناظرہ پڑھ پڑھ کے قرآنِ جمال

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس کے بعد میرے دل میں تبلیغِ قرآن و سنت کی

عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی مَحَبَّت اور بڑھ گئی بلکہ میں دعوتِ اسلامی ہی کا ہو کر رہ گیا۔ گھر سے ترکیب بنا کر میں نے بابِ المدینہ کراچی کا رخ کیا اور درسِ نظامی کرنے کیلئے جامعۃ المدینہ میں داخلہ لے لیا۔ یہ بیان دیتے وقت درجہِ اولیٰ میں علمِ دین حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ تنظیمی طور پر ایک ذیلی حلقے کے قافلہ ذمہ دار کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مددنی کاموں

فرمانِ محکمہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس سو گنا بخش دیتا ہے۔

کی دھو میں چانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

جلوۂ یار کی آرزو ہے اگر مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

بیٹھے آقا کریں گے کرم کی نظر مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ اِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

**امام اعظمؒ کے دو اقوال** حضرت سیدنا امام اعظمؒ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس بارے میں دو قول منقول

ہیں ﴿۱﴾ لَيْلَةُ الْقَدْرِ رَمَضَانُ الْمُبَارَكُ هِيَ فِيهَا لَيْكِن كَوْنُ رَاتٍ مُّعَيَّنٍ  
نہیں۔ جبکہ سیدنا امام ابو یوسفؒ اور سیدنا امام محمدؒ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے نزدیک  
رَمَضَانُ کی آخری پندرہ راتوں میں لَيْلَةُ الْقَدْرِ ہوتی ہے۔

﴿۲﴾ سیدنا امام اعظمؒ ابو حنیفہؒ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک مشہور قول یہ ہے کہ لَيْلَةُ  
الْقَدْرِ پورے سال گھومتی رہتی ہے کبھی ماہِ رَمَضَانِ الْمُبَارَكِ میں ہوتی ہے اور کبھی  
دوسرے مہینوں میں یہی قول سیدنا عبد اللہ ابن عباسؒ سیدنا عبد اللہ ابن مسعودؒ اور  
سیدنا عکرمہؒ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے بھی منقول ہے۔

(عُمْدَةُ الْقَارِي ج ۸ ص ۲۵۳ حدیث ۲۰۱۵)

**سیدنا امام شافعیؒ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک شبِ قَدْرِ رَمَضَانِ

الْمُبَارَكِ کے عشرہ اخیرہ میں ہے اور اسکا دِن مُعَيَّن ہے اس میں قیامت تک تبدیلی



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس نے گھر پر رخصت ہو کر روزہ رکھا، پاک کا طاقے کا سہ کے دن ہری قامت لگی۔

نہیں ہوگی۔

(عمدة القاری ج ۸ ص ۲۵۳ الحدیث ۲۰۱۵)

**سُقْبُ بَدَلَتِي رَهْتِي هِيَ** سَيِّدَتَا اِمَامِ مَالِكٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ كَے  
نزدیک شبِ قدرِ مَرَمَضَانَ الْمُبَارَكِ كَے

آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہوتی ہے۔ مگر اس کیلئے کوئی ایک رات مخصوص  
نہیں، ہر سال ان طاق راتوں میں گھومتی رہتی ہے، یعنی کبھی اکیسویں شبِ لیْلَةُ  
الْقَدْرِ ہو جاتی ہے تو کبھی تیسویں، کبھی پچیسویں تو کبھی ستائیسویں اور کبھی کبھی  
اٹیسویں شب بھی شبِ قدر ہو جایا کرتی ہے۔

(تفسیرِ صاوی ج ۶ ص ۲۴۰۰)

**اَبُو الْحَسَنِ عِرَاقِي وَ شَرِيقِي** رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ بعض بُو رگوں نے حضرت سَيِّدَتَا شَيْخِ لَوْ  
الْحَسَنِ عِرَاقِي رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ کا ارشاد نقل کیا ہے

کہ آپ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ فرماتے ہیں، میں جب سے بالغ ہوا ہوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ  
عَزَّوَجَلَّ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میں نے شبِ قدر کو نہ دیکھا ہو۔ پھر اپنا تجربہ ارشاد  
فرماتے ہیں، ”جب کبھی اتوار یا بدھ کو پہلا روزہ ہوا تو اٹیسویں شب، اگر پیر کا پہلا  
روزہ ہوا تو اکیسویں شب، اگر پہلا روزہ منگل یا جمعہ کو ہوا تو ستائیسویں شب اگر  
پہلا روزہ جمعرات کو ہوا تو پچیسویں شب اور اگر پہلا روزہ ہفتہ کو ہوا تو میں نے  
تیسویں شب میں شبِ قدر کو پایا۔“  
(نزهة المتحילים ج ۱ ص ۲۲۳)





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر محض چھ پروردگار پاک بڑھنا بھول گیا وہ جسے کاراست بھول گیا۔

**ستائیسویں رات**  
اگرچہ بزرگانِ دین اور مُفسرین و محدثین  
رَحِمَهُمُ اللہُ تعالیٰ اجمعین کاشبِ قَدَر کے تعین  
کو شُبِ قَدَر میں اختلاف ہے۔ تاہم بھاری اکثریت کی

رائے یہی ہے کہ ہر سال شُبِ قَدَرِ رَمَضانِ الْمُبَارَك کی ستائیسویں  
شُب کو ہی ہوتی ہے۔

حضرت سَيِّدُنَا اَبِیْ بُنِ کَعْب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ستائیسویں شُب

(تفسیر صاوی ج ۶ ص ۲۴۰۰)

رَمَضان ہی کو شُبِ قَدَر کہتے ہیں۔

خُصْرُ غُوثِ اعظم سَيِّدُنا شَیخ عَبْدِ الْقَادِرِ جِلَیْلَانِی قَدِیْسُ سِرِّہِ الرِّبَّانِی بھی اسی

کے قائل ہیں۔ حضرت سَيِّدُنا عَبْدِ اللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی یہی فرماتے ہیں۔

حضرت سَيِّدُنا شَیخ عبد العزیز مُجَدِّدِ دہلوی علیہ رَحْمَةُ اللہِ القوی بھی

فرماتے ہیں کہ شُبِ قَدَرِ رَمَضانِ شریف کی ستائیسویں رات ہی کو ہوتی ہے۔

اپنے بیان کی تائید کیلئے انہوں نے دو دلائل بیان فرمائے ہیں، اَوَّلَیْہِ کہ ”لَيْلَةُ الْقَدْرِ“

کالْفُظِّ نُوْخُوفِ پر مُشْتَمِل ہے اور یہ کلمہ سُورَةُ الْقَدْرِ میں تین مرتبہ استعمال کیا گیا

ہے۔ اس طرح ”تین“ کو ”تو“ سے ضَرْب دینے سے حَاصِلِ ضَرْب ”ستائیس“

آتا ہے۔ جو اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ شُبِ قَدَرِ ستائیسویں کو ہوتی

ہے۔ دوسری توجیہ یہ پیش کرتے ہیں کہ اس سُوْرَةِ مُبَارَك میں تین کلمات (یعنی تیس

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک روزہ پاک (محفلِ قیام) اس پر عہدہ رکھا ہے۔

الفاظ ہیں۔ ستائیسواں کلمہ ”جی“ ہے جس کا مرکز لَیْلَةُ الْقَدْرِ ہے۔ گویا اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے نیک لوگوں کیلئے یہ اشارہ ہے کہ رمضان شریف کی ستائیسویں کو شبِ قدر رہتی ہے۔ (تفسیر غزیری ج ۴ ص ۴۳۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عز و جل نے شبِ قدر کو پوشیدہ رکھ کر گویا اپنے بندوں کو ہر رات میں کچھ نہ کچھ عبادت کرنے کی ترغیب عنایت فرمائی ہے۔ اگر وہ شبِ قدر کیلئے کسی ایک رات کو مخصوص فرما کر صراحتاً اس کا علم ہمیں عطا فرمادیتا تو پھر اس بات کا امکان تھا کہ ہم سال کی دیگر راتوں کے معاملہ میں غافل ہو جاتے۔ صرف اُسی ایک رات کا اہتمام کرتے۔ اب چونکہ اسے مخفی رکھا گیا ہے۔ اس لئے عَقْلُماندہ ہی ہے جو تمام سال اس عظیم الشان رات کی جستجو میں رہے کہ نہ جانے کون سی رات شبِ قدر ہو۔ واقعی اگر کوئی صدقِ دل سے اس کو تمام سال تلاش کرے تو اللہ عز و جل کسی کی محنت کو ضائع نہیں فرماتا۔ وہ ضرور اپنے فضل و کرم سے اُسے اس رات کی سعادت عطا فرمادے گا۔

ہر رات عبادت میں  
اگر گزارنے کا آسان نسخہ  
”غرائب القرآن“ ص ۱۸۷ پر ایک روایت نقل کی گئی ہے کہ جو شخص رات میں یہ دُعا تین مرتبہ پڑھ لے گا۔ تو

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جس نے مجھ پر کبھی رُکوعِ رکوعِ پاکی نہ کیا، اللہ تعالیٰ اس پر سخت عذاب نازل فرما دے۔

اُس نے گویا قُبَّ رُکُوعِ پاکیا۔ لہذا ہر رات اِس دُعا کو پڑھ لینا چاہیے۔ دُعا یہ ہے:-

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَنَ اللَّهُ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ. یعنی اے عظیم و کریم کے رب کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ عزوجل پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔

روضائے الٰہی عزوجل کے خواہش مند! ہو سکے تو سارا ہی سال ہر رات میں خصوصی اہتمام کے ساتھ کچھ نہ کچھ نیک عمل ضرور کر لینا چاہیے۔ کہ نہ جانے کب شَبِّ قَصْر ہو جائے۔ ہر رات میں دو فرض نمازیں آتی ہیں، دیگر نمازوں کے ساتھ ساتھ مغرب و عشاء کی نمازوں کی جماعت کا بھی خوب اہتمام ہونا چاہئے کہ اگر شَبِّ قَصْر میں ان کی جماعت نصیب ہوگئی تو اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل میرا ہی پارہ ہے۔ بلکہ اِسی طرح پانچوں نمازوں کے ساتھ ساتھ روزانہ عشاء و فجر کی جماعت کی بھی خصوصیت کے ساتھ عادت ڈال لیجئے۔ مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ دیشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، ”جس نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی اُس نے گویا آدھی رات قیام کیا اور جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی اُس نے گویا پوری رات قیام کیا۔“ (صحیح مسلم ص ۳۲۹ حدیث ۶۰۶) امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم): تم جہاں کی بوجھ پڑو، وہی جہاں پر ہو کہ تمہارا روزِ قدر تک پہنچا ہے۔

فرمانِ رحمت نشانِ نفل کرتے ہیں، ”جس نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی تحقیق اُس نے لَيْلَةُ الْقَدَر سے اپنا حصہ حاصل کر لیا۔“

(الحامی الصغیر ص ۵۳۲ حدیث ۸۷۹۶)

اللہ عزوجل کی رحمت کے متکا شیوا اگر تمام سال یہی عادت جماعت رہی تو شبِ قدر میں بھی ان دونوں نمازوں کی جماعت ان شاء اللہ

ستائیسویں شب  
کی قدر کریں

عزوجل نصیب ہو جائے گی۔ اور رات بھر سوئے رہنے کے باوجود بھی ان شاء اللہ عزوجل روزانہ کی طرح شبِ قدر میں بھی تمام رات عبادت کرنے کا ثواب مل جائے گا۔

اگر قدر دانی تو ہر شب، شبِ قدر راشت

جن راتوں میں شبِ قدر ہونے کا زیادہ امکان ہے مکرارِ مضام

المبارک کا آخری عشرہ یا کم از کم اُس کی طاق راتیں ان میں تو عبادت کا خاص اہتمام ہونا چاہیے اور خاص کر ستائیسویں شب کہ اس رات کے بارے میں قوی تر گمانِ شبِ قدر ہونے کا ہے۔ اس رات کو تو غفلت میں گنونا ہی نہیں چاہئے۔ ستائیسویں رات تو خصوصاً توبہ و استغفار اور دُرود و اذکار کی تکرار میں گنوارنا چاہئے۔

فرمانِ محکم! "اسل متعلیٰ علیہ السلام میں نے تمہیں ہر سال کو روئے کرنا ہر سال کے لئے دعا ہے کہ اس میں ہر سال کی صحت ملے۔"

**شبِ قدر** میں پڑھئے

امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وَجْہُہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں، "جو کوئی **فَبِ** قدر میں سورۃ القدر سات

بار پڑھتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے ہر بلا سے محفوظ فرما دیتا ہے اور ستر ہزار فرشتے اس کیلئے جَنّت کی دُعا کرتے ہیں اور جو کوئی (سال بھر میں جب بھی) جُمُعہ کے روز نمازِ جمعہ سے قبل **تین بار** پڑھتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس روز کے تمام نماز پڑھنے والوں کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھتا ہے۔"

(نُزْہۃ الْمُحَالِیْس ج ۱ ص ۲۲۳)

**شبِ قدر کی دُعا**

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سَیِّدَتُنَا عَافِیَہُ صَدِیقَہ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہا رُوْلَت فرماتی ہیں، میں نے

اپنے سر تاج، صاحبِ معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں عرض کی، "یا رسولَ اللہ! عَزَّوَجَلَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! اگر مجھے **فَبِ** قدر کا علم ہو جائے تو کیا پڑھوں؟" سرکارِ ابدِ قرار، شفیعِ روزِ قُصْر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اس طرح دُعا مانگو: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي یعنی، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ بیشک تُو معاف فرمانے والا ہے اور معافی دینے کو پسند بھی کرتا ہے لہذا مجھے بھی معاف فرما دے۔"

(جامع ترمذی ج ۶ ص ۳۰۶ حدیث ۲۵۲۴)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم ہر روز وہ پاک کی کثرت کرے گا کہ یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کاش! روزانہ رات کو ہم اس دُعاء کو کم**

از کم ایک بار ہی پڑھ لیا کریں کہ کبھی تو **قُدْرَتِ رَبِّهِ** نصیب ہو جائے گی۔ ورنہ کم از کم

ستائیسویں **قُدْرَتِ رَبِّهِ** تو اس دُعاء کو بار بار پڑھنا چاہئے۔ اس کے علاوہ بھی

ستائیسویں **قُدْرَتِ رَبِّهِ** کو اللہ عزوجل توفیق دے تو **قُدْرَتِ رَبِّهِ** بیداری کر کے دُرود

وسلام کی کثرت کیجئے، **اجتماعِ ذکر و نعتِ میسر** آئے تو اُس میں بھی

شرکت فرمائیے اور نوافل میں وقت گزارنے کی کوشش کیجئے۔

**شَرِّبْ کے نوافل! حضرت سیدنا اسماعیل علیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**

تفسیرِ رُوحِ البیان "میں یہ روایت

نقل کرتے ہیں، جو **قُدْرَتِ رَبِّهِ** میں اخلاصِ نیت سے نوافل پڑھے گا۔ اُس کے

(رُوحِ البیان ج ۱۰ ص ۴۸۰)

**سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رَمَضَانَ المبارک کے آخری**

**دس دن آتے تو عبادت پر کمر باندھ لیتے ان میں راتوں کو جاگا کرتے اور اپنے**

اہل کو جگایا کرتے۔ (مسْنَدِ ابْنِ ماجہ ج ۲ ص ۳۵۷ حدیث ۱۷۶۸)

**حضرت سیدنا اسماعیل علیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل کرتے ہیں کہ یٰمُؤْمِنَانِ**

**وین زجمنہم اللہ المؤمنین اس عشرے کی ہر رات میں دو رکعت نفل **قُدْرَتِ رَبِّهِ** کی**

**نیت سے پڑھا کرتے تھے۔ نیز بعض اکابر سے منقول ہے کہ جو ہر رات دس**

فرمانِ مصطفیٰ! (صلی اللہ علیہ وسلم) اس نے کتابِ محمدیہ پر ایک کلمہ تحریر کیا جس کا ترجمہ ہے: اے اللہ! میرے لیے اس کلمہ کو رحمت بنا دے۔

**آیاتِ اِس نیت سے پڑھ لے تو اس کی بَرَکت اور ثواب سے محروم نہ ہوگا۔ اور**  
**فَیْهِنَّ الْلیفَ سَمَرٌ قَدْرٌ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، **شَبَّ قَدْرٌ** کی کم سے کم  
 نماز دو رُکعت ہے اور زیادہ سے زیادہ **ہزار رُکعت** (نوافل) اور درمیانہ درجہ  
 دوسو رُکعت ہے، اور ہر رُکعت میں اوسطاً قِرَاءَتِ یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ کے بعد  
 ایک مرتبہ سورۃ قَدْر اور تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے اور ہر دو رُکعت کے  
 بعد سلام پھیرے اور سلام کے بعد سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر دُرود پاک بھیجے  
 اور پھر نماز کے لئے کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ اپنا دوسو رُکعت کا یا اس سے کم یا اس  
 سے زیادہ کا جوارادہ کیا ہو پورا کرے تو ایسا کرنا اس **شَبَّ قَدْر** کی جَلَالَتِ قَدْر جو کہ  
**اللہ عَزَّوَجَلَّ** نے بیان فرمائی اور جو سرکارِ دُعا لَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کے  
 قیام کے مُتَعَلِّق ارشاد فرمایا ہے اس کے لئے اسے کفایت کریگا۔

(رُؤُحُ الْبَیَان ج ۱۰ ص ۴۸۳)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً یہ رات مُنَجِّح بَرَکات ہے۔ چنانچہ**

خُصُو رَانُور، شَافِعِ مَحْشَر، مَدِیْنَةِ تَاجُور، بِاَذْنِ رَبِّ اکْبَرِ غُیُوب سے باخبر محبوب  
 دَاوَرِ عَزَّوَجَلَّ و صَلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تم پر ایک ایسا مہینہ آیا ہے جس میں ایک  
 رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو اس رات سے محروم رہ گیا وہ پُوری

فَوَاطِنٍ مَّصْكُوفَةٍ ۖ لَا تَلْزُقُ نَظِيرَ الْبَلْعِ ۚ لَمْ يَكُنْ يَرَىٰ فِي كَلَمٍ مِّنْ ذُنُودِكُمْ حَرْفًا وَلَا فِي سَائِرِهَا نَعْدًا ۚ كَذَلِكَ يَكُونُ كَلِمٌ مِّنْكُمْ يَكُونُ عَرَبًا ۚ

بھلائی سے محروم رہ گیا۔ اور قہرِ اللہ کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا مگر اُصلیٰ محروم۔

(مسئله ج ۱ ص ۳۷۲ حدیث ۱۹۶۴)

ایسی رحتوں اور بڑکتوں والی رات کو گونا گونا بہت بڑے محرم ہونے کی دلیل ہے۔ لہذا سب کو چاہئے کہ شبِ قدر کی پورے رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں تلاش کریں ورنہ کم از کم ستائیسویں شب کو تو ضرور، عبادت میں گزاریں۔

اے ہمارے پیارے پیارے اللہ عز و جل اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے طفیل ہم گنہگاروں کو نِیلۃ القدر کی برکتوں سے مالا مال کرو اور زیادہ سے زیادہ اپنی عبادت کی توفیق مرحمت فرما۔

اٰمِيْن بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

لَيْلَةُ الْقَدْرِ مِیں مَطْلَعُ الْفَجْرِ حَق

مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش)

بیداری میں دیدار  
 ہو گیا... کس کا؟

میں نے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قرآن  
 وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوت  
 اسلامی کے ستاروں کی تربیت کے مدنی



فَوَافِقُ مَسْئَلَةٍ دَلِيلٌ عَلَى سُنَّتِهَا وَفَوَافِقُ مَسْئَلَةٍ دَلِيلٌ عَلَى سُنَّتِهَا وَفَوَافِقُ مَسْئَلَةٍ دَلِيلٌ عَلَى سُنَّتِهَا وَفَوَافِقُ مَسْئَلَةٍ دَلِيلٌ عَلَى سُنَّتِهَا

قَاتِلُوں میں عَاقِبَاتِ رَسُول کے ساتھ سُنّتوں بھرے سفر کا معمول بتائیے  
 اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وہ قَدَر پانے کا جذبہ نصیب ہوگا۔ ترغیب کے لئے مَدَنی  
 قَاتِلے کی ایک خوشبودار بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ چنانچہ نیوکراچی کے ایک  
 اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: میں نے پہلی بار 12 دن کے مَدَنی  
 قَاتِلے میں سفر کی سعادت حاصل کی، نواب شاہ (باب الاسلام سندھ) کی ایک مسجد  
 میں ہمارا مَدَنی قَاتِلہ قیام پذیر ہوا۔ نیکیوں کی طرف رغبت کم ہونے کے سبب دل  
 اُچاٹ سا تھا۔ ایک دن صحنِ مسجد میں جَدَوَل کے مطابق سُنّتوں بھر اُحْلَقہ قائم تھا  
 کہ دھوپ آگئی۔ ایک اسلامی بھائی اُٹھ کر مسجد کے اندرونی حصے میں چلے گئے۔ کچھ  
 ہی دیر بعد مسجد کے اندرونی حصے میں ایک آواز بلند ہوئی۔ سب اُس طرف مُنَوَّجہ  
 ہوئے اتنے میں دُعا اسلامی بھائی رَوَتے ہوئے برآمد ہوئے اور کہنے لگے، ابھی  
 ابھی جاگتی حالت میں مجھے سبز سبز عمامہ سجائے ہوئے، روشن چہرے والے ایک  
 بزرگ نظر آئے جو کچھ اِس طرح فرما رہے تھے: ”صحن کے اندر دھوپ میں  
 سُنّتیں کیکنے والے زیادہ ثواب کما رہے ہیں۔“ یہ سُن کر تمام شرکائے  
 مَدَنی قَاتِلہ اُٹکبار ہو گئے اور میں بھی بےست ہی مُتَآثِر ہوا اور میں نے دل ہی دل میں  
 شان لی کہ اب کبھی دُعا اسلامی کائناتِ ماحول نہیں چھوڑوں گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

**فرمانِ مصطفیٰ:** (سُليمانُ عليهِ السَّلَام) محمد پر نور و شريف پر حوالہ اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

عَزَّوَجَلَّ اب تَوَكَّلْ نِی قَاتِلُوں میں سفر کی عادت میری فطرتِ ثانیہ بن چکی ہے۔ ایک بار ہمارے مَدَنی قَاتِلِہ میر پور خاص (باب الاسلام سندھ) میں ٹھہرا ہوا تھا۔ ایک عاشقِ رسول نے بتایا کہ تجھ کے وقت میں نے دیکھا سارے قاتلے والوں پر نور کی برسات ہو رہی ہے۔ اس سے مزید جذبہ ملا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ بیان دیتے ہوئے مجھے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں سے مَدَنی اِنعامات کی علاقائی ذمہ داری ملی ہوئی ہے۔

اُدھی دھوئیں بیٹھیں! <sup>۲</sup> بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا

خوب کرم کی بارشیں ہوتی ہیں! غالباً وہ موسم سخت گرمیوں کا نہیں ہوگا اور صبح کی ٹھنڈی ٹھنڈی دھوپ میں دیوانے ستنیں سیکھنے میں مشغول ہوں گے۔ اور ان کی حوصلہ افزائی کی ترکیب بنی ہوگی۔ ورنہ بلاوجہ سخت دھوپ میں ستنیں سیکھنے کا حلقہ لگانا مناسب نہیں کہ اس سے یکسوئی حاصل نہیں ہوگی اور سیکھنے میں بھی غلط فہمیوں کا امکان رہے گا۔ تحصیل علم دین کیلئے پرسکون ماحول ہونا چاہئے۔ جسم کے کچھ حصے پر دھوپ آ رہی ہو تو سنت یہ ہے کہ وہاں سے ہٹ جائے۔ یعنی یا تو مکمل چھاؤں میں رہے یا پھر مکمل دھوپ میں۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

فَرَحَانِ مَعْطَفِي (مَلِّحَانِ جِ، اِسْخَرِ) جِبْ طَرِطَرِ (مُجْهَلَا مَلِكُ زَوْدِ كُجْ حَلَا حُجْ، اِكُنْ حُجْ سَلَفِ مَلَامِ مَلَامُؤُنْ كَسَبَا رَا سَلَا هُنْ)

روایت ہے، اللہ کے پیارے حبیب، حبیبِ لیب، طبیبوں کے طبیبِ غُزُوخُل و  
مُتَنی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ شفقت نشان ہے، جب کوئی شخص سائے میں ہو اور  
سایہ سمٹ گیا، کچھ سائے میں ہو گیا کچھ دھوپ میں تو وہاں سے اُٹھ جائے۔

(سُنن ابی داؤد ج ۴، ص ۳۳۸، حدیث ۴۸۲۱)

اولیا کا کرم، خوب لوٹیں گے ہم آؤ مل کر چلیں، قافلے میں چلو  
دھوپ میں چھاؤں میں، جاؤں میں آؤں میں سب یہ نیت کریں، قافلے میں چلو  
ہوتی ہیں سب سنیں نور کی بارشیں  
سب نہانے چلیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

### جنت میں بھی علماء کی حاجت ہو گی

مرینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان مُتَنی اللہ تعالیٰ علیہ  
والہ وسلم کا فرمانِ پُر نور ہے: جَنَّتِی جَنَّتِی مِیْنِ عُلَمَآءِ کِرَامِ کِم  
مُحْتَاجِ ہوں گے، اِس لَیْسَ کہ وہ ہر جُمعہ کو اللہ  
تعالیٰ کے دِیْدَارِ سے مُشْرِف ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تَمَنُّوْا  
عَلٰی مَا سِئَلْتُمْ یعنی ”مجھ سے مانگو، جو چاہو“، وہ جنتی علماء کرام کی طرف  
مُتَوَجِّہ ہوں گے کہ اپنے رب کریم سے کیا مانگیں؟ وہ فرمائیں گے، یہ مانگو  
وہ مانگو، جیسے وہ لوگ دنیا میں علماء کرام کے مُتَحَاج تھے، جنت میں بھی ان کے  
مُتَحَاج ہوں گے۔ (الفیردوس بما نور العطاب ج ۱، ص ۲۳۰ حدیث ۸۸۰)

الحامع الصغیر للسیوطی ص ۱۳۵ حدیث: ۲۲۳۵)

۷۸۶

# ہوا جانے رخصت ماہِ رمضان یا رسول اللہ ﷺ

ہوا جاتا ہے رخصت ماہِ رمضان یا رسول اللہ ﷺ  
 خوشی کی لہر دوڑی ہر طرف رمضان کی آمد پر  
 منتر ہی منتر اور خوشی ہی تھی خوشی جس دم  
 مگر اب غم کے مارے خون کے آنسو بہاتے ہیں  
 چلا اب جلد یہ رمضان سستا ئیس آگئی تاریخ  
 فضائیں نور برساتیں بہاریں مسکراتی تھیں  
 ریاضت کچھ نہ کی میں نے عبادت کچھ نہ کی میں نے  
 میں ہائے جی پڑتا ہی رہا رب کی عبادت سے  
 میں سوتا رہ گیا غفلت کی چادر تان کر افسوس  
 جدائی کی گھڑی جاں سوز ہے عشاقِ رمضان پر  
 ترپتے ہیں بلکتے ہیں قرار آتا نہیں ان کو  
 گناہوں کی سیاہی چھا رہی ہے رخ پہ محشر میں  
 مہِ رمضان کی رخصت جان عاشق پر قیامت ہے  
 خدا کے نیک بندے نیکیوں میں لگ گئے لیکن  
 گنہ کرتا رہا عطا کر ناداں یا رسول اللہ ﷺ



## حسرتاوا حسرتا اے ماہِ رَمَضانِ الْوَداع

آہ! کیا ماہِ مبارک ہم سے ہوتا ہے جُدا  
 آہ! جب اس میں نہیں ہم سے ہوئی طاعت ادا  
 الْوَداعِ وَالْوَداعِ اے ماہِ عُقْرانِ الْوَداعِ  
 الْفراقِ! اے ماہِ رَمَضانِ! الْفراقِ وَالْفراقِ!  
 دَرْدِ پہنچاتا رہے گا دل کو تیرا اِشتیاقِ  
 پھر نہ کیوں کہتے رہیں اے وقتِ بچراں الْوَداعِ  
 اے مہِ فَرَحِندہ پئے! اُفسوس! ہم غافل رہے  
 نہیں ہوئیں بے مہمت! ہم سے نیکیاں بھول چاہئے  
 اس لئے کہتے ہیں اب ہم اُشکِ ریزاں الْوَداعِ  
 تیرے آنے سے زمانہ چو طرف پُر نور تھا  
 روزہ داروں کا بھی تھا چہرہ بڑا رونق بھرا  
 ہیں زباناں و جان و دل گویا ہراساں الْوَداعِ  
 آہ! اے رَمَضانِ کوئی دم کا ثواب مہمان ہے  
 ہے تڑپتا کوئی تو تصویرِ سا خیران ہے  
 پھر نہ کیوں رَوَرَوِ کہے ہر اک مُسلمانِ الْوَداعِ  
 اہ! اب جاتا ہے تُو اے ماہِ رَمَضانِ السلامِ  
 ہم بھی زندہ رہ کے دیکھیں پھر سہانے صُبحِ و شامِ  
 السلامِ اے عازِمِ درگاہِ سُبْحانِ الْوَداعِ  
 اے مہِ رَمَضانِ! حُشر میں بد رگاہِ اِلہِ  
 اور ہماری مُغفرت کے واسطے ہو عذِ رخواہِ  
 اے شفیعِ سائرِ اَرْبابِ عِصْیاں الْوَداعِ

آہ! کیسا مُنہجِ بَرَکاتِ دُنیا سے چلا  
 پھر وَداعِ اِس کو نہ کیوں رورور کریں ایسا بجا  
 حسرتاوا حسرتا اے ماہِ رَمَضانِ الْوَداعِ  
 تیری فُرقتِ اور جُدائی ہے نہایت ہم پہ شاقِ  
 تجھ سے پھر ملنے کا ہوگا یا نہ ہوگا اِتِّفاقِ  
 حسرتاوا حسرتا اے ماہِ رَمَضانِ الْوَداعِ  
 قُذردانی سے تری ہم روز و شب کا بیل رہے  
 تیری حُرمتِ کچھ نہ کی ہم نے پشیمان ہی رہے  
 حسرتاوا حسرتا اے ماہِ رَمَضانِ الْوَداعِ  
 مسجد و محراب و منبر جگمگاتے جا بجا  
 آہ! ایسی بَرَکتیں اب ہم سے ہوتی ہیں جُدا  
 حسرتاوا حسرتا اے ماہِ رَمَضانِ الْوَداعِ  
 ہر مُسلمانِ اب جُدائی سے تری بے جان ہے  
 آہ! یہ دل کا ہمارے دَرْدِ بے درمان ہے  
 حسرتاوا حسرتا اے ماہِ رَمَضانِ الْوَداعِ  
 کاش! پھر لاوے تجھے دُنیا میں جب ربِّ الاِنامِ  
 پھر جرے بَرَکاتِ ہودیں نُشرِ عالم میں تمامِ  
 حسرتاوا حسرتا اے ماہِ رَمَضانِ الْوَداعِ  
 ہم گنہگاروں کے اِیمان پر کُرم سے ہو گواہِ  
 اور دِلواوے ہمیں نارِ جہنم سے پناہِ  
 حسرتاوا حسرتا اے ماہِ رَمَضانِ الْوَداعِ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم): جس نے مجھ پر ایک بار دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## فِيضَانِ اِعْتِكَافٍ

حضرت سیدنا ابو ذر داء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ نشین ہے:

مَنْ صَلَّى عَلَى حِنْ يَنْصُحُ عَشْرًا ترجمہ: جس نے مجھ پر صبح و شام دس  
وَحِينَ يُمَسِّي عَشْرًا أَدْرَكَتْهُ دس مرتبہ دُرود پاک پڑھا وہ  
شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ قیامت کے دن میری شفاعت کو

(مُخْتَصَرُ الزَّوَالِدِ ج ۱۰ ص ۱۶۳ حبت ۱۷۰۲۲) پائے گا۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

ٹھٹھے ٹھٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضَانَ الْمُبَارَكَ کی برکتوں کے کیا کہنے!

یوں تو اس کی ہر ہر گھڑی رحمت بھری اور ہر ساعت اپنے جلو میں بے پایاں  
برکتیں لئے ہوئے ہے۔ مگر اس ماہِ محترم میں شبِ قدر سب سے زیادہ اہمیت



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو شخص محلہ پرورد پاک پر متاعِ بھول گیا وہ جہنم کا راستہ بھول گیا۔

کی حامل ہے۔ اسے پانے کے لئے ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ماہِ رَمَضَانَ پاک کا پورا مہینہ بھی احکام فرمایا ہے اور آخری دس دن کا بہت زیادہ اہتمام تھا۔ یہاں تک کہ ایک بار کسی خاص عذر کے تحت ”آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں احکام نہ کر سکے تو شَوَّالِ الْمَكْرَم کے آخری عشرہ میں احکام فرمایا۔“ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۷۱ حدیث ۲۰۳۱)

”ایک مرتبہ سفر کی وجہ سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا احکام رہ گیا تو اگلے رَمَضَانَ شریف میں تیس دن کا احکام فرمایا۔“ (جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۱۲ حدیث ۸۰۳)

**اعْتِكَافُ بِرَأْسِ عِبَادَاتِہٖ** پچھلی آٹھوں میں بھی احکام کی عبادت موجود تھی۔ چنانچہ پارہ پہلا سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۲۵ میں اللہ عزوجل کا فرمانِ عالی شان ہے:

وَعَهْدْنَا إِلَىٰ إِبْرٰہِیْمَ  
وَإِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِیْ  
لِلطَّٰیِفِیْنَ وَالْعٰكِفِیْنَ  
وَالذَّكْرِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم واسماعیل (علیہما السلام) کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کر دو طواف والوں اور احکام والوں اور رکوع و سجود والوں

(پ ۱ البقرہ ۱۲۵) کیلئے۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک روز پاک و صاف غسل کیا اس پر میری قسم یہ ہے۔

**مسجدوں کو صاف رکھنے کا حکم ہے**  
 بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! نماز و اعتکاف کیلئے کعبہ شریفہ کی پاکیزگی اور صفائی کا خود رب کعبہ عز و جل کی طرف سے فرمان جاری

کیا گیا ہے۔ مقرر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ مسجدوں کو پاک صاف رکھا جائے، وہاں گندگی اور بدبودار چیز نہ لائی جائے یہ سنتِ انبیاء ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اعتکاف عبادت ہے اور پچھلی اُتھوں کی نمازوں میں رکوع سجدوں تھے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسجدوں کا ٹھوٹی ہونا چاہئے اور مٹوٹی صالح (پرہیزگار) انسان ہونا چاہئے۔ مزید آگے فرماتے ہیں: طواف و نماز و اعتکاف بڑی پرانی عبادتیں ہیں جو زمانہ ابراہیمی میں بھی تھیں۔ (نور العرفان ص ۲۹)

**دن کا اعتکاف**  
 اس کے بعد اللہ کے پیارے حبیب، حبیبِ لیب، ہم گناہوں کے مریضوں کے طبیب عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا یہ معمول ہو گیا کہ ہر رمضان شریف کے عشرہ آخرہ (یعنی آخری دس دن) کا اعتکاف فرمایا کرتے اور اسی سنتِ کریمہ کو زندہ رکھتے ہوئے اُنہماک المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اعتکاف فرماتی رہیں۔ چنانچہ اُم المؤمنین حضرت سیدہ شائعہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ہر چیز کو دیا کہ میں خدا تعالیٰ اس پر قسم کھاتا ہوں کہ اس پر ہے۔

ہیں کہ میرے سر تاج، صاحبِ معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرہ (یعنی آخری دس دن) کا اِعتکاف فرمایا کرتے۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو وفات (ظاہری) عطا فرمائی۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن اِعتکاف کرتی رہیں۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۶۴-۶۶۵ حدیث ۲۰۲۶)

**عاشقوں کی دھن!** بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو اِعتکاف کے بے شمار فضائل ہیں مگر عفا کیلئے تو اتنی ہی

بات کافی ہے کہ آخری عشرہ کا اِعتکاف سُنت ہے۔ یہ تھوڑی ذوق افزا ہے کہ ہم پیارے سرکار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ایک پیاری پیاری سُنت ادا کر رہے ہیں۔ عاشقوں کی تو دھن یہی ہوتی ہے کہ فلاں فلاں کام ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کیا ہے بس اسی لئے ہمیں بھی کرنا ہے۔ مگر عمل کرنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ ہمارے لئے کوئی شرعی ممانعت نہ ہو مثلاً اِعتکاف میں چار پائی بچھنا سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے ثابت ہے مگر ہم نہیں بچھا سکتے کہ نمازیوں کیلئے جگہ کی تنگی بھی ہوگی اور مسلمانوں کیلئے تشویش کا باعث بھی۔



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُور ہو جو کہ تمہارا دُور دیکھ کر کھنکھاتا ہے۔

**اونٹنی کے ساتھ پھیرے لگانے کی حکمت**  
حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بہت زیادہ کُتُف سقت تھے۔ انہیں جب بھی کوئی سقت معلوم ہو جاتی تو اُس کی

بجائ آوری میں کسی قسم کی ہنس و ہنس کا مظاہرہ نہ فرماتے۔ چنانچہ ”ایک بار کسی مقام پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اونٹنی کے ساتھ پھیرے لگا رہے تھے یہ دیکھ کر لوگوں کو تعجب ہوا۔ پوچھنے پر ارشاد فرمایا: ایک بار میں نے مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو یہاں اسی طرح کرتے دیکھا تھا، لہذا آج میں اس مقام پر اُسی ادائے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو ادا کر رہا ہوں۔“ (الشفاء ج ۲ ص ۳۰)

بتاتا ہوں تم کو میں کیا کر رہا ہوں میں پھیرے جو تاتے کو لگوار ہوں  
مجھے شادمانی اسی بات کی ہے میں سقت کا اُن کی مزا پا رہا ہوں  
آقا کی سنتوں کے دیوانو! ہو سکے تو ہر برس ورنہ زندگی میں کم از کم ایک بار تو رَمَضَانَ الْمُبَارَك کے آخری عشرہ کا **احکام** کر ہی لینا چاہئے اور یوں بھی مسجد میں پڑا رہنا بہت بڑی سعادت ہے اور مُعْتَكِف کی تو کیا

بات ہے کہ رضائے الہی عَزَّوَجَلَّ پانے کیلئے اپنے آپ کو تمام مشاغل سے فارغ کر کے مسجد میں ڈیرے ڈال دیتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے، ”**احکام** کی



فرمانِ معظمہ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر چڑھا اور نہ چڑھا اور نہ پاک نہ حرام سے غصہ نہ کرے نہ میری شامت لے۔

خوہیاں بالکل ہی ظاہر ہیں کیونکہ اس میں بندہ اللہ عزوجل کی رضا حاصل کرنے کیلئے کئی کئی (یعنی مکمل طور پر) اپنے آپ کو اللہ عزوجل کی عبادت میں منہمک کر دیتا ہے اور ان تمام مشاغل دنیا سے کنارہ کش ہو جاتا ہے جو اللہ عزوجل کے قُرب کی راہ میں حائل ہوتے ہیں اور مُعْتَكِف کے تمام اوقات کھیت یا حکمائے نماز میں گزرتے ہیں۔ (کیونکہ نماز کا انتظار کرنا بھی نماز کی طرح ثواب رکھتا ہے) اور احکام کا مقصود اصلی جماعت کے ساتھ نماز کا انتظار کرنا ہے اور مُعْتَكِف ان (فرشتوں) سے مشابہت رکھتا ہے جو اللہ عزوجل کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حکم ملتا ہے اسے بجا لاتے ہیں، اور ان کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے جو شب و روز اللہ عزوجل کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رہتے ہیں اور اس سے اُکتاتے نہیں۔“

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۲)

جو رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے علاوہ بھی صرف ایک دن مسجد کے اندر اخلاص کے ساتھ احکام کر لے اُس کیلئے بھی زبردست ثواب کی بشارت ہے۔ چنانچہ احکام کی ترغیب دلاتے ہوئے، سرکارِ نامدار، دو

ایک دن کے  
اعتکاف کی  
فضیلت

عالم کے مالک و مختار فہمناشاہ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اللہ عزوجل کی رضا و خوشنودی کیلئے ایک دن کا احکام کرے گا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) ہم ہر روز وہاں کی کراچہ کے ایک پنہارے کے طہارت ہے۔

اللہ عزوجل اس کے اور جہنم کے درمیان تین حد قیاس حائل کر دے گا جن کی مسافت مشرق و مغرب کے فاصلے سے بھی زیادہ ہوگی۔“ (الدر المنثور ج ۱ ص ۴۸۶)

سابقہ گناہوں کی بخشش! اُم المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ یقیناً رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ

سرکارِ ابد قرار، شفیع روزِ شمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ خوشبودار ہے:

مَنِ اغْتَسَفَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا تَرْتَمَى: ”جس شخص نے ایمان کیساتھ ثواب غُفْرَ لَہُ، مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ حاصل کرنے کی نیت سے احکام کیا اس

(جامعِ صغیر ص ۱۶ الحدیث ۸۴۸۰) کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔“

حضرت سیدہ نافعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت سیدہ ناعبہ اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں، مدینے کے سلطان، رخصتِ عالمیان، سرور

ذیشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ماورِ مہمان کے آخری عشرے کا احکام فرمایا کرتے تھے۔ حضرت سیدہ نافعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدہ ناعبہ اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے مسجد میں وہ جگہ دکھائی جہاں سرکارِ مدینہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم احکام فرماتے تھے۔ (صحیح مسلم ص ۹۷ حدیث ۱۱۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسجدِ نبوی الشریف علی صاحبہا الصلوٰۃ



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے ۱۰۰ بار عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم کی وہ اس کی اجر سے محروم نہیں ہوگا۔ (صحیح بخاری)

وَالسَّلَام میں جس جگہ ہمارے بیٹھے بیٹھے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اعحکاف کیلئے گھجور شریف کی لکڑی وغیرہ سے بنی ہوئی مبارک چارپائی بچاتے تھے۔ وہاں بطور یادگار ایک مبارک سُنُون بنام ”اُسْطُوَانَةُ السَّرِير“ آج بھی قائم ہے۔ خوش نصیب عشاق اُس کی زیارت کرتے اور مَحْضُولِ بَرَکَت کیلئے یہاں تَوَافُل ادا کرتے ہیں۔

سارے مہینے ہمارے پیارے پیارے اور رَحْمَت والے آقا، بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اللہ عزَّوَجَلَّ کی اَحْکَاف کا عِکَاف رضا جوئی کیلئے ہر وقت کمر بستہ رہتے تھے اور خصوصاً

رَمَحَان شریف میں عبادت کا خوب ہی اہتمام فرمایا کرتے۔ چونکہ ماہِ رَمَحَان ہی میں شَبِ قَدْر کو بھی پوشیدہ رکھا گیا ہے لہذا اس مبارک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک بار پورے ماہِ مبارک کا اَحْکَاف فرمایا۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ”ایک مرتبہ سلطانِ دو جہان، شہنشاہِ کون و مکان، رَحْمَتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے نیکم رَمَحَان سے تیس رَمَحَان تک اَحْکَاف کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: میں نے شَبِ قَدْر کی تلاش کیلئے رَمَحَان کے پہلے عشرہ کا اَحْکَاف کیا پھر درمیانی عشرہ کا اَحْکَاف کیا پھر مجھے بتایا گیا کہ شَبِ قَدْر آخری عشرہ میں ہے لہذا تم میں

فرضانِ مصطفیٰ: رسولِ تعالیٰ علیہ السلام کو کچھ روزہ پاک ہر سال تہہ نیک ہونا چاہیے۔ اگر وہ روزہ نہ رکھے تو اس کی عیادت ہے۔

سے جو شخص میرے ساتھ اِعتِکاف کرنا چاہے وہ کر لے۔“

(صحیح مسلم ص ۵۹۴ حدیث ۱۱۶۷)

**ترکی خیمے میں اِعتِکاف** حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک عُر کی خیمے کے اندر رَمَضَانَ الْمُبَارَك کے پہلے عشرے

کا اِعتِکاف فرمایا، پھر درمیانی عشرے کا، پھر سرِ اقدس باہر نکالا اور فرمایا، ”میں نے

پہلے عشرے کا اِعتِکاف شبِ قدر تلاش کرنے کیلئے کیا، پھر اسی مقصد کے

تحتِ دوسرے عشرے کا اِعتِکاف بھی کیا، پھر مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے

یہ خبر دی گئی کہ شبِ قدر آخری عشرے میں ہے۔ لہذا جو شخص میرے ساتھ

اعتِکاف کرنا چاہے وہ آخری عشرے کا اِعتِکاف کرے۔ اس لئے کہ مجھے پہلے شبِ

قدر دکھادی گئی تھی پھر بھلا دی گئی، اور اب میں نے یہ دیکھا ہے کہ شبِ قدر کی صُبح

کو گیلی مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ لہذا اب تم شبِ قدر کو آخری عشرے کی طاق راتوں

میں تلاش کرو۔ حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس شب

بارش ہوئی اور مسجد شریف کی چھت مبارک ٹپکنے لگی، چنانچہ اکیس رَمَضَانَ الْمُبَارَك کی

صُبح کو میری آنکھوں نے میٹھے میٹھے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اس

حالت میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی پیشانی مبارک پر پانی والی گیلی مٹی



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: ہر سال نہ سہی کم از کم زندگی میں ایک بار اس کو ادا کرنا واجب ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۳۹۲ حدیث ۲۰۸۶)

کا نشانِ عالی شان تھا۔

**اعْتِكَافٌ مَقْصِدٌ عَظِيمٌ** <sup>۱</sup> **یٹھے یٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اگر**  
ہر سال نہ سہی کم از کم زندگی میں ایک بار اس

ادائے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ادا کرتے ہوئے پورے ماورِ مَضانِ الْمُبَارَك کا

اعْتِكَاف کر لینا چاہئے۔ رَمَضانِ الْمُبَارَك میں اعْتِكَاف کرنے کا سب سے بڑا

مقصدِ شَبِّ قَدْرِ کی تلاش ہے۔ اور راجِح (یعنی غالب) یہی ہے کہ شَبِّ قَدْرِ رَمَضانِ

الْمُبَارَك کے آخری دس دنوں کی طاق راتوں میں ہوتی ہے۔ اس حدیثِ مبارک

سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس بارِ شَبِّ قَدْرِ کی سوائے شبِ تہی مگر یہ فرمانا کہ ”آخری عشرہ

کی طاق راتوں میں اس کو تلاش کرو۔“ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ شَبِّ قَدْرِ بدلتی رہتی

ہے۔ یعنی کبھی اکیسویں، کبھی تیسویں، کبھی چھیسیں، کبھی ستائیسویں تو کبھی اسیسویں

شب۔ مسلمانوں کو شَبِّ قَدْرِ کی سعادت حاصل کرنے کیلئے آخری عشرہ کے

اعْتِكَاف کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ کیوں کہ مُعْتَكِفِ رَسُولِ دِنِ مَسْجِدِ میں ہی پڑا

رہتا ہے اور ان دس دنوں میں کوئی بھی ایک رات شَبِّ قَدْرِ نہ ہوتی ہے۔ لہذا وہ یہ شب

مسجد میں گزارنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ ایک اور نکتہ اس حدیثِ پاک سے یہ

بھی معلوم ہوا کہ رسولِ پاک، صاحبِ نِوَلَاک، سیاحِ اَفْلاک، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے

خاک پر سجدہ ادا فرمایا جہی تو خاک کے خوش نصیب دُراتِ سرورِ کائنات، فہرِ نشا و



فرمانِ مصطفیٰ: (رسل اللہ علیہ السلام) مجھ پر زور و شریف پر صوم اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

موجوداتِ مملی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نورانی پیشانی سے بے تابانہ چٹ گئے تھے۔

**بلا حائل میں  
پر سجدہ کرنا  
مستحب ہے**

اللہ اکبر عَزَّوَجَلَّ! ہمارے سرکارِ مملی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کس قدر سادگی پسند ہیں، یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور سجدہ میں اپنی پیشانی خاک پر رکھنا اور پیشانی سے خاک پاک کے ذرات کا چٹ جانا سرکارِ مملی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بہت

بڑی عاجزی ہے۔ فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: زمین پر بلا حائل (یعنی مٹلی، کپڑا وغیرہ نہ ہو یوں) سجدہ کرنا مستحب ہے۔ (مراقی الفلاح حصہ ۳ ص ۸۵) ”مُكَاشَفَةُ الْقُلُوب“ میں ہے، ”حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ صرف مٹی ہی پر سجدہ کرتے تھے۔“

(مُكَاشَفَةُ الْقُلُوب ص ۱۸۱)

**دُوح اور دُومر کا ثواب**

امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم

سے روایت ہے کہ محمد مصطفیٰ، حبیبِ کبریا مملی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ خوشنما ہے:

مَنْ اغْتَسَفَ فِي رَمَضَانَ كَانَ تَرْتَمَةً: ”جس نے رَمَضَانَ المبارک کَحَجَّتَيْنِ وَعُمَرَتَيْنِ۔“

میں (دس دن کا) اعتکاف کر لیا وہ ایسا

ہے جیسے ”دُوح اور دُومر“ کے۔“ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۴۲۵ حدیث ۲۹۶۶)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے کہ جو شخص نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج و عمرہ کی ہر ایک عبادت کو اپنے دل سے بے رغبتی سے کرے، اس کا اجر نہ ملے گا۔

**اگناہوں سے تحفظ!** حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سلطان ذی شان، رحمۃ

عالیٰ بیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ تحفظ نشان ہے :

هُوَ يَعْكِفُ الذُّنُوبَ يُجْرِي تَرْجَمَ: ”اعحکاف کرنے والا اگناہوں سے  
لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلٍ بچار ہوتا ہے اور اس کیلئے تمام نیکیاں لکھی  
الْحَسَنَاتِ كُلُّهَا۔ جاتی ہیں جیسے ان کے کرنے والے کے لئے

(ابن ماجہ ج ۲ ص ۳۶۵ حدیث ۱۷۸۱) ہوتی ہیں۔“

**بغیر کئے نیکیوں کا ثواب!** میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعحکاف کا

مسلمان اعحکاف میں رہے گا گناہوں سے بچار ہے گا اور جو گناہ وہ باہر رہ کر کرتا، ان سے بھی محفوظ رہے گا۔ لیکن یہ اللہ عزوجل کی خاص رحمت ہے کہ باہر رہ کر جو نیکیاں وہ کیا کرتا تھا، اعحکاف کی حالت میں اگرچہ وہ ان کو انجام نہ دے سکے گا مگر پھر بھی وہ اس کے نامہ اعمال میں بدستور لکھی جاتی رہیں گی اور اسے ان کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ مثلاً کوئی اسلامی بھائی مریضوں کی عیادت کرتا تھا، اور اعحکاف کی وجہ سے یہ کام نہیں کر سکا تو وہ اس کے ثواب سے محروم نہیں ہوگا بلکہ اس کو ایسا ہی ثواب ملتا رہے گا جیسے وہ خود اس کو انجام دیتا رہا ہو۔

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم) ہم ہندو محمد بنوری ہیں۔ ہم ان کے ساتھ ہیں۔

**روزانہ حج کا ثواب** | حضرت سیدنا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے، ”مُعْتَكِف کو ہر روز ایک حج کا

”ثواب ملتا ہے۔“

(شُعَبُ الْإِيمَان، ج ٣، ص ٤٢٥، الحديث ٣٩٦٨)

اعتراف کی تعریف | ”مسجد میں اللہ عزوجل کی رضا کیلئے بہ  
 نیکی اچھا کام ٹھہرنا اچھا کام ہے۔“ اس

کیلئے مسلمان کا عاقل اور حیات اور حیض و نفاس سے پاک ہونا شرط ہے۔ بلوغ شرط نہیں نابالغ بھی جو تمیز رکھتا ہے اگر بہ نیت احکام مسجد میں ظہرے تو اس کا احکام صحیح ہے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۱)

(عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۱)

اعتراف کے لفظی معنی: اعتراف کے لغوی معنی ہیں، ”وہرنا مارنا“ مطلب یہ کہ مُعْتَرِف اللہ رب العزت

عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ عظمت میں اُس کی عبادت پر کمر بستہ ہو کر دھرتا مار کر پڑا رہتا ہے۔ اس کی جیسی دھن ہوتی ہے کہ کسی طرح اس کا پَر وردگار عَزَّوَجَلَّ اس سے راضی ہو جائے۔

ابو غنی کے در پر  
بستر جمادیتے ہیں

حضرت سیدنا عطاء مخراسانی قدس سرہ، انورانی فرماتے ہیں، ”مُعْتَكِف کی مثال اُس شخص کی سی ہے جو اللہ تعالیٰ کے در پر آ رہا ہو اور یہ کہہ رہا

فرمانِ مصطفیٰ: (ملائکہ میں سے کسی نے مجھ پر خوش رو ہوا نہ ہو پاگ پر حاکم کے دربار کے کاغذات ہیں گے۔)

گام میں یہاں سے نہیں ملوں گا۔“ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۴۲۶ حدیث ۳۹۷۰)

ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اُٹھتے ہوں گے

اب تو غنی کے در پر بستر جما دیئے ہیں

(حدائقِ بخشش)

**اعْتِكَافُ قِسْمِیْنِ** ۱۔ اِعْتِكَافُ کی تین قسمیں ہیں ﴿۱﴾ اِعْتِكَافُ  
وِاجِبٌ ﴿۲﴾ اِعْتِكَافُ مُتَعَدٍ ﴿۳﴾ اِعْتِكَافُ ثَقُلٍ۔

**اعْتِكَافُ وَاجِبٌ** ۲۔ اِعْتِكَافُ کی نذر (یعنی مَنَع) مانی یعنی رَبَّان سے  
کہا: ”مِنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کیلئے

فُلاں دن یا اتنے دن کا اِعْتِكَافُ کروں گا۔“ تو اب جتنے بھی دن کا کہا ہے اُن دن کا  
اِعْتِكَافُ کرنا واجب ہو گیا۔ یہ بات خاص کر یاد رکھئے کہ جب کبھی کسی بھی قسم  
کی مَنَع مانی جائے اُس میں یہ شرط ہے کہ مَنَع کے اَلْفَاظ رَبَّان سے ادا کئے  
جائیں مَرَفِ دِلِ عِیْ دِلِ مِیْنِ مَنَعِ کی نیت کر لینے سے مَنَع صحیح نہیں ہوتی۔)

ایسی مَنَع کا پورا کرنا واجب نہیں ہوتا (رَدُّ الْمُخْتَار ج ۳ ص ۴۳۰)

**اعْتِكَافُ سُنَّتٍ** ۳۔ مَنَع کا اِعْتِكَافُ مَرَدِ مَسْجِدِ میں کرے اور عورت  
مَسْجِدِ مَحَبَّتِ میں۔ اس میں روزہ بھی شرط

ہے۔ (عورت گھر میں جو جگہ نماز کیلئے مخصوص کر لے اسے ”مَسْجِدِ مَحَبَّتِ“ کہتے ہیں) رَمَضَانُ

الْمُبَارَك کے آخری عَشْرہ کا اِعْتِكَافُ ”سُنَّتٌ مُؤَكَّدَةٌ عَلٰی الْكُفَايَةِ“ ہے



فروغین مصطفیٰ: (علی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اس مجلس کی خاکِ اکبرہ میں کے اس عہدِ کریم اور عہدِ محمدیہؐ کا ذکر ہے۔

(ذُرْمُخْتَارُ مَعْرِذُ الْمُخْتَارِ ج ۳ ص ۴۳۰) یعنی پورے فہر میں کسی ایک نے کر لیا تو سب کی طرف سے ادا ہو گیا اور اگر کسی ایک نے بھی نہ کیا تو سبھی مجرم ہوئے۔

(بہار شریعت حصہ پنجم ص ۱۵۲)

اس احکام میں یہ ضروری ہے کہ رَمَضانُ الْمُبَارَك کی بیسیویں تاریخ کو غروبِ آفتاب سے پہلے پہلے مسجد کے اندر بہ قیعت احکام موجود ہو اور اتیس کے چاند کے بعد یا تیس کے غروبِ آفتاب کے بعد مسجد سے باہر نکلے۔

(بہار شریعت حصہ پنجم ص ۱۵۱)

اگر رَمَضانُ الْمُبَارَك کو غروبِ آفتاب کے بعد مسجد میں داخل ہوئے تو احکام کی سنتِ مؤکدہ ادا نہ ہوئی بلکہ سورج ڈوبنے سے پہلے پہلے مسجد میں تو داخل ہو چکے تھے مگر قیعت کرنا بھول گئے تھے یعنی دل میں قیعت ہی نہیں تھی (نیتِ دل کے ارادہ کو کہتے ہیں) تو اس صورت میں بھی احکام کی سنتِ مؤکدہ ادا نہ ہوئی۔ اگر غروبِ آفتاب کے بعد قیعت کی تو نفلی احکام ہو گیا۔ دل میں نیت کر لینا ہی کافی ہے زبان سے کہنا شرط نہیں۔ البتہ دل میں نیت حاضر ہونا ضروری ہے ساتھ ہی زبان سے بھی کہہ لینا زیادہ بہتر ہے:

”میں اللہ عزوجل کی رضا کیلئے اِعْتِکافِ نیتِ اس طریقی کیجئے“ رَمَضانُ الْمُبَارَك کے آخری عشرہ کے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ رکھ روزہ شریف نہ پڑھے تو کوئی عہدہ کبوتر بن جائے۔

سنتِ اعتکاف کی نیت کرتا ہوں۔“

**اعتکافِ نفل** | نظر اور سنتِ مؤکدہ کے علاوہ جو اعتکاف کیا جائے وہ مستحب (یعنی نفلی) وسنتِ غیر مؤکدہ ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۵ ص ۱۰۲)

اس کیلئے نہ روزہ شرط ہے نہ کوئی وقت کی قید۔ جب بھی مسجد میں داخل ہوں اعتکاف کی نیت کر لیجئے۔ جب تک مسجد میں رہیں گے کچھ پڑھیں یا نہ پڑھیں اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا، جب مسجد سے باہر نکلیں گے اعتکاف ختم ہو جائے گا۔ میرے آقا علیہ السلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: مذہبِ مفتی یہ ہے (نفلی) اعتکاف کیلئے روزہ شرط نہیں اور ایک ساعت کا بھی ہو سکتا ہے جب سے داخل ہو باہر آنے تک (کیلئے) اعتکاف کی نیت کر لے، انتظارِ نماز و ادائے نماز کے ساتھ اعتکاف کا بھی ثواب پائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج ۵ ص ۶۷۴) ایک اور جگہ فرماتے ہیں: جب مسجد میں جائے اعتکاف کی نیت کر لے، جب تک مسجد ہی میں رہے گا اعتکاف کا بھی ثواب پائے گا۔ (ایضاً ج ۸ ص ۹۸) اعتکاف کی نیت کرنا کوئی مشکل کام نہیں، نیتِ دل کے ارادہ کو کہتے ہیں، اگر دل ہی میں آپ نے ارادہ کر لیا کہ ”میں سنتِ اعتکاف کی نیت کرتا ہوں۔“ یہی کافی ہے اور اگر دل میں نیت حاضر ہے اور زبان سے بھی یہی الفاظ ادا کر لیں تو زیادہ بہتر ہے۔ مآذری زبان میں



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے کسی مرد کو مردانہ سے کچھ پھل دیا گئے وہ اس کا کھانا کھائے اور نہ کھائے۔

بھی نیت ہو سکتی ہے اور اگر عَزَّ بَی میں نیت یاد کر لیں تو زیادہ مناسب ہے۔ ہو سکے تو آپ یہ عَزَّ بَی نیت یاد کر لیجئے: جیسا کہ ”الْمَلْفُوظُ“ حصہ 2 ص 272 پر ہے:

### نَوَيْتُ سُنَّةَ الْأَعْتِكَافِ

ترجمہ: میں نے سنتِ اِعتِکاف کی نیت کی۔

مسجدُ النُّبُوِّ الشَّرِیفِ عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوةِ وَالسَّلَام کے قدیم اور مشہور

دروازہ ”بَابُ الرَّحْمَةِ“ سے داخل ہوں تو سامنے ہی سُنونِ مبارک ہے اُس پر یاد دہانی کیلئے قدیم زمانے سے نمایاں طور پر نَوَيْتُ سُنَّةَ الْأَعْتِكَافِ لکھا ہوا ہے۔

**ٹپسے ٹپسے اسلامی بھائیو!** جب بھی آپ کسی عبادت مثلاً نماز، روزہ، احرام،

طوافِ کعبہ وغیرہ کی عَزَّ بَی میں نیت کریں تو اس بات کا خاص خیال رکھئے کہ اس عَزَّ بَی عبارت کے معنی بھی آپ سمجھ رہے ہوں کیوں کہ نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں اگر آپ نے رَتَّی ہوئی ”عَزَّ بَی نیت“ کے الفاظ ادا کر لئے یا کتاب میں دیکھ

کر پڑھ لئے اور دھیان کسی اور طرف لگا ہوا تھا اور ارادہ دل میں موجود نہ تھا تو نیتِ برے سے ہوگی ہی نہیں۔ مثلاً آپ مسجد میں داخل ہو کر نَوَيْتُ سُنَّةَ الْأَعْتِكَافِ کہیں تو دل میں بھی ارادہ ہونا لازمی ہے کہ میں یہ اِعتِکاف کی نیت کر رہا ہوں۔

یہ بات خاص طور پر ذہن نشین کر لیں کہ یہ آخری عَشْرَہٗ رَمَضَانَ الْمُبَارَك کا اِعتِکاف نہیں یہ **تَفْطَلِ اِعتِکاف** ہے اور ایک لمحہ کیلئے بھی کیا جاسکتا ہے، آپ جب

فروغِ مصلحت: (علیٰ رضی اللہ عنہ) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

بھی مسجد سے باہر نکلیں گے یہ نفلی **اعحکاف** اُسی وقت ختم ہو جائے گا۔

**مسجد میں کھانا پینا** یاد رکھئے! مسجد کے اندر کھانے پینے اور سونے کی شرعاً اجازت نہیں، اگر **اعحکاف**

کی نیت تھی تو ضمناً کھانے پینے اور سونے کی اجازت بھی ہو جائے گی۔ ہمارے

یہاں اکثر مساجد میں دُرُود و سلام وغیرہ کا وِزِد ہوتا ہے پھر پانی پر دم کر کے ہمارے

اسلامی بھائی اس کو تبرکاً پیتے ہیں۔ بے شک یہ ایک بہت اچھا عمل ہے۔ البتہ

کسی اسلامی بھائی کی **اعحکاف** کی نیت نہ ہو تو وہ مسجد میں یہ پانی نہیں پی سکتا۔

اسی طرح مسجد کے اندر جس نے **اعحکاف** کی نیت کی ہوئی تھی وہی مسجد کے اندر

رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں افطار کر سکتا ہے۔ مسجد الحرام شریف میں بھی آبِ زم زم

شریف پینے، افطار کرنے یا سونے کیلئے **اعحکاف** کی نیت ہونی چاہئے۔

مسجد النبی الشریف علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں بھی **بلا نیتِ اعحکاف**،

پانی وغیرہ نہیں پی سکتے۔ یہاں یہ بات بھی سمجھ لینا ضروری ہے کہ **اعحکاف** کی نیت

صرف کھانے، پینے اور سونے کیلئے نہ کی جائے، ثواب کیلئے کی جائے۔

رَدُّ الْمُحْتَار (ثامی) میں ہے، اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا یا سونا چاہے تو **اعحکاف**

کی نیت کر لے۔ کچھ دیر ذکر اللہ عزَّ وَّجَل کرے پھر جو چاہے کرے (یعنی اب

چاہے تو کھانی یا سونے کا ہے)۔

(رَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۴۳۰)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے ہم پر دینا دیا اور ہم پر نازل کیا، اس کے لئے ہر ایک کے لئے ایک نیکو کار کا اجر ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی جانب سے دنیا کے مختلف ممالک کے جُدا جُدا شہروں میں اجتماعی اِعتکاف کی ترکیب کی جاتی ہے دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی جانب سے باقاعدہ ترتیبی جدول پیش کیا جاتا ہے اِن مُعتکِفین کیلئے یتیموں کی فہرستیں حاضر کی جاتی ہیں۔ جو اجتماعی اِعتکاف سے الگ ہوں وہ بھی حسبِ ضرورت یتیموں کے اپنے ثواب میں اضافے کی ترکیب فرمائیں۔

اجتماعی اِعتکاف کی 41 نیتیں ۱۔ فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) نیتِ المؤمنین خیر من عملہ۔

”مسلمان کی نیت اسکے عمل سے بہتر ہے۔“ (مکبرانی معجم کبیر حلیث ۹۶۲ ج ۶ ص ۱۸۵) اپنے اِعتکاف کی عظیم الشان نیکی کے ساتھ مزید اچھی اچھی نیتیں شامل کر کے ثواب میں خوب اضافہ کیجئے۔ مکتبۃ المدینہ کی طرف سے شائع کردہ کارڈ میں سے سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیان کردہ مسجد میں جانے کی 40 نیتوں کے ساتھ ساتھ مزید یہ نیتیں کر کے گھر سے نکلے، (مسجد میں آکر بھی حسبِ حال یتیموں کی جاسکتی ہیں، جب بھی اچھی اچھی نیتیں کریں ثواب کی نیت پیش نظر رکھا کریں)

(۱) رَمَضَانَ الْمُبَارَكَ کے آخری دس دن (یا پورے ماہ) کے سب اِعتکاف۔ کیلئے جارہا ہوں (۲) تَهْوُف کے ان مَدَنی اُصولوں (الف) تَقْلِيلِ طَعَام (یعنی کم کھانا)



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو شخص ہم پر درود پاک پڑھنا قبول کرادے جس کا راستہ ہم مل گیا۔

(ب) **تَقْلِيلُ** کلام (یعنی کم بولنا) (ج) **تَقْلِيلُ** منام (یعنی کم سونا) پر کاربند رہوں گا  
 (۳) روزانہ پانچوں نمازیں پہلی صف میں (۴) تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ (۵) باجماعت  
 ادا کروں گا (۶) ہر اذان اور (۷) ہر اقامت کا جواب دوں گا (۸) ہر بارِ بُعْثِ اَوَّل و  
 آخِرُ رُودِ شریف اذان کے بعد کی دُعا پڑھوں گا (۹) روزانہ تہجد (۱۰) اِشْرَاق (۱۱)  
 چاشت اور (۱۲) اَوَّلِین کے نوافل ادا کروں گا (۱۳) تلاوت اور (۱۴) دُرود  
 شریف کی کثرت کروں گا (۱۵) روزانہ رات **مَسُوْرَةُ الْمَلِكِ** پڑھوں یا سنوں گا  
 (۱۶) کم از کم طاق راتوں میں **صَلُوَّةُ الْبُحْرِ** ادا کروں گا (۱۷) تمام سُنُّوْنَ بھرے  
 حَلَقُوْنَ اور (۱۸) بیانات میں اول تا آخر شرکت کروں گا (۱۹) رشتے داروں اور  
 مُلَا قَاتِیُوْنَ کو بھی **اِنْبِر اَدِی کو شش** کر کے سُنُّوْنَ بھرے حلقوں میں بٹھاؤں  
 گا (۲۰) زَبَان پر **قَلْبِ مَدِیْنَةِ لُکَاؤْ** گا یعنی فُضُول گوئی سے بچوں گا اور ممکن ہوا تو  
 اِس نِیَّتِ خیر کے ساتھ ضرورت کی بات بھی حَتّٰی الامکان لکھ کر یا اشارہ سے کروں گا  
 تاکہ فُضُول، یا بُری باتوں میں نہ جا پڑوں یا شور و غل کا سبب نہ بن جاؤں (۲۱) مسجد  
 کو ہر طرح کی بدو سے بچاؤں گا (۲۲) مسجد میں نظر آنے والے تنکے اور بالوں  
 کے کچھے وغیرہ اٹھاتے رہنے کیلئے اپنی جیب میں شاپر رکھوں گا۔ **فرمانِ**  
**مصطفیٰ** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جو مسجد سے اُذِیَّت کی چیز نکالے اللہ عزوجل اُس کیلئے جنت  
 میں ایک گھر بنائیگا **سُنَّنِ ابْنِ مَاجَہ ج ۱ ص ۴۱۹ حدیث ۷۰۷** (۲۳) اپنے پسینے، مُنہ کی  
 رال وغیرہ کی آلودگی سے مسجد کے فرش یا دری کو بچانے کیلئے حُرُوف اپنی چادر یا

فرمانِ مصطفیٰ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے محمد پر ایک بار زور دیا کہ جو احادیث اُس پر منسب صحیح ہیں۔

پختائی پر ہی سوؤں گا (۲۴) بہ نیتِ حیا سونے میں پردے میں پردہ کا ہر طرح سے خیال رکھوں گا (سوتے وقت پا جاے پر تہبند باندھ کر مزید اوپر سے چادر اوڑھ لینی مفید ہے۔ مَدَنی قافلے میں، مگر میں اور ہر جگہ اس کا خیال رکھنا چاہئے) (۲۵) وضو خانہ فنائے مسجد میں ہونے کی صورت میں (اگر کوئی وضو کیلئے منتظر ہو تو زحمت سے ہٹ کر تیل نکلیں گے) تیل نکلیں وہیں کروں گا اور جو بال جھڑیں گے اٹھالوں گا (۲۶) بغیر اجازت کسی کی کوئی چیز مثلاً استیجا خانے جانے کیلئے دوسروں کے چپل وغیرہ استعمال نہیں کروں گا بلکہ (۲۷) چپل، چادر نکلیہ وغیرہ کسی چیز کیلئے دوسروں سے سوال بھی نہیں کروں گا (۲۸) کھانا فنائے مسجد میں وہ بھی کھانے کی مخصوص دری پر کھاؤں گا نماز کی دری پر ہرگز نہیں کھاؤں گا (۲۹) کھانا کم ہونے کی صورت میں ایثار کی نیت سے آہستہ آہستہ کھاؤں گا تاکہ دوسرے اسلامی بھائی زیادہ کھا سکیں۔ ایثار کا ثواب بے شمار ہے پختانچہ تاجدارِ رسالت، ماہِ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ بخش نشان ہے: ”جو شخص اُس چیز کو جس کی خود اسے حاجت ہو دوسرے کو دے دے تو اللہ عزوجل اسے بخش دیتا ہے۔“ (اتحاف السادة المتقين ج ۹ ص ۷۷۹) (۳۰) بیتِ کاغذِ مدینہ لگاؤں گا یعنی خواہش سے کم کھاؤں گا (۳۱) اگر کسی نے زیادتی کی تو صبر کروں گا اور (۳۲) اُس کو اللہ عزوجل کی رضا کیلئے معاف کروں گا (۳۳) پڑوسی مُغْتَبِف کے ساتھ حسن سلوک کروں گا (۳۴) بپے اعتراف کے حلقے کے مگر ان کی اطاعت کروں گا (۳۵) مگر مدینہ کرتے ہوئے روزانہ مَدَنی انعامات کا کارڈ

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: ہم نے ہمہ دہن ریزہ زرد پاک پر حفاظتِ اُس پرور متین نازل فرمائی ہے۔

پُر کروں گا (۳۶) اسلامی بھائیوں کے سامنے مُسکرا مسکرا کر صدقہ کرنے کا ثواب  
 کماؤں گا (۳۷) کوئی میری طرف دیکھ کر مسکرائے گا تو یہ دُعا پڑھوں گا: اَضْحَكَ  
 اللّٰهُ سِنَّتَكَ یعنی (اللہ عزوجل تجھے ہنستا بخارکھے) (۳۸) اپنے لئے، گھر والوں،  
 احباب اور ساری اُمت کیلئے دعائیں کروں گا (۳۹) اگر کوئی مُعْتَكِف بیمار ہو گیا تو  
 ممکنہ حد تک اُس کی دلجوئی اور خدمت کروں گا (۴۰) عُمُرِ سیدہ مُعْتَكِفِین کے  
 ساتھ بہت زیادہ حُسنِ سلوک کروں گا (۴۱) دورانِ اِِعْکَاف حسبِ توفیق لنگر  
 رسائل تقسیم کروں گا (ہر مُعْتَكِفِ اسلامی بھائی کی خدمت میں درود بھری مَدَنی التجا ہے کہ  
 کم از کم 25 روپے کے مکتبۃ الدینہ کے رسائل یا سُنُّوں بھرے مَدَنی پھولوں کے مَدَنی  
 پمفلٹ ضرور تقسیم فرمائیں اور اگر حیثیت ہو تو زیادہ تقسیم کریں۔ آنے والے مُلّا قاتیوں کو  
 سُنُّوں بھرے بیان کی کیسٹ یا پر سالہ یا کم از کم مَدَنی پھولوں کا ایک پمفلٹ ضرور تحفے میں  
 پیش کیا جائے کہ رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں ثواب زیادہ ملیگا۔ بانٹنے میں بد نظمی نہ ہو اس کا خیال  
 رکھنا ضروری ہے)

اِنَّكَ كُنْتَ مَسْجِدًا لِّكَرْبِیْ  
 اِِعْکَافِ کیلئے تمام مساجد سے  
 مسجد الحرام شریف افضل ہے، پھر  
 مسجد النبوی الشریف علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پھر مسجد اقصیٰ شریف  
 (بیت المقدس) پھر ایسی جامع مسجد جس میں پنج وقتہ باجماعت نماز ہوتی



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: تم جہاں کی ہو مجھ پر زور نہ دو کہ تمہارا زور دھمک بچتا ہے۔

ہو۔ اگر جامع مسجد میں جماعت نہ ہوتی ہو تو پھر اپنے محلہ کی مسجد میں اعتکاف کرنا افضل ہے۔  
(ضعیفہ ج ۲ ص ۳۰۸)

**جامع مسجد** ہونا اعتکاف کے لئے شرط نہیں بلکہ مسجد جماعت میں بھی ہو سکتا ہے۔ مسجد جماعت وہ ہے جس میں امام و مؤذن مقرر رہوں اگرچہ اس میں منجگانہ نماز نہ ہوتی ہو اور آسانی اس میں ہے کہ مطلقاً ہر مسجد میں اعتکاف صحیح ہے۔ اگرچہ وہ مسجد جماعت نہ ہو۔ (رد المحتار ج ۳ ص ۲۹) خصوصاً اس زمانے میں کہ بعض مسجدیں ایسی ہیں کہ جن میں نہ امام ہیں نہ مؤذن۔

(بہار شریعت حصہ ص ۱۰۱)

**معتکف اور احترامِ مسجد** پیارے معتکف اسلامی بھائیو! چونکہ آپ کو دن روز مسجد ہی میں گزارنے ہیں اس لئے مناسب یہی ہے کہ چند باتیں احترامِ مسجد سے متعلق سکھ لیجئے۔ دورانِ اعتکاف مسجد کے اندر ضرورۃً دنیوی بات کرنے کی اجازت ہے لیکن دھمی آواز کے ساتھ اور احترامِ مسجد کو ملحوظ رکھتے ہوئے بات کیجئے۔ یہ نہیں ہونا چاہئے کہ آپ چلا کر کسی اسلامی بھائی کو ٹلا رہے ہوں اور وہ بھی آپ کو چلا کر جواب دے رہا ہو، ”اے بے“ اور غل غپاڑے سے مسجد گونج رہی ہو۔ یہ انداز ناجائز و گناہ ہے۔ یاد رکھئے! مسجد میں بلا ضرورت دنیوی بات چیت کی معتکف کو بھی اجازت نہیں۔



فروغِ مصلحت: (اس کتاب میں اللہ تعالیٰ نے جو ہر چیز میں اور ہر مقام پر پاک و طہارت کے لیے ہر کام کی ہدایت کی ہے۔)

**ان کو اللہ سے**  
**کچھ کا انہیں**  
سیدنا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی  
رحمت، شفیع اُمّت، شہنشاہِ نبوّت، تاجدارِ رسالت صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ ذی شان ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ زَمَانٌ يَكُونُ تَرْجَمَةُ لَوُكُوسٍ عَلَى بَنِي آدَمَ  
حَدِيثُهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ فِي كَأَنَّ مَسَاجِدَ دُنْيَا كِبَارِيَةٍ هِيَ بَنِي آدَمَ  
أَمْرٌ دُنْيَاهُمْ فَلَا تُجَالِسُوهُمْ أَنْ كَأَنَّ مَسَاجِدَ دُنْيَا كِبَارِيَةٍ هِيَ بَنِي آدَمَ  
فَلَيْسَ لِلَّهِ فِيهِمْ حَاجَةٌ. سے کچھ کام نہیں۔

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۸۷ حدیث ۲۹۶۲)

**اللہ تیری گمشدہ چیز نہ ملائے**  
حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

راحتِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطرِ پینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں:  
مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً تَرْجَمَةُ: جَوَّاسٍ كَوَسْجِدٍ فِي الْبُيُوتِ وَازْ بِلَنْدِ كَشْدَه  
فِي الْمَسْجِدِ فَقُولُوا لَا رَدَّهَا اللَّهُ جِزْ ذُوْهُوَ تَسِيْلُ تَوَدُّو كَبِيْلُ، "اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ وَهْ كَشْدَه شَيْ تَجْجَ نَهْ مَلَانِي"۔ کیونکہ  
لِهَذَا - مسجدیں اس کام کیلئے نہیں بنائی گئیں۔

(صحیح مسلم ص ۲۸۴ حدیث ۵۶۸)



فرمانِ مصطفیٰ: ”اسی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم، جو ہر روز دُعا کی کثرت کر رہا ہے، چہاڑے لے لہارت ہے۔“

**مسجد میں جوتے**  
نِلاش کرتے پھرنا

ٹپٹے ٹپٹے اسلامی بھائیو! جو لوگ اپنے جوتے یا کوئی اور چیز گم ہو جانے پر مسجد میں شور مچاتے ہوئے ڈھونڈتے پھرتے ہیں ان کو

بیان کردہ حدیث مبارک سے دُرُس حاصل کرنا چاہئے۔ معلوم ہوا کہ ہر اُس کام سے مسجد کو بچانا ضروری ہے جس سے مسجد کا تقدُّس پامال ہوتا ہو۔ دُنیوی باتیں، ہنسی مذاق اور اسی طرح کی لغویات کیلئے مسجد میں نہیں بنائی گئیں بلکہ مسجدیں تو عبادتِ الہی، کیلئے بنائی گئی ہیں۔ مسجد میں بلند آواز سے گفتگو کرنے کو صحابہء

کرام علیہم الرضوان کتنا پسند کرتے ہیں اس کا اس روایت سے اندازہ لگائیے۔ چنانچہ

**تو تمہیں سزا دیتا** حضرت سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں مسجد میں کھڑا ہوا تھا کہ

مجھے کسی نے ننگری ماری۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرت سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروق

اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، انھوں نے مجھ سے (اشارہ کر کے) فرمایا: ”ان دو شخصوں

کو میرے پاس لاؤ!“ میں ان دونوں کو لے آیا حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن

سے استفسار فرمایا، ”تم کہاں سے تعلق رکھتے ہو؟ عرض کی، ”طائف سے۔“ فرمایا

، ”اگر تم مدینہ منورہ کے رہنے والے ہوتے (کیونکہ وہ مسجد کے آداب بخوبی جانتے ہیں

) تو میں تمہیں غرور سزا دیتا (کیونکہ) تم رسول اللہ ﷺ کی مدینہ منورہ کی مسجد



فروغ مصطفیٰ: (محدثین میں طے کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی مسجد میں نماز پڑھ کر نماز کے بعد اپنے گھر میں نہ جاتے تھے بلکہ مسجد کے دروازے پر بیٹھ جاتے تھے۔)

میں اپنی آوازیں بلند کرتے ہوں! (صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۷۸ حلیث ۴۷۰)

مَبْنَحُ كَلَامِ نِيكِيٍّ  
عَلَى الْإِطْلَاقِ شَيْخُ ابْنِ هُمَامٍ عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ  
کو کھا جاتا ہے

”الْكَلَامُ الْمُبْنَحُ فِي الْمَسْجِدِ“ (ترجمہ) ”مسجد میں مباح (یعنی جائز)

مکروہ یا کُلُّ الْحَسَنَاتِ“ بات کرنا مکروہ (تحریمی) ہے اور نیکیوں کو

کھا جاتا ہے۔“ (مرقاۃ المفاتیح ج ۲ ص ۴۹۹)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تبار، بیادِ ن پروردگار دو جہاں کے مالک و مختار، فہمناشاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الْمُضْحَكُ فِي الْمَسْجِدِ ظُلْمَةٌ فِي

الْقَبْرِ (الحامع الصغير ۳۲۲ حدیث ۵۲۳۱) (لا تا) ہے۔“

قبر میں اندھیرا

غزوہِ جمل کے خوف سے لرزے! کہیں ایسا نہ ہو کہ مسجد میں داخل تو ہوئے ثواب

کمانے مگر خوب ہنس بول کر نیکیاں برباد کر کے باہر نکلے کہ مسجد میں دنیا کی جائز

بات بھی نیکیوں کو کھا جاتی ہے۔ لہذا مسجد میں پرسکون اور خاموش رہئے۔ بیان بھی

کریں یا نہیں تو سنجیدگی کے ساتھ کہ کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے لوگوں کو ہنسی

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: منکرانِ منکر نہیں۔ مسجد کے احرام کا ذہن بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں سفر کا معمول بنائیے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک مَدَنی بہار گوش گزار کرتا ہوں پُٹانچے

آئے۔ نہ خود ہنسنے نہ لوگوں کو ہنسنے دیجئے کہ مسجد میں ہنسنا جس میں اندھیرا لاتا ہے۔

ہاں ضرورتاً مسکرا منع نہیں۔ مسجد کے احرام کا ذہن بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی

کے مَدَنی قافلوں میں سفر کا معمول بنائیے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک مَدَنی بہار

گوش گزار کرتا ہوں پُٹانچے

**مفتی دعوتِ اسلامی کا اعتراف** عویلیاں کینٹ (سرحد، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی (عمر 52 سال) کا

کچھ اس طرح بیان ہے، میں سرتاپا گناہوں میں ڈوبا ہوا تھا، بچے جوان ہو چکے تھے

پھر بھی فیشن کا بھوت نہیں اُترتا تھا۔ ماہِ رَمَضَانَ المبارک میں باب المدینہ کراچی

سے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عاشقان

رسول کا 30 دن کا مَدَنی قافلہ عویلیاں تشریف لایا۔ اُس مَدَنی قافلے کی

خصوصیت یہ تھی کہ اُس میں دعوتِ اسلامی کی مجلسِ شوریٰ کے رُکن مفتی دعوتِ

اسلامی الحاج محمد فاروق عطاری مَدَنی علیہ رحمۃ اللہ الفی بھی

شریک تھے۔ میرے بڑے صاحبزادے مجھے مَدَنی قافلے والے عاشقان

رسول سے ملوانے لے گئے۔ مفتی دعوتِ اسلامی فُیْسِ مِرُوۃ السامی

کی انفرادی کوشش سے میں اُن کے مَدَنی قافلے کے ساتھ آخری عشرہ

میں مُتَعَكِف ہو گیا۔ مفتی دعوتِ اسلامی فُیْسِ مِرُوۃ السامی کے حُسن



فرمانِ مصطفیٰ: اصلِ مدنی اس طرح ہے کہ میرا دل اس کیلئے ایک قرآن مجید ہے اور قرآن مجید پر مبنی ہے۔

اخلاق نے میرا دل جیت لیا، دیگر عاشقانِ رسول نے بھی مجھ پر خوب انفرادی کوشش کی۔ حتیٰ کہ مجھ ساختِ دل انسان بھی موم ہو گیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے قلب میں **مَدَنی انقلاب** برپا ہو گیا۔ میں نے فیشن سے منہ موڑا، سنتوں سے رشتہ جوڑا، داڑھی مُنڈا انا چھوڑا، بُرائیوں سے ناطہ توڑا اور بھرپور طریقے پر مَدَنی ماحول سے تعلق جوڑا۔ اَلْغَرَضُ میں نے گناہوں سے توبہ کر لی، داڑھی رکھ لی اور عمامہ شریف کا تاج سر پر سجا لیا۔ اب میری کوشش یہ ہوتی ہے کہ جو بھی سنت معلوم ہو جائے اُس پر عمل کروں۔ یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانے کیلئے تنظیمی طور پر حلقہ سَطَح کا ذمہ دار ہوں۔**

آئیں گی سنتیں جائیں گی فیشنیں نیکیاں بھی ملیں کیجئے احکام  
بڑکتیں پائیں گے اور سدھ جائیں گے مَدَنی ماحول میں کیجئے احکام  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**مفتی دعوتِ اسلامی نے بعد وفات بھی مَدَنی قافلے کی دعوت دی**  
مفتی دعوتِ اسلامی نے بعد وفات بھی مَدَنی قافلے کی دعوت دی  
بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کی بھی کیا بات ہے!  
مَدَنی ماحول میں رہ کر انہوں نے  
مَدَنی قافلوں میں خوب سفر کیا اور بے شمار اسلامی بھائیوں کی اصلاح کر کے اپنے



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم): مجھ پر دُرود شریف پڑھو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

لئے ثواب جاریہ کا ذخیرہ جمع کر کے ۱۸ محرم الحرام ۱۴۲۷ھ - 17.2. 2006 کو بعد نمازِ جمعہ رحلت فرمائی اور اب دنیا سے جانے کے بعد بھی خواب میں آکر انفرادی کوشش کے ذریعے ایک اسلامی بھائی کو مدنی قافلے کا مسافر بنادیا اور پھر مدنی قافلے میں پہنچ کر بھی اُس کو جلوہ دکھایا اور بِسْمِ اللہ عَزَّوَجَلَّ مٹانے کے مرض سے ٹھٹھکارا دلایا چنانچہ ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، میرے مٹانے میں کچھ عرصہ سے تکلیف تھی، میں نے خواب میں حضرت قبلہ مفتی دعوتِ اسلامی مولانا محمد فاروق عطاری مدنی علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنِی کی زیارت کی انہوں نے مجھے مدنی قافلے میں سفر کا حکم فرمایا۔ میں نے سفر کی نیت کر لی مگر جمادی الاولیٰ (۱۴۲۷ھ) میں سفر نہ کر سکا۔ ۲۴ جمادی الآخر (۱۴۲۷ھ) کو میں نے تین روزہ مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سٹوں بھر اسفر اختیار کیا۔ قافلے والی مسجد میں پہنچ کر جب لیٹا تو مفتی دعوتِ اسلامی قیس بسره السامی میرے خواب میں تشریف لائے اُس وقت آپ پر دے میں پرودہ کئے (یعنی کود میں چادر پھیلا کر رانیں وغیرہ چھپائے) تشریف فرما تھے اور کچھ ملفوظات سے نوازرہے تھے جو میں سمجھ نہ پایا۔ جب سے مدنی قافلے سے واپس آیا ہوں یہ بیان دیتے ہوئے تقریباً ایک ہفتہ ہو چکا ہے الْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے مٹانے کی تکلیف سے نجات مل چکی ہے۔

خودمان مصطفیٰ ﷺ سے حدیث میں ہے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بڑا بچہ لایا تو آپ نے اسے اپنے پاس لے لیا اور فرمایا کہ یہ بچہ رسول ہوں۔

درد گرچہ تمہارے مٹانے میں ہے، نفع پر آخرت کے بنانے میں ہے

کہتے قارون ہیں قافلے میں چلو سب مبلغ کہیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ کے اُنیس حُرُوف کی

نسبت سے مسجد کے مُتَعَلِّق 19 مَحَنی پھول

۱۔ مروی ہوا کہ ایک مسجد اپنے رب عزوجل کے حضور شکایت کرنے چلی

کہ لوگ مجھ میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں۔ ملائکہ اسے آتے ہوئے ملے

اور بولے، ہم ان (مسجد میں دنیا کی باتیں کرنے والوں) کے ہلاک کرنے کو

بھیجے گئے ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۶ ص ۳۱۲)

۲۔ روایت کیا گیا ہے کہ جو لوگ غیبت کرتے (جو کہ سخت حرام اور زنا سے بھی

اخذ ہے) اور جو لوگ مسجد میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں ان کے منہ سے

گندی بدبو نکلتی ہے جس سے فرشتے اللہ عزوجل کے حضور ان کی شکایت

کرتے ہیں۔ ”سَبَّحَنَ اللّٰہُ جب مُباح و جائز بات بلا ضرورت

شرعیہ کرنے کو مسجد میں بیٹھنے پر یہ آفتیں ہیں تو (مسجد میں) حرام و ناجائز

کام کرنے کا کیا حال ہوگا!

(بیضا)

۳۔ درزی کو اجازت نہیں کہ مسجد میں بیٹھ کر کپڑے سینے۔ ہاں اگر بچوں کو

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جو بھی روزہ بعد از شریف نہ کرے گا میری امت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

روکنے اور مسجد کی حفاظت کیلئے بیٹھا تو خرچ نہیں۔ اسی طرح کاتب کو (مسجد میں) اُجرت پر کتابت کرنے کی اجازت نہیں۔ (علمگیری ج ۱ ص ۱۱۰)

مسجد کے اندر کسی قسم کا ٹوڑا ہرگز نہ پھینکیں۔ سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ التوی ”جذب القلوب“ میں نقل کرتے ہیں کہ مسجد میں اگر خس (یعنی معمولی سا تنکا یا ڈڑہ) بھی پھینکا جائے تو اس سے مسجد کو اس قدر تکلیف پہنچتی ہے جس قدر تکلیف انسان کو اپنی آنکھ میں خس (یعنی معمولی ڈڑہ) پڑ جانے سے ہوتی ہے۔ (جذب القلوب ص ۲۰۷)

مسجد کی دیوار، اس کے فرش، چٹائی یا دری کے اوپر یا اس کے نیچے تھوکنا، ناک سٹکنا، ناک یا کان میں سے میل نکال کر لگانا، مسجد کی دری یا چٹائی سے دھاگہ یا تھکا وغیرہ چوسنا منع ہے۔

✍️ **خُمر ورنہ اپنے رومال وغیرہ سے ناک پونچھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔**

مسجد کا ٹوڑا حجاز کر ایسی جگہ مت ڈالئے جہاں بے ادبی ہو۔

اُتار کر مسجد میں ساتھ لے جانا چاہیں تو گر دو وغیرہ باہر حجاز  
لیں۔ اگر پاؤں کے تلووں میں گزند کے ذرات لگے ہوں تو اپنے رومال  
وغیرہ سے پونچھ کر مسجد میں داخل ہوں۔

مسجد کے وضو خانے پر وضو کرنے کے بعد پاؤں وضو خانے ہی پر اٹھیں



غرضانِ مصطفیٰ: (طہارۃ قبلہ میں، جس نے چھ پر روزہ دوسرا روزہ پاک پر حائض کے درمیان کے کاغذ پڑھ لیا۔)

طرح خشک کر لیجئے۔ گیلے پاؤں لیکر چلنے سے مسجد کا فرش گندا اور دریاں میلی اور بد نما ہو جاتی ہیں۔

اب میرے آقا علیہ السلام، امام اہلسنت، مجتہد دین و ملت مولینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے ملفوظات شریفہ سے بعض آداب مسجد پیش کئے جا رہے ہیں:

مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا، جس سے دھمک پیدا ہو مٹتی ہے۔  
 وضو کرنے کے بعد اعضاء وضو سے ایک بھی چھینٹ پانی فرش مسجد پر نہ گرے۔ (یاد رکھئے! اعضاء وضو سے وضو کے پانی کے قطرے فرش مسجد پر گرانا، ناجائز ہے)

مسجد کے ایک درجے سے دوسرے درجے کے داخلے کے وقت (مثلاً) چٹن میں داخل ہوں تب بھی اور چٹن سے اندرونی حصے میں جائیں جب بھی سیدھا قدم بڑھایا جائے حتیٰ کہ اگر صف پہنچی ہو اُس پر بھی سیدھا قدم رکھیں اور جب وہاں سے ہٹیں تب بھی سیدھا قدم فرش مسجد پر رکھیں (یعنی آتے جاتے ہر پہنچی ہوئی صف پر پہلے سیدھا قدم رکھیں) یا خطیب جب منبر پر جانے کا ارادہ کرے۔ پہلے سیدھا قدم رکھے اور جب اترے تو (بھی) سیدھا قدم اُتارے۔

مسجد میں اگر چھینک آئے تو کوشش کریں آہستہ آواز نکلے اسی طرح

فروغِ مصلوٰۃ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اس مجلس کی ایک تاک اور جس کے پاس ہر ایک کا ہاتھ رکھا جائے گا۔

کھانسی۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مسجد میں زور کی چھینک کو ناپسند فرماتے۔ اسی طرح ڈکار کو ضبط کرنا چاہیے اور نہ ہو تو خشی الامکان آواز دہائی جائے اگرچہ غیر مسجد میں ہو۔ خصوصاً مجلس میں یا کسی مُعَظَّم (یعنی بزرگ) کے سامنے بے تہجد ہی ہے۔ حدیث میں ہے، ”ایک شخص نے دربارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں ڈکاری آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ہم سے اپنی ڈکار دُور رکھ کہ دنیا میں جو زیادہ مدت تک پیٹ بھرتے تھے وہ قیامت کے دن زیادہ مدت تک بھوکے رہیں گے۔“ (شرح السنۃ ج ۷ ص ۲۹۴ حدیث ۲۹۴۴) اور جماعتی میں آواز کہیں بھی نہیں نکالنی چاہیے۔ اگرچہ مسجد سے باہر تنہا ہو کیونکہ یہ شیطان کا قہقہہ ہے۔ جماعتی جب آئے خشی الامکان منہ بند رکھیں منہ کھولنے سے شیطان منہ میں تھوک دیتا ہے۔ اگر یوں نہ رُکے تو اوپر کے دانتوں سے نیچے کا ہونٹ دبائیں۔ اور اس طرح بھی نہ رُکے تو خشی الامکان منہ کم کھولیں اور اُلٹا ہاتھ اُلٹی طرف سے منہ پر رکھ لیں۔ چونکہ جماعتی شیطان کی طرف سے ہے اور اُنبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں۔ لہذا جماعتی آئے تو یہ تھوڑ کر کریں کہ ”انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جماعتی نہیں آتی۔“ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فوراً رُک جائیگی۔ (ردّ المحتار ج ۲ ص ۴۱۳)



فروغِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے پاس ہر آدمی کو اور وہ چھ پرزور و شریف نہ چھے تو لوگوں میں وہ بکھر کر رہیں گے۔

۱۴ مسجد تَمَسْخُو (مُحَرَّہ پن) ویسے ہی ممنوع ہے اور مسجد میں سخت ناجائز۔

۱۵ مسجد میں ہنسنا منع ہے کہ قبر میں تاریکی (یعنی اندھیرا) لاتا ہے۔ موقع کے لحاظ سے تَنَسُّم میں حرج نہیں۔

۱۶ مسجد کے فرش پر کوئی چیز پھینکی نہ جائے بلکہ آہستہ سے رکھ دی جائے۔

موسم گرم میں لوگ پنکھا تھلے تھلے پھینک دیتے ہیں (مسجد میں ٹوپی، چادر وغیرہ بھی نہ پھینکیں اسی طرح چادر یا رومال سے فرش اس طرح نہ جھاڑیں کہ آواز پیدا ہو) یا لکڑی، پتھری وغیرہ رکھتے وقت دُور سے چھوڑ دیا کرتے ہیں۔

اس کی مُنَافَعَت ہے۔ غرض مسجد کا احترام ہر مسلمان پر فرض ہے۔

۱۷ مسجد میں حَدَث (یعنی ریح خارج کرنا) منع ہے ضرورت ہو تو (جو احکام)

میں نہیں ہیں وہ) باہر چلے جائیں۔ لہذا مُعْتَكِف کو چاہیے کہ ایامِ احکام

میں تھوڑا کھائے، پیٹ ہلکا رکھے کہ قہنائے حاجت کے وقت کے سوا کسی

وقتِ اخراجِ ریح کی حاجت نہ ہو۔ وہ اس کے لئے باہر نہ جاسکے

گا۔ (البتہ احاطہ مسجد میں موجود بیت الخلاء میں ریح خارج کرنے کیلئے جاسکتا ہے)

۱۸ قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا تو ہر جگہ منع ہے۔ مسجد میں کسی طرف نہ

پھیلائے کہ یہ خلافِ آدابِ دربار ہے۔ حضرت ابراہیم بن ادم رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ مسجد میں تنہا بیٹھے تھے، پاؤں پھیلا لیا، گوشہ مسجد سے ہاتھ نے



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس مرد کو ہوا اور اس نے حج و عمرہ کو پاکستان کے مسلمانین کو بتا دیا۔

آواز دی، ”ابراہیم! بادشاہوں کے کھڑوں میں یوں ہی بیٹھتے ہیں؟“ معا (یعنی فوراً) پاؤں سمیٹے اور ایسے سمیٹے کہ وقتِ انتقال ہی پھلے۔ (جموئے بچوں کو بھی پیار کرتے، اٹھاتے، بلاتے وقت احتیاط کریں کہ ان کے پاؤں قبلہ کی طرف نہ ہوں اور مٹاتے (پوٹی کرواتے) وقت بھی ضروری ہے کہ اُس کا رخ قبلہ کی طرف نہ ہو)

**اسعمالِ خدہ** جو تا مسجد میں پہن کر جانا گستاخی و بے ادبی ہے۔

(مُلَخَّصًا از المَلْفُوظ حصہ فُؤم ص ۳۷۷)

**مسجدوں کو خوشبودار رکھئے!** اُمّ الْمُؤْمِنِینِ حضرت سیدہ ثناء عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رولت فرماتی ہیں ”خُصْرُ نَور، شَافِعِ یَوْمِ النُّشُورِ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے محلوں میں مسجدیں بنانے کا حکم دیا اور یہ کہ وہ صاف اور خوشبودار رکھی جائیں۔“

(سُنَنِ ابْنِ دَاوُد ج ۱ ص ۱۹۷ حدیث ۴۰۰)

**ایئر فریشنر سے** میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا مسجدیں بنانا اور انہیں عُوْد و لُوْبَان اور اگر بتی وغیرہ سے خوشبودار رکھنا کارِ ثواب ہے۔ مگر مسجد میں دیا سلائی (یعنی ماحس کی تیلی) نہ جلائیے کہ اس سے بارود کی بدبو نکلتی ہے



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) نے ہم پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اور مسجد کو **بدبو** سے بچانا واجب ہے۔ بار و دو کا **بَسْبُودار** دُھواں اندر نہ آنے پائے اتنی دُور باہر سے لُوبان یا اگریختی وغیرہ سُلاگا کر مسجد میں لائیے۔ اگر بقیوں کو کسی بڑے طُشت وغیرہ میں رکھنا ضروری ہے تاکہ اس کی راکھ مسجد کے فرش وغیرہ پر نہ گرے۔ اگریختی کے پیسٹ پر اگر جاندار کی تصویر بنی ہوئی ہو تو اُس کو گھر چ ڈالئے۔ مسجد (نیز گھروں اور کاروں وغیرہ) میں ”ایئر فریشنر“ (AIR FRESHNER) سے خوشبو کا چھڑکاؤ مت کیجئے کہ اُس کے کیمیادی مادے فضاء میں پھیل جاتے اور سانس کے ذریعے بھیپھڑوں میں پہنچ کر نقصان پہنچاتے ہیں۔ ایک طبی تحقیق کے مطابق ایئر فریشنر کے استعمال سے جلد کا سرطان یعنی (SKIN CANCER) ہو سکتا ہے۔

**مَنہ میں بل بو ہو تو مسجد میں جانا حرام ہے**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بھوک سے کم کھانے کی عادت بنائیے یعنی ابھی خواہش باقی ہو کہ ہاتھ روک لیجئے۔ اگر خوب ڈٹ کر

کھاتے رہے، اور وقت بے وقت سیخ کباب، برگر، آلو چھولے، پڑے، آئس کریم، ٹھنڈی بوتلیں وغیرہ پیٹ میں پہنچاتے رہے، پیٹ خراب ہو گیا اور خدا نخواستہ ”گندہ دہنی“ یعنی **مَنہ سے بدبو** آنے کی بیماری لگ گئی تو سخت امتحان ہو جائے گا، کیوں کہ مَنہ سے **بَسْبُودا**ئی ہو تو مسجد کا داخلہ **حرام** ہے، یہاں تک کہ جس وقت





فرمانِ مصطفیٰ: "لا تسلموا علیہ (السلام) جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھتا ہو مل گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔"

**مَنْ بَدَّلَ بَدْوَهُ يَوْمَ تَوَضَّأَ**  
**مَكْرُوهٌ هَوْنِي**  
فتاویٰ رضویہ جلد 7 صَفْحَہ 384 پر  
ہے: مَنْ بَدَّلَ بَدْوَهُ ہونے کی حالت میں  
(گھر میں پڑھی جانے والی) نماز بھی مکروہ ہے

اور ایسی حالت میں مسجد جانا حرام ہے جب تک مَنْ صاف نہ کر لے۔ اور  
دوسرے نمازی کو ایذا پہنچتی حرام ہے، اور دوسرا نمازی نہ بھی ہو تو بھی بد بُو سے  
ملائکہ کو ایذا پہنچتی ہے۔، حدیث میں ہے: "جس چیز سے انسان تکلیف محسوس  
کرتے ہیں فرشتے بھی ان سے تکلیف محسوس کرتے ہیں۔"

(صحیح مسلم ص ۲۸۲ حدیث ۵۶۴)

**بَدْوٌ دَارِمْ لَكَ مَسْجِدٌ**  
**مِنْ آتِيهِ مَمْنَعَتٌ**  
میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ  
فرماتے ہیں: "جس کے بدن میں بد بُو  
ہو کہ اُس سے نمازیوں کو ایذا ہو مثلاً مَعَاذَ اللہ

گندہ دہن (یعنی جس کو مَنْ سے بد بُو آنے کی بیماری ہو) گندہ بخل (یعنی جس کو بغل  
سے بد بُو آنے کا مرض ہو) یا جس نے خارش وغیرہ کے باعث گندہ حک ملی (یا کوئی  
سابقہ دارم رہا یا لوشن لگایا) ہو اُسے بھی مسجد میں نہ آنے دیا جائے۔"

(فتاویٰ رضویہ تعریج شدہ ج ۸ ص ۷۲)



فرمانِ مصطفیٰ: (اسی سنتِ نبوی علیہ السلام) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجے۔

راکھی پیاز کھانے سے بھی کچی مٹولی، کچی پیاز، کچا لہسن اور ہر وہ چیز کہ جس کی بُو نا پسند ہو اسے کھا کر مسجد میں اُس منہ بد بو دار ہو جاتا ہے۔

وغیرہ میں بُو باقی ہو کہ فرشتوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں

ہے، اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُيُوبِ غُزُو جَلَّ وَ مَلَّ اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے پیاز لہسن یا گندنا (لہسن سے مُشابہہ ایک

ترکاری) کھائی وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے۔“ اور فرمایا: ”اگر کھانا ہی چاہتے

ہو تو پکا کر اس کی بُو دُور کر لو۔“ (صحیح مسلم ص ۲۸۲ حدیث ۵۶۴ دار ابن حزم بیروت)

صَدْرُ الشَّرِيعَةِ بِدْرُ الطَّرِيقَةِ عَلَّامَہ مَوْلَانَا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی

فرماتے ہیں: ”مسجد میں کچا لہسن اور کچی پیاز کھانا یا کھا کر جانا جائز نہیں جب تک

کہ بُو باقی ہو۔ اور یہی حکم ہر اُس چیز کا ہے جس میں بُو ہو جیسے گندنا (یہ لہسن سے

ملتی جلتی ترکاری ہے) مٹولی، کچا گوشت اور مٹی کا تیل، وہ دیاسلائی جس کے رگڑنے

میں بُو اُڑتی ہو، ریاح خارج کرنا وغیرہ وغیرہ۔ جس کو گندہ دھنی کا عارضہ (یعنی منہ

سے بد بو آنے کی بیماری) یا کوئی بد بو دار زخم ہو یا کوئی بد بو دار دوا لگائی ہو تو جب تک بُو

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے گھر میں مرتبہ روز پاک پر حاضر حال اس پر سر رکھیں اور اگر نہ ہو۔

منقطع (یعنی ختم) نہ ہو اس کو مسجد میں آنے کی ممانعت ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۱۵۴)

کچی پیاز والے پتے، چھوٹے، راتے اور کچھ مرنیز کچے لہسن والے آچار چٹنی وغیرہ کھانے سے نماز کے اوقات میں پرہیز کیجئے۔ بعض

اوقات کباب سموسے وغیرہ میں بھی کچی پیاز اور کچے لہسن کی بو محسوس ہوتی ہے لہذا نماز سے پہلے ان کو بھی نہ کھائیے۔ ایسی بو والی چیزیں مسجد میں لانے کی بھی اجازت نہیں۔

بدبو دار منہ لیکر مسلمانوں کے مجمع میں جانے کی ممانعت

علمائے دین و اولیائے کاملین کی بارگاہوں میں بدبو دار منہ لے کر نہ جاؤ۔ (مراۃ ج ۶ ص ۲۵) مزید فرماتے ہیں: جب تک منہ میں بدبو رہے گھر میں ہی رہو، مسلمانوں کے جلسوں، مجمعوں میں نہ جاؤ۔ کھٹہ پینے والے، تمباکو والا پان کھا کر کھٹی نہ کرنے والوں کو اس سے عبرت پکڑنی چاہئے۔ کھٹے کرام رَحْمَتُہُمُ اللہُ تعالیٰ فرماتے ہیں: جسے گندہ دہنی کی بیماری ہو اسے مسجدوں کی حاضری معاف ہے۔

(مراۃ ج ۶ ص ۲۶)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں کی ہو کچھ پر زور دے دو کہ ہمارا زور دیکھ کر کھٹک بچتا ہے۔

**سوال:** ”گندہ دہن“ کو مسجد کی حاضری مُعاف ہے، تو کیا کچی پیاز والا راستہ یا گچھو مر یا ایسے کباب سُموسے جن میں لہسن پیاز برابر

کچے ہوئے نہ ہوں اور اُن کی بو آتی ہو یا مسلی ہوئی باجرے کی روٹی جس میں کچا لہسن شامل ہوتا ہے ایسی غذا وغیرہ جماعت سے کچھ دیر پہلے اس نیت سے کھا سکتے ہیں کہ منہ میں بو ہو جائے اور مسجد کی جماعت واجب نہ رہے!

**جواب:** ایسا کرنا جائز نہیں۔ مثلاً نمازِ مغرب کے بعد ایسا کچھ مر یا سلا دو وغیرہ نہ کھائے جس میں کچی مولیٰ یا کچی پیاز یا کچا لہسن ہو کیوں کہ عشاء کی نماز کا وقت قریب ہوتا ہے اور اتنی جلدی منہ صاف کر کے مسجد میں پہنچنا دشوار۔ ہاں اگر جلد منہ صاف کرنا ممکن ہے یا کسی اور وجہ سے مسجد کی حاضری سے معذور ہے مثلاً عورت۔ یا نماز پڑھنے میں ابھی کافی دیر ہے اُس وقت تک **بُخْتَم** ہو جائیگی تو کھانے میں مُعايَظہ نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: کچا لہسن پیاز کھانا کہ بلاشبہ حلال ہے اور اُسے کھا کر جب تک **بُوز اِہْل** نہ ہو مسجد میں جانا ممنوع مگر جو حَقّہ ایسا کثیف (گاڑھا) دے بہ اہتمام ہو کہ مَعَاذَ اللہ تَغْيِيرِ باقی (یعنی دیر پا دُؤ) پیدا کرے کہ وقتِ جماعت

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہم پر چاروں چیزوں کا حکم دیا ہے: عبادت کے لئے عبادت گاہ، روزے کے لئے روزہ گاہ، حج کے لئے حج گاہ اور زکوٰۃ کے لئے زکوٰۃ گاہ۔

تکلفی سے بھی بکلی (یعنی مکمل طور پر) زائل نہ ہو تو قربِ جماعت میں اس کا پینا شرعاً ناجائز کہ اب وہ ترکِ جماعت و ترکِ سجدہ یا بدبو کے ساتھ دخولِ مسجد کا موجب (سبب) ہوگا اور یہ دونوں ممنوع و ناجائز ہیں اور (یہ شرعی اصول ہے کہ) ہر مباح فی نفسہ (یعنی ہر وہ کام جو حقیقت میں جائز ہو مگر) اہلِ ممنوع کی طرف مؤذی (یعنی ممنوع کام کی طرف لے جانے والا) ہو ممنوع و ناجائز (یعنی ناجائز) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۵ ص ۹۴)

منہ کی بدبو معلوم کرنے کا طریقہ اگر منہ میں کوئی تغیرِ رائحہ (یعنی بدبو) ہو تو جتنی بار مسواک اور گلیوں سے اس (بدبو) کا ازالہ (یعنی دور کرنا ممکن) ہو (اتنی بار گلیاں وغیرہ کرنا) لازم ہے، اس کے لیے کوئی حد مقرر نہیں۔ بدبو دار تکلیف (گاڑھا) بے احتیاطی کا مظہر پینے والوں کو اس کا خیال (رکھنا) سخت ضروری ہے اور اُن سے زیادہ سگڑ والے کو کہ اس کی بدبو مُرثبِ تمباکو سے سخت تر اور زیادہ دیر پا ہے اور ان سب سے زائد اشدّ ضرورتِ تمباکو کھانے والوں کو ہے جن کے منہ میں اُس کا جرم (یعنی دھوئیں کے بجائے خود تمباکو ہی) دوبار ہوتا ہے اور منہ اپنی بدبو سے بسا دیتا ہے۔ یہ سب لوگ وہاں تک مسواک اور گلیاں کریں کہ منہ بالکل صاف ہو جائے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر زورِ پاک کی کثرت کرے تاکہ یہ تمہارے لئے عمارت ہے۔

اور **بُؤ** کا اصلاً نشان نہ رہے اور اس کا امتحان یوں ہے کہ ہاتھ اپنے منہ کے قریب لے جا کر منہ کھول کر زور سے تین بار علق سے پوری سانس ہاتھ پر لیں اور معاً (نوراً) سو گھنٹیں۔ بغیر اس کے اندر کی **بد بُؤ** خود کم محسوس ہوتی ہے اور جب منہ میں **بد بُؤ** ہو تو مسجد میں جانا حرام، نماز میں داخل ہونا منع۔ واللہ البہادی۔

(فتاویٰ رضویہ، تخریج شدہ ج اول ص ۶۲۳)

**مِنَہ کی بد بُؤ کا علاج** اگر کسی چیز کے کھانے کے سبب منہ میں **بد بُؤ** آتی ہو تو ہر ادھنیہ چبا کر کھائیے

نیز گلاب کے تازہ یا سوکھے ہوئے پھولوں سے دانت مانجھے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہوگا۔ ہاں اگر پیٹ کی خرابی کی وجہ سے **بد بُؤ** آتی ہو تو ”کم خوری“ کی سعادت حاصل کر کے بھوک کی بڑکتیں لوٹنے سے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ٹانگوں اور بدن کے مختلف حصوں کے دُرد، قبض، سینے کی جلن، منہ کے چھالے، بار بار ہونے والے نزلے کھانسی اور گلے کے دُرد، مُسوڑھوں میں خون آنا وغیرہ بہت سارے امراض کے ساتھ ساتھ منہ کی بد بُؤ سے بھی جان چھوٹ جائے گی۔ بھوک باقی رہے اس طرح سے کم کھانے میں 80 فیصد امراض سے بچت ہو سکتی ہے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے فیضانِ سنت کے باب ”پیٹ کا قفل مدینہ“ کا مطالعہ فرمائیے) اگر نفس کی





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم): جس نے کتبِ حدیث پڑھ کر ایک کلمہ حب تک میرا پاس کر لیا وہ میرے لئے ہے (مسند احمد)۔

جرّص کا علاج ہو جائے تو کئی جسمانی اور روحانی امراض خود ہی دم توڑ جائیں۔

رضا نفس دشمن ہے دم میں نہ آتا

کہاں تم نے دیکھے ہیں چند رانے والے

مِنْ تَكِيٍّ بَدَلُو كَامِدَنِي غُلَاجُ ۱ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى  
رَسُولِ النَّبِيِّ الطَّاهِرِ.

مُنْدَرَجَةٌ بِالْأُذُرُودِ شَرِيفِ مَوْقِعِ بِه مَوْقِعِ اِيكِ هِي سَانَسِ مِيں گياره مرتبه پڑھ

ليجيز ان شاء الله عَزَّوَجَلَّ مِنْ تَكِيٍّ بَدَلُو زَاوِيلِ هُو جَانِگِي۔ اِيكِ هِي سَانَسِ مِيں

پڑھنے کا بہتر طريقہ یہ ہے کہ مِنْ تَكِيٍّ بَدَلُو کر کے آہستہ آہستہ ناک سے سانس لینا شروع

کيجئے اور ممکنہ حد تک ہوا بھیپھڑوں ميں بھر ليجئے۔ اب اُذُرُودِ شَرِيفِ پڑھنا شروع

کيجئے۔ چند بار اس طرح مَشَقِّقِ کریں گے تو سانس ٹوٹنے سے قَبْلِ اِنْ شَاءَ اللّٰہ

عَزَّوَجَلَّ مکمل گياره بار اُذُرُودِ شَرِيفِ پڑھنے کی ترکیب بن جائے گی۔ مذکورہ طريقے

پر ناک سے گہرا سانس ليکر ممکن حد تک روک رکھنے کے بعد مِنْ تَكِيٍّ سے خارج کرنا صحت

کيلئے انتہائی مفيد ہے۔ دن بھر ميں جب جب مَوْقِعِ طے پالخصوص گھلی فضاء ميں

روزانہ چند بار تو ایسا کر ہی لینا چاہئے۔ مجھے (سبِ مدينہ عَفِیَ غَنُگُو) اِيكِ سَنِ رَسِيدَه

حکيم صَاحِبِ نے بتایا تھا کہ ميں سانس لینے کے بعد آدھے گھنٹے تک (یا کہا) دو گھنٹے



**فرمان مصطفیٰ:** «ما مل منہ فلیس علیہ» یعنی جو لوگ سے زور پاک چھوے شک تہذیب کی پوزیشن پر پاکستان کے گناہوں کیلئے عذر ہے۔

تک ہوا کو اندر روک لیتا ہوں اور اس دوران اپنے ورد و خائف بھی پڑھ سکتا ہوں۔  
بقول اُن حکیم صاحب کے سانس روکنے کے ایسے ایسے مشاق (یعنی مشق کر کے ماہر ہو جانے والے لوگ) بھی دنیا میں ہوتے ہیں کہ صبح سانس لیتے ہیں تو شام کو نکالتے ہیں!

استیخانہ مسجد سے کتنی دور ہونے چاہئیں؟

بارگاہِ رضویّت میں سوال ہوا کہ نمازیوں کیلئے استیحاء خانہ مسجد سے کتنی دور بنانے چاہئیں؟ اس پر میرے آقا اعلیٰ

حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا: مسجد کو **بُؤ** سے بچانا واجب ہے و لہذا مسجد میں مٹی کا تیل جلانا حرام، مسجد میں ویسا سلائی (یعنی بد بودار بازو دو دالی ماؤس کی تیلی) سلکانا حرام، حتیٰ کہ حدیث میں ارشاد ہوا: مسجد میں کچا گوشت لے جانا جائز نہیں۔ (ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۳۴ حدیث ۷۴۸ دار المعرفۃ بیروت) حالانکہ کچے گوشت کی **بُؤ** یسٹ خفیف (یعنی ہلکی) ہے۔ تو جہاں سے مسجد میں **بُؤ** پہنچے وہاں تک

(۱) سبھا خانے بنانے کی ممانعت کی جائے گی۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۶ ص ۲۳۲) کچے گوشت کی بدو ہلکی ہوتی ہے جب یہ بھی مسجد میں لے جانا جائز نہیں تو کچی مچھلی لے جانا بذریعہ اولیٰ ناجائز ہوگا کیوں کہ اس کی بدو گوشت سے زیادہ تیز ہوتی ہے بلکہ بعض اوقات پکانے والوں کی بے احتیاطی کے سبب اس کا سالن کھانے سے بھی ہاتھ



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو ہم پاکیزہ دوزخ پر رسد سے بچنے کے لیے اس کی ایک نیک نوا دعا ہے، یہ دعا ہے۔

اور منہ میں ناگوار بو ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں بو دور کئے بغیر مسجد میں نہ جائے۔  
استیجا خانوں کی جب صفائی کی جاتی ہے اُس وقت بد بو کافی پھیلتی ہے لہذا  
(استیجا خانے اور مسجد کے درمیان) اتنا فاصلہ رکھنا ضروری ہے کہ صفائی کے موقع پر بھی  
**بدبو** مسجد میں داخل نہ ہو سکے۔ استیجا خانے احاطہ مسجد میں کھلتے ہوں تو  
ضرورتاً دیوار پاٹ کر باہر کی جانب دروازے سے نکال کر بھی بدبو سے مسجد کو بچایا  
جاسکتا ہے۔

مسجد میں **بدبو** لے جانا حرام ہے۔ نیز  
**اے لباس وغیرہ پر غور**  
**بدبو** والے شخص کا داخل ہونا بھی حرام  
**اکثرے کی عادت بنائیے**  
ہے۔ مسجد میں کسی تنکے سے خلال بھی نہ

کریں کہ جو پابندی سے ہر کھانے کے بعد خلال کے عادی نہیں ہوتے ان کے  
دانتوں کے خلاؤں سے بدبو نکلتی ہے۔ **مُعْتَدِ کِفْ فَنَائے** مسجد میں بھی اتنی دور  
دانتوں کا خلال کرے کہ بدبو اصل مسجد میں داخل نہ ہو۔ بدبو دار زخم والا یا وہ مریض  
جس نے پیشاب کی تھیلی (STOOL BAG) (URIN BAG) لگائی ہوئی ہے  
وہ مسجد میں داخل نہ ہوں۔ اسی طرح لیباٹری ٹیسٹ کروانے کیلئے لی ہوئی خون یا  
پیشاب کی شیشی، ذبیحہ کے بوقتِ ذبح نکلے ہوئے خون سے آلود کپڑے وغیرہ کسی



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: ہر ماہ پاک میں چار روزہ نماز چار سو بار ہے۔ ہر روز نماز پانچ سو بار ہے۔

چیز میں مٹھا کر بھی مسجد کے اندر نہیں لے جاسکتے پختا پختا کھائے کرام رحمہ اللہ  
السلام فرماتے ہیں: مسجد میں نجاست لے کر جانا اگرچہ اس سے مسجد آلودہ نہ  
ہو یا جس کے بدن پر نجاست لگی ہو اس کو مسجد میں جانا منع ہے۔ (رد المسائل ج ۲ ص ۱۷)  
مسجد میں کسی برتن کے اندر پیشاب کرنا یا افسد کا خون لینا (مثلاً  
ٹیسٹ کیلے برنج کے ذریعے خون نکالنا) بھی جائز نہیں۔ (رد المسائل ج ۲ ص ۱۷)  
پاک بدبو مٹھی ہوئی ہو جیسا کہ اکثر لوگوں کے بدن میں پسینے کی بدبو ہوتی ہے  
مگر لباس کے نیچے مٹھی ہوئی ہوتی ہے اور محسوس نہیں ہوتی تو اس صورت میں  
مسجد کے اندر جانے میں کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح اگر رومال میں پسینے وغیرہ  
کی بدبو ہے جیسا کہ گرمی میں منہ کا پسینہ پونچھنے سے اکثر ہو جاتی ہے تو ایسا  
رومال مسجد کے اندر نہ نکالے، جیب ہی میں رہنے دے، اگر عمامہ یا ٹوپی  
اتارنے سے پسینے یا میل لگیل وغیرہ کی بدبو آتی ہے تو مسجد میں نہ اتارے۔  
پختا پختا اس کی مثال دیتے ہوئے مکتبہ شہرِ حکیم الاہل سنت حضرت مفتی احمد  
یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: ”ہاں اگر کسی صورت سے ہنٹی کے تیل کی  
بدبو اڑا دی جائے یا اس طرح لیمپ وغیرہ میں بند کیا جائے کہ اس کی بدبو  
ظاہر نہ ہو تو (مسجد میں) جائز ہے۔“ (فتاویٰ نعیمیہ ص ۹۹) ہر مسلمان کو اپنے  
منہ، بدن، رومال، لباس اور جوتی چمک و غیرہ پر غور کرتے رہنا چاہئے کہ اس



خود کا مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جب تہجد میں نماز پڑھا تو اس نے کہا: "اے اللہ! میں نے اپنے رب سے دعا کی ہے کہ وہ اس کو دیکھ لے۔"

بچہ یا پاگل (یا بے ہوش یا جس پر جنون آیا ہوا ہو اس) کو دم کر دینے کیلئے بھی مسجد میں لے جانے کی شریعت میں اجازت نہیں۔ چھوٹے بچہ کو اچھی طرح کپڑے میں لپیٹ کر بلکہ "پیکنگ" کر کے بھی نہیں لاسکتے۔ اگر آپ بچہ وغیرہ کو مسجد میں لانے کی بھول کر چکے ہیں تو برائے کرم ان فوراً توبہ کر کے آئندہ نہ لانے کا عہد کیجئے۔ ہاں فتنائے مسجد مثلاً امام صاحب کے حجرہ میں بچہ کو لے جاسکتے ہیں جبکہ مسجد کے اندر سے نہ گزرنا پڑے۔

**راگوشت مچھلی**  
گوشت یا مچھلی پیچنے والے کے لباس میں سخت بدبو ہوتی ہے لہذا ان کو چاہئے کہ فارغ ہو کر اچھی طرح نہائیں، صاف لباس زیب تن فرمائیں،

خوشبو لگائیں اور پھر مسجد میں آئیں۔ نہانا اور خوشبو لگانا شرط نہیں صرف مشورۂ عرض کیا ہے، کوئی بھی ایسی ترکیب کریں کہ بدبو مکمل طور پر زائل (یعنی دور) ہو جائے۔

**بعض غذاؤں کی وجہ سے پسینے میں بدبو**  
بعض غذاؤں کی وجہ سے بدبو دار پسینہ آتا ہے ایسے افراد غذا میں تبدیل کریں۔

**منہ کی صفائی کا طریقہ**  
جو مسواک اور کھانے کے بعد غلال کی سنت ادا نہیں کرتے اور دانتوں کی صفائی کرنے میں سست ہوتے ہیں اکثر ان کے منہ بدبو دار ہوتے ہیں۔ صرف



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ روزہ میں نہ کھائے نہ پیے نہ کلامِ اللہ کہے نہ اس کی خدمت کریں گا۔

رُخسی طور پر رسواک اور خُلال کا بڑکا دانتوں سے مَس کر دینا کافی نہیں ہوتا۔ مُسُوڑھے رُخمی نہ ہوں اِس احتیاط کے ساتھ مکینہ صورت میں غذا کا ایک ایک ذرہ دانتوں سے نکالنا ہوگا ورنہ دانتوں کے درمیان غذائی اجزاء پڑے پڑے سڑتے اور سخت سڑاؤ کا باعث بنتے رہیں گے۔ دانتوں کی صفائی کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ کوئی چیز کھانے اور چائے وغیرہ پینے کے بعد اور اِس کے علاوہ بھی جب جب موقع ملے مثلاً بیٹھے بیٹھے کوئی کام کر رہے ہیں اُس وقت پانی کا گھونٹ منہ میں بھر لیں اور جُنبِشیں دیتے رہیں یعنی ہلاتے رہیں، اِس طرح مُنہ کا کچرا اور میل کچیل صاف ہوتا رہے گا۔ سادہ پانی بھی چل جائے گا اور اگر نمک والا نیم گرم پانی ہو تو یہ ان شاء اللہ معزوجل بہترین ”ماؤتھ واش“ ثابت ہوگا۔

داڑھی میں اکثر غذائی اجزاء اُلک جاتے ہیں، سونے میں بعض اوقات منہ کی بدبو دار رال بھی داخل ہو جاتی ہے اور اِس طرح بدبو آتی ہے لہذا مشورۂ عرض ہے، کہ ہوسکے تو روزانہ ایک آدھ بار صابن سے داڑھی دھولی جائے۔

سر میں سرسوں کا تیل ڈالنے والا سر سے ٹوپی یا عمامہ اتارتا ہے تو بعض اوقات بدبو کا بھپکا نکلتا ہے لہذا جس سے بن پڑے وہ عمدہ خوشبو خوشبودار تیل بنانے کا آسان طریقہ ہے۔

فروغان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے محمد بن زید رحمہ اللہ کو روپاک پڑھا اس کے دروس الی کے لکھنا ہوں گے۔

دار تیل ڈالے خوشبودار تیل بنانے کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ کھوپرے کے تیل کی شیشی میں اپنے پسندیدہ عطر کے چند قطرے ڈال کر حل کر لیجئے۔ خوشبودار تیل تیار ہے۔ (خوشبودار تیل بنانے کے مخصوص اسپنس بھی خوشبودار کی دکانوں سے حاصل کئے جاسکتے ہیں) سر کے بالوں کو وقتاً فوقتاً صابون سے دھوتے رہئے۔

**ہوسکے تو روز نہائیں** جس سے بن پڑے وہ روزانہ نہائے کہ کافی حد تک بیرونی بدن کی بدبو

زایل ہوگی اور یہ محبت کیلئے بھی مفید ہے۔ (مگر مفتحنین مسجد کے غسل خانوں میں بلا سخت ضرورت کے نہ نہائیں کہ نمازیوں کیلئے وضو کے پانی کی تنگی ہو سکتی ہے اور موٹر بھی بار بار چلنے سے خراب ہو سکتی ہے)

بعض اسلامی بھائی کافی بڑے سائز کا عمامہ شریف باندھنے کا جذبہ تو رکھتے ہیں مگر صفائی رکھنے میں کوتاہی کر جاتے ہیں اور یوں بسا اوقات

لاخوری میں مسجد کے اندر ”بدو“ پھیلانے کے جرم میں پھنس جاتے ہیں۔ لہذا **مدنی التجاء** ہے کہ عمامہ، سر بند شریف اور چادر استعمال کرنے والے اسلامی بھائی خفی الامکان ہر ہفتے اور موسم کے اعتبار سے یا ضرورتاً مزید جلدی جلدی انہیں دھونے کی ترکیب بنائیں۔ ورنہ میل گھیل، پسینہ اور تیل وغیرہ کے سبب ان چیزوں میں بدبو ہو جاتی ہے، اگرچہ خود کو محسوس نہیں ہوتی مگر دوسروں کو بدو کے سبب کافی گھسن





فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اُس شخص کی ناک آگودہ سن کے پاس ہو تو کہہ دو کہ وہ مجھ کو زور دیا کرتا ہے۔

آتی ہے، خود کو اس لئے پتا نہیں چلتا کہ جس کے پاس مُسْقِل کوئی مخصوص خوشبو یا بد بو ہو اس سے اُس کی ناک اٹ جاتی ہے۔

**عمامہ کیسا ہونا چاہیے** تخت ٹوپی پر بندھے بندھائے عمامے کا استعمال بھی اس کے اندر بد بو

پیدا کر سکتا ہے۔ اگر ہو سکے تو باریک ملل کے ہلکے مٹکے کپڑے کا عمامہ شریف استعمال کیجئے اور اس کیلئے کپڑے کی ایسی ٹوپی پہنئے جو سر سے چڑی ہوئی ہو۔ کہ ایسی ٹوپی پہننا بھی سنت ہے۔ بندھا بندھایا عمامہ شریف سر پر رکھ لینے اور اتار کر

رکھ دینے کے بجائے باندھتے وقت **سنت** کے مطابق ایک ایک بیچ کر کے باندھئے اور اسی طرح کھولنے کی ترکیب کیجئے اس طرح کرنے سے حکمِ احادیث ہر بار باندھتے ہوئے ہر بیچ پر ایک نیکی اور ایک نور ملے گا اور ہر بار اتارنے میں

جبکہ دوبارہ باندھنے کی بھی نیت ہو تو) ایک ایک گناہ اُترے گا ماسعود از کنز العمال ج ۱ ص ۱۳۲، ۱۳۳، الحدیث ۴۱۱۳۸، ۴۱۱۲۶، ۴۱۱۲۷ دار الکتب العلمیہ بیروت) اور بار بار ہوا لگنے کی وجہ سے اِنْ شَاءَ اللہ غَزَّوَجَلَّ **بد بو** بھی دُور ہوگی۔ عمامہ دوسرے بند شریف، چادر اور لباس وغیرہ کو اتار کر دھوپ میں ڈالنے سے بھی پسینے وغیرہ کی **بد بو** دُور ہو سکتی ہے۔ نیز ان پر اچھی اچھی تیتوں کے ساتھ عُمْدہ عطر لگاتے رہنا بھی بد بو کو دُور کر سکتا ہے۔ ضمناً عطر لگانے کی تہنیں بھی مُلّا حظہ فرمالیجئے:



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کی پیروی کرنا واجب ہے اور نہ کرنا مکروہ ہے۔

## خوشبو لگانے کی نیتیں اور مواقع

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: ”مسلمان کی نیت اس کے عمل سے

بہتر ہے۔“ (الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

(۱) سنتِ مصطفیٰ ﷺ: اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے اس لئے خوشبو لگاؤں گا (۲) لگانے سے قبل بِسْمِ اللّٰہ (۳) خوشبو آنے پر لگاتے ہوئے دُرود شریف اور (۴) لگانے کے بعد اداۓ شکرِ نعمت کی نیت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہوں گا (۵) ملائم اور (۶) مسلمانوں کو فرحت (خوشی) پہنچاؤں گا (۷) غسل پڑھے گی تو احکامِ شرعی یاد کرنے اور سنتیں سیکھنے پر قوت حاصل کروں گا (امام شافعی علیہ رحمۃ اللہ لکھتے ہیں: عمدہ خوشبو لگانے سے غسل پڑھتی ہے۔ (اجازۃ العلوم ج ۱ ص ۲۴۱)) (۸) لباس وغیرہ سے بدبو دور کر کے مسلمانوں کو نفیبت کے گناہوں سے بچاؤں گا (کیونکہ کسی مسلمان کا لباس وغیرہ بدبو دار ہو تو بلا اجازتِ شرعی اُس کے پیچھے سے منگنا اس طرح کہنا کہ ”اس کے لباس یا ہاتھوں یا منہ سے بدبو آ رہی تھی“ نفیبت ہے) (۹) موقع کی مناسبت سے یہ نیتیں بھی کی جاسکتی ہیں منگنا (۱۰) نماز کیلئے زینت حاصل کروں گا (۱۱) مسجد (۱۲) نمازِ جمعہ (۱۳) جمعہ (۱۴) پیر شریف (۱۵) رَمَضَانُ اَلْمُبَارَک (۱۶) عیدِ انقطر (۱۷) عیدِ الاضحیٰ (۱۸) شبِ میلاد (۱۹) عیدِ میلادِ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم (۲۰) جلوسِ میلاد (۲۱) شبِ معراج النبی صلی اللہ تعالیٰ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا تو حق وہ بخت ہو گیا۔

علیہ والہ وسلم (۲۲) حبِ برائت (۲۳) گیارہویں شریف (۲۴) یومِ رضا (۲۵) درسِ قرآن و (۲۶) حدیث (۲۷) تلاوت (۲۸) اُردو و وظائف (۲۹) زُرد شریف (۳۰) دینی کتاب کا مطالعہ (۳۱) تدریسِ علمِ دین (۳۲) تعلیمِ علمِ دین (۳۳) فتویٰ نویسی (۳۴) دینی کتب کی تصنیف و تالیف (۳۵) سنتوں بھرے اجتماع (۳۶) اجتماعِ ذکر و نعت (۳۷) قرآن خوانی (۳۸) درسِ فیضانِ سنت (۳۹) علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت (۴۰) سنتوں بھرا بیان کرتے وقت (۴۱) علم (۴۲) ماں (۴۳) باپ (۴۴) سوہنِ صالح (۴۵) پیرِ صاحب (۴۶) مومنین کی زیارت اور (۴۷) ہزار شریف کی حاضری کے مواقع پر بھی تعلیم کی نیت سے خوشبو لگائی جاسکتی ہے۔ جتنی اچھی اچھی عتیمیں کریں گے اتنا ہی زیادہ ثواب ملیگا۔ جبکہ نیت کا موقع بھی ہو اور وہ نیت شرعاً درست بھی ہو۔ زیادہ یاد نہ بھی رہیں تو کم از کم دو تین عتیمیں کر ہی لینی چائیں۔

اے ہمارے پیارے پیارے اللہ عزوجل آج تک ہم سے جتنی بار بھی مسجد میں بدو لے جانے کا گناہ ہوا ہو اُس سے توبہ کرتے ہیں اور یہ عزم کرتے ہیں کہ آئندہ کبھی بھی مسجد میں کسی طرح کی بدو نہیں لے جائیں گے۔ یاربِ مصطفیٰ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہمیں مساجد کو خوشبودار رکھنے کی سعادت دے۔ یا اللہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

عزوجل ہمیں ہر طرح کی ظاہری باطنی بدبوؤں سے پاک ہو کر مسجد میں حاضری کی توفیق عطا فرما۔ یا اللہ عزوجل ہمارے خوشبودار سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صدقے ہمیں گناہوں کی بدبوؤں سے نجات دے اور خوشبوؤں سے مہکتی ہوئی جنتِ الفردوس میں اپنے مُمْتَظِ مُمْتَظِ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پڑوس نصیب فرما۔

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

واللہ جو مل جائے مرے کُل کا پسینہ

مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دِلہن پھول

(مدائق بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

**فَنائے مسجد اور مُعْتَكِف**

مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! فَنائے مسجد میں جانے سے اعتکاف فاسد نہیں ہوتا۔ مُعْتَكِفِ غیر کسی ضرورت کے بھی فَنائے مسجد میں جاسکتا ہے۔ فَنائے

مسجد سے مُراد وہ جگہیں ہیں جو احاطہ مسجد (عرف عام میں جس کو مسجد کہا جاتا ہے) میں واقع ہوں اور مسجد کی مصالح یعنی ضروریات مسجد کے لئے ہوں، جیسے منارہ، مؤذن خانہ، استیحاء خانہ، غسل خانہ، مسجد سے مُفَصَّل مَدْرَسہ، مسجد سے مُتَلَقِّقِ اِمَام و مُؤَدِّن وغیرہ کے خُجْرے، بُوٹے اُتارنے کی جگہ وغیرہ یہ مقامات بعض معاملات میں حکم مسجد



فروضِ مکلفہ: (مسئلہ تہذیبیہ و اسلامیہ) جس نے حج پر رخصت ہو کر پاکستان میں داخلہ کیا ہے اس کے لئے یہ امر ضروری ثابت ہے۔

میں ہیں اور بعض معاملات میں خارج مسجد۔ مثلاً یہاں پر جُلّی (یعنی جس پر غسل فرض ہو) جاسکتا ہے۔ اسی طرح راجد اور راجد کے معاملے میں یہ مقامات حکم مسجد میں ہیں۔ مُعْتَكِف بلا ضرورت بھی یہاں جاسکتا ہے۔ گویا وہ مسجد ہی کے کسی ایک حصے میں گیا۔

**مُعْتَكِفِ فَنَائِیْ مَسْجِدِ مِلّی جاسکتا ہے**  
حضرت صدرِ اشریہ، صاحبِ بہارِ شریعت حضرت مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ”فنائے مسجد جو جگہ مسجد سے باہر اس سے ملحق ضروریات مسجد کیلئے ہے، مثلاً جو تارنے کی جگہ اور غسل خانہ وغیرہ ان میں جانے سے اِعْتِكَاف نہیں ٹوٹے گا۔“ مزید آگے فرماتے ہیں، ”فنائے مسجد اس معاملے میں حکم مسجد میں ہے۔“  
(فتاویٰ امجدیہ ج ۱ ص ۳۹۹)

اسی طرح منارہ بھی فنائے مسجد ہے۔ اگر اس کا راستہ مسجد کی چار دیواری (باؤنڈری وال) کے اندر ہو تو مُعْتَكِف بلا تَکْلَفِ اس پر جاسکتا ہے اور اگر مسجد کے باہر سے راستہ ہو تو صرف اذان دینے کے لئے جاسکتا ہے کہ اذان دینا حاجت شرعی ہے۔

**علی حضرت کا فتویٰ**  
میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”بلکہ جب وہ مدارس



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مسجد پر ایک بار دُعا پڑھا وہ اس کی حاجتِ شرعی پوری ہے۔

مطلقاً جائز ہے۔ مسجد کی چھت پر بھی آجاسکتا ہے لیکن یہ اُس وقت ہے کہ چھت پر جانے کا راستہ مسجد کے اندر سے ہو۔ اگر اوپر جانے کیلئے بیڑھیاں احاطہ مسجد سے باہر ہوں تو مُعْتَكِف نہیں جاسکتا۔ اگر جائے گا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ یہ بھی یاد رہے کہ مُعْتَكِف غیر مُعْتَكِف دونوں کو مسجد کی بھت پر بلا ضرورت چڑھنا مکروہ ہے کہ یہ بے ادبی ہے۔

مُعْتَكِف کے مسجد سے باہر نکلنے کی صورتیں

اعتکاف کے دوران دو دُعا ہات کی بناء پر (احاطہ) مسجد سے باہر نکلنے کی اجازت ہے۔

۱) حاجتِ شرعی ۲) حاجتِ طبعی

حاجتِ شرعی یعنی جن احکام و امور کی ادائیگی شرعاً ضروری ہو۔ اور مُعْتَكِف، اعتکاف گاہ میں ان کو ادا نہ کر سکے، اُن کو حاجاتِ شرعی کہتے ہیں۔ مثلاً نمازِ جمعہ اور اذان وغیرہ۔

”کرم“ کے تین خُروف کی نسبت سے

حاجتِ شرعی کے مُتَعَلِّق 3 پیرے

اگر منارے کا راستہ خارج مسجد (یعنی احاطہ مسجد سے باہر) ہو تو بھی اذان کیلئے مُعْتَكِف بھی جاسکتا ہے کیونکہ اب یہ مسجد سے نکلنا حاجتِ شرعی کی

(ردالمُحتار ج ۳ ص ۴۳۶)

وجہ سے ہے۔

اگر ایسی مسجد میں اعتکاف کر رہا ہو جس میں جمعہ کی نماز نہ ہوتی ہو تو

فَرَمَانِ مَعْکُفٍ: (اصل مختار علیہ السلام) جس نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور اس کے بعد نماز اس پر ضرر نہ پہنچا۔

مُعْتَكِفِ کیلئے اس مسجد سے نکل کر جُمُعہ کی نماز کیلئے ایسی مسجد میں جانا جائز ہے جس میں جُمُعہ کی نماز ہوتی ہو۔ اور اپنی اعتکاف گاہ سے اندازاً ایسے وقت میں نکلے کہ خطبہ شروع ہونے سے پہلے وہاں پہنچ کر چار رکعت سنت پڑھ سکے اور نمازِ جُمُعہ کے بعد اتنی دیر مزید ٹھہر سکتا ہے کہ چار یا چھ رکعت پڑھ لے۔ اور اگر اس سے زیادہ ٹھہرا رہا بلکہ باقی اعتکاف اگر وہیں پورا کر لیا تب بھی اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔ لیکن نمازِ جُمُعہ کے بعد چھ رکعت سے زیادہ ٹھہرنا مکروہ ہے۔

(ذُرِّ مُغْتَار، رَدُّ الْمَغْتَار ج ۳ ص ۴۳۷)

اگر اپنے محلے کی ایسی مسجد میں اعتکاف کیا جس میں جماعت نہ ہوتی ہو تو اب جماعت کیلئے نکلنے کی اجازت نہیں کیونکہ اب افضل یہی ہے کہ بغیر جماعت ہی اس مسجد میں نماز ادا کی جائے۔ (جَدُّ الْمَغْتَار ج ۲ ص ۲۲۲)

**(۲) حَاجَتِ طَبْعِي** | حاجتِ طبعی یعنی وہ ضرورت جس کے بغیر چارہ نہ ہو سکا پیشاب، پاخانہ وغیرہ۔

**حَاجَتِ طَبْعِي كِه مَتَعَلَقِ پیرے**

اِحاطۃ مسجد میں اگر پیشاب وغیرہ کے لئے کوئی جگہ مخصوص نہ ہو تو پھر ان چیزوں کیلئے مسجد سے نکل کر جاسکتے ہیں۔



فرومان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو کہ تمہارا دُور و نزدیک پہنچا ہے۔

(ذُرِّ مُخْتَارِ مَعَ رِذَائِ الْمُخْتَارِ ج ۳ ص ۴۳۰)

۱۱ اگر مسجد میں وُضُو خانہ یا حَوْض وغیرہ نہ ہو تو مسجد سے وُضُو کیلئے جاسکتے ہیں لیکن یہ اس صورت میں ہے جب کسی لگن یا ئب میں اس طرح وُضُو کرنا ممکن نہ ہو کہ وُضُو کے پانی کی کوئی چھٹیٹ (اصل) مسجد میں نہ پڑے۔  
(رِذَائِ الْمُخْتَارِ ج ۳ ص ۴۳۰)

۱۲ اِحْتِلَام ہونے کی صورت میں اگر احاطہ مسجد میں غُسل خانہ نہیں اور نہ ہی کسی طرح مسجد میں غُسل کرنا ممکن ہو تو غُسلِ بجا بت کے لئے مسجد سے نکل کر جاسکتے ہیں۔  
(رِذَائِ الْمُخْتَارِ ج ۳ ص ۴۳۰)

۱۳ قُضَائِ حاجت کیلئے اگر گھر گئے تو طہارت کر کے فوراً چلے آئیے، ٹھہرنے کی اجازت نہیں۔ اور اگر آپ کا مکان مسجد سے دُور ہے اور آپ کے دوست کا مکان قریب تو یہ ضروری نہیں کہ دوست کے یہاں قُضَائِ حاجت کو جائیں۔ بلکہ اپنے مکان پر بھی جاسکتے ہیں۔ اور اگر خود آپ کے اپنے دو مکان ہیں ایک نزدیک، دوسرا دُور، تو نزدیک والے مکان میں جائیے۔ لَعْنُ مَشَاخِرَ رَحْمَتِہُمُ اللہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں، دُور والے مکان میں جانے سے اِعْتِكَافِ فاسِد ہو جائیگا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۲)

۱۴ عام طور پر نمازیوں کی سہولت کیلئے مسجد کے احاطے میں بیٹ اِخْلَاء،




فرومان مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھے ہر چیز کا اور ہر چیز کا حصہ دیا ہے۔

غسل خانہ، استنجی خانہ اور وضو خانہ ہوتا ہے۔ لہذا **مُشْتَكِف** انہیں کو استعمال کرے۔

**بعض** مساجد میں استنجاء خانوں، غسل خانوں وغیرہ کیلئے راستہ احاطہ مسجد (یعنی فنائے مسجد کے بھی) باہر سے ہوتا ہے لہذا ان استنجاء خانوں اور غسل خانوں وغیرہ میں حاجتِ طہی کے علاوہ نہیں جاسکتے۔

**اعتكاف توڑنے والی چیزوں کا بیان** | اب ان باتوں کا بیان کیا جاتا ہے جن کے کرنے سے اعتكاف ٹوٹ جاتا ہے جہاں جہاں مسجد سے نکلنے پر اعتكاف ٹوٹنے کا حکم ہے وہاں احاطہ

مسجد (یعنی عمارتِ مسجد کی باؤنڈری وال) سے لگتا مراد ہے۔ اُمُّ الْمُؤْمِنِینِ حضرت سیدہ ثناء عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ولدت فرماتی ہیں، ”مُعْتَكِفٌ کیلئے صحیح طریقہ یہ ہے کہ وہ نہ کسی مریض کی عیادت کو جائے، نہ کسی بیمار کے ساتھ ملاپ کرے اور نہ ہی ناگوارِ ضروریات کے سوا کسی بھی ضرورت کیلئے باہر نکلے۔“ (مُسْنَدُ ابی داؤد ج ۲ ص ۴۹۲ حدیث ۲۴۷۳)

”راحِ قلب و جگر مدینہ“ کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے اَعْتِکَاف توڑنے والی چیزوں کے مُتَعَلِّق 16 پَیْرے  جن مضروریات کا پیچھے ڈر کیا گیا ہے ان کے ہوا کسی بھی مقصد سے اگر

ترجمان مصطفیٰ: (مسئلہ فقہی، دارالعلوم) محمد یحییٰ زودیا کی کثرت کرے تک یہ تہارے لئے طہارت ہے۔

آپ حد و مسجد (یعنی احاطہ مسجد) سے باہر نکل گئے، خواہ یہ نکلنا ایک ہی

لمحہ کیلئے ہو، تو اس سے اعتکاف ٹوٹ جائیگا۔ (مراقی الفلاح ص ۱۷۹)

**واضح** رہے کہ مسجد سے نکلنا اس وقت کہا جائے گا جب پاؤں مسجد سے

اس طرح باہر نکل جائیں کہ اسے عرفاً مسجد سے نکلنا کہا جاسکے۔ لہذا اگر

صرف سر مسجد سے نکال دیا تو اس سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔

(البحر الرائق ج ۲ ص ۵۳۰)

**بلا ضرورت** شرعی مسجد سے باہر نکلنا خواہ جان بوجھ کر ہو یا بھول

کر، یا غلطی سے، بہر صورت اس سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ البتہ

اگر بھول کر یا غلطی سے باہر نکلیں گے تو اس سے اعتکاف توڑنے کا گناہ

نہیں ہوگا۔ (ردالمحتار ج ۳ ص ۴۳۸)

**اسی طرح** آپ شرعی ضرورت سے (احاطہ مسجد سے) باہر نکلے، لیکن

ضرورت سے فارغ ہونے کے بعد ایک لمحہ کیلئے بھی باہر ٹھہر گئے تو اس

سے بھی اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

(حاشیۃ العلقمطاری علی المراقی ص ۷۰۳)

**اعتکاف کیلئے** چونکہ روزہ شرط ہے، اس لئے روزہ توڑ دینے سے بھی

اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ خواہ یہ روزہ کسی عذر سے توڑا ہو یا بلا عذر، جان



خبر جان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر روزہ کے بارے میں یہ حکم دیا ہے کہ اگر کوئی روزہ گزارے اور اس کے بعد اس کے روزے کا کوئی حصہ نہ کرے۔

بوجھ کر توڑا ہو یا غلطی سے ٹوٹا ہو، ہر صورت میں اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ غلطی سے روزہ ٹوٹنے کا مطلب یہ ہے کہ روزہ تو یاد تھا لیکن بے اختیار کوئی عمل ایسا ہو گیا جو روزے کے منافی تھا۔ مثلاً صبح صادق طلوع ہونے کے بعد تک کھاتے رہے، یا غروب آفتاب سے پہلے ہی اذان شروع ہو گئی یا سائرن شروع ہو گیا اور افطار کر لیا پھر پتا چلا کہ اذان و سائرن وقت سے پہلے ہی ہو گئے تھے۔ اس طرح بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔ یا روزہ یاد ہونے کے باوجود دھکی کرتے وقت بے اختیار پانی حلق میں چلا گیا، تو ان تمام صورتوں میں روزہ بھی جاتا رہا اور اعتکاف بھی ٹوٹ گیا۔ اگر روزہ ہی یاد نہ رہا اور بھول کر کچھ کھاپی لیا، تو اس سے نہ روزہ ٹوٹا اور نہ ہی اعتکاف۔

**مستحب** اسلامی بھائی اور اسلامی بہن یہ ضابطہ یاد رکھیں کہ وہ تمام امور جن کے ارتکاب سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اعتکاف بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ **جماع** کرنے سے بھی اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ خواہ یہ جماع جان بوجھ کر کرے یا بھول کر، دن میں کرے یا رات میں، مسجد میں کرے یا مسجد سے باہر، اس سے انزال ہو یا نہ ہو، ہر صورت میں اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

(فیضانِ معارف، ج ۳ ص ۴۴۲)

فرمانِ مصطفیٰ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوٹ سے آدھراک حصہ ملتا تھا اور باقی آدھراک حصہ اللہ کے پاس رہتا تھا۔

**بَسَوس** وکنارِ احکام کی حالت میں ناجائز ہے اور اگر اس سے انزال

ہو جائے تو احکام بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن اگر انزال نہ ہو تو ناجائز

ہونے کے باوجود احکام نہیں ٹوٹتا۔ (ردالمحتار ج ۳ ص ۴۴۲)

**پُغَاب** کرنے کیلئے (احاطہ مسجد سے باہر) گیا تھا۔ قرض خواہ نے روک

لیا، احکام فاسد ہو گیا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۲)

**مُعْتَكِف** اگر بے ہوش یا بچھون (یعنی پاگل) ہو گیا اور یہ بے ہوش یا بچھون

راتنا طول پکڑ جائے کہ روزہ نہ ہو سکے تو احکام جاتا رہا اور قضا واجب

ہے۔ اگرچہ کئی سال کے بعد صحت مند ہو۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۳)

**مُعْتَكِف** مسجد ہی میں کھائے، پئے۔ ان امور کیلئے مسجد سے باہر

جائے گا تو احکام ٹوٹ جائے گا۔ (تبيين الحقائق ج ۲ ص ۲۲۹) مگر یہ

خیال رہے کہ مسجد آلودہ نہ ہو۔

اگر آپ کے لئے کھانا لانے والا کوئی نہیں تو پھر آپ کھانا لانے کیلئے

مسجد سے باہر جاسکتے ہیں۔ لیکن مسجد میں لا کر کھانا کھائیے۔

(الْبَحْرُ الرَّائِقُ ج ۲ ص ۵۳۰)

مرض کے علاج کیلئے مسجد سے نکلے تو احکام فاسد ہو گیا۔

(ردالمحتار ج ۳ ص ۴۳۸)

فرمانِ معصوم! "اس حدیث میں ہم ایک مرتبہ ذکر فرمایا ہے کہ نماز میں اگر کوئی ایسا کرے جو اس حدیث کے خلاف ہے تو اسے اللہ تعالیٰ سے دور کر دے گا۔"

اگر کسی معتکف کو نیند کی حالت میں چلنے کی بیماری ہو اور وہ نیند میں چلتے چلتے مسجد سے نکل گیا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

کوئی بد نصیب دورانِ اعتکاف مرتد ہو گیا (نحو ذی اللہ عز و جل) تو اعتکاف باطل ہے اور پھر اگر اللہ (عز و جل) مرتد کو ایمان کی توفیق عنایت فرمائے تو فاسد شدہ اعتکاف کی قضا نہیں۔ کیونکہ ارتداد (یعنی اسلام سے پھر جانے) سے زمانہ اسلام کے تمام اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

(فیضانِ مختار مع رد المحتار ج ۳ ص ۴۳۷)

ٹٹھے ٹٹھے اسلامی بھائیو! اعتکاف کی عظمت

کے کیا کہنے اور اگر اعتکاف میں عاشقانِ رسول کی صحبت میسر آ جائے تو اس کی بَرَکَت و مَنفَعَت کی تو کیا

میری کمر کا  
درو چلا گیتا

ہی بات ہے! چنانچہ عطار آباد (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بیان دیا: میں آوارہ گرد اور گندی ذہنیت کا مالک تھا، دوستوں کی منڈلیوں میں فحش باتیں کرنا پھر اوپر سے زور دار قہقہے مارنا میرا خاص مشغلہ تھا۔ ایک ناشائستہ گناہ کی فحوت سے مستقل طور پر میری کمر میں درو در رہنے لگا تھا، جو کسی طرح کے علاج سے بھی نہ جاتا تھا۔ میری قسمت کا ستارہ یوں چمکا کہ رمضان المبارک (۱۴۲۶ھ - 2005ء) بعض شناسا اسلامی بھائی ایک دم میرے پیچھے

فرومان مصطفیٰ ﷺ سے حب و محبت کا اظہار کرنا ایک بہت بڑی برکت ہے۔ ایک عظیم کام ہے جس کے سبب رسول ﷺ۔

پڑ گئے کہ تم کو ہر حال میں ہمارے ساتھ **اجتماعی احکام** میں شرکت کرنا ہے۔ میں نالتا رہا مگر وہ کس سے مَس نہ ہوئے، مجبوراً مجھے ”ہاں“ کرنی پڑی۔ میں آخری عشرہ رَمَضَانَ الْمُبَارَكَ (۱۴۲۶ھ) میں **عاجحانِ رسول** کے ساتھ **مبین مسجد** (عطار آباد) میں مُعْتَكِف ہو گیا۔ میں گویا کسی نئی دنیا میں آ گیا تھا، چنانچہ نمازوں کی بہاریں، سنتوں بھرے پُرسوز بیانات، رقت انگیز دعائیں، سنتوں بھرے حلقے پھر اوپر سے **عاجحانِ رسول** کی شفقتیں اور ان کی برکتیں **الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ دَوْرَانِ اِحْتِكَافِ میری کمر کا ڈرڈو غیر کسی دواء کے خود بخود ٹھیک ہو گیا** اور میرے قلب میں مَدَنی انقلاب برپا ہو گیا۔ میں نے گناہوں سے توبہ کی، چہرے کو مَدَنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مَحَبَّت کی مُبارک نشانی داڑھی سے آراستہ کیا اور سبز عمامہ شریف سے سر بھی سبز ہو گیا۔ **الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ 41 دن کا مَدَنی قافلہ کو رس** کرنے کی سعادت حاصل کی اور اب دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی دھو میں چمانے کیلئے کوشاں ہوں۔

ان شاء اللہ ہو ٹھیک درودِ کرم، مَدَنی ماحول میں کر لو تم احکام

مرضِ عصیان سے چھٹکارا چاہو اگر، مَدَنی ماحول میں کر لو تم احکام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

**چَیپ کا روزہ** حضورِ نور، شافعِ یومِ الشُّوْر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ”صومِ وصال“ یعنی بغیر سحری

فرمانِ مصطفیٰ: «صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہم پر زود و شریف پر رحم اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔»

و افطار کے سلسلے روزہ رکھنے اور ”صوم سلکوت“ یعنی ”چپ کا روزہ“ رکھنے سے منع فرمایا۔  
(مشنید امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ص ۱۱۰)

عوام میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ مُعْتَكِف کو مسجد میں پردے لگا کر اس کے اندر بالکل چپ چاپ پڑے رہنا چاہئے۔ حالانکہ ایسا نہیں۔ پردے بے شک لگائیے کہ **اِعْوِكَاف** کیلئے خیمہ لگانا **سَقَف** ہے، پردے سے عبادت میں یکسوئی حاصل ہوتی ہے اور بغیر پردہ لگائے بھی **اِعْوِكَاف** درست ہے۔  
قہمائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ تعالیٰ فرماتے ہیں: **اِعْوِكَاف** کی حالت میں خاموشی کو عبادت سمجھ کر اپنائے رکھنا **مَكْرُوہ** **مُحَرَّم** (ناجائز) ہے اور اگر چپ رہنا ثواب کی بات سمجھ کر نہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اور بُری بات سے بچنے کیلئے چپ رہنا تو اعلیٰ درجہ کی چیز ہے۔ کیونکہ بُری بات زبان سے نہ نکالنا واجب ہے اور نکالنا گناہ۔ اور جس بات میں نہ ثواب ہو نہ گناہ یعنی مباح بات بھی مُعْتَكِف کو مکْرُوہ ہے۔ مگر ضرورۃً اجازت ہے اور بلا ضرورت مسجد میں مباح بات نیکیوں کو اس طرح کھا جاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو۔  
(فَرْمَنُ خُتَابِ ج ۳ ص ۴۴۱)

**مُعْتَكِف گناہ سرزد ہونا** بد رنگی، بدگمانی، بلا اجازت شرعی کسی کی بے عزتی کرنا، جھوٹ، غیبت، پھللی، حسد، کسی پر جھٹ یا بھتان باندھنا، کسی کا تذاتی اڑانا، دل آزاری



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جسے ہم سب کو یاد رکھنا چاہیے کہ جو تکبر و غلو کے عیالوں کے کبر و غلو سے۔

کرنا فحش باتیں کرنا، گانے باجے سننا، گالم گلوچ کرنا، ناحق لڑائی جھگڑا کرنا، ڈاڑھی منڈانا یا ایک منٹھی سے گھٹانا یہ سب گناہ ہیں اور مسجد میں! وہ بھی خالص **إِعْوَكَاف** میں!! ظاہر ہے کہ اور بھی سخت گناہ ہے۔ ان گناہوں سے توبہ، سچی توبہ، ہمیشہ کیلئے توبہ کرنی چاہیے۔

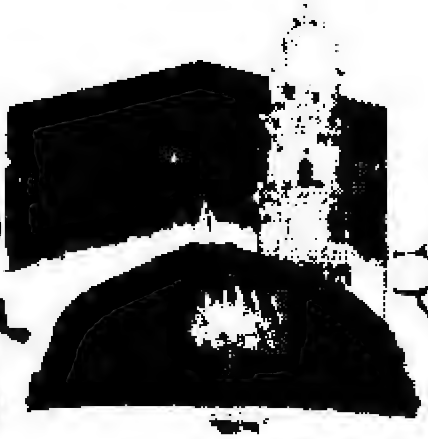
اگر کسی نے حالتِ **إِعْوَكَاف** میں معاذ اللہ کوئی نثر آور چیز رات میں استعمال کی تو اس سے **إِعْوَكَاف** نہیں ٹوٹے گا۔ نثر کرنا حرام ہے اور **إِعْوَكَاف** میں تو زیادہ گناہ ہے۔ توبہ کرنی چاہئے۔

”یا مَظْفٰی“ کے سات حُرُوف کی نسبت سے مَلاحَظہ فرمایئے اِعْتِكَاف توڑنے کی سات جائز صورتیں ان تمام صورتوں میں **إِعْوَكَاف** فاسد ہو جائے گا اور اس کی قضاء بھی لازم ہوگی لیکن گناہ نہ ہوگا۔

**إِعْوَكَاف** کے دوران کوئی ایسی بیماری پیدا ہوگئی جس کا علاج مسجد سے باہر نکلے بغیر نہیں ہو سکتا تو **إِعْوَكَاف** توڑنا جائز ہے۔

(رَدُّ الْمُنْخَارِجِ ۳ ص ۴۳۸)

کوئی آدمی دُوب رہا ہو یا آگ میں جل رہا ہو تو **إِعْوَكَاف** توڑ کر



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جو لمحہ ہر روز صومہ زد و شریف ہے جسے گائیں قیامت کدن اس کی شفاعت کروں گا۔

ڈوبتے ہوئے کو بچائیں اور جلتے ہوئے کی آگ بجھائیں۔

(ردالمحتار ج ۳ ص ۴۳۸)

۳ مسجد جہاد کیلئے اعلانِ عام کر دیا جائے (یعنی جہاد فرض عین ہو جائے) تو

۴ احکام کاف کو توڑ کر جہاد میں شرکت کریں۔ (ردالمحتار ج ۳ ص ۴۳۸)

اگر جنازہ آجائے، کوئی اور نماز پڑھنے والا نہیں ہے تو احکام کاف توڑ کر

(احاطہ مسجد سے باہر نکل کر بھی) نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں۔

(ردالمحتار ج ۳ ص ۴۳۸)

۵ کوئی شخص زبردستی نکال کر باہر لے جائے مثلاً حکومت کی طرف سے

گرفتاری کا وارنٹ آجائے تو بھی احکام کاف توڑنا جائز ہے جب کہ

۶ فوراً دوسری مسجد میں جانا ممکن نہ ہو۔ (ردالمحتار ج ۳ ص ۴۳۸)

اگر اپنے محرم یا زوجہ کا انتقال ہو جائے تو نماز جنازہ کیلئے

احکام کاف توڑ سکتے ہیں۔ (مگر قضاء کرنا واجب ہو جائے گا)

(حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی ص ۷۰۳)

۷ آپ اگر کسی معاملہ میں گواہ ہوں اور آپ کی گواہی پر فیصلہ موقوف ہو تو

آپ کیلئے یہ جائز ہے کہ احکام کاف توڑ کر گواہی دینے کیلئے جائیں اور حق

دار کے حق کو ضائع ہونے سے بچائیں۔ (ردالمحتار ج ۳ ص ۴۳۸)

خود مان مکتبہ دار (علیہ السلام) میں، جس نے محمدی روزِ شہد و سہ ماہِ ذی قعدہ کے دوران میں کتب تصانیف لکھی تھیں۔

**حَاجَتِ رِوَاۤیِ وَرَایِکُ  
وَلَنْ اَعْتَکُفَیْ فِضْلِکُ**

مُحَمَّدِیْنِ رِکَامِ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے محبوب  
رَبِّ دُوالِجَلالِ عَزَّوَجَلَّ وَسَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ  
وَسَلَّم کے ظاہری اِتیقالِ پُر ملال کے تھوڑے

ہی عرصے کے بعد کی ایک نہایت ہی رقت انگیز حکایت نقل کی ہے، چنانچہ منقول  
ہے، حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما **مَسْجِدِ نَبَوِیِّ الشَّرِیْفِ**  
علی صَاحِبِہَا الصَّلَوةُ وَالسَّلَام کی پُر نور اور رحمت سے معمور فضاؤں میں  
مُعْتَكِف تھے۔ ایک نہایت ہی غمگین شخص آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ باہرکت  
میں حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمدردی کے ساتھ وَجِہِ غَم دریا فُت کی۔ اُس  
نے عرض کی، ”اے رَسُولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وَسَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا جان رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ کے لَحْتِ جگر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! فلاں کا میرے ذمہ کچھ حق ہے۔“

پھر سرکارِ نامداری رضی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مزارِ پُر انوار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے  
کہنے لگا، ”اِس روضۂ انور کے اندر تشریف فرما نبی رحمتِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی  
حُرْمَت (یعنی عزت) کی قسم! میں اُس کا حق ادا کرنے کی اِسْطَاعَت (یعنی طاقت)  
نہیں رکھتا۔“ حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، ”کیا میں  
تمہاری سفارش کروں؟“ اُس نے عرض کی، ”جس طرح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہتر  
سمجھیں۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ سُن کر فوراً **مَسْجِدِ نَبَوِیِّ الشَّرِیْفِ**  
علی صَاحِبِہَا الصَّلَوةُ وَالسَّلَام سے باہر نکل آئے۔ یہ دیکھ کر وہ شخص مُعْتَجَب ہو کر عرض

فروغِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اس شخص کی خاکِ کعبہ جس کے پاس عیدِ اضحیٰ ہو، پڑھ کر پاک کر دے۔

گزار ہوا، ”عالی جاہ! کیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **إِحْكَاف** بھول گئے؟“  
جواباً ارشاد فرمایا، ”نا، **إِحْكَاف** نہیں بھولا۔“ پھر مدنی تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مزارِ نورِ باری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اُٹھکے ہوئے گئے، کیونکہ سرکاری نامہ دار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو جُدا ہوئے زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا، سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی یاد نے بے قرار کر دیا، آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے۔

آنسوؤں کی تَجَرّی لگ گئی ہے اس پہ دیوانگی چھا گئی ہے  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم  
یاد آقا کی تڑپا رہی ہے یاد آئے ہیں شاہِ مدینہ  
سرکارِ عالی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مزارِ پُر انوار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے روتے ہوئے فرمانے لگے، ”کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ میں نے اس مزارِ شریف میں آرام فرمانے والے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے خود اپنے کانوں سے سنا ہے کہ فرما رہے تھے، ”جو اپنے کسی بھائی کی حاجتِ روائی کے لئے چلے اور اسکو پورا کر دے تو یہ دس سال کے **إِحْكَاف** سے افضل ہے اور جو رمضان المبارکی غزوہ جُمل کیلئے ایک دن کا **إِحْكَاف** کرتا ہے تو اللہ غزوہ جُمل اُس کے اور جہنم کے درمیان تین تین صد قیں (گڑھے) حائل فرما دے گا جن کا فاصلہ مشرق و مغرب کے درمیانی فاصلہ سے بھی زیادہ ہوگا۔“ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۴۲۴ حدیث ۳۹۶)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ روزِ حشر کے دن میرے لئے دعا کرے گا، میں اسے جہنم میں بھیج دوں گا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رَحْمَت ہو اور اُن کو صَدَقہ ہماری مَغْفِرَت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد


**ٹٹھے ٹٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحَنَ اللہ! عَزَّوَجَلَّ** جب ایک دن کے **امِکَاف** کی اتنی فضیلت ہے تو پھر ”وَسَّال“ کے **امِکَاف** سے بھی افضل “ کی بڑکتوں کا کون اندازہ کر سکتا ہے؟ اس رِکامیت سے اپنے اسلامی بھائیوں کی **حَاجَتِ رَوَائِی** اور مُشْکِل کشائی کی فضیلت بھی معلوم ہوئی۔ مسلمانوں کی دلجوئی کی اہمیت نہایت زیادہ ہے چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: فرائض کے بعد سب اعمال میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو زیادہ پیارا مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔ “ (المعجم الکبیر ج ۱۱ ص ۵۹ حدیث ۱۱۰۷۹) واقعی اگر اس گئے گزرے دور میں ہم سب ایک دوسرے کی غمخواری و غمگساری میں لگ جائیں تو آنا فانا دُنیا کا نقشہ ہی بدل کر رہ جائے۔ لیکن آہ! اب تو بھائی بھائی کے ساتھ ٹکرا رہا ہے، آج مسلمان کی عزت و آبرو اور اُس کے جان و مال مسلمان ہی کے ہاتھوں پامال ہوتے نظر آ رہے ہیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں نفرتیں مٹانے اور مَحَبَّتیں بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم


فرمانِ معظمہ: "اسلئے قتال علیہ السلام" جس کے پاس ہر ذرہ کو اس نے کلمہ پڑھوا دیا کہ نہ چاہتیں وہ نہ ہوتی۔

**"مسجد نبویؐ" کے آٹھ حُرُوف کی نسبت سے اعتِکاف میں**


**جائز کاموں کی اجازت پر مُشتمل 8 مَدَنی پھول**


 **کھانا، پینا، سونا** (مگر مسجد کی دَری پر کھانے اور سونے کے بجائے اپنی چادر

یا پختائی پر کھائیں، سونیں)

 **ضرورت و فُضوی بات** چیت کرنا۔ (مگر آہستگی کے ساتھ اور قائلو باتیں ہرگز

مت کیجئے)۔


 **مسجد میں کپڑے تبدیل کرنا، عطر لگانا، سر یا داڑھی میں تیل ڈالنا۔**

 **داڑھی کا خط بنوانا، زُلفیں تراشنا، کنگھی کرنا، مگر ان سب کاموں میں یہ**


**احتیاط ضروری ہے کہ کوئی بال مسجد میں نہ گرے، تیل یا کھانے وغیرہ**

**سے مسجد کی صفیں اور دیواریں وغیرہ آلودہ نہ ہوں۔ اس کی آسان**


**صورت یہ ہے کہ یہ کام وضو خانہ یا فناء مسجد میں اپنی چادر بچھا کر کریں۔**

 **مسجد میں بلا اُجرت کسی مریض کا مُعایَنہ کرنا، دوا بتانا بلکہ ٹیچ لکھ**

کر دینا۔


 **مسجد میں بلا اُجرت قرآن مجید یا علم دین پڑھنا، پڑھانا یا سنتیں اور**

**دُعائیں سیکھنا، سکھانا۔**

 **اپنی یا اہل و عیال کی ضرورت کیلئے مسجد میں خرید و فروخت مُعتکف**


عرومانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے محمد پر ایک بار زور پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

کیلئے جائز ہے۔ مگر تجارت کی کوئی چیز مسجد میں نہیں لاسکتے۔ ہاں اگر تھوڑی سی چیز ہے کہ مسجد میں جگہ نہ گھرے تو لاسکتے ہیں۔ خرید و فروخت صرف ضرورت کیلئے ہو اور مال کماتا مقصود ہو تو جائز نہیں، چاہے وہ مال مسجد کے باہر ہی کیوں نہ ہو۔ (فروغِ مختار ج ۳ ص ۴۴۰)

 کپڑے، برتن وغیرہ مسجد کے اندر دھونا جائز ہے۔ بشرطیکہ مسجد کی دری یا فرش پر اس کا کوئی چھینٹا نہ پڑے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ کسی بڑے برتن وغیرہ میں دھوئیں۔

ان باتوں کے علاوہ دیگر تمام وہ کام جو اعتکاف کیلئے مُقْسِدٌ وَمَمْنَعٌ نہیں اور فی نفسہ جائز بھی ہیں اور ان کے کرنے سے مسجد کی کسی طرح سے بے حرمتی بھی نہیں ہوتی وہ سب کے سب کام مُعْتَكِفٌ کیلئے جائز ہیں، لیکن بے جا چیزوں سے بچیں۔ اب مُعْتَكِفٌ کو چند کام کرنے کی اجازت سے مُحَلِّقٌ دو احادیث مبارکہ پیش کجاتی ہیں۔

**مُعْتَكِفٌ مَسْجِدٍ سَرَّ نَكَالٍ سَكَاہِ**

 اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں، ”جب سرکارِ دُعا عالم، نُورِ مَجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَمِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف میں ہوتے (تو مسجد ہی میں سے) اپنا سر اقدس





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے گھر پر بیٹھ کر عبادت کی وہ جہاد کا حصہ ہے۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۶۵ حدیث ۲۰۲۹)

میرے (خجرو کی) طرف نکال دیتے اور میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سرِ اقدس میں کنگھی کر دیتی تھی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم گھر میں قہنائے حاجت کے سوا کسی اور کام کیلئے تشریف نہ لاتے تھے۔“

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۶۵ حدیث ۲۰۲۹)

**بہر نکلیے تو چلتے چلتے عبادت کر سکتا ہے**

**اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ** حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی

ہیں، ”سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکتہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم راحِ احکام کی حالت میں مریض کے پاس سے گزرتے تو بغیر ٹھہرے اور راستے سے بغیر ہٹے گزرتے ہوئے (چلتے چلتے) اُس کا حال پوچھ لیتے تھے۔“

(سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۴۹۲ حدیث ۲۴۷۲)

**ٹھٹھے ٹھٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ مبارک سے یہ معلوم ہوا**

کہ شہنشاہِ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کسی شرعی یا طبی حاجت کیلئے مسجد سے باہر تشریف لاتے اور سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا گزر کسی بیمار کے پاس سے ہوتا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نہ تو اُس کی عیادت کیلئے اپنے راستے سے ہٹتے اور نہ مریض کے پاس ٹھہرتے، بلکہ چلتے چلتے اُس کی مزاج پرسی فرما لیتے۔ کوئی مُعْتَكِفِ اسلامی بھائی جب کسی شرعی عذر سے احاطہ مسجد سے باہر نکلے تو اُسے



خودمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے ہم پر بھیجا کہ اگر ہم نے کچھ جاننے کا دعویٰ کیا تو ہماری ہمت ملے گی۔

ضرورت سے زائد ایک لمحہ بھی نہ ٹھہرنا چاہئے۔ ہاں راستے میں چلتے چلتے کسی کو سلام کر لیا، کسی سے کوئی بات کر لی یا چلتے چلتے بیمار رسی کر لی تو جائز ہے۔ لیکن اس غرض سے راستے میں رُک گئے یا راستہ تبدیل کیا تو اِعتِکاف ٹوٹ جائے گا۔

**اسلامی بہنوں کا اِعتِکاف** اُمّ المؤمنین حضرت سیدہ ثناء عابدہ

سیدہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں، ”نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ دو جہان، محبوبِ رُحمن غزوِ جَل و سُلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے آخری دس دنوں کا اِعتِکاف فرمایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ غزوِ جَل نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو وفات (ظاہری) عطا فرمائی۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن اِعتِکاف کرتی تھیں۔“

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۶۴ حدیث ۲۰۲۶)

**اسلامی بہنیں بھی** اسلامی خیموں کو بھی اِعتِکاف کی سعادت حاصل کرنی چاہئے۔ ویسے بھی جو باحیا اسلامی اِعتِکاف کرتی

ہی ہوتی ہیں کیونکہ گلیوں اور بازاروں میں بے پردہ پھرنا بے خیال عورتوں کا کام ہے۔ لہذا باحیا اسلامی بہنوں کیلئے اِعتِکاف کرنا شاید زیادہ مشکل نہ ہو۔ اگر تھوڑی



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ کو پاک باز و پاک چہرہ تعالیٰ اس پر دس مہینے عطا ہے۔

سی تکلیف ہو بھی تو کیا خرچ ہے؟ رَمَضَانُ الْمُبَارَك کا مہینہ کہاں روزِ روز آتا ہے! پھر دس ہی دنوں کی تو بات ہے۔ اسلامی بہنوں کو چونکہ مسجدِ بیت (تفصیل آگے آتی ہے) میں جو کہ نہایت ہی مختصر جگہ ہوتی ہے **اعحکاف** کرنا ہوتا ہے تو یوں قُبْرِ کی بھی یاد تازہ ہو جاتی ہے، کہ پتھر بیٹیوں اور مٹے مقیوں کی رَوَقَتوں میں دس دن کوئے میں بیٹھنا گراں گزر رہا ہے تو ناراضی خدا و مصطفیٰ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی صورت میں تنہا قُبْرِ میں ہزاروں سال کس طرح گزارہ ہوگا؟ اگر آپ دس دن رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں اپنے گھر میں **اعحکاف** کی حالت میں گزاریں تو کیا عَجَب کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکَت سے اور اپنی رَحْمَت سے آپ کی قُبْرِ اور مَدِیْنَةُ مَنُورَہ زَادھا اللہ شَرَفًا وَ تَكْرِيْمًا کے درمیان تمام پردہ ہائے حائل اٹھا دے۔ ہر اسلامی بھین کو زندگی میں کم از کم ایک بار تو اس سَعَادَت کو حاصل کرنا ہی چاہئے۔

”تاجدارِ مرسلین“ کے بارہ خُروَف کی نسبت

سے اسلامی بہنوں کیلئے ۱۶ مَدَنی پھول

اسلامی بہنیں مسجد میں نہیں صُرف مسجدِ بیت میں **اعحکاف** کریں۔

مسجدِ بیت۔ اُس جگہ کو کہتے ہیں جو عورت گھر میں اپنی نماز کیلئے مخصوص کر لیتی ہے۔ اسلامی بہنوں کیلئے یہ مُسْتَحَب بھی ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے کیلئے جگہ مقرر کریں اور اُس جگہ کو پاک و صاف رکھیں اور بہتر یہ ہے کہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھ پر جو رجبہ روز پاک نہ ملاحظہ تھا اس پر وہ تمہیں نازل فرما رہا ہے۔

’اس جگہ کو چھوڑے وغیرہ کی طرح بکند کر لیں۔ بلکہ اسلامی بھائیوں کو بھی چاہیے کہ تو افل کیلئے گھر میں کوئی جگہ مقرر کر لیں کہ نفل نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ (فَرْمَانُ، رَدُّ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۴۲۹)

۲ اگر اسلامی بہن نے نماز کے لئے کوئی جگہ مقرر نہیں کر رکھی تو گھر میں **إِعْكَاف** نہیں کر سکتی البتہ اگر اُس وقت یعنی جبکہ **إِعْكَاف** کا ارادہ کیا کسی جگہ کو نماز کیلئے خاص کر لیا تو اُس جگہ **إِعْكَاف** کر سکتی ہے۔

(فَرْمَانُ، رَدُّ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۴۲۹)

۳ کسی اور کے گھر جا کر اسلامی بہن **إِعْكَاف** نہیں کر سکتی۔

۴ شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی کیلئے **إِعْكَاف** کرنا ناجائز نہیں۔

(رَدُّ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۴۲۹)

۵ اگر بیوی نے شوہر کی اجازت سے **إِعْكَاف** شروع کر دیا، بعد میں شوہر منع کرنا چاہتا ہے تو اب منع نہیں کر سکتا۔ اور اگر منع کرے گا تو بیوی کے ذمے اس کی تعمیل واجب نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۱)

۶ اسلامی بہنوں کے **إِعْكَاف** کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ **حُض** اور **نَکاس** سے پاک ہوں کہ ان دنوں میں نماز، روزہ اور تلاوتِ قرآن حرام ہے۔ (عماء، مکتب) (عورت کو بچہ کی پیدائش کے بعد جو خون آتا رہتا ہے



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں کی ہو تم پر روزہ رکھو کہ ہمارا روزہ تم تک پہنچتا ہے۔

اس کو نفاس کہتے ہیں۔ اس کی زیادہ سے زیادہ مدت نچالیس دن اور نچالیس رات ہے۔ نچالیس دن رات کے بعد اگر خون بند نہ ہو تو بیماری ہے، غسل کر کے نماز، روزہ شروع کر دیں۔ اسلامی بہنوں میں یہ عام غلط فہمی ہے اور وہ سمجھتی ہیں کہ نفاس کی مدت مکمل نچالیس دن ہے حالانکہ ایسا نہیں۔ محکم شریعت یہ ہے کہ اگر خون ایک دن میں بند ہو گیا، بلکہ بچہ ہونے کے بعد فوراً ہی بند ہو گیا تو نفاس ختم ہوا، غسل کر کے نماز، روزہ شروع کر دیں۔ حیض کی مدت کم از کم تین دن رات اور زیادہ سے زیادہ دس دن رات ہے۔ تین دن اور تین رات کے بعد جب بھی خون بند ہوا فوراً غسل کر لیں اور نماز وغیرہ شروع کر دیں۔ (یہاں شوہر والیوں کیلئے کچھ تفصیل ہے اسے بہار شریعت حصہ ۲ میں لازمی ملاحظہ فرمائیں) اور اگر دس دن رات کے بعد خون جاری رہا تو استحاضہ یعنی بیماری ہے۔ دس دن رات پورے ہوتے ہی غسل کر کے نماز روزہ شروع کر دیں۔

**احکامِ عتکاف** سنت شروع کرنے سے قبل یہ دیکھ لینا چاہئے کہ ان دنوں میں ماہواری کی تاریخیں آنے والی تو نہیں۔ اگر تاریخیں رَمَہان کے آخری عشرہ میں آنے والی ہوں تو احکامِ عتکاف شروع ہی نہ کریں۔

اگر حالتِ عتکاف میں عورت کو حیض آجائے تو اس کا احکامِ عتکاف ٹوٹ جائے گا۔ (بدائع الصنائع، ج ۲، ص ۲۸۷ دار احیاء التراث العربی بیروت)



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) محمد و زورِ پاک کی کثرت کرنے والے ملک پر ہمارے لئے مہارت ہے۔

جو اسلامی بھائیوں کے ہیں۔ یعنی جن ضروریات کی وجہ سے اسلامی بھائیوں کو مسجد سے نکلنا جائز ہے، انہیں کے لئے اسلامی بہنوں کو بھی **إِعْتِكَاف** کی جگہ سے ہٹنا جلد اور جن کاموں کیلئے مردوں کو مسجد سے نکلنا جائز نہیں، ان کیلئے **إِسْلَامی** بہنوں کو بھی اپنی جگہ سے ہٹنا جلد نہیں۔ **إِسْلَامی** بہنیں **إِعْتِكَاف** کے دوران اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے سینے پر ہونے کا کام کر سکتی ہیں۔ مگر کے کاموں کے لئے دوسروں کو ہدایات بھی دے سکتی ہیں مگر خود اٹھ کر نہ جائیں۔

**بہتر یہ ہے کہ** **إِعْتِكَاف** کے دوران ساری توجہ تلاوت، ذکر و زُود، تسبیحات، دینی مطالعہ سُنَّو بھرے بیانات کی کیسینس سننے اور دیگر عبادات کی طرف رہے، دوسرے کاموں میں زیادہ وقت صرف نہ کریں۔

**مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے** **إِعْتِكَافِ قِضَاءِ** **رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ** کے آثری عشرہ کا **إِعْتِكَاف** کرنے کا طریقہ کیا اور کسی وجہ سے ٹوٹ گیا تو دس دن کی قِضَاءِ

کرنا ضروری نہیں۔ آپ کے ذمہ صرف اُس ایک دن کی قِضَاءِ ہے جس دن **إِعْتِكَاف** ٹوٹا ہے۔ اگر ماہِ رَمَضان شریف کے دن ابھی باقی ہیں تو ان میں بھی قِضا ہو سکتی ہے۔ اگر رَمَضان شریف گزر گیا تو پھر کسی دن قِضا کر لیجئے اور اُس





ترجمانِ مصطفیٰ! اعلیٰٰ مدظلہ العالیٰ علیہ السلام کو حدِ ستودہ پاک و حبیبی شکستہ دل و اندام پاک و صاف ہندہ کا ہوا میں کیلے صحت ہے۔

اور توبہ بلا تاخیر کرنی چاہئے کیونکہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ دُلوں گالوں پر چند بار چپٹ مار لینے کا نام توبہ نہیں بلکہ اُس خاص گناہ کا نام لے کر اُس پر شرمندگی کے ساتھ رگو رگو اگر اللہ عز و جل کے حضور مُعافی طلب کیجئے اور آئندہ وہ گناہ نہ کرنے کا سچا عہد بھی کیجئے۔ توبہ کیلئے یہ بھی شرط ہے کہ اس گناہ سے دل میں بیزاری بھی ہو۔

**مشہور بینڈ پارٹی**  
ٹیمسے ٹیمسے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ کے مالک کی توبہ اسلامی کے مدنی ماحول میں آ کر بے شمار

گبڑے ہوئے آفر اور راہِ راست پر آ کر نمازوں اور سنتوں کے پابند ہو گئے اس ضمن میں ایک مشکبار مدنی بہار ملاحظہ فرمائیے چنانچہ **مندسور شہر (M.P. احمد)** کے ایک نوجوان کی **بینڈ باج** کی پارٹی اپنے شہر کی مشہور **بینڈ پارٹی** مانی جاتی تھی۔

ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی کی **انفرادی کوشش** کے نتیجے میں اُس نے آخری **عشرہٴ رمیضان المبارک ۱۴۲۶ھ** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ اعتراف کیا۔ **ترہتی حلقوں** میں گناہوں کی تباہ کاریاں سن کر اُس کا دل چوٹ کھا گیا۔

**عاشقانِ رسول** کی مُحبّت رنگ لائی، اُس نے ساہتہ گناہوں سے توبہ کر لی، **داڑھی** سجانے اور **عاشقانِ رسول** کے ساتھ 30 دن کے **مدنی قافلے** میں





فروغی مصطفیٰ: (علیہ السلام) جب قمر طلع (علیہ السلام) پر زود پا کر چھوٹے چھوٹے مقام جہانوں کو بکھیرا ہوا۔

سفر پر جانے کی نیت کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غزوہٗ خُلاّئِیْنِہوں نے بینڈ باجے بجانے کا  
گناہوں بھرا حرام رُوزگار ترک کر دیا۔

چوتھا کھا جائے گا اک نہ اک روز دلِ مہدٰنی ماحول میں کرلو تم اِعْکاف  
عزوجل  
فصلِ رب سے ہدایت بھی جائیگی بلِ مہدٰنی ماحول میں کرلو تم اِعْکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۱﴾ یکسوئی حاصل کرنے اور حفاظت سامان کیلئے اگر پردہ لگانا ہو تو حسب ضرورت کپڑا (بز ہو تو خوب) ڈوری اور بکسٹے (سٹیفٹ بنیں)

﴿۲﴾ گَنْزُ الْاِيْمَانِ شَرِيف ﴿۳﴾ سُوِيْ دُحَاك ﴿۴﴾ قَبِيْشِي ﴿۵﴾ تَسْنِيْجُ ﴿۶﴾ سَوَاك ﴿۷﴾ سُرْمَه سَلَايِي ﴿۸﴾ تَيْلِ كِي شِيْشِي ﴿۹﴾ كَنْكَاھَا ﴿۱۰﴾ آئِيْنَه ﴿۱۱﴾ عَطْر ﴿۱۲﴾ دُو جُوڑے كپڑے ﴿۱۳﴾ تَهْبِيْد ﴿۱۴﴾ عِبَامَه شَرِيف بَيْعِ ثُوْبِي دَسْرَبَنْد ﴿۱۵﴾ مِلَّاس ﴿۱۶﴾ رِيكَا بِي ﴿۱۷﴾ پِيَالَه (بُئِي كَا هُو تُو خُوب) ﴿۱۸﴾ كَبْ سَاَسَر ﴿۱۹﴾ تَهْرَمَاس ﴿۲۰﴾ دَسْرَخَوَان ﴿۲۱﴾ دَانَتُوں كے خِطَال كِيْلِي تَنَكَّ ﴿۲۲﴾ تَوِيَه ﴿۲۳﴾ (غُسْل كِيْلِي اَحْيَا طَا) بَالِي اُوْر دُو نَكَا ﴿۲۴﴾ هَاتَه كَا رُوْمَال ﴿۲۵﴾ بَهْرِي ﴿۲۶﴾ قَلَم ﴿۲۷﴾ غَيْرِ ضَرُوْرِي بَاتُوں كِي عَادَتِ نَكَا لَنِي كِي خَا طِر لَكِه كِرْ كُفْتَلُو كِرْنِي كِيْلِي قَطْلِ مَدِيْنَه كَا پِيْذ ﴿۲۸﴾ مَطَالَعَه كِيْلِي فِضَا نِ سُنَّتِ

فروغین مصطفیٰ ﷺ کے ہر حکم پر ایک روز روزہ ہے۔ چنانچہ غزالیؒ نے لکھا کہ اگر کوئی روزہ نہ پڑھتا ہے تو اسے پڑھنا ہے۔

اور حسب ضرورت اسلامی کتابیں ﴿۲۹﴾ مَدَنی انعامات کا فارم ﴿۳۰﴾ ڈائری ﴿۳۱﴾ جائے استیجا، خشک کرنے کیلئے ضرورت ہو تو درزی کی بے قیمت کترن یا ٹشو پیپر ﴿۳۲﴾ سونے کیلئے پٹائی ایسی چٹائی کا استعمال مسجد میں جائز نہیں جس سے مسجد میں تنگے ٹھہریں اور گڑا ہو ﴿۳۳﴾ ضرورت ہو تو تکیہ ﴿۳۴﴾ آڑھنے کیلئے چادر یا کبل ﴿۳۵﴾ پردے میں پردہ کرنے کیلئے چادر ﴿۳۶﴾ در دسر، تولہ، بخارو وغیرہ کیلئے ٹلیاں وغیرہ۔

**مَدَنی مشورہ:** اپنی چیزوں پر کوئی نشانی (مُتَلَا) ☆ وغیرہ) بنالیں تاکہ غلط ملط ہو جانے کی صورت میں متلاشنا آسان ہو۔ چادر وغیرہ پر نام بلکہ کوئی حرف بھی نہ لکھیں کہ بے ادبی ہوتی رہے گی۔ (نشانوں کے نمونے اسی باب "فیضانِ احکام" کے آخری صفحے پر ملاحظہ فرمائیے)


### اعتکاف کے 50 مَدَنی پھول


﴿۱﴾ رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی بیس تاریخ کو غروب آفتاب سے پہلے پہلے بہ نیتِ اعتکاف مسجد میں داخل ہو جائیں۔ اگر غروب آفتاب کے بعد ایک لمحہ بھی تاخیر سے مسجد میں داخل ہوں گے تو رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے آخری عشرہ کے اعتکاف کی سنت ادا نہ ہوگی۔


﴿۲﴾ اگر غروب آفتاب سے پہلے پہلے مسجد میں بہ نیتِ اعتکاف داخل تو

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پر صواب اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

ہو گئے اور پھر فنائے مسجد مثلاً احاطہ مسجد میں واقع وضو خانے یا استنجاء خانے میں چلے گئے اور بیسویں رمضان کا سورج غروب ہو گیا تو کوئی حرج نہیں اس سے استنجاء نہیں ٹوٹتا۔

 استنجاء خانے جاتے ہوئے، چلتے چلتے سلام و جواب، بات چیت کرنے کی اجازت ہے مگر اس کیلئے ایک لمحہ بھی رک گئے تو استنجاء ٹوٹ گیا۔ ہاں اگر استنجاء خانہ احاطہ مسجد کے اندر ہے تو رکنے میں حرج نہیں۔

 اگر استنجاء خانہ گئے لیکن کوئی پہلے سے اندر گیا ہوا ہے تو مسجد میں آکر انتظار کرنا ضروری نہیں بلکہ وہیں پر انتظار کر سکتے ہیں۔

 پیشاب کرنے کے بعد مسجد کے باہر ہی ضرور اِستبراء (اس۔ جب۔ را) بھی کر سکتے ہیں۔ (پیشاب کرنے کے بعد جس کو یہ اِجتہال (یعنی شک) ہو کہ کوئی قطرہ باقی رہ گیا ہے یا پھر آئے گا، اس کیلئے اِستبراء (اس۔ جب۔ را) یعنی پیشاب کرنے کے بعد ایسا کام کرنا کہ اگر کوئی قطرہ زکا ہوا ہو تو گر جائے واجب ہے۔ اِستبراء ٹھٹھنے سے، زمین پر زور سے پاؤں مارنے، سیدھا پاؤں اُلٹے پاؤں پر یا اُلٹا پاؤں سیدھے پاؤں پر رکھ کر زور کرنے، ہلندی سے نیچے اترنے یا نیچے سے اوپر چڑھنے سے، کھکانے یا بائیں کروٹ لیٹنے سے بھی ہوتا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جب تہِ طہر (مہمانِ ہمدرد پاکِ حق پر بھی سب سے ایک حکمِ عام جانوں کے سب سے اول ہے۔)

ہے اور اِستِبراء اُس وقت تک کرے کہ دل کو اطمینان ہو جائے ٹہلنے کی مقدار بعض علماء نے نئے چالیس قدم رکھی ہے مگر صحیح یہ ہے کہ جتنے میں اطمینان ہو جائے اور یہ اِستِبراء کا حکم مردوں کیلئے ہے عورت (کو اگر قطرہ رہ جانے کا شُبہ ہو تو) بعد فارغ ہونے کے تھوڑی دیر وقفہ کر کے طہارت کر لے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۵) اِستِبراء کرتے وقت غرور و ذہیل پائیں ہاتھ سے آلہ کے سوراخ پر رکھیں۔ اِستِبراء کرنے والا پیشاب کرنے والے ہی کے حکم میں ہے لہذا سلام کلام وغیرہ نہ کرے اور دورانِ اِستِبراء قبلہ کی طرف رُخ کرنا یا پیٹھ کرنا اسی طرح حرام ہے جس طرح پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت حرام ہے)

اگر مسجد کے باہر بنے ہوئے استنجاء خانے میں گندگی وغیرہ کے سبب طبیعت گھبراتی ہو تو رفعِ حاجت کیلئے گھر پر جانے میں کوئی حرج نہیں۔

(ردُّ الْمُخَارَج ۳ ص ۴۳۰)

مسجد (کی چار دیواری) سے باہر نکلے اور اگر کسی قرضِ خواہ نے روک لیا تو اِعتِکاف ٹوٹ جائیگا۔


کھانا کھاتے وقت اپنا دسترخوان ضرور بچھائیے۔ فرشِ مسجد یا دریاں آلودہ نہیں ہونی چاہئیں۔


مسجد کی دیواروں یا درزیوں وغیرہ پر ہرگز میلے یا پکنے ہاتھ مت لگائیں،

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمادے: جو شخص اپنے گناہوں کی سزا سے ڈرے گا میں اس کی خدمت کروں گا۔)


تھوک نہ ڈالئے اسی طرح کان یا ناک وغیرہ سے میل نکال کر ان پر نہ لگائیے۔ بلکہ فنائے مسجد کی دیوار یا فرش وغیرہ پر بھی پان کی پیک وغیرہ نہ ڈالئے۔ مسجد کی صفائی میں حصہ لیجئے ہو سکے تو متعکفین ایک شاپر جب میں رکھ لیں اور بالوں کے پتھے اور تنکے وغیرہ چھتے رہیں آپ کی ترغیب کیلئے حدیث پاک پیش کرتا ہوں۔ **فرمانِ مصطفیٰ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مسجد سے آفت کی چیز نکالے اللہ عزوجل اُس کیلئے جنت میں ایک گھر بنائیگا۔

(سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۴۱۹ حدیث ۷۵۷ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

 مسجد کی دریوں کا دھاگہ اور چٹائیوں کے تنکے ٹوچنے سے پرہیز کیجئے۔  
(ہر جگہ اس بات کا خیال رکھئے)

 مسجد میں سوال کرنے والے کو ہرگز رقوم وغیرہ مت دیجئے کہ مسجد میں سوال کرنا حرام ہے اور اُس کو دینے کی بھی اجازت نہیں۔ مُجَدِّدِ اعظم اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مسجد کے سائل کو اگر کوئی ایک پیسہ دے دے تو اسے چاہئے کہ اس کے کفارہ میں ستر پیسے مزید صدقہ کرے۔ (یہ صدقہ بھی مسجد کے سائل کو نہ دے)

(فتاویٰ رضویہ جلد ۱۶ ص ۴۱۸)

 صرف ایک پاؤں مسجد سے باہر نکالا تو کوئی حرج نہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کچھ روز بعدِ رمضان روزِ پاک پر حاس کے بعد سہل کے کاغذ کاف ہوں گے۔

۱۳۔ دونوں ہاتھ جمع سر بھی اگر مسجد سے باہر نکال دیئے تو کوئی مہالفتہ نہیں۔

۱۴۔ بے خیالی میں مسجد سے باہر نکل گئے اور یاد آنے پر فوراً مسجد کے اندر آ

بھی گئے پھر بھی اعترکاف ٹوٹ چکا۔

۱۵۔ کوئی ایسی بیماری لاحق ہوگئی کہ مسجد سے نکلے بغیر علاج ممکن نہیں تو

علاج کیلئے باہر تو نکل سکتے ہیں مگر اعترکاف ٹوٹ جائے گا البتہ

اعترکاف توڑنے کا گناہ نہ ہوگا، اُس ایک دن کی قضاۂ فتمہ رہے گی۔

۱۶۔ کھانا اور پینے کیلئے پانی لانے والا کوئی نہیں تو لینے کیلئے باہر نکل سکتے

ہیں مگر کھائیں اور پیئیں مسجد ہی میں۔

۱۷۔ مَعَاذَ اللہ عزوجل اگر کسی بد نصیب نے کلمہء کفر بکا اور مُرتد ہو گیا تو

اعترکاف ٹوٹ گیا۔ اب تجدیدِ ایمان کرے یعنی اس کلمہء کفر سے توبہ

کرے، کلمہ پڑھے، تجدیدِ بیعت اور اگر شادی شدہ تھا تو تجدیدِ نکاح بھی

کرے۔ اعترکاف کی قضاۂ فتمہ نہیں کیونکہ مُرتد ہو جانے سے سابقہ تمام

نیک اعمال برباد ہو جاتے ہیں۔

۱۸۔ مُعْتَكِف نے مَعَاذَ اللہ عزوجل کوئی نشہ آور چیز کھالی یا خدِ اغواستہ داڑھی

جیسی پاکیزہ اور محترم سنت کو مُؤَنَدَ الا اگرچہ یہ دونوں کام ویسے ہی حرام ہیں

اور مسجد میں اور بھی سخت گناہ لیکن اعترکاف نہیں ٹوٹے گا۔

فرمانِ مشکوٰۃ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہاں میں ہاں کہنا اور نہ ہاں میں ہاں کہنا اور نہ ہاں میں ہاں کہنا ہے۔

**مُعْتَكِف** کیلئے مسجد میں داڑھی کاٹھ بنوانے یا زلفیں تراشنے یا سر اور داڑھی میں تیل ڈالنے میں کوئی معاویہ نہیں جبکہ اپنا کپڑا وغیرہ بچھا کر پوری احتیاط سے یہ کام کئے جائیں۔ مسجد کی دریاں تیل سے آلود نہیں ہونی چاہئیں اور بال وغیرہ بھی اُن پر نہیں گرنے چاہئیں۔

**مُعْتَكِف** دینی مدرسے کی رکتا میں پڑھ سکتا ہے۔

**رات** کے وقت چھٹی دیر تک مسجد میں بتی جلانے کا عرف (رواج) ہے۔ اتنی دیر تک اُس بتی کی روشنی میں بلا تکلف دینی مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ زائد بجلی استعمال کرنے کیلئے انتظامیہ سے طے کر لیجئے۔

**اخبارات** چونکہ جانداروں کی تصاویر بلکہ فلمی اشتہارات سے عموماً پُر ہوتے ہیں لہذا مسجد میں ان کے مطالعے سے بچئے۔

**کوئی** اُنکا اپنے یا کسی اسلامی بھائی کے جوتے پُر کر بھاگا تو اُس کو پکڑنے کیلئے مسجد سے باہر نہیں جاسکتے۔ باہر گئے تو اعتکاف ٹوٹ گیا۔


**مسجد** اگر کئی منزلہ ہے اور میزھیاں احاطہ مسجد کے اندر ہی بنی ہوئی ہیں تو بلا تکلف اوپر کی تمام منزلوں بلکہ چھت پر بھی جاسکتے ہیں۔ البتہ بلا ضرورت مسجد کی چھت پر چڑھنا مکروہ اور بے ادبی ہے۔


**مسجد** میں بیان کی یا نعت شریف کی کیسیسٹس سننا چاہیں تو شیپ





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم): جس کے پاس میرا کعبہ اور میرا زور و شرف نہ ہو، تو اس کو اس کے لئے گناہ ہے۔


ریکارڈز میں اپنے سِل ڈال لیجئے۔ اگر مسجد کی بجلی سے چلانا چاہیں تو بہتر یہ ہے کہ جتنی بجلی آپ نے خرچ کی ہے اُس کا اندازہ کر کے اس سے کچھ زیادہ پیسے انتظامیہ کے حوالے کر دیجئے اور یہ بھی احتیاط کیجئے کہ کسی کی عبادت یا آرام میں خلل واقع نہ ہو۔


 مسجد کی چھت وغیرہ اگر گر پڑی یا کسی نے زبردستی نکال دیا تو فوراً دوسری مسجد میں مُتَعَتِف ہو جائیں اِعتِکاف صحیح ہو جائے گا۔

 دُورِ اِن اِعتِکاف کئی اِلا مَکان اپنا وقت، فَوَاقِل، تلاوتِ قُرْآن، ذِکْر و دُرود، مطالعہ کُتُبِ اِسلامیہ اور دُعائیں وغیرہ سیکھنے سکھانے میں گزارے۔

 اِعتِکاف کیلئے اگر مسجد میں پردہ لگائیں تو کم سے کم جگہ گھیریں تاکہ نمازیوں کو پریشانی نہ ہو۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اگر (مسجد میں) چیزیں رکھے جن سے نماز کی جگہ رُکے تو نَحْت ناجائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۹۷)

 مسجد کو ہر قسم کی آلودگی اور گرد و غبار وغیرہ سے بچائیں۔

 مسجد میں شور و غل، ہنسی مذاق وغیرہ ہر گونہ کریں کہ گناہ ہے۔

 آپ گھر سے سُوئے مسجد چلے تو نیکیاں کمانے مگر کہیں ایسا نہ ہو کہ



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس یہ ذکر ہو اور اس نے کلمہ پڑھ کر دیکھا ہو وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہوگا۔

گناہوں کا ڈھیر لے کر پائیں۔ لہذا خبردار! مسجد میں ہر گز ہر گز بلا ضرورت کوئی لفظ منہ سے نہ نکلے، زبان پر مضبوط قفل مدینہ لگائیے۔

﴿مُعْتَكِفِينَ﴾ اسلامی بھائیوں کو مسجد میں ضروری اشیاء پہلے ہی سے مہیا کر لینی چاہئیں تاکہ بعد میں کسی سے سوال کرنے کی حاجت نہ رہے اور دوسروں سے چیزیں مانگتے رہنے کی عادت بھی اچھی نہیں۔ بعض صحابہ کرام علیہم الرضوان تو سوال سے اس قدر بچتے تھے کہ اگر ان کا چاہک بھی کر جاتا تو گھوڑے پر بیٹھے ہونے کے باوجود وہ کسی کو اتنا تک نہ کہتے کہ ”بھائی! یہ چاہک تو ذرا اٹھا دینا“ بلکہ خود گھوڑے سے اتر کر اٹھا لیتے۔

﴿دُومِرَی﴾ دوسرے کی موجودگی میں تلاوت کی آواز اتنی آہستہ رکھئے کہ اس کے کانوں تک آواز نہ پہنچے۔

﴿اِکْرَآپ﴾ اگر آپ کی مسجد میں دیگر اسلامی بھائی مُعْتَكِف ہیں تو اُنکے حقوقِ صحبت کا ہر طرح سے لحاظ رکھئے دیگر مُعْتَكِفِین کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھئے، اُن کی ضروریات پوری کرنے کی جتنی لامکان سچی کجیجئے اور اخلاص و ایثار کا مظاہرہ کرتے رہیے۔ ایثار کا ثواب بے شمار ہے پُناجیہ تاجدارِ رسالت، مَاہِ قُبُوتِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ بخشش



عرومان مصنف: (علیہ السلام) جس نے محمد پر ایک بارہ زود پاک چھ ماہ قبل اس پردہ پر عرصہ میں لکھا ہے۔

نشان ہے، ”جو شخص اس چیز کو جس کی خود اسے حاجت ہو دوسرے کو دے اللہ عزوجل اسے بخش دیتا ہے۔“

(اتحاف السادة المتقين ج ۹ ص ۷۷۹)

آپ جو کچھ دعائیں اور سنتیں جانتے ہیں دوسرے مفتکین کو سکھانے کی کوشش کیجئے کہ ثواب لوٹنے کا ایسا سنہری موقع بار بار نہیں ملتا۔

احکام کے دوران جتنا ہو سکے زیادہ سے زیادہ سنتوں پر عمل کرنے کی کوشش کیجئے۔ مثلاً چٹائی اور میٹی کے برتن وغیرہ استعمال کیجئے۔

مَدَنی انعامات پر عمل کر کے کارڈ پُر کیجئے اور اس کی ہمیشہ کیلئے عادت بنائیے۔

مسجد کے فرش، درری یا چٹائی پر سونے سے پرہیز کیجئے کہ پسینے کی بدبو اور سر کے تیل کا دھبہ ہونے نیز احتلام کی صورت میں ناپاک ہو جانے کا بھی خطرہ ہے۔ لہذا اپنی چٹائی ضرور ساتھ لائیے۔ اس سے چٹائی پر سونے کی سنت بھی ادا کرنے کا موقع ملے گا اور مسجد کی دریاں اور چٹائیاں بھی آلودگی سے محفوظ رہیں گی۔

اگر اپنی چٹائی میسر نہ ہو تو کم از کم اپنی چادر ہی بچھا لیجئے۔

گھر ہو یا مسجد، جہاں بھی سوئیں پردہ میں پردہ کا خیال رکھیں ممکن ہو تو



فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر حبس کیا اور سر جہنم پر پکڑ دیا، اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

پاجامے پر ایک چادر تہ بند کی طرح لپیٹنے اور دوسری اوڑھنے کی عادت بنائیے کہ نیند میں بعض اوقات کپڑے پہنے ہوئے بھی سخت بے پردگی ہو رہی ہوتی ہے۔

ہرگز ہرگز دو اسلامی بھائی ایک ہی تکیہ پر یا ایک ہی چادر میں نہ سوتیں۔  
 اسی طرح محلّ فتنہ میں کسی کی ران یا گود میں سر رکھ کر لیٹنے سے بھی  
 پرہیز کیجئے۔

جس ۲۹ رمضان المبارک کو عید الفطر کے چاند کی خبریں یا ۳۰ رمضان شریف کا سورج ڈوب جائے تو مسجد سے ایسے نہ دوڑ پڑیے کہ جیسے قید سے رہا ہوئے، بلکہ ہونا یہ چاہیے کہ رمضان المبارک کے رخصت ہونے کی خبر سنتے ہی صدمہ سے دل ڈوبنے لگے کہ آہ! محترم ماہ ہم سے جدا ہو گیا، خوب رور و کرماہ رمضان کو اُلو داغ کیجئے۔

تم گھر کو نہ کھینچو نہیں جاتا نہیں جاتا  
میں چھوڑ کے مسجد کو نہیں اب کہیں جاتا

مسجد کی بے ادبیوں پر اللہ عزوجل سے معافی طلب کیجئے۔ خوب گزر گڑا کراچے اور تمام عالم کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو شخص گھر پر درود پاک پڑھا مہول کماؤدہ جس کا راز نہ ہو کہ کیا۔

احکام کی قبولیت اور کُل اُمت کی مغفرت کی دعاء مانگئے۔

۴۵ مسجد آپس میں ایک دوسرے سے حق تلفیاں مُعاف کروائیے۔

۴۶ حد ام مسجد کو بھی ہو سکے تو تحائف دیکر راضی کیجئے۔

۴۷ انتظامیہ مسجد کا بھی تعاون کے سبب شکر یہ ادا کیجئے۔

۴۸ عید الفطر ہو سکے تو عبادت میں گزارئیے۔ ورنہ کم از کم عشاء اور

فجر کی نمازیں باجماعت ادا کیجئے تو حکم حدیث پوری رات کی عبادت

کا ثواب ملے گا۔

۴۹ کوشش کر کے نقلی احکام کی نیت سے چاند رات اُسی مسجد میں

گزارئیے جہاں سنت احکام کیا ہے۔ حضرت سیدنا امام جلال

الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ سیدنا ابراہیم بن

ادھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ”کہ یوڑگان دین رَحْمَتُہُمُ اللہُ اَلْمَہِیْنِ اس

بات کو پسند فرماتے تھے کہ (عید الفطر کی) رات (مسجد ہی) میں گزاریں

تاکہ وہیں سے ان کے دن (یعنی عید کے مبارک دن) کی ابتداء ہو۔“

سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوڑگان دین رَحْمَتُہُمُ اللہُ اَلْمَہِیْنِ کا یہ معمول

نقل فرماتے ہیں کہ وہ چاند رات کو اپنے گھروں کو نہیں لوٹتے تھے جب

تک کہ لوگوں کیساتھ عید کی نماز ادا نہ کر لیتے۔ (الدرا المنثور ج ۱ ص ۴۸۸)



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

عید کی مقدس ساعتیں بازاروں کے اندر خریداریوں میں گزارنے سے پرہیز کیجئے۔ اسی طرح عید کے یومِ سعید کو بھی معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ مخلوط تفریح گاہوں، سینما گھروں اور ڈرامہ گاہوں میں گزار کر یومِ کو عید نہ بنائیے۔

عاشقانِ رسولؐ کی صحبتِ  
نے مجھے کیسا کیا بنا دیا

جہاں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی طرف سے اجتماعی اعتکاف کی ترکیب ہوتی ہے وہاں

چاند رات کو یا راتِ مسجد ہی میں گزار کر عید کے روز سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسولؐ کے ساتھ سفر کی ترکیب بنائیے۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکتیں خود ہی دیکھ لیں گے۔ اگر ماؤثرن دوستوں وغیرہ کے ساتھ گناہوں بھرے ماحول میں عید گزاری تو ہو سکتا ہے کہ اعتکاف کی کمائی ضائع ہو جائے۔ آپ کی ترغیب کیلئے عید کے مدنی قافلے کی ایک مشکبار و خوشگوار مدنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ چنانچہ لائنز ایریا، باب الدینہ کراچی کے ایک نوجوان اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: پہلے میں بھی ایک عام سا ماؤثرن اور بے نمازی لڑکا تھا، زندگی کے شب و روز غفلتوں اور گناہوں میں بسر ہو رہے تھے۔ ماہِ رَمَضَانَ المبارک ۱۴۲۳ھ میں ایک اسلامی بھائی نے مجھ پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے ہمارے ہی علاقے کی فیضانِ رضا مسجد (لائنز ایریا) میں ہونے والے سنتوں



فروغِ مکتبہ: (سنتِ نبویہ علیہ السلام) جس نے محمد پروردگار پرست و تائبانہ پاک و عارفانہ کرامت کے لیے میری دعا کی۔

بھرے اجتماعِ اعتکاف میں بیٹنے کی ترغیب دلائی، میں نے حامی بھر لی اور گھر والوں سے اجازت لیکر رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مُعْتَكِف ہو گیا۔ اعتکاف میں دس دن تک عاشقانِ رسول کی صحبتوں کی برکتوں سے خوب مالا مال ہوا اور اعتکاف میں عمر بھر کیلئے بیچ و تہ نمازی بنے رہنے کا عزم پانچوڑم کر لیا، دیگر گناہوں کے ساتھ ساتھ داڑھی مُنڈانے سے بھی توبہ کر لی۔ ہاتھوں ہاتھ عمامہ شریف بھی سجالیا اور سنت کے مطابق مَدَنی لباس کی بھی نیت کر لی۔ عید کے دوسرے دن عاشقانِ رسول کے ساتھ تین روزہ مَدَنی قافلے میں سُنّتوں بھرا سفر کیا اور اس مبارک سفر کی بَرَکت سے میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا ہو کر رہ گیا۔ اللہ عزّ و جلّ کرے کہ مرتے دم تک دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول مجھ سے نہ چھوٹے۔ اب میں فیشن ایبل ماڈرن لڑکا نہ رہا تھا۔ اعتکاف اور ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافلے کے سفر کے دوران عاشقانِ رسول کے قُرب نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزّ و جلّ مجھے کیا سے کیا بنا دیا۔ مجھ پر اللہ عزّ و جلّ کا کرم بالائے کرم ہے کہ میں یہ بیان دیتے وقت اپنے علاقے میں مَدَنی انعامات کے ذمہ دار کی حیثیت سے سُنّتوں کی خدمت بجالا رہا ہوں۔

فصلِ ربّ سے گناہوں کی عادت چُھٹے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف نیکیوں کا تمھیں خوب جذبہ ملے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فروغ من مکتبہ: (علی نقوی علیہ السلام) جس کے پاس نہ تو ذکر و سحر اس نے کبھی رد و پاک نہ کیا تھا نہ جادو و جادو نہ کیا۔

اپنی چیزیں سنبھالنے کا طریقہ! الحمد للہ عز و جل تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک

دعوتِ اسلامی“ سے وابستہ ہزاروں اسلامی بھائی دنیا کی مختلف مساجد میں اجماعی اعتکاف کرتے ہیں۔ ان سب کی خدمت میں عرض ہے، شرعی مسئلہ یہ ہے کہ اگر دوسرے کی کوئی چیز غلطی سے تبدیل ہو کر آجائے، چاہے اپنی چیز سے ملتی جلتی ہو تب بھی اُس کا استعمال ناجائز و گناہ ہے۔ لہذا مُتَحَفِّفِین (اور مڈرمنوں کے مقیم طلبہ بلکہ ہر ایک) کو چاہئے کہ اپنی اپنی اُن چیزوں پر کوئی نشان لگالیں جن کا دوسروں کی چیزوں کے ساتھ خلط ملط ہو جانے کا اندیشہ ہو۔ رہنمائی کیلئے کچھ نشانیاں آگے آ رہی ہیں۔

(چمچل، چادر وغیرہ پر نام یا کسی بھی زبان کا کوئی حرف مثلاً A, B وغیرہ نہ لکھیں بلکہ ہو سکے تو کہنی کا نام بھی مٹادیں۔ تاکہ پاؤں تلے آنے پر بے ادبی نہ ہو۔ ہر زبان کے حروف و حَکَی (ALPHABET) کا ادب کیجئے۔ اس مسئلے کی تفصیل فیضانِ سنت کے باب فیضانِ دسم اللہ ص ۸۹ تا ۱۲۳ پر ملاحظہ فرمائیے)

اعتکاف میں بیمار! الحمد للہ سب مدینہ عتیقہ برسہا برس سے مُتَحَفِّفِین کی خدمتوں میں حاضریوں پر جانے کے اسباب سے مُتَشَرَّف ہے۔ اعتکاف کے دوران کئی



فروعاً منصوصاً (مسلکِ تہذیب و تمدنِ اسلامی کے پاس ہر وہ نکتہ عبادت و مذہب و دین و اخلاق نہ رہے جو لوگوں میں ممانعت ہو۔)

اسلامی بھائیوں کو بیمار پڑتے دیکھا ہے۔ اس کا سب سے بڑا سبب جو ابھر کر سامنے آیا وہ ہے ”غذائی بے احتیاطیاں۔“ گھروالے اور احباب وغیرہ عمدہ ولذیذ کھانے، خوشبودار میٹھی میٹھی ڈشیں، کباب سموسے، بڑے، پکڑے، کھٹی چٹنیاں، کچھڑا اور چٹپٹے آلو چھولے اور سحری میں ملائی پرائٹھے، گھجبلہ پھینی وغیرہ عنایت فرماتے ہیں اور بعض مُعْتَكِفِین مَغْلُوبُ الْحَرَصِ ہو کر، انجام سے بے خبر جو کچھ سامنے آیا اُس کا خیر مقدم کر کے اچھی طرح چبائے بغیر ہی جھٹ پٹ پیٹ میں پہنچاتے چلے جاتے ہیں۔ نیچے قبض، گیس، پیٹ میں دُرد، بد ہضمی، دسٹ، تے، جسم میں سُستی، نزلہ، بخار، سر اور بدن میں دُرد وغیرہ امراض آدھکتے ہیں۔ حالانکہ بے چارے بڑے جذبے کے ساتھ خوب عبادت کا ذہن لیکر **احکامِ کاف** کیلئے گھر سے چلے ہوتے ہیں مگر کھا کھا کر بیمار پڑ جاتے ہیں اور بعض اوقات تو نوبت یہاں تک پہنچتی ہے کہ نماز کی جماعت کھڑی ہو جاتی ہے مگر یہ غریب سر درد و بخار کے مارے مسجد میں لیٹے کر رہ رہتے ہیں۔

ناسمجھ بیمار کو آخرت بھی زہر آمیز ہے

سچ یہی ہے ”سو دواء کی ایک دواء پرہیز ہے“

**اَلْهٰئِلُ كِىْ اِحْتِیٰاطِ كَافِیْدِهٖ** اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تَبْلِغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک،





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم): اس شخص کی ہاک خاک اور پس کے پاں میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ازاد ہو گا ہے۔

**دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ** باب المدینہ کراچی میں رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے آخری عشرہ میں ہزار بلکہ ہزاروں عاشقانِ رسول مُعْتَكِف ہو تے ہیں۔ ان کو پیش کئے جانے والے کھانے میں بنا سیتی گھی کا استعمال بند کروانے، تیل اور مَصَالَح جات میں بھی آدھوں آدھ کی لانے اور کباب سموسوں اور پکڑواں پر پابندی ڈالوانے کی درخواستیں کرتے رہنے سے کچھ نہ کچھ عمل ہوا اور اس طرح دورانِ احکامِ مریضوں کی شرح میں اتھی خاصی کی دیکھی گئی۔ کاش! ہر اعتکاف والی مسجد بلکہ مسلمانوں کے ہر گھر میں مذکورہ احتیاطیں اپنالی جائیں۔

**مجھے مسلمانوں کی**  
**صحّت عزیز ہے**  
اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں مسلمانوں کی روحانی اصلاح کے ساتھ ساتھ جسمانی صحت و فلاح کا بھی آرزو مند ہوں۔ کاش! کاش!

کاش! میری درخواستوں کے مطابق خواہش سے کم کھا کر اور بے وقت مختلف چیزیں کھانے سے خود کو بچا کر سبھی مُعْتَكِفِین صحت و عافیت کے ساتھ عبادت و تربیت میں حصہ لیکر اجماعی احکام کے اختتام پر چاند رات کو ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلہ میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کرنے کے قابل رہیں۔ اگر میری عرض کردہ غذائی احتیاطوں پر عمل بھرہاں ہیں گے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جو عہدہ جو عہدہ زور و جہد سے ادا کرے گا اس کی فضاں ہوں گی۔

آپ کی زندگی خوشگوار رہے گی۔ اور ڈاکٹروں اور دواؤں کے اخراجات سے بھی نجات ملے گی۔ (برائے کرم! فیضانِ سنت کے بابِ آدابِ طعام ص 440 تا 451)

پرکھانے کا جدول اور طبی مشوروں سے بھرپور مکتوبِ عطار پڑھ لیجئے۔ (آپ کی تندرستی میں مجھے یوں بھی دلچسپی ہے کہ اس طرح ان شاء اللہ عزوجل عبادتوں کا ذوق بھی بڑھے گا اور سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قایلوں میں سفر کا شوق بھی بڑھے گا۔

آپ صحت مند ہوں گے تو بآسانی نمازوں، سنتوں، والدین اور بال بچوں کی خدمت کیلئے بھاگ دوڑ کر سکیں گے۔ اگر میری درخواستوں کے سبب یہ سب نیک اعمال ہوئے تو ان شاء اللہ عزوجل مجھے بھی کثیر ثواب ملے گا۔

**ظالم کیلئے درازی** نمازوں اور فرض عبادتوں سے دُور رہنے والے مسلمانوں، اپنے مسلمان بھائیوں پر ظلم و عمر کی دُعا کرنا کیسا؟

ستم کی آندھیاں چلانے والوں اور گناہوں کا بازار گرم کرنے والوں کو اللہ عزوجل ہدایت عنایت فرمائے۔ آہ! ایسوں کی صحت بھی اکثر اوقات گناہوں میں زیادت کا سبب بنتی ہے۔ حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الہی فرماتے ہیں: ”جو ظالموں اور فاسقوں کیلئے درازی عمر کی دُعا کرتا ہے، گویا اس بات کو پسند کرتا ہے کہ زمین پر اللہ تعالیٰ کی (مزید) نافرمانی ہو۔“ (اللہم! اَلْوَلَدُ مَجْمُوعِ رَسَائِلِ اِمَامِ غَزَالِی ص ۲۶۶ دلو الفکر بیروت) ہاں ظالموں اور فاسقوں کیلئے ظلم و فسق سے باز رہتے ہوئے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر دُرود شریف پر صوم اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

صحّت و عبادت کے ساتھ طویل عمر پانے کی دعا کی جاسکتی ہے۔ کھانے کی احتیاطوں کی نرالی معلومات کیلئے فیضانِ سنت کا باب پیٹ کا قفل مدینہ ضرور پڑھ لیجئے۔

**مسلمان کی بھلائی**  
**چاہنا کارِ ثواب ہے**  
 حضرت سیدنا جبریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ”میں نے حضور تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے اس بات پر بیعت

کی کہ نماز قائم کروں گا اور زکوٰۃ ادا کروں گا اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی کروں گا (یعنی بھلائی چاہوں گا) (صحیح مسلم ص ۴۸ حدیث ۹۷) الْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ خود کو مسلمانوں کے خیر خواہوں میں کھپانے اور ثواب کمانے کے مقدس جذبے کے تحت دُعاء کے ساتھ ساتھ محنت مند رہنے کیلئے چند مدنی پھول نذر حاضر کئے ہیں۔ اگر شخص دنیا کی رنگینیوں سے لطف اندوز ہونے کیلئے سب زُست رہنے کی آرزو ہے تو بے شک پڑھنا یہیں موقوف کر دیجئے اور اگر عہدہ محنت کے ذریعے عبادت اور سنتوں کی خدمت پر قوت حاصل کرنے کا ذہن ہے تو ثواب کمانے کی غرض سے اچھی اچھی فقیہ کرتے ہوئے دُرود شریف پڑھ کر آگے بڑھئے اور شوق سے پڑھئے:-

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد  
 اللّٰہ رَبُّ الْعَزَّةِ عَزَّوَجَلَّ میری، آپ کی، مجملہ اہلِ خاندان اور ساری

فرومان مصطفیٰ: «سلطان علی مدظلہ العالی، جب قزاقوں (شیبک نظام) پر زور پاک کر چکے تھے، کچھ عرصے تک شہنشاہ جہانوں کے سپہ سالار رہے۔

آنت کی مغفرت فرمائے۔ ہمیں صحت و عافیت کے ساتھ اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں رہتے ہوئے اسلام کی خدمت پر استقامت عنایت فرمائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری جسمانی بیماریاں دُور کر کے ہمیں بیمارِ مدینہ بنائے۔

الامين بجاه النبي الامين صلى الله تعالى عليه واله وسلم

کُبابِ سموسے کھانے والے متوجہ ہوں! بازار اور عورتوں کے چٹ پٹے کباب سموسے کھانے والے تو حق فرمائیں۔ کباب سموسے

بیچنے والے عموماً قیمہ دھوٹے نہیں ہیں۔ ان کے بقول قیمہ دھو کر ڈالیں تو کباب سمو سے کا ذائقہ مُعَاوَر ہوتا ہے! بازاری قیمہ میں بعض اوقات کیا کیا ہوتا ہے یہ بھی سن لیجئے! گائے کی اوجھڑی کا چھلکا اُتار کر اُس کی ”بٹ“ میں تَقِیٰ بلکہ مَعَاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی تو مَچھا ہوا خُون ڈال کر مشین میں پیٹے ہیں اس طرح سفید بٹ کے قیے کا رنگ گوشت کی مانند گلابی ہو جاتا ہے۔ بسا اوقات کباب سمو سے والے

حسب ضرورت اور کلبسن وغیرہ بھی قیے کے ساتھ ہی ہوا لیتے ہیں۔ اب اس قیے کے دھونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اُسی قیے میں مہرِ چمنِ صالحہ ڈال کر بھون کر اُس کے کہابِ سمو سے بنا کر فروخت کرتے ہیں۔ ہوٹلوں میں بھی اسی طرح کے قیے کے سالن کا اندیشہ رہتا ہے۔ گندے کہابِ سمو سے والوں سے پکوڑے وغیرہ بھی نہ لئے جائیں کہ کڑا ہی ایک اور تیل بھی وہی گندے قیے والا۔ خیر میں یہ



ضرمان مصلحتیہ: اصل حدیث میں اس سے (بھوکہ) ایک مرتبہ زور دیا ہے۔ حدیث ضعیفہ اس کی ایک تہہ لکھا ہے اور تہہ دوسرا یہ لکھا ہے۔

نہیں کہتا کہ معاذ اللہ ہر گوشت بیچنے والا اس طرح کرتا ہے یا خد انخواستہ ہر کباب، سمو سے والا ناپاک قیمہ ہی استعمال کرتا ہے۔ یقیناً خالص گوشت کا قیمہ بھی ملتا ہے۔ غرض کرنے کا منشاء یہ ہے کہ قیمہ یا کباب سمو سے قابلِ اطمینان مسلمان سے لینے چاہئیں اور جو مسلمان ایسی اوجھی حرکتیں کرتے ہیں ان کو توبہ کر لینی چاہئے۔

**کتاب سمو سے طیبوں کی نظر میں:** کباب، سمو سے، پکوڑے، شامی کباب، مچھلی اور مرغی وغیرہ کی تلی ہوئی بوٹیاں، پوریاں، پکوریوں، بیڑے، پراٹھے، انڈہ آلیٹ وغیرہ ہم خوب مزے

لے لے کر کھاتے ہیں۔ مگر بے ضرر نظر آنے والی یہ نکتہ اور کراچی غذائیں اپنے اندر کیسے مہلک (مہلک) امراض لئے ہوئے ہیں اس کا شاذ و نادر ہی کسی کو علم ہوتا ہے۔ تلنے کیلئے جب تیل کو خوب گرم کیا جاتا ہے تو طبی تحقیقات کے مطابق اس کے اندر کئی ناخوشگوار نقصان دہ مادے پیدا ہو جاتے ہیں، تلنے کیلئے ڈالی جانے والی چیز بھی نمی چھوڑتی ہے جس کے سبب تیل مشتعل (مشت۔ ت۔ عل) ہو کر پٹاخ پٹاخ کا شور مچاتا ہے جو کہ اس کے کیمیائی اجزاء کی توڑ پھوڑ کی علامت ہے اور اس کے سبب غذائی اجزاء اور وٹامنز تباہ ہو جاتے ہیں۔



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: "مَنْ خَالَطَ بِلَاغٍ مِنْ بَلَدٍ مَرَّكَتَ مِنْهُ دَوَابٌّ كَثِيرَةٌ مِنْ دَوَابِّ النَّارِ" (جو شخص کسی شہر یا دیہات سے گزرے گا اس سے بہت سے دوزخ کی مگرمٹیں نکلیں گی۔)

**”یارب! لذاتِ نفسانی سے بچا“ کے انیس حروف کی نسبت سے تلی ہوئی چیزوں سے ہونے والی 19 بیماریوں کی نشاندہی**

(۱) بَدَن کا وژن بڑھتا ہے (۲) آنٹوں کی دیواروں کو نقصان پہنچتا ہے (۳) اجابت (پیٹ کی صفائی) میں گڑبڑ پیدا ہوتی ہے (۴) پیٹ کا درد (۵) متلی (۶) قے یا (۷) اِسهال (یعنی پانی جیسے دُشت) ہو سکتے ہیں (۸) خُرجی کے مقابلے میں تلی ہوئی چیزوں کا استعمال زیادہ تیزی کے ساتھ خون میں نقصان دہ کولیسٹرول یعنی LDL بناتا ہے (۹) مفید کولیسٹرول یعنی HDL میں کمی آتی ہے (۱۰) خون میں کوٹھڑے یعنی جمی ہوئی ٹکڑیاں بنتی ہیں (۱۱) ہاضمہ خراب ہوتا ہے (۱۲) گیس ہوتی ہے (۱۳) زیادہ گرم کردہ تیل میں ایک زہریلا مادہ ”ایکڑولین“ پیدا ہو جاتا ہے جو کہ آنٹوں میں خُراش پیدا کرتا ہے بلکہ معاذ اللہ غَزَوَخْل (۱۴) کینسر کا سبب بھی بن سکتا ہے (۱۵) تیل کو زیادہ دیر تک گرم کرنے اور اس میں چیزیں تلنے کے عمل سے اس میں ایک اور خطرناک زہریلا مادہ ”فری ریڈ یٹکوز“ پیدا ہو جاتا ہے جو کہ دل کے امراض (۱۶) کینسر (۱۷) جوڑوں میں سوزش (۱۸) دماغ کے امراض اور (۱۹) جلد بڑھا پالانے کا سبب بنتا ہے۔

”فری ریڈ یٹکوز“ نامی خطرناک زہریلا مادہ پیدا کرنے والے مزید اور بھی عوامل ہیں مثلاً ☀ تمباکو نوشی ☀ ہوا کی آلودگی (جیسا کہ آج کل کمروں میں ہر



فرمانِ مصطفیٰ: (میں نے خدا کی قسم اس کتاب کو دیکھ کر ہر ایک کو اپنا رب بنا دے گا اور ہر ایک کو اپنا خدا بنا دے گا) (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۷۷)

وقتِ کمرہ بند رکھا جاتا ہے نہ دھوپ آنے دی جاتی ہے نہ تازہ ہوا) ✽ کار کا  
دھواں ✽ ایکس رے X RAY ✽ مائیکرو وے اوڈن T.V. اور ✽  
کمپیوٹر کے اسکرین کی شعاعیں ✽ فضائی سفر کی تابکاری (یعنی ہوائی جہاز کا شعاعیں  
بچنے کا عمل)

**خطرناک زہر کا توڑ** اللہ عزوجل نے اس خطرناک زہر یعنی ”

پنچامچہ جن سبزیوں اور پھلوں کا رنگ سبز، زرد یا نارنجی یعنی سُرخ یا لال زرد ہوتا ہے یہ  
اس خطرناک زہر کو تباہ کر دیتے ہیں اس طرح کے پھلوں اور سبزیوں کا رنگ جس  
قدر گہرا ہوگا اُن میں وٹامنز اور معدنی اجزاء کی مقدار بھی زیادہ ہوتی ہے وہ اس زہر  
کا زیادہ قوت کے ساتھ توڑ کرتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تلی ہوئی چیزوں کا نقصان کم کرنے کا طریقہ

تلف کیلئے جو کڑا ہی یا فرائی فین استعمال کیا جائے وہ نان اسٹک (non stick)  
ہو (۲) تلف کے بعد ایک ایک چیز کو بے خوشبو ٹشو پیپر میں اٹھی طرح لپیٹ لیا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ کو زود پاک کی حرکت کرو۔ تاکہ تمہارے لئے عبادت ہے۔

جائے تاکہ کچھ نہ کچھ تیل جذب ہو جائے۔

**بچا ہوا تیل دوبارہ استعمال کرنے کا طریقہ**  
 ملہرین کا کہنا ہے کہ ایک بار تلنے کیلئے استعمال کرنے کے بعد تیل کو دوبارہ گرم نہ کیا جائے۔ اگر دوبارہ استعمال کرنا ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے

کہ اس کو چھان کر ریفریجریٹر میں رکھ دیا جائے، بغیر چھانے فرج میں نہ رکھا جائے۔  
**فِرْنِ طَبِّ یَقِیْنِیْ** تلی ہوئی چیزوں کے نقصانات کے تعلق سے میں نے جو کچھ عرض کیا وہ میری اپنی

نہیں طبیعوں کی تحقیق ہے۔ یہ اصول یاد رکھنے کے قابل ہے کہ فِرْنِ طَبِّ سارے کا سارا فتنی ہے یقینی نہیں۔

**فیشن پرست بن گئے** ”مبلغ سنت“ بن گئے  
 ٹھٹھے ٹھٹھے اسلامی بھائیو! نقصان دہ چیزیں کھانے پینے کی حرص مٹانے، فرنگی فیشن

سے جان چھڑانے، سُنَّتیں اُٹھانے اور اپنا سینہ عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مینہ بنانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک و دعوتِ اسلامی کے سدا بہار مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ آئیے! آپ کی ترغیب کیلئے ایک خوشگوار و مشکبار مدنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چنانچہ افتخارِ شہر (M.P. احمد) کے ایک ماڈرن نوجوان نے آخری عشرِ مَوْصَافِ الْمُبَارَک ۱۴۲۶ھ میں تبلیغِ قرآن و سنت کی





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زورِ پاک کی کثرت کر دے گا کہ تمہارے لئے سعادت ہے۔

عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی طرف سے کئے جانے والے  
**اجتماعی اعجاز** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ اعجاز کرنے کی سعادت  
 حاصل کی۔ دعوتِ اسلامی کے **مدنی ماحول** اور عاشقانِ رسول کی صحبت کی  
 برکت سے قلب میں **مدنی انقلاب** برپا ہو گیا، چہرے پر **داڑھی** کی بہاریں  
 مسکراتے لگیں اور سبز عمامہ شریف سے سرسبز ہو گیا، ہاتھوں ہاتھ 12 دن کے لئے  
 سنتوں کی تربیت کے **مدنی قافلے** کے مسافر بن گئے خوب مدنی رنگ چڑھا۔  
**الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** مبلغِ دعوتِ اسلامی بن گئے۔ **الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** تادمِ تحریر اپنے  
 شہر کے اندر **دعوتِ اسلامی** کی ایک حلقہ **مشاوَرَت** کے **مکران** کی حیثیت سے  
 مدنی کاموں کی دھومیں مچا رہے ہیں۔

گرچہ دل میں ہے فیشن کی اُلفت بھری، مدنی ماحول میں کر لو تم اعجاز  
 عمر آئندہ گزرے گی سنت بھری مدنی ماحول میں کر لو تم اعجاز  
**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**  
**یٰ اَبَیِّ مَصلَی عَزَّوَجَلَّ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہر اسلامی بھائی اور ہر  
 اسلامی بہن کا **اعجاز** قبول فرما اور اس کی برکتوں سے مالا مال کر۔ **یٰ اللّٰہ!**  
 عزوجل ہمیں بھی **اعجاز** کرنے کی سعادت نصیب فرما۔

اٰمِیْن بِجَہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

## مسجد سے محبت کی فضیلت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ اُلفت نشان ہے: ”جو مسجد سے اُلفت (محبت) رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس سے اُلفت رکھتا ہے۔“ (طبرانی اوسط حدیث ۲۳۷۹ بیروت)

حضرت علامہ عبدالرؤف مناوی علیہ رحمۃ اللہ القوی اس کی شرح میں لکھتے ہیں: ”مسجد سے اُلفت اس طرح ہے کہ رضائے الہی کیلئے اس میں احتکاف، نماز، ذکر اللہ، اور شرعی مسائل سیکھنے سکھانے کیلئے بیٹھے رہنے کی عادت بنانا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا اس بندے سے محبت کرنا اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سایہ رحمت میں جگہ عطا فرماتا اور اس کو اپنی حفاظت میں داخل فرماتا ہے۔“ (فیض القدیر ج ۶ ص ۱۰۷ دار الفکر بیروت)

## مسجد کی زیارت کی فضیلت

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ رحمت بنیاد ہے: بیشک مسجدیں زمین میں اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں اور اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ (اپنے گھر کی) زیارت کرنے والے کا اکرام (عزت) کرے۔“ (طبرانی کبیر ج ۱۰ ص ۶۱ حدیث ۱۰۳۲۴ بیروت)

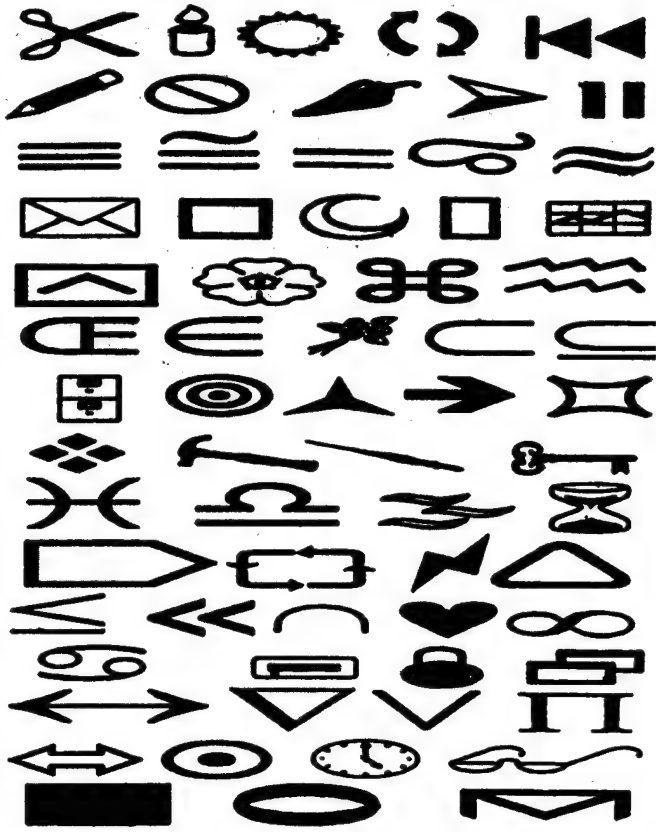
حضرت علامہ عبدالرؤف مناوی علیہ رحمۃ اللہ القوی اس کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی مسجدیں وہ جگہیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتوں کو اتارنے کیلئے چنا ہے۔“ (فیض القدیر ج ۲ ص ۵۵۲ دار الفکر بیروت)

### مسجد میں ہنسنے کی سزا

**حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،** تھوڑا پاک صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے **الضَّحْكُ فِي الْمَسْجِدِ ظُلْمَةٌ فِي الْقَبْرِ** یعنی ”مسجد میں ہنسا قبر میں اندھیرا (لاٹا) ہے۔“ (الفرردوس بمأثور الخطاب“ ج ۲ ص ۴۳۱ حدیث ۳۸۹۱ دارالکتب العلمیہ بیروت)

### جہنم کے دروازہ پر نام

**حضرت سیدنا ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُيُوبِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے:** مَنْ تَرَكَ صَلَاةً مُتَعَقِّدًا كُتِبَ اسْمُهُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَيَمْنَنُ يَدْخُلُهَا یعنی ”جو کوئی جان بوجھ کر ایک نماز بھی قُعا کر دیتا ہے، اُس کا نام جہنم کے اُس دروازے پر لکھ دیا جائے گا جس سے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔“ (حلیۃ الاولیاء ج ۷ ص ۲۹۹ حدیث ۱۰۵۹۰ دارالکتب العلمیہ بیروت)



### جنت سے محروم

حضرت سیدنا خذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی مکرمؐ، نور  
 انجس، رسول اکرمؐ، فہنشا و بنی آدم علی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کافرمان عبرت نشان ہے:  
 لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَعَاتٌ يَعْنِي "بچھل خور کھٹ میں داخل نہیں ہوگا۔"

(”صحیح البخاری ص ۵۱۲ حلیث ۶۰۵۶“)

## توبہ کی فضیلت

حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوبِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: **الْثَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ** یعنی ”گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔“  
(”سنن ابن ماجہ“، حدیث: ۴۲۵۰، ص ۲۷۳۵)

## مسواک کی فضیلت

حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی مکرَّم، نورِ مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ بَرَکَت نشان ہے: **الْبِسْوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ** یعنی ”مسواک منہ کی پاکیزگی اور اللہ عزوجل کی خوشنودی کا سبب ہے۔“

(”سنن ابن ماجہ“، ص ۲۴۹۵، حدیث: ۲۸۹)

# عیدِ مبارک

بعدِ رَمَضان "عید" ہوتی ہے جس کو <sup>صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم</sup> آقاؐ کی دید ہوتی ہے عیدِ تجھ کو مبارک اے صائم! روزہ خُرو! <sup>عز وجل</sup> خدا کی ناراضی تیری شیطان! ماہِ رَمَضان میں واسطے عاشقانِ رَمَضان کے عید کے <sup>دفعہ اللہ تعالیٰ عنہ</sup> دنِ عُمَرِ یہ رو کر فلمِ پیوں کے حق میں سُن لو یہ بے نمازوں کی، روزہ خوروں کی جس کو <sup>صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم</sup> آقاؐ مدہنئے بلوائیں <sup>صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم</sup> مجھ کو "عیدی" میں دوبقیع آقاؐ! جانے کب میری عید ہوتی ہے!

عیدِ عطار اُس کی ہے جس کو خواب میں <sup>صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم</sup> ان کی دید ہوتی ہے



## چار جھوٹے دعویدار

- ۱۔ اللہ عزوجل کی محبت کا دعویدار مگر اللہ عزوجل کے حرام کردہ کاموں سے نہ بچنے والا۔
  - ۲۔ محبت رسول کا دعویدار مگر غریبوں کو اہمیت نہ دینے والا۔
  - ۳۔ طالبِ جنت ہونے کا دعویدار مگر راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے سے کترانے والا۔
  - ۴۔ جہنم سے خوف رکھنے کا دعویدار مگر گناہوں سے پرہیز نہ کرنے والا۔
- (حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

## چھ افراد پر بھلائی کا دروازہ بند

- ۱۔ اپنے علم پر عمل نہ کرنے والے۔
- ۲۔ نعمتوں پر شکر نہ کرنے والے۔
- ۳۔ نیکوں کی صحبت میں بیٹھنے کے باوجود ان کے نقشِ قدم پر نہ چلنے والے۔
- ۴۔ مرنے والوں کی تجہیز و تکفین میں حصہ لینے کے باوجود عبرت نہ پکڑنے والے۔
- ۵۔ دولت ہونے کے باوجود آخرت کے لئے توشہ جمع نہ کرنے والے۔
- ۶۔ گناہوں کی کثرت کے باوجود توبہ نہ کرنے والے۔

(یحییٰ بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم): جس نے مجھ پر ایک بار رُز و پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## فِيضَانِ عِيدِ الْفِطْرِ

### دُور و دُشرف کی فضیلت

ایک بار کسی بھکاری نے کفار سے سوال کیا، اُنہوں نے مذاقاً امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم کے پاس بھیج دیا جو کہ سامنے تشریف فرما تھے۔ اُس نے حاضر ہو کر دستِ سوال دراز کیا۔ آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم نے دُش وں بار و رُور و دُشرف پڑھ کر اُس کی ہتھیلی پر دم کر دیا اور فرمایا، مٹھی بند کر لو اور جن لوگوں نے بھیجا ہے اُن کے سامنے جا کر کھول دو۔ (کفار ہنس رہے تھے کہ خالی پھونک مارنے سے کیا ہوتا ہے!) مگر جب سائل نے اُن کے سامنے جا کر مٹھی کھولی تو وہ سونے کے دیواروں سے بھری ہوئی تھی! یہ کرامت دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے۔

(راحتُ القلوب ص ۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد





فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو شخص حجہ پر درود پاک پڑھا بھول گیا وہ جہاد کا راستہ بھول گیا۔

**ٹٹھے ٹٹھے اسلامی بھائیو! اللہ کے محبوب، دانائے غُیوب،**  
مَنْزَرَةُ عَنِ الْغُیُوبِ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے رَمَہان شریف کے مبارک  
مہینہ کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ اس مہینے کا پہلا عشرہ رَحْمَت، دوسرا مَغْفِرَت  
اور تیسرا عشرہ جَنَّم سے آزادی کا ہے۔

(صحیح ابن خزمہ ج ۳ ص ۱۹۱ حدیث ۱۸۸۷)

معلوم ہوا کہ رَمَہان المبارک رَحْمَت و مَغْفِرَت اور جَنَّم سے آزادی کا  
مہینہ ہے، لہذا اس برکتوں والے مہینے کے فوراً بعد ہمیں عیدِ سعید کی خوشی منانے کا  
موقع فراہم کیا گیا ہے اور عیدِ الفطر کے روز خوشی کا اظہار کرنا مستحب ہے۔ لہذا  
ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و رَحْمَت پر ضرور اظہارِ مسرّت کرنا چاہیے کہ اللہ  
عَزَّوَجَلَّ کے فضل و رَحْمَت پر خوشی کرنے کی ترغیب تو ہمیں خود اللہ عَزَّوَجَلَّ کا سچا کلام  
بھی دے رہا ہے۔ چنانچہ پارہ السورۃ یونس کی آیت نمبر 58 میں ارشاد ہوتا  
ہے:

تَرْجَمَةُ كُنْزِ الْإِيمَانِ: تم فرماؤ اللہ

(عَزَّوَجَلَّ ہی کے فضل اور اس کی رحمت اور

ای پرچاہے کہ خوش کریں۔ (پ ۱۱ یونس ۵۸)

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ

وَبِرَحْمَتِهِ قَدْ أَنْزَلْتُ

فَلْيَقْرَأُوا

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے عید پاک یا روزہ پاک چھوڑا اس پر لعنہ ہے۔

ہم عید کیون نہ منائیں؟ دیکھئے! جب کوئی طالب علم امتحان میں کامیاب ہو جاتا ہے تو وہ کس قدر خوش ہوتا ہے۔

ماہِ رَمَضانُ الْمُبَارَک کی برکتوں اور رحمتوں کے تو کیا کہنے! یہ تو وہ عظیم الشان مہینہ ہے۔ جس میں بنی نوع انسان کی فلاح و بہبودی، اصلاح و ترقی اور نجات آخری (آخری) کیلئے ایک ”خُدائی قانون“ یعنی قرآن مجید نازل ہوا۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں ہر مسلمان کی حرارتِ ایمان کا امتحان لیا جاتا ہے۔ پس زندگی کا ایک بہترین دستور العمل پا کر اور ایک مہینے کے سخت امتحان میں کامیاب ہو کر ایک مسلمان کا خوش ہونا فطری بات ہے۔

مُعَانِی کا اعلانِ عام! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل کا کرم بالائے کرم ہے کہ اس نے ماہِ رَمَضانُ الْمُبَارَک کے فوراً ہی بعد میں عیدِ الْفِطْرِ کی نعمتِ عظمیٰ سے سرفراز فرمایا۔ اس عیدِ سعید کی بے حد فضیلت ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک روایت میں یہ بھی ہے: جب عیدِ الْفِطْرِ کی مبارک رات تشریف لاتی ہے تو اسے ”لَيْلَةُ الْجَائِزَةِ“ یعنی ”انعام کی رات“ کے نام سے



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر سننے والا اس پر رحم سے نازل فرماتا ہے۔

پکارا جاتا ہے۔ جب عید کی صبح ہوتی ہے تو اللہ عز و جل اپنے مضموم فرشتوں کو تمام فہروں میں بھیجتا ہے، چنانچہ وہ فرشتے زمین پر تشریف لا کر سب گلیوں اور راہوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور اس طرح ندا دیتے ہیں، ”اے اُمّتِ محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اُس ربِّ کریم عز و جل کی بارگاہ کی طرف چلو! یقیناً ہی زیادہ عطا کرنے والا اور بڑے سے بڑا گناہ معاف فرمانے والا ہے۔“ پھر اللہ عز و جل اپنے بندوں سے اُن مخاطب ہوتا ہے: ”اے میرے بندو! مانگو! کیا مانگتے ہو؟ میری عزت و جلال کی قسم! آج کے روز اس (نماز عید کے) اجتماع میں اپنی آخرت کے بارے میں جو کچھ سوال کرو گے وہ پورا کروں گا اور جو کچھ دنیا کے بارے میں مانگو گے اُس میں تمہاری بھلائی کی طرف نظر فرماؤں گا (یعنی اس معاملہ میں وہ کروں گا جس میں تمہاری بہتری ہو) میری عزت کی قسم! جب تک تم میرا لحاظ رکھو گے میں بھی تمہاری خطاؤں پر پردہ پوشی فرماتا رہوں گا۔ میری عزت و جلال کی قسم! میں تمہیں حد سے بڑھنے والوں (یعنی تجرموں) کے ساتھ رُسوانہ کروں گا۔ بس اپنے گھروں کی طرف مَغْفِرَتِ یافِتہ لوٹ جاؤ۔ تم نے مجھے راضی کر دیا اور میں بھی تم سے راضی ہو گیا۔“

(القرْطُبِی وَالْقُرْطُبِی ج ۲ ص ۶۰ حدیث ۲۳)



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دے دو کہ تمہارا روزہ ٹھیک پہنچتا ہے۔

سُبْحَنَ اللّٰہُ! (عَزَّوَجَلَّ)، سُبْحَنَ اللّٰہُ! (عَزَّوَجَلَّ)  
**عیدِ میلے کی رات** پیارے اسلامی بھائیو! تمہارے رخصت عَزَّوَجَلَّ ہم

گنہگاروں پر کس قدر مہربان ہے۔ ایک تو رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں سارا مہینہ وہ ہم پر اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہی رہتا ہے۔ پھر یوں ہی یہ مبارک مہینہ ہم سے جدا ہوتا ہے، فوراً ہمیں عیدِ سعید کی خوشیاں عطا فرماتا ہے۔ گوشتہ حدیثِ مبارک میں شَوَّالُ الْمَكْرَم کی چاند رات یعنی شبِ عیدِ الفطر کو ”لَيْلَةُ الْجَازِئَةِ“ یعنی ”انعام کی رات“ قرار دیا گیا ہے۔ یہ رات نیک لوگوں کو انعام ملنے گویا ”عیدِ ی“ دے جانے کی رات ہے۔ اس مبارک رات کی بے حد فضیلت ہے۔ چنانچہ

نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان  
**دُلِ زنده رہے گا** محبوبِ رَحْمَن عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان

بَرَکَتِ نِشَان ہے، جس نے عیدِ یں کی رات (یعنی شبِ عیدِ الفطر اور شبِ عیدِ الاَضْحٰی) طلبِ ثواب کیلئے قیام کیا، اُس دن اُس کا دل نہیں مَرے گا، جس دن (لوگوں کے) دل مَر جائیں گے۔ (مشنِ ابنِ ماجہ ج ۲ ص ۳۶۵ حدیث ۱۷۸۲)

ایک اور مقام پر حضرت سیدِ نَامِعَاذِیْن بَخِلِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، فرماتے ہیں، جو پانچ

فرمانِ محکمہ: (مجلس تبلیغ اسلام، جس نے ہم پر ہر چار سالوں سے پاکستان کے تمام مسلمانوں کو بلا کر۔

راتوں میں شب بیداری کرے اُس کے لئے جَنَّت واجب ہو جاتی ہے۔ ذی الحجہ شریف کی آٹھویں، نویں اور دسویں رات (اس طرح تین راتیں تو یہ ہوئیں) اور چوتھی عید الفطر کی رات، پانچویں شعبان المعظم کی پندرہویں رات (یعنی شب بَرَاغَت)۔  
(التَّزْهِيْبُ وَالتَّزْهِيْبُ ج ۲ ص ۹۸ حدیث ۲)

سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کردہ طویل حدیث پاک (جو آگے گوری) میں یہ مضمون بھی ہے کہ عید کے روز مَعْصُوم فرشتے اللہ عز و جل کی عطاؤں اور بخششوں کا اعلان کرتے ہیں۔ اور اللہ عز و جل خود بھی بے حد کرم فرماتا ہے اور اپنی عنایت و رحمت سے نماز عید کیلئے جمع ہونے والے مسلمانوں کی مَغْفِرَت فرمادیتا ہے۔ مزید بَرِ آں اللہ عز و جل کی طرف سے یہ بھی فرمایا جاتا ہے کہ جسے جو کچھ دنیا و آخرت کی خیر مانگنی ہے وہ سوال کرے، اُس پر ضرور کرم کیا جائے گا۔ کاش! ایسے مانگنے کے مواقع پر ہمیں مانگنا آجائے، کیونکہ عموماً لوگ اِن موقعوں پر صرف دُنیا کی خیر، روزی میں بَرکت اور نہ جانے کیا کیا دنیا کے معاملات پر سوال کرتے ہیں۔ دنیا کی خیر کے ساتھ ساتھ آخرت کی خیر زیادہ مانگنی چاہئے۔ دین پر استقامت اور خَالِمہ بِالْخَيْرِ وہ بھی مدینے میں وہ بھی سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مَطَرِ پیدہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر توڑ پاک کی کھرت کرے تاکہ ہر تہارے کے طہارت ہے۔

کے قدموں میں وہ بھی بصورتِ شہادت اور مدفنِ جنتِ البقیع میں اور بلا حساب و کتاب مغفرت اور جنتِ الفردوس میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پڑوس بھی مانگ لینا چاہئے۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غورتو**  
**کوئی سرائل مایوس نہ ہو جاتا!** فرمائیے! عید الفطر کا دن کس قدر اہم

ترین دن ہے۔ اس دن اللہ رب العزت غزوِ جمل کی رحمتِ نہایت ہی جوش پر ہوتی ہے، دربارِ خداوندی غزوِ جمل سے کوئی سرائل مایوس نہیں لوٹا یا جاتا۔ ایک طرف اللہ غزوِ جمل کے نیک بندے اللہ غزوِ جمل کی بے پایاں رحمتوں اور بخششوں پر خوشیاں منارہے ہوتے ہیں۔ تو دوسری طرف مومنوں پر اللہ غزوِ جمل کی اتنی کرم نوازیاں دیکھ کر انسان کا بدترین دشمن شیطان آگ بگولہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ

**شیطان کی بدحواسی!** حضرت سیدنا ونبیؐ بنِ مَنبِیہ (مَنبِیہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جب بھی عید آتی ہے،

شیطان چلا چلا کر روتا ہے۔ اس کی بدحواسی دیکھ کر تمام شیاطین اُس کے گرد جمع ہو کر ہنسنے لگتے ہیں، اے آقا! آپ کیوں غمگیناں اور اُداس ہیں؟ وہ کہتا ہے، ہائے افسوس! اللہ غزوِ جمل نے آج کے دن اُمّتِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کتاب کی ہر صفحہ پر لکھا ہو گا کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اس کی طرف سے ہے۔

نکس دیا ہے۔ لہذا تم انہیں لذات اور نفسانی خواہشات میں مشغول کر دو۔

(مکاشفۃ القلوب ص ۳۰۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کیا آپ نے؟

شیطان پر عید کا دن کس قدر گراں گزرتا ہے۔

لہذا وہ اپنی ذریت کو حکم صادر کر دیتا ہے کہ تم

اکیا شیطان  
کامیاب ہے

مسلمانوں کو لذات نفسانی میں مشغول کر دو۔ آہ! فی زمانہ شیطان اپنے اس وار میں

کامیاب ہوتا نظر آ رہا ہے۔ آہ! صد آہ!! عید کی آمد پر ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ

عبادات و خنات کی کثرت و بیجات کر کے اللہ رب کائنات عز و جل کا زیادہ

سے زیادہ شکر ادا کیا جاتا۔ مگر افسوس! صد کروڑ افسوس! اب مسلمان عید سعید کا

حقیقی مقصد ہی بھلا بیٹھے ہیں۔ **وَاَحْسَرْنَا** اب تو عید منانے کا یہ انداز ہو گیا

ہے کہ بے ہودہ قسم کے اُلٹے سیدھے ڈیرائن والے بلکہ **مَعَاذَ اللہ** عز و جل

جانداروں تک کی تصاویر والے بھڑکیلے کپڑے پہنے جاتے ہیں (بہارِ شریعت میں ہے

کہ جانور یا انسان کی تصویر والا لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی (یعنی قریب بہ حرام) ہے ایسے

کپڑے تبدیل کر کے یا اوپر دوسرا کوئی لباس پہن کر نماز دوبارہ ادا کرنا واجب ہے۔ نماز کے

علاوہ بھی جاندار کی تصویر والا کپڑا پہننا ناجائز ہے۔ (خلاصہ از بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۱۴۱ تا



فروغ من مصطفیٰ ﷺ علیہ السلام کی لڑائی سے پہلے پاک پروردگار نے ان کو ہر سال عید الفطر کا عید قرار دیا تھا۔

(۱۴۲) رقص و سرود (سُر و د) کی تحفیں گرم کی جاتی ہیں، بے ڈھنگے میلوں، گندے کھیلوں، ناچ گانوں اور فلموں ڈراموں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اور جی کھول کر وقت و دولت دونوں کو خلاف سنت و شریعت افعال میں برباد کیا جاتا ہے۔

افسوس! صد ہزار افسوس! اب اس مبارک دن کو کس قدر غلط کاموں میں گزارا جانے لگا ہے۔ میرے اسلامی بھائیو! ان خلاف شرع باتوں کے سبب ہو سکتا ہے کہ یہ عید سعید ناشکروں کے لئے ”یوم وعید“ بن جائے۔ اللہ! اپنے حال پر رحم کیجئے! فیشن پرستی اور فُضول خرچی سے باز آ جائیے! دیکھئے تو سہی! اللہ عز و جل نے فُضول خرچوں کو قرآن پاک میں شیطانوں کا بھائی قرار دیا ہے۔ چنانچہ پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 26 اور 27 میں ارشاد ہوتا ہے:-

وَلَا تَبْذُرْ تَبَذِّرًا ۝۱۵  
الْبَذْرَ رَيْنَ كَانُوا إِخْوَانَ  
الشَّيْطَانِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ  
لِرَبِّهِ كَفُورًا ۝۱۶

ترجمہ کنز الایمان: اور فُضول نہ اڑا بے شک اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا

۱۵۔ ۱۶ بنی اسرائیل ۲۷، ۲۸ ہے۔

مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ انسان و حیوان کا فرق! فُضول خرچی کرنے کی کس قدر مذمت قرآن پاک میں وارد ہوئی ہے۔ یاد رکھئے! ان فُضول خرچیوں سے ہرگز ہرگز اللہ عز و جل



فرمانِ مصطفیٰ: "اسلمت قلبہ بدینہ، اھلک ہاکم جہ زہرہ، و احبہ غفرلہ! ان کیلئے کہ قرآن و کلام ہے ہمارے واسطے ہوتا ہے۔"

خوش نہیں ہوتا۔ یاد رکھئے! انسان اور حیوان میں جو مابہ الامتیاز (یعنی فرق کرنے والی چیز) ہے وہ عقل و تدبیر، دُور بینی اور دُور اندیشی ہے۔ عموماً حیوان کو ”گل“ کی فکر نہیں ہوتی، اور عام طور پر اُس کی کوئی حرکت کسی حکمتِ عملی کے ماتحت نہیں ہوتی۔ برخلاف انسانوں کے، کہ انہیں نہ صرف کل ہی کی بلکہ مسلمان کو تو اس دُنوی زندگی کے بعد والی اُخروی (اُخ۔ رُوی) زندگی کی بھی فکر ہوتی ہے۔ پس سمجھدار انسان دُنوی ہے بلکہ حقیقتاً انسان ہی وہ ہے جو ”گل“، یعنی آخرت کی بھی فکر کرے اور حکمتِ عملی سے کام لے مگر افسوس! آج کل حکمتِ عملی کا تو نام تک نہیں رہا، اس فانی زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے آخرت کیلئے کوئی انتظام نہیں کیا جاتا۔ آہ! اب تو لوگ اپنی زندگی کا مقصد مال کمانا، خوب ڈٹ کر کھانا اور پھر خوب غفلت کی نیند سو جانا ہی سمجھتے ہیں۔

کیا کہوں اَحباب کیا کارِ نُمایاں کر گئے!

B.A. کیا، نوکر ہوئے، پُشن ملی بھر مر گئے!!

**زندگی کا مقصد کیا ہے؟** **ٹٹھے ٹٹھے** اسلامی بھائیو! زندگی کا مقصد صرف بڑی بڑی ڈگریاں حاصل کرنا، کھانا پینا،

اور مزے اُڑانا نہیں ہے۔ اللہ عز و جل نے آخر ہمیں زندگی کیوں مرحمت فرمائی؟

آئیے! قرآنِ پاک کی خدمت میں عرض کریں کہ اے اللہ عز و جل کی سچی



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

کتاب! اٹوئی ہماری رہنمائی فرما کہ ہمارے چہرے اور مرنے کا مقصد کیا ہے؟ قرآن عظیم سے جواب مل رہا ہے کہ اللہ عزوجل کا فرمانِ عالیشان ہے:-

خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ  
لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ  
عَمَلًا  
ترجمہ کنز الایمان: موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو (دنیاوی زندگی میں) تم میں کس کا کام زیادہ بہتر ہے۔ (پ ۲۹ المُلک ۲)

یعنی اس موت و حیات کو اس لئے تخلیق (پیدا) کیا گیا تا کہ آزمایا جائے کہ کون زیادہ مطیع (فرماں بردار) اور مخلص ہے۔

گھر، بی بی، اولاد، ہو گئی! ٹھٹھے ٹھٹھے اسلامی بھائیو! شیطان کے وار سے بچنے کی کوشش کے ضمن میں عید کی

حسین سائیں علیہما السلام رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں گزاریے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک سچا واقعہ عرض کرتا ہوں: جہلم (صوبہ پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بتایا کہ شادی کے کم و بیش 6 ماہ بعد گھر میں ”امید“ کے آثار ظاہر ہوئے۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ آپ کا کیس پیچیدہ ہے، خون کی بھی کافی کمی ہے، ہو سکتا ہے آپریشن کرنا پڑے! میں نے اُسی وقت 30 دن کیلئے مدنی قافلے کا مسافر بننے کی نیت کر لی اور چند روز کے بعد علیہما السلام رسول کے ساتھ سفر پر روانہ ہو گیا۔ الحمد للہ عزوجل مدنی قافلے کی برکت سے ایسا کرم ہو گیا





فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جو عیدِ ہمدردی اور شریعت کے عینِ قیاس کی علامت ہوگا۔

لَيْسَ الْعِيدُ لِمَنْ لَيْسَ الْجَدِيدُ إِنَّمَا الْعِيدُ لِمَنْ خَافَ الْوَعِيدَ

(یعنی عید اس کی نہیں، جس نے نئے کپڑے پہن لئے۔ عید تو اس کی ہے جو عذابِ الہی عزوجل سے ڈر گیا)

اولیائے کرام اللہ تعالیٰ بھی  
تو عید مناتے رہے ہیں  
پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کل گویا  
لوگ میٹھے میٹھے کپڑے پہنے اور عمدہ  
کھانے تناول کرنے کو ہی معاذ اللہ عید سمجھ

بیٹھے ہیں۔ ذرا غور تو کیجئے! ہمارے بزرگانِ دین رحمۃ اللہ علیہم بھی تو آخر عید  
مناتے رہے ہیں۔ مگر ان کے عید منانے کا انداز ہی برالا رہا ہے۔ وہ دنیا کی  
لذتوں سے گوشتوں دور بھاگتے رہے ہیں اور ہر حال میں اپنے نفس کی مخالفت  
کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ

عید کا انوکھا کھانا  
حضرت سیدنا ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ  
نے دس برس تک کوئی لذیذ کھانا تناول نہ

فرمایا، نفس چاہتا رہا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نفس کی مخالفت فرماتے رہے، ایک بار  
عید مبارک کی مقدس رات کو دل نے مشورہ دیا کہ کل اگر عید سعید کے  
روز کوئی لذیذ کھانا کھالیا جائے تو کیا خرچ ہے؟ اس مشورہ پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے  
بھی دل کو آزماتش میں مبتلا کرنے کی غرض سے فرمایا، ”میں اولاد دو دھکتے نقل  
میں پوراؤں ان پاک ختم کروں گا، اے میرے دل! تُو اگر اس بات میں میرا



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھ پر دُعا فرمادی کہ وہ روزِ عید کے لئے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے دعا فرمائے۔

ساتھ دے توکل لذیذ کھانا مل جائے گا۔ لہذا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دو رکعت ادا کی اور ان میں پورا قرآن مجید ختم کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دل نے اس امر میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ساتھ دیا۔ (یعنی دونوں رکعتیں دلِ شہی کے ساتھ ادا کر لی گئیں) آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عید کے دن لذیذ کھانا منگوایا۔ نوالہ اٹھا کر منہ میں ڈالنا ہی چاہتے تھے کہ بے قرار ہو کر پھر رکھ دیا اور نہ کھایا۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا، جس وقت میں نوالہ منہ کے قریب لایا تو میرے نفس نے کہا، دیکھا؟ میں آخر اپنی دس سال پرانی خواہش پوری کرنے میں کامیاب ہو گیا نا! میں نے اسی وقت کہا، کہ اگر یہ بات ہے تو میں تجھے ہرگز کامیاب نہ ہونے دوں گا اور ہر گز ہرگز لذیذ کھانا نہ کھاؤں گا۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لذیذ کھانا کھانے کا ارادہ ترک کر دیا۔ اتنے میں ایک شخص لذیذ کھانے کا طباق اٹھائے ہوئے حاضر ہوا اور عرض کی، یہ کھانا میں نے رات کو اپنے لئے تیار کیا تھا۔ رات جب سویا تو قسمت انگڑائی لے کر جاگ اٹھی، خواب میں تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت کی سعادت حاصل ہوئی۔ میرے پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا، اگر توکل قیامت کے روز بھی مجھے دیکھنا چاہتا ہے تو یہ کھانا ذوالنون (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے پاس لے جا اور اُن سے جا کر کہہ



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس شخص کی ہر ایک حرکت اور کلمہ اللہ کے پاس بروکھ ہوگا جتنے روزہ رکھتا ہو۔

کہ ”حضرت محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، کہ دم بھر کیلئے نفس کے ساتھ صلح کر لو اور چند نوالے اس لذیذ کھانے سے کھا لو۔“ حضرت سیدنا ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ پیغام رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سن کر جھوم اٹھے، اور کہنے لگے! ”میں فرمانبردار ہوں، میں فرمانبردار ہوں۔“ اور لذیذ کھانا کھانے لگے۔ (تذکرۃ الأولیاء ص ۱۱۷) اللہ عزوجل کسی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقہ ہماری مغفرت ہو۔

عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
رب ہے معطی یہ ہیں قاسم رزق اُس کا ہے کھلاتے یہ ہیں  
ٹھنڈا ٹھنڈا ٹھنڈا ٹھنڈا پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں  
(حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ  
سرمکار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کھلاتے ہیں  
نے؟ اللہ عزوجل کے نیک بندے عید  
سرمکار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) پلاتے ہیں  
کے روزِ سعید بھی نفس کی پیروی سے کس قدر

دور رہتے ہیں، یقیناً یقیناً اللہ عزوجل کے مقبول بندے نفسانی خواہشات کی کچھ  
بھی پروا نہیں کرتے اور ہر آن اللہ عزوجل کی رضا ہی میں راضی رہتے ہیں اور



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور و شرف نہ پڑے تو کوئی عیب نہ لگائی تو میں غصہ ہے۔

اُن کی یہ شان ہوتی ہے کہ اللہ و رسول غزو جَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خاطر وہ لَذَائِدِ دُنْیَوِی سے مُجْتَنِب رہتے ہیں۔ ایسے خوش بختوں کو خصوصیت کے ساتھ اللہ غزو جَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کھلاتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ مدینے کے تاجور، محبوب رب اکبر غزو جَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنی اُمّت کے حالات سے آج بھی باخبر ہیں آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے محبوب غلام حضرت سیدنا ڈاؤاثون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالات ملاحظہ فرما رہے تھے جیسی تو اپنے ایک غلام کو حکم فرما کر حضرت کو پیغام بھجوایا اور اپنے کرم سے کھانا کھلایا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

سرکار کھلاتے ہیں سرکار پلاتے ہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

سلطان و گدا سب کو سرکار نبھاتے ہیں

روح کو بھی سجائیے! پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ عید کے دن غسل کرنا، نئے یا دھلے

ہوئے کپڑے پہننا اور عطر لگانا سنت ہے۔ یہ سنتیں ہمارے ظاہری بدن کی صفائی

کیلئے ہیں۔ لیکن ہمارے اِن صاف، اُجلے اور نئے کپڑوں اور نہائے ہوئے اور

خوشبو ملے ہوئے جسم کے ساتھ ساتھ ہماری روح بھی، ہم پر ہمارے ماں باپ سے

بھی زیادہ مہربان خدائے رَحْمٰن غزو جَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت و اطاعت اور سرکار والا



قرآنِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا کچھ نہ تھا وہ اس نے مجھ پر عطا کر دیا کہ نہ چاہتا تھا وہ میرا ہو گیا۔

تبار، بِإِذْنِ پروردگارِ دُجہاں کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اُلفت و سُنّت سے خوب خوب بھی ہوئی ہوئی چاہیے۔

**نُجاستِ پرچاندی کا وَرَق** میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سوچئے تو سہی! روزہ ایک بھی نہ رکھا ہو، سارا ماہ

رَمَحانِ اللہ غُزُو جَل کی نافرمانیوں میں گُوارا ہو، بجائے مسجد میں یا عبادات میں گُوارنے کے ساری راتیں اُدھم بازی اُچھل کود، کرکٹ کھیلنے یا اُس کا تماشا دیکھنے، ٹیبل فُتبال اور وڈیو گیمز کھیلنے یا آوارہ گردی کرنے میں گُوری ہوں۔ بجائے تلاوتِ کلامِ پاک کے رُومانی ناولیں پڑھی ہوں اور بجائے نعتیں سُننے کے ٹیپ ریکارڈ پر خوب فلمی گانے سُنے ہوں اور یوں اپنے جِسْم و رُوح کو دِن رات گُناہوں میں مُلوث رکھا ہو اور آج عید کے دِن فُزُگی طُرُز کے اِنگلش فِشن والے بے ڈھنگے کپڑے پہن بھی لئے تو اسے یوں سمجھئے کہ گویا ایک نُجاست تھی جس پر چاندی کا وَرَق چُپاں کر کے اُس کی عُمائش کر دی گئی۔

**عید کس کیلئے ہے؟** سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مَحَبّت سے سرشار دیوانو! سچی بات تو یہی ہے کہ عید اُن

خوش بخت مسلمانوں کا حصہ ہے جنہوں نے ماہِ مُحَرَّم، مَہِ مَضانِ المَعظم کو روزوں، نمازوں اور دیگر عبادتوں میں گُوارا۔ تو یہ عید اُن کے لئے اللہ غُزُو جَل کی طرف





فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے مجھ پر ایک بار دو روپاک پر صاف ظاہر کیا اس پر میں نے عرض کیا ہے۔

سے مزدوری ملنے کا دن ہے۔ ہمیں تو اللہ عز و جل سے ڈرتے رہنا چاہئے کہ آہ! محترم ماہ کا ہم حق ادا ہی نہ کر سکے۔

سیدنا عمر فاروق کی عید

رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزہ بند کر کے داروِ قطار رو رہے ہیں۔ لوگوں نے خیر ان ہو کر عرض کی، یا امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ! آج تو عید ہے جو کہ خوشی منانے کا دن ہے، خوشی کی جگہ یہ رونا کیسا؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنسو پونچھتے ہوئے فرمایا، ”ہذا یومُ العیدِ و هذا یومُ الوُعیدِ“ یعنی اے لوگو! یہ عید کا دن بھی ہے اور وعید کا دن بھی۔ آج جس کے نماز و روزہ مقبول ہو گئے بلاشبہ اُس کے لئے آج عید کا دن ہے۔ لیکن آج جس کے نماز و روزہ کو رد کر کے اُس کے مُنہ پر مار دیا گیا ہو اُس کیلئے تو آج وعید ہی کا دن ہے۔ اور میں تو اس خوف سے رو رہا ہوں کہ آہ!

”أَنَا لَا أَدْرِي أَمِنَ الْمَقْبُولِينَ أَمْ مِنَ الْمَطْرُودِينَ“

یعنی مجھے یہ معلوم نہیں کہ میں مقبول ہوا ہوں یا رد کر دیا گیا ہوں۔

عید کے دن عمر یہ رو کر

بولے نیکیوں کی عید ہوتی ہے

اللہ عز و جل کسی آن پر رحمت ہو اور ان کے صدقہ ہماری مغفرت

ہو۔



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے کھڑے ہو کر رکعتیں پڑھیں وہ پورے روزہ کو بھلا کر دے گا۔

**ہماری خوش فہمی** اللہ اکبر! (غزوہ جمل) صحبت والو! ذرا سوچئے! خوب غور فرمائیے! وہ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن

کو مالِکِ جنت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنی حیاتِ ظاہری ہی میں جنت کی بشارت عنایت فرمادی تھی۔ خوفِ خداوندی غزوہ جمل کا آپ پر کس قدر غلبہ تھا کہ صرف یہ سوچ سوچ کر کھڑے رہے تھے کہ نہ معلوم میری رمضان المبارک کی طاعتیں قبول ہوئیں یا نہیں۔ مَبْحَثِ اللہ غزوہ جمل! اَعِیدَ الْفِطْرِ کی خوشی منانا جن کا حقیقی حق تھا اُن کے خوف و خشیت کا تو یہ عالم ہوا اور ہم جیسے بچے اور باٹونی لوگوں کی یہ حالت ہے کہ نیکی کے ”ن“ کے نقشے تک تو پہنچ نہیں پاتے مگر خوش فہمی کا حال یہ ہے کہ ہم جیسا نیک اور پارسا تو شاید اب کوئی رہا ہی نہ ہو۔ اس رقت انگیز حکایت سے اُن نادانوں کو خصوصاً درسِ عبرت حاصل کرنا چاہیے جو اپنی عبادات پر ناز کرتے ہوئے بھولے نہیں سماتے اور اپنے نیک اعمال مثلاً نماز، روزہ، حج، مساجد کی خدمت، خلقِ خدا کی مدد اور سماجی فلاح و بہبود وغیرہ وغیرہ کاموں کا ہر جگہ اعلان کرتے پھرتے، ڈھنڈورا پیٹتے نہیں تھکتے، بلکہ اپنے نیک کاموں کی مَعَاذَ اللہ غزوہ جمل! اخبارات و رسائل میں تصاویر تک چھپوانے سے گریز نہیں کرتے۔ آہ! ان کا ذہن کس طرح بنایا جائے۔ ان کو تعمیری و اخلاقی سوچ کس طرح فراہم کی جائے! انہیں کس طرح باور کرایا جائے کہ اس طرح بلا ضرورت اپنی نیکیوں کا



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو شخص عید پر درود پاک پڑھا محمول کیا وہ جھکا راستہ بھول گیا۔

اعلان کرنے میں ریا کاری کی آفت میں پڑنے کا خدشہ ہے۔ ایسا کرنے سے بعض صورتوں میں نہ صرف اعمال برباد ہوتے ہیں بلکہ ریا کاری میں سراسر جہنم کی حقاری ہے۔ اور اپنا فوٹو چھوٹا؟ تو بہ! تو بہ! ریا کاری پر سینہ زوری! اپنے اعمال کی نمائش کا اتنا شوق کہ فوٹو جیسے حرام ذریعے کو بھی نہ چھوڑا گیا۔ اللہ عزوجل ریا کاری کی عباہ کاری، ”نہیں میں“ کی مصیبت اور اُفانیت کی آفت سے ہم سب مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
**شہزادے کی عید** امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ عید کے دن اپنے شہزادے

کو پرانی قمیص پہنے دیکھا تو رو پڑے، بیٹے نے عرض کی، پیارے تاجاں! کیوں رورہے ہیں؟ فرمایا: میرے لال! مجھے اندیشہ ہے کہ آج عید کے دن جب لڑکے تجھے اس پرانی قمیص میں دیکھیں گے تو تیرا دل ٹوٹ جائے گا۔ بیٹے نے جواباً عرض کی، دل تو اُس کا ٹوٹے جو رضائے الہی عزوجل کے کام میں ناکام رہا ہو یا جس نے ماں یا باپ کی نافرمانی کی ہو۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رضامندی کے طفیل اللہ عزوجل بھی مجھ سے راضی ہو جائے گا۔ یہ سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہزادے کو گلے لگایا اور اُس کیلئے دُعا فرمائی۔

(مُلْتَمَسًا كَاشِفَةً الْقُلُوبِ ص ۳۰۸) اللہ عزوجل کسی نافرمان پر رحمت ہو اور ان

کے صدقہ ہماری مغفرت ہو۔



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے عید کا ایک ہاتھ زندہ رکھا اور دوسرا ہاتھ زندہ رکھا اس پر اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا۔

**شہزادوں کی عید!** امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عید سے ایک دن قبل

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہزادیاں حاضر ہوئیں اور بولیں، ”بابا جان! کل عید کے دن ہم کون سے کپڑے پہنیں گی؟“ فرمایا، ”بھئی کپڑے جو تم نے پہن رکھے

ہیں، انہیں دھولو، گل پہن لینا!“، ”نہیں! بابا جان! آپ ہمیں نئے کپڑے

بنوادیتے،“ بچوں نے ضد کرتے ہوئے کہا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ”میری

بچی! عید کا دن اللہ رب العزت غزوہ کی عبادت کرنے، اُس کا شکر بجالانے

کا دن ہے، نئے کپڑے پہننا ضروری تو نہیں۔“! ”بابا جان! آپ کا فرمانا بیشک

دُرست ہے لیکن ہماری سہیلیاں ہمیں طعنے دیں گی کہ تم امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی لڑکیاں ہو اور عید کے روز بھی وہی پُرانے کپڑے پہن رکھے ہیں!“ یہ کہتے

ہوئے بچوں کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ بچوں کی باتیں سن کر

امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دل بھی بھر آیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خازن

(وزیر مالیات) کو بلا کر فرمایا: ”مجھے میری ایک ماہ کی تنخواہ پیشگی لا دو۔“ خازن نے

عرض کی، ”مُھُور! کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ ایک ماہ تک زندہ رہیں گے؟“

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”جَزَاكَ اللہ! تو نے بیشک عُمَدہ اور صحیح بات کہی۔“

خازن چلا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچوں سے فرمایا، ”پیارے بیٹیو! اللہ و رسول



**فرمان مصطفیٰ:** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر درجہ زود پاک پڑے حالانکہ تعالیٰ اس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رضا پر اپنی خواہشات کو قُربان کر دو۔ (مُحَمَّدٌ اَعْلٰی  
حَقِیْقَہٗ اَوَّلُ ص ۲۵۷ تا ۲۵۸) اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رَحْمَت ہو اور اُن کے  
مَدَّقِہِ ہمارے مغفرت ہو۔

عصیرف اُجلے لباس پہننے کا نا اہل نہیں

ٹھٹھے ٹھٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟

گزشتہ دونوں حکایات سے ہمیں یہی درس ملا کہ اُجلے کپڑے پہن لینے کا نام ہی عہد نہیں۔

اس کے بغیر بھی عہد منائی جاسکتی ہے۔ اللہ اکبر عزوجل! امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس قدر غریب و مسکین خلیفہ تھے اتنی بڑی سلطنت کے حاکم ہونے کے باوجود آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوئی رقم جمع نہ کی تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خازن بھی کس قدر دیانتدار تھے اور انہوں نے کیسے خوبصورت انداز میں پیشگی تنخواہ دینے سے انکار کر دیا۔ اس حکایت سے ہم سب کو بھی عبرت حاصل کرنی چاہیے اور پیشگی تنخواہ یا اجرت لینے سے پہلے خوب اچھی طرح غور کر لینا چاہیے کہ ہم جتنی مدت کی پیشگی تنخواہ لے رہے ہیں آیا اتنی مدت تک زندہ بھی رہیں گے یا نہیں اور اگر زندہ رہ بھی گئے تو کام کاج کے قابل بھی رہیں گے یا نہیں! ظاہر ہے انسان حادث یا بیماری کے سبب ناکارہ بھی تو ہو سکتا ہے۔ احتیاطوں بھرا مدنی ذہن بنانے کیلئے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں کی ٹونج پڑو وہاں پر سو کر تمہارا دُور و گدگد تک پہنچا ہے۔

حاصل کیجئے۔ مَدَنی قافلے کی بڑکتوں کے کیا کہنے! آپ کا ایمان تازہ کرنے کیلئے مَدَنی قافلے کی ایک خوشگوار و مشکبار مَدَنی بہار پیش کرتا ہوں بھٹانچہ

**والدِ مرحوم پر کریم** (بشرِ مستی) (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی نے جو کچھ بیان کیا وہ یہاں انصافِ غرض کرتا

ہوں: میں نے اپنے والدِ مرحوم کو خواب میں ایبھائی کمزوری کی حالت میں بڑھنے (ب۔ ر۔ س۔) کسی کے سہارے پر چلتا ہوا دیکھا۔ مجھے تشویش ہوئی۔ میں نے ایصالِ ثواب کی نیت سے ہر ماہ تین دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کی نیت کر لی اور سفر شروع بھی کر دیا۔ تیسرے ماہ مَدَنی قافلے سے واپسی کے بعد جب گھر پر سویا تو میں نے خواب میں یہ دلکش منظر دیکھا کہ والدِ مرحوم ہنس بھولتا لباسِ زیب تن کئے بیٹھے مسکرا رہے ہیں اور ان پر بارش کی ہلکی مٹھلکی مٹھواری برس رہی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے میں سفر کی اہمیت مجھ پر خوب اُجاگر ہوئی اور اب یہی نیت ہے کہ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر ماہ تین دن کیلئے **ماہِ اِعتقانِ رسول** کے ساتھ سفر جاری رکھوں گا۔

ماگھو آ کر دُعا، قافلے میں چلو پاؤ گے مَدَنی عا، قافلے میں چلو  
خوب ہو گا ثواب، اور ملے گا عذاب از بچے مصطفیٰ، قافلے میں چلو  
فوسکی ہو گئی، غم گیا ہے کوئی مانتے کو دُعا، قافلے میں چلو  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہے کہ میں نے یہ سیکھا ہے کہ جو شخص عید الفطر کے دن کوئی نیک کام کرے۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سعادت مند بیٹے نے**

والدِ مرحوم کی ہمدردی میں **مَدَنی قافلے** میں سفر کی بروقت قیّت کرنے کا کیسا پیارا

فیصلہ کیا! اور اس کو **مَدَنی قافلے** کی برکتوں کا کتنا زبردست نتیجہ دکھایا گیا۔ مُعمرین

(م۔ غب۔ سہ۔ ین) یعنی تعبیر بیان کرنے والے علماء فرماتے ہیں: برزخ میں جھوٹ

نہیں ہے، مُردہ خواب میں آکر کبھی جھوٹی خبر نہیں سنا سکتا۔ نیز کہتے ہیں، مرنے

والے کو خواب میں بیمار یا کمزور یا غصّہ کرتا ہوا دیکھنا اُس کے عذاب میں مُجَلّا ہونے

کی نشانی ہے جبکہ سفید یا سبز لباس میں دیکھنا راحت میں ہونے کی علامت ہے۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچھے خواب بے شک**

اچھے ہوتے ہیں۔ یاد رکھئے! نبی کا خواب وحی

پر مُشتمل ہوتا ہے جب کہ غیرِ نبی کے

خواب کی یہ حیثیت نہیں اور اس کا خواب حُجّت یعنی دلیل نہیں ہوتا۔ مثلاً آپ نے

خواب میں بارگاہِ رسالت سے یہ بشارت سُنی ہے کہ ”آپ جلتی ہیں۔“ اس سے

**قَطعی جَنّتی** ہونا مُراد نہیں لیا جائے گا کیوں کہ معاملہ خواب کا ہے۔ بے شک

**اللہ** عزوجل کے پیارے حبیب مَلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو جس نے خواب میں دیکھا اُس

نے حق دیکھا کہ شیطان آپ مَلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی صورتِ مبارکہ میں نہیں آ سکتا۔ جو

بات ارشاد فرمائیں وہ بھی حق حق اور حق کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔ تاہم خواب میں



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زورِ پاک کی کثرت کو یہ کہہ کر ہمارے لئے گہارت ہے۔

چونکہ حواسِ مُضْمَحِل (یعنی کمزور) ہوتے ہیں اس لئے یقین کے ساتھ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جو کچھ فرمایا گیا وہ خواب دیکھنے والے نے خُرف بہ خُرف دُرست سنا، سننے اور سمجھنے میں غلط فہمی کا ہر امکان موجود ہے، لہذا خواب میں دیئے ہوئے حکم پر عمل کرنے سے پہلے حکمِ شریعت کو دیکھنا ہوگا۔ اگر خواب والی بات شریعت سے نہیں ٹکراتی تو بے شک اُس پر عمل کیا جاسکتا ہے تاہم خواب میں ملے ہوئے حکم پر عمل کرنا شرعاً واجب نہیں اور اگر وہ بات ہی خلافِ شرع ہے تو عمل نہیں کیا جائے گا۔ اس بات کو اس مثال سے سمجھئے جس میں۔۔۔۔۔

خواب میں شراب نوشی کا حکم دنیا یا منع فرمایا؟

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہٴ شمعِ رسالت، مُجَدِّدِ دین وملت، حامیِ سنت، ماحیِ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرتِ علامہ مولینا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، ایک شخص نے خواب دیکھا کہ جنابِ رسالتِ مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم (معاذ اللہ) سے شراب نوشی کا حکم دے رہے ہیں۔ سیدنا امام جعفر صادق علیہ رحمۃ اللہ الزانی کی خدمت میں معاملہ پیش کیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا، ”رسول اللہ



فروغان مصطفیٰ (علیہ السلام) نے کتب میں مذکور ہے کہ وہاں عید کے دن کھانا کھاتے تھے اور کھانا کھاتے تھے۔

عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے تجھے شراب پینے سے روکا ہے، تیرے سننے میں آگیا آیا۔“ اور یہ بھی یاد رکھا جائے کہ اس معاملے میں فاسق و منگی برابر ہیں۔ چنانچہ نہ تو منگی کا خواب میں کسی حکم کا سننا، اس حکم کے صحیح ہونے کی دلیل ہے اور نہ ہی فاسق کا بیان یقینی طور پر ٹھوٹا، بلکہ ضابطہ یہی ہے جو مذکور ہوا۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ شریف جدید ج ۵ ص ۱۰۰)

اللہ عزوجل کے مقبول بندوں کی ایک حضور عظیم کی عید

عمرت ہوتی ہے۔ الحمد للہ عزوجل ہمارے حضور سیدنا غوث اعظم علیہ رحمۃ اللہ انکرم کی شان بے حد ارفع و اعلیٰ ہے، اس کے باوجود آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے لئے کیا چیز پیش فرماتے ہیں! سنئے اور عمرت حاصل کیجئے۔

خَلْقِ گوید کہ فر داروز عید است خوشی در رُوح ہر مؤمن پدید است  
در آن روزے کہ با ایمان بجزم برادر ملک خود آن روز عید است  
یعنی ”لوگ کہہ رہے ہیں، ”کل عید ہے! کل عید ہے!“ اور سب خوش ہیں۔ لیکن میں

تو جس دن اس دنیا سے اپنا ایمان سلامت لے کر گیا، میرے لئے تو ہی دن عید ہوگا۔“  
مُصَلِّحِنَ اللّٰہُ ! (عزوجل) مُصَلِّحِنَ اللّٰہُ ! (عزوجل) کیا شان تھوئی ہے!  
اتنی بڑی شان کہ اولیاء کرام و رحمۃ اللہ تعالیٰ کے سردار! اور اس قدر تواضع



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ ہر سال ہمارے لیے عید کا دن مقرر کرتا ہے۔ لیکن یہ عید ہے۔

واکسار!! اس میں ہمارے لئے بھی دُرسِ عبرت ہے اور ہمیں سمجھایا جا رہا ہے کہ  
خبردار! ایمان کے معاملہ میں غفلت نہ کرنا، ہر وقت ایمان کی حفاظت کی فکر میں  
لگے رہنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری غفلت اور معصیت کے سبب ایمان کی دولت  
تمہارے ہاتھ سے نکل جائے۔

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

رضا کا خاتمہ بالخیر ہوگا

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اگر رحمتِ جری شامل ہے یا غوث

(حدائقِ بخشش)

**ایک ولی کی عید** حضرت سیدنا شیخ نجیب الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ  
مُتَوَكِّل، حضرت سیدنا شیخ بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ کے بھائی اور خلیفہ ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا لقب **مُتَوَكِّل** ہے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ستر برس شہر میں رہے مگر کوئی ظاہری ذریعہ معاش نہ ہونے کے

باوجود انکے اہل و عیال نہایت اطمینان سے زندگی بسر کرتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ اپنے مولیٰ عز و جل کی یاد میں اس قدر مُسْتَغْفِرُ رہتے تھے کہ یہ بھی نہیں

جانتے تھے کہ آج کون سا دن ہے؟ اور یہ کون سا مہینہ ہے؟ اور بسکہ کتنی مالیت کا ہے؟

ایک بار عید کے دن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر میں بہت سے بہمان جمع ہو گئے۔

خود صاف مصطفیٰ: اصل متعلقات میں علم کو بھی پاکیزہ و نورانی درجہ سے متعلق ہونا چاہیے، اگرچہ وہ اس کیلئے ایک نرودا اور گھڑا ہے، مگر فلاسفہ پر ہرگز ختم ہے۔

اِتِّفَاق سے اُس روز آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر میں خُور و دُوش (یعنی کھانے پینے) کا کوئی سامان نہیں تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بالا خانے پر جا کر **یا دِیَا اَلْحٰی عَزَّوَجَلَّ** میں مَغْضُول ہو گئے اور دِل ہی دِل میں یہ کہہ رہے تھے، ”**یا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ آج عید کا دن ہے اور میرے گھر مہمان آئے ہوئے ہیں۔**“ اچانک ایک شخص مَحْت پر ظاہر ہوا، اُس نے کھانوں سے بھرا ہوا ایک خوان پیش کیا اور کہا، **اے مُجِیْبُ الدِّین! تمہارے تَوَكُّل کی دُھوم مَلَاءِ اَعْلٰی** (یعنی فرشتوں) میں مچی ہوئی ہے اور تمہارا حال یہ ہے کہ تم ایسے خیال (یعنی کھانا طلبی) میں مشغول ہو؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، حق تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ خوب جانتا ہے کہ میں نے اپنی ذات کے لئے یہ خیال نہیں کیا، بلکہ اپنے مہمانوں کے باعث اس طرف مُتَوَجِّہ ہو گیا تھا۔ حضرت سَیِّدُنا مُجِیْبُ الدِّین مُتَوَكِّل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صاحبِ کرامت ہونے کے باوجود انتہائی مُنْكَسِرُ الْمِزَاج تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اِکْلَساری کا یہ عالم تھا کہ ایک روز ایک فقیر بہت دُور سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ملاقات کیلئے آیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا کہ کیا مُجِیْبُ الدِّین مُتَوَكِّل (یعنی تَوَكُّل کرنے والا) آپ ہی ہیں؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اِکْلَسارا فرمایا کہ بھائی! میں تو مُجِیْبُ الدِّین مُتَوَكِّل (یعنی بہت زیادہ کھانے والا) ہوں۔ (اَحْیَاؤُ الْأَخْبَار ص ۶۰) **اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کٰی اَنْ پَر رَحْمَتِ هُو اور اَنْ کٰی صَدَقَی ہمارى مَغْفِرَتِ هُو۔**



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر دُور و نزدیک پر رحم اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

**اکرامت کا ایک شعبہ** **ٹٹھے ٹٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟**  
اللہ عزوجل کے نیک بندوں اور ولیوں کی

عید کس قدر سادہ ہوا کرتی ہے۔ اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل اپنے دوستوں کی ضروریات کا غیب سے انتظام فرمادیتا ہے۔ یہ سب اُس کے کرم کے گر شے ہیں۔ یقیناً ضرورت کھانا، پانی وغیرہ ضروریاتِ زندگی کا اچانک حاضِر ہو جانا بزرگوں سے کرامت کے طور پر وقوع میں آتا ہے۔ چنانچہ ”شرح عقائدِ شفیہ“ میں جہاں کرامت کی چند اقسام کا بیان ہے وہاں یہ بھی مذکور ہے کہ ضرورت کے وقت کھانے پانی کا حاضِر ہو جانا بھی کرامت ہی کا ایک شعبہ ہے۔ یوزگان دین رَحْمَتُہُمُ اللہُ اَلْمَیْمِن کے خُدا ادا و نصرفات و کرامات کا کیا کہنا؟ یہ ایسے مقبولانِ بارگاہِ خُداوندی عزوجل ہوتے ہیں کہ اُن کی زبانِ پاک سے نکلی ہوئی بات اور دل میں پیدا ہونے والی خواہشات رب کائنات عزوجل کی عنایات سے پوری ہو کر رہتی ہیں۔

**ایک سخی کی عید** سَيِّدُنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِی رَحْمَةُ اللہِ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ عید الفطر کی شب دروازے پر دستک ہوئی، دیکھا تو میرا ہمسایہ کھڑا تھا۔ میں نے کہا، کہو بھائی! کیسے



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جبہٴ زمزمی (شم غلام) کا زور پاک چھو کر بھی یہ تک شرم نہیں کہہ سکتا ہوں۔

آنا ہوا؟ اُس نے کہا، ”کل عید ہے لیکن خرچ کیلئے کچھ نہیں، اگر آپ کچھ عنایت فرمادیں تو عزت کے ساتھ ہم عید کا دن گوارا لیں گے۔“ میں نے اپنی بیوی سے کہا، ہمارا فلاں پڑوسی آیا ہے اُس کے پاس عید کیلئے ایک پیسہ تک نہیں، اگر تمہاری رائے ہو تو جو پچیس<sup>۲۵</sup> درہم ہم نے عید کیلئے رکھ چھوڑے ہیں وہ ہمسایہ کو دے دیں ہمیں اللہ تعالیٰ اور دیدے گا۔ نیک بیوی نے کہا، بہت اچھا۔ چنانچہ میں نے وہ سب درہم اپنے ہمسایہ کے حوالے کر دیئے اور وہ دعائیں دیتا ہوا چلا گیا۔

تھوڑی دیر کے بعد پھر کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے جونی دروازہ کھولا، ایک آدمی آگے بڑھ کر میرے قدموں پر گر پڑا اور رورہ کر کہنے لگا، میں آپ کے والد کا بھانجا ہوا غلام ہوں، مجھے اپنی حرکت پر بہت ندامت لاحق ہوئی تو حاضر ہو گیا ہوں، یہ پچیس<sup>۲۵</sup> دینار میری کمائی کے ہیں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں قبول فرمالیجئے، آپ میرے آقا ہیں اور میں آپ کا غلام۔ میں نے وہ دینار لے لئے اور غلام کو آزاد کر دیا۔ پھر میں نے اپنی بیوی سے کہا، خُذْ اعْزُ وَجَلَ کِی شان دیکھو! اُس نے ہمیں درہم کے بدلے دینار عطا فرمائے (پہلے درہم چاندی کے اور دینار سونے کے ہوتے تھے)! اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ کِی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقہ ہماری مغفرت ہو۔



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جو ہر روز صبح نہا کر اُٹھے اور پھر اپنے کھانے کی خدمت میں نہا کر اُٹھے۔

سَلَامُ اُس پر کہ جس نے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی شان بھی کتنی بڑائی ہے کہ اُس نے پچیس ورہم (چاندی کے سکہ) دینے والے کو

آن کی آن میں پچیس دینار (سونے کے سکہ) عطا فرمادیئے۔ اور یوڑگان دین رَحْمَتُہُمُ اللّٰہُ الْمَہِیْن کا ایثار بھی خوب تھا کہ وہ اپنی تمام خُزاسائشوں کو دوسرے مسلمانوں کی خاطر فَرَّبان کر دیتے تھے۔ انہیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے والہانہ مَحَبَّت تھی۔ انہیں معلوم تھا کہ اسلام ہمیں باہمی ہمدردی کا پیغام دیتا ہے۔ ہمارے خُصو سر اپا نور، فیض گنجور، شاہ غفور، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رَحْمَتِ عالم ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رَحْمَت سے کوئی محروم نہیں رہا۔ ہمارے پیارے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم عُرْبَاء و مَسَاکِیْن اور یتیموں کی طرف نظر خاص رکھتے اور ہر طرح سے اُن کی دلجوئی فرمایا کرتے تھے۔

سَلَامُ اُس پر کہ جس نے بے کسوں کی دُشگیری کی

سَلَامُ اُس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

مُطْعِنُ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) اتنی بڑی شان کہ ”بعد اَزْ خُذِ الْوُزْغِ تُوہی قَصَّہ

مُخْتَصَر“ اور اِس قَدَر تَوَاضِع کہ جس کا کوئی نہیں اُس کے خُصو صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

فرمانِ مصطفیٰ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر روزہ رکھ دیا وہ روزہ پاک پر حاکم کے دو سال کے کاغذ خالی ہوں گے۔

ہیں۔ کیا خوب فرمایا میرے آقا علیٰ حضرت (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے

گنیز ہر ایکس و بے نو اپردرود حریر ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے بے گس کی دولت پہ لاکھوں دُرود مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام

خلق کے داد رس سب کے فریاد رس

گہف روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

**قوتِ سماعَتِ بحال ہو گئی!** بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دل میں عظیمِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بڑھانے،

سینے میں شمعِ اَلْقَتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جلانے اور عیدِ سعید کی حقیقی خوشیاں

پانے کیلئے ہو سکے تو چاند رات ہی کو ہاتھوں ہاتھ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر

سیاسی تحریکِ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ

سٹوں بھرے سفر کی سعادت حاصل کیجئے۔ مدنی قافلے کی برکتیں تو دیکھئے! باب

المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے، کوئٹہ میں ہونے والے

تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریکِ دعوتِ اسلامی کے تین روزہ سٹوں

بھرے اجتماع میں شریک ایک بھرے اسلامی بھائی نے ہاتھوں ہاتھ تین دن کے

سٹوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کی سعادت

حاصل کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دورانِ سفر ہی ان کی قوتِ سماعَتِ بحال ہو گئی

اور وہ عام لوگوں کی طرح سننے لگے۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک اور ہوس کے پاس ہرگز نہ لگے اور نہ ہی ہرگز نہ دیکھے۔

کان بہرے ہیں گر، رکھو ربّ پر نظر ہو گا لطفِ خدا، قافلے میں چلو  
وَمِیْیَ آفتیں، اُتھرو وی شامتیں دُور ہوں گی ذرا، قافلے میں چلو  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**صَدَقَہ فِطْرُ وَاجِب ہے** سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک شخص کو ختم دیا کہ جا کر مِلّۃً مُعَظَّمۃ کے گلی

کو چوں میں اعلان کر دو، ”صَدَقَہ فِطْر وَاجِب ہے۔“

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۰۱ حدیث ۶۷۴)

**صَدَقَہ فِطْر لِّغُلَا مَاتِ الْکَافِرِہے** حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، مدنی سرکار، غریبوں

کے غمخوار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے صَدَقَہ فِطْر مقرر فرمایا تاکہ فُضُول اور بیہودہ کلام سے روزوں کی طہارت (یعنی صفائی) ہو جائے۔ نیز مساکین کی خوش (یعنی خواراک) بھی ہو جائے۔  
(سُکُن ابی داؤد ج ۲ ص ۱۵۸ حدیث ۱۶۰۹)

**روزہ مُعَلَّق رہتا ہے** حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، بافان پروردگار،

دُجّالَم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں، جب تک صَدَقَہ فِطْر ادا نہیں کیا جاتا، بندے کا روزہ زمین و آسمان کے درمیان مُعَلَّق (یعنی لٹکا ہوا) رہتا ہے۔  
(کنز العمال ج ۸ ص ۲۰۳ حدیث ۲۴۱۲۴)



فرمانِ معصوم (علیہ السلام) کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ روزِ اُضحیٰ نہ دے تو لوگوں میں وہ تجھ پر ہی جس ہے۔

”عید کی خوشیاں مبارک“ کے 16 حُرُوف

کی نسبت سے فِطْرہ کے ۱۶ مَدَنی پھول

﴿صَدَقَةُ فِطْرِ﴾ ان تمام مسلمان مَرُوعورت پر واجب ہے جو ”صاحبِ

نِصاب“ ہوں اور اُن کا نِصاب ”حاجاتِ اَصْلِیَّہ“ (یعنی ضروریاتِ زندگی

سے) ”فارغ ہو۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۱)

﴿وَحْس﴾ کے پاس ساڑھے سات تولے سونایا ساڑھے باون تولہ چاندی یا

ساڑھے باون تولہ چاندی کی رقم یا اتنی مالیت کا مالِ تجارت ہو (اور یہ سب

حاجاتِ اَصْلِیَّہ سے فارغ ہوں) اُس کو صاحبِ نِصاب کہا جاتا ہے۔

﴿صَدَقَةُ فِطْرِ﴾ واجب ہونے کیلئے، ”عاقِل و بالغ“ ہونا شرط نہیں۔ بلکہ

بَچہ یا مَحْنُون (یعنی پاگل) بھی اگر صاحبِ نِصاب ہو تو اُس کے مال

میں سے اُن کا ولی (یعنی سر پرست) ادا کرے۔ (ردّ المُحتار ج ۳ ص ۳۱۲)

”صَدَقَةُ فِطْرِ“ کے لئے مقدارِ نِصاب تو وہی ہے جو زکوٰۃ کا ہے

جیسا کہ مذکور ہوا لیکن فَرَق یہ ہے کہ صَدَقَةُ فِطْرِ کے لئے مال کے

نامی (یعنی اس میں بڑھنے کی صلاحیت) ہونے اور سال گزرنے کی شرط نہیں۔

دیکھئے

۱۔ ”صاحبِ نِصاب“، ”عَنّی“، ”مُتَقَرَّر“،

”حاجاتِ اَصْلِیَّہ“ وغیرہ اصطلاحات کی تفصیلی معلومات فقہِ عَمّی کی مشہور کتاب ”بہارِ شریعت“ حصہ پنجم میں

ملاحظہ فرمائیے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس مرد و زن ہوا اور اس نے کچھ پروردگار پاک نہ چاہا تو وہ بدعت ہو گیا۔

اسی طرح جو چیزیں ضرورت سے زیادہ ہیں (مثلاً وہ گھریلو سامان جو روزانہ کام میں نہیں آتا) اور ان کی قیمت نصاب کو پہنچتی ہو تو ان اشیاء کی وجہ سے **صَدَقَہ فِطْر** واجب ہے۔ زکوٰۃ اور **صَدَقَہ فِطْر** کے نصاب میں یہ فرق کیفیت کے اعتبار سے ہے۔ (وقار الفتاویٰ جلد ۲ ص ۳۸۵)

**مَالِکِ** نصابِ مرد پر اپنی طرف سے، اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے اور اگر کوئی **مَجْنُون** (یعنی پاگل) اولاد ہے (چاہے پھر وہ پاگل اولاد بالغ ہی کیوں نہ ہو) تو اُس کی طرف سے بھی **صَدَقَہ فِطْر** واجب ہے، ہاں اگر وہ بچہ یا **مَجْنُون** خود صاحبِ نصاب ہے تو پھر اُس کے مال میں سے فطرہ ادا کر دے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۲)

**مَرْد** صاحبِ نصاب پر اپنی بیوی یا ماں باپ یا چھوٹے بھائی بہن اور دیگر رشتہ داروں کا **فِطْرہ** واجب نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۳)

**وَالِد** نہ ہو تو دادا جان والد صاحب کی جگہ ہیں۔ یعنی اپنے فقیر و یتیم پوتے پوتیوں کی طرف سے اُن پہ **صَدَقَہ فِطْر** دینا واجب ہے۔ (ذُرْمُحْتَار، رَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۳۱۰)

**مَالِ** پر اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے **صَدَقَہ فِطْر** دینا واجب نہیں۔ (رَدُّ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۳۱۰)

**بَاب** پر اپنی عاقل بالغ اولاد کا **فِطْرہ** واجب نہیں۔ (ذُرْمُحْتَار مع رَدِّ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۳۱۷)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے حج پر ایک بارہ روز پاک پر حاکم خالی اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

کسی صحیح شرعی مجبوری کے تحت روزے نہ رکھ سکا یا معاذ اللہ عزوجل

کسی بد نصیب نے بغیر مجبوری کے رَمَضَانَ الْمُبَارَك کے روزے نہ رکھے اُس پر بھی صاحبِ نصاب ہونے کی صورت میں صدقۃ فطر

واجب ہے۔ (ردالمحتار ج ۳ ص ۳۱۵)

بیوی یا بالغ اولاد جن کا نفقہ وغیرہ (یعنی روٹی کپڑے وغیرہ کا خرچ) جس

فحص کے ذمہ ہے وہ اگر ان کی اجازت کے بغیر ہی ان کا فطرہ ادا کر دے تو ادا ہو جائے گا۔ ہاں اگر نفقہ اُس کے ذمہ نہیں ہے۔ مثلاً بالغ

بیٹے نے شادی کر کے گھر الگ بسالیا اور اپنا گوارہ خود ہی کر لیتا ہے تو

اب اپنے نان نفقہ (یعنی روٹی کپڑے وغیرہ) کا خود ہی ذمہ دار ہو گیا

ہے۔ لہذا ایسی اولاد کی طرف سے بغیر اجازت فطرہ دے دیا تو ادا

نہ ہوگا۔

بیوی نے بغیر حکم شوہر اگر شوہر کا فطرہ ادا کر دیا تو ادا نہ ہوگا۔


(بہارِ شریعت حصہ پنجم ص ۶۹)

عید الفطر کی صبح صادق طلوع ہوتے وقت جو صاحبِ نصاب

تھا اسی پر صدقۃ فطر واجب ہے۔ اگر صبح صادق کے بعد صاحب


فَرَضَانَ مَصْلُوفٍ: (مَنْ لَمْ يَتَمَلَّكْهُ هَذِهِ تَرْكُهُ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ لَا مَعْنَى لَهُ إِلَّا مَا تَعَلَّقَ بِهِ).

نصاب ہو اتواب واجب نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۲)


**صَدَقَةُ فِطْرِ** ادا کرنے کا افضل وقت تو یہی ہے کہ عید کو صبح صادق 

کے بعد عید کی نماز ادا کرنے سے پہلے پہلے ادا کر دیا جائے۔ اگر چاند رات یا رَمَضَانَ الْمُبَارَك کے کسی بھی دن بلکہ رَمَضَانَ شَرِيف سے پہلے بھی اگر کسی نے ادا کر دیا تب بھی **فِطْرہ** ادا ہو گیا اور ایسا کرنا بالکل

جائز ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۲)

**اگر عید کا دن گزر گیا اور فِطْرہ ادا نہ کیا تھا تب بھی فِطْرہ ساقط نہ** 

ہو۔ بلکہ غمِ بھر میں جب بھی ادا کریں ادا ہی ہے (ایضاً)

**صَدَقَةُ فِطْرِ** کے مضارف وہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں۔ یعنی جن کو زکوٰۃ 

دے سکتے ہیں انہیں **فِطْرہ** بھی دے سکتے ہیں اور جن کو زکوٰۃ نہیں دے

سکتے اُن کو **فِطْرہ** بھی نہیں دے سکتے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۴)

**ساداتِ کرام کو صدقہ فِطْرِ نہیں دے سکتے۔** 

**صَدَقَةُ فِطْرِ کی مقدار** ”ایک سو پچھتر روپے اُٹھنی ہر“ (یعنی دو

کلو سے 80 گرام کم)

وزن گیہوں یا اُس کا آٹا یا اتنے گیہوں کی قیمت

ایک صدقہ فِطْرِ کی مقدار ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

قبر میں ایک ہزار انوار داخل ہوں! معقول ہے کہ جو شخص عید کے دن تین سو مرتبہ ”سُبْحَنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہِ“

پڑھے اور فوت شدہ مسلمانوں کی ازواج کو اس کا ایصالِ ثواب کرے تو ہر مسلمان کی قبر میں ایک ہزار انوار داخل ہوتے ہیں اور جب وہ پڑھنے والا خود مرے گا، اللہ تعالیٰ عزوجل اُس کی قبر میں بھی ایک ہزار انوار داخل فرمائے گا۔ (یہ ورد دونوں عیدین میں کیا جاسکتا ہے) (مکاشفۃ القلوب ص ۳۰۸)

نمازِ عید سے قبل کی ایک سنت! مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! اب ان باتوں کا بیان کیا جاتا ہے جو عیدین

(یعنی عید الفطر اور عیدِ دوئوں ہی) میں سنت ہیں۔ چنانچہ حضرت سیدنا زیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، فہمشاہِ نبوت، میکربو و سخاوت، سراپا رحمت، محبوب رب العزت عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ کھا کر نماز کیلئے تشریف لے جاتے تھے۔ اور عید الاضحیٰ کے روز اُس وقت تک نہیں کھاتے تھے جب تک نماز سے فارغ نہ ہو جاتے۔ (جامع ترمذی ج ۲ ص ۷۰ حدیث ۵۴۲) اور ”بخاری“ کی روایت حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ عید الفطر کے دن (نمازِ عید کیلئے) تشریف نہ لے جاتے جب تک چند کھجوریں



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے عید کا ایک روز اور ایک دن صحتِ کاملہ کے ساتھ مناسکتا ہے۔

نہ تناول فرمالتے اور وہ طاق ہوتیں۔ (صحیح البخاری ج ۱ ص ۳۲۸ حدیث ۹۵۳)  
حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی رحمت، شفیع امت،  
مہتممِ نبوت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم عید کو (نماز عید کیلئے) ایک  
راستہ سے تشریف لے جاتے اور دوسرے راستے سے واپس تشریف لاتے۔

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۶۹ حدیث ۵۴۱)

**نماز عید کا طریقہ** (فقہی) پہلے اس طرح نیت کیجئے: ”میں نیت کرتا ہوں  
دو رکعت نماز عید الفطر (یا عید الاضحیٰ)

کی، ساتھ چھ زائد تکبیروں کے، وسطے اللہ عزوجل کے، پیچھے اس امام کے“ پھر کانوں  
تک ہاتھ اٹھائیے اور اللہ اکبر کہہ کر حسب معمول ناف کے نیچے باندھ لیجئے اور  
ہٹا پڑھئے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائیے اور اللہ اکبر کہتے ہوئے لٹکا دیجئے۔ پھر  
ہاتھ کانوں تک اٹھائیے اور اللہ اکبر کہہ کر لٹکا دیجئے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائیے  
اور اللہ اکبر کہہ کر باندھ لیجئے یعنی پہلی تکبیر کے بعد ہاتھ باندھئے اس کے بعد  
دوسری اور تیسری تکبیر میں لٹکائیے اور چوتھی میں ہاتھ باندھ لیجئے۔ اس کو یوں  
یاد رکھئے کہ جہاں قیام میں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھنے  
ہیں اور جہاں نہیں پڑھنا وہاں ہاتھ لٹکانے ہیں (ماخوذ از درمختار بردالمختار)



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر فرض فرمایا کہ ہم عید الفطر کے روز صومہ رکھیں اور اس پر ہمیں روزہ رکھنا ہے۔

ج ۳ ص ۶۶) پھر امام تَعُوذ اور تَسْمِیَہ آہستہ پڑھ کر الحمد شریف اور سورۃ تَحْمِیْم (یعنی بلند آواز) کیساتھ پڑھے، پھر زُکُوع کرے۔ دوسری رُکُوع میں پہلے الحمد شریف اور سورۃ تَحْمِیْم کے ساتھ پڑھے، پھر تین بار کان تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہئے اور ہاتھ نہ باندھے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہتے ہوئے زُکُوع میں جائیے اور قاعدے کے مطابق نماز مکمل کر لیجئے۔ ہر دو تکبیروں کے درمیان تین بار ”سُبْحَنَ اللہ“ کہنے کی مقدار چپ کھڑا رہنا ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۰)

**عید کی دھوری جماعت ملی تو** پہلی رُکُوع میں امام کے تکبیریں کہنے کے بعد مقتدی شامل ہوا تو اُسی وقت (تکبیرِ تحریمہ کے علاوہ مزید) تین تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام نے قراءت شروع کر دی ہو اور تین ہی کہے اگرچہ امام نے تین سے زیادہ کہی ہوں اور اگر اس نے تکبیریں نہ کہیں کہ امام زُکُوع میں چلا گیا تو کھڑے کھڑے نہ کہے بلکہ امام کے ساتھ زُکُوع میں جائے اور زُکُوع میں تکبیریں کہہ لے اور اگر امام کو زُکُوع میں پایا اور غالب گمان ہے کہ تکبیریں کہہ کر امام کو زُکُوع میں پایا تو کھڑے کھڑے تکبیریں کہے پھر زُکُوع میں جائے ورنہ اللہ اکبر کہہ کر زُکُوع میں جائے اور زُکُوع میں تکبیریں کہے پھر اگر اس نے زُکُوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اٹھالیا

فرمانِ مصطفیٰ: (علی رضی اللہ عنہ) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور و حاکم تھا ہاؤں اور مجھ تک پہنچتا ہے۔

تو باقی ساقط ہو گئیں (یعنی پچھتے تکبیریں اب نہ کہے) اور اگر امام کے رُکوع سے اٹھنے کے بعد شامل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) جب اپنی (پچھتے) پڑھے اُس وقت کہے۔ اور رُکوع میں جہاں تکبیر کہنا بتایا گیا اُس میں ہاتھ نہ اٹھائے اور اگر دوسری رُکعت میں شامل ہوا تو پہلی رُکعت کی تکبیریں اب نہ کہے بلکہ جب اپنی فوت شدہ پڑھنے کھڑا ہو اُس وقت کہے۔ دوسری رُکعت کی تکبیریں اگر امام کے ساتھ پا جائے (یعنی تو بہتر)۔ ورنہ اس میں بھی وہی تفصیل ہے جو پہلی رُکعت کے بارے میں مذکور ہوئی۔

(ماخوذ از دُرِّ مختار ورد المختار ج ۳ ص ۵۷، ۵۶، ۵۵)

عید کی جماعت نہ ملی تو کیا کرے؟ امام نے نماز پڑھ لی اور کوئی شخص باقی رہ گیا خواہ وہ شامیل ہی نہ ہوا

تھایا شامل تو ہوا مگر اس کی نماز فاسد ہوگئی تو اگر دوسری جگہ مل جائے پڑھ لے ورنہ (غیر جماعت کے) نہیں پڑھ سکتا۔ ہاں بہتر یہ ہے کہ یہ شخص چار رکعت چاشت کی نماز پڑھے۔

(دُرِّمُخَارِج ص ۵۸، ۵۹)

عید کے خطبے کے احکام

قماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے اور خطبہ جمعہ میں جو چیزیں سنت ہیں اس میں بھی سنت ہیں اور جو وہاں مکروہ بھی مکروہ۔ صنف دو باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے عید الفطر کو منسوب کر دیا، وہ ایک عاصی ہے اور اس کا اجر عذاب ہے۔ (ترمذی)

جمعہ کے پہلے خطبہ سے پیشتر خطیب کا بیٹھنا سنت تھا اور اس میں نہ بیٹھنا سنت ہے۔ دوسرے یہ کہ اس میں پہلے خطبہ سے پیشتر 9 بار اور دوسرے کے پہلے 7 بار اور منبر سے اترنے کے پہلے 14 بار اللہ اکبر کہنا سنت ہے اور مجمعہ میں نہیں۔

(دُررُ مختار ج ۳ ص ۵۷، ۵۸، بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۱۰۹ مدینۃ المرشد برہلی شریف)

”عید میں غریبوں کو مت بھولو“ کے 21 حُرُوف

کی نسبت سے عید کے اکیس مُسْتَحَبَات

﴿۱﴾ حَاجَات بنوانا، (مگر زلفیں بنوائے نہ کہ انگریزی بال) ﴿۲﴾ نَاحُنِ خُشَوَات

﴿۳﴾ غُسل کرنا ﴿۴﴾ مَسَاک کرنا (یہ اُس کے علاوہ ہے جو دُشویں کی جاتی ہے)

﴿۵﴾ پتھے کپڑے پہنتا، نئے ہوں تو نئے ورنہ دُھلے ہوئے ﴿۶﴾ خُشبو لگانا

﴿۷﴾ انگوٹھی پہنتا، (اسلامی بھائی جب کبھی انگوٹھی پہنیں تو اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ

مَرَف ساڑھے چار ماشہ سے کم و وزن چاندی کی ایک ہی انگوٹھی پہنیں۔ ایک سے زیادہ نہ پہنیں

اور اُس ایک انگوٹھی میں بھی تینے ایک ہی ہو ایک سے زیادہ تھینے نہ ہوں اور بغیر تھینے کی بھی نہ

پہنیں۔ تھینے کے وژن کی کوئی قید نہیں۔ چاندی یا کسی اور دھات کا تھلہ یا چاندی کے بیان کردہ

وژن وغیرہ کے علاوہ کسی بھی دھات کی انگوٹھی یا تھلہ مرد نہیں پہن سکتا) ﴿۸﴾ نَمَازِ

فَجْرِ مسجدِ محلّہ میں پڑھنا ﴿۹﴾ عَزِذُ الْفِطْرِ کی نماز کو جانے سے پہلے چند کھجوریں



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر زورِ پاک کی کڑی ہے کہ یہ عید کے لئے مہارت ہے۔

کھالینا۔ تین، پانچ، سات یا کم و بیش مگر طاق ہوں۔ کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھا لیجئے۔ اگر نماز سے پہلے کچھ بھی نہ کھایا تو گناہ نہ ہوا۔ مگر عشاء تک نہ کھایا تو عتاب (لامت) کیا جائے گا ﴿۱۰﴾ نمازِ عید، عید گاہ میں ادا کرنا ﴿۱۱﴾ عید گاہ پیدل جانا ﴿۱۲﴾ سواری پر بھی جانے میں خرچ نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قدرت ہو اُس کیلئے پیدل جانا افضل ہے اور وہاں کسی پر سواری پر آنے میں خرچ نہیں ﴿۱۳﴾ نمازِ عید کیلئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا ﴿۱۴﴾ عید کی نماز سے پہلے صدقہٴ فطر ادا کرنا۔ (افضل تو یہی ہے مگر عید کی نماز سے قبل نہ دے سکے تو بعد میں دیدیں) ﴿۱۵﴾ خوشی ظاہر کرنا ﴿۱۶﴾ کثرت سے صدقہ دینا ﴿۱۷﴾ عید گاہ کو اطمینان و وقار اور نیچی نگاہ کئے جانا ﴿۱۸﴾ آپس میں مبارک باد دینا ﴿۱۹﴾ بعد نمازِ عید مضافہ (یعنی ہاتھ ملانا) اور معافہ (یعنی گلے ملنا) جیسا کہ عموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے کہ اس میں اظہارِ مسرت ہے (بہارِ شریعت صفحہ ۷۱ ص ۷۱) مگر افسردہ و خوبصورت سے گلے ملنا محکمِ قہنہ ہے ﴿۲۰﴾ عید الاضحی (یعنی بقر عید) تمام انکام میں عید الفطر (یعنی میٹھی عید) کی طرح ہے۔ صرف بعض باتوں میں فرق ہے۔ مثلاً اس میں (یعنی بقر عید میں) مُستحب یہ ہے کہ نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے چاہے قر بانی کرے یا نہ کرے اور اگر کھالیا تو



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم): جس نے کعبہ میں حج کیا وہ اس کے لیے ستر سال کی عمر میں ہے۔

گراہت بھی نہیں ﴿۲۱﴾ عید الفطر (یعنی بیٹھی عید) کی نماز کیلئے جاتے ہوئے راتے میں آہستہ سے تکبیر کہئے اور نماز عید الاضحیٰ کیلئے جاتے ہوئے راتے میں بلند آواز سے تکبیر کہئے۔ تکبیر یہ ہے:-

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ  
ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے  
ہوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا  
ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کے لئے تمام خوبیاں ہیں۔

**میں عید کی نماز بھی نہیں پڑھتا تھا!** **ٹٹھے ٹٹھے اسلامی بھائیو! ہر**  
سال رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں

بے شکاف کی سعادت اور ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَك کی خوب برکتیں لوٹے پھر عید کی  
خوشیاں دوبالا کرنے کیلئے اور عید کے دنوں میں معاذ اللہ عزوجل آج کل کئے جانے  
والے طرح طرح کے گناہوں سے بچنے کیلئے ایام عید میں حاجتِ ان رسول کے  
ساتھ مدنی قافلوں میں سٹٹوں بھرا سفر اختیار کیجئے۔ ترغیب و تحریص کی خاطر ایک  
نہایت ہی خوشگوار مَدَنی بھار آپ کے گوش گزار کر رہا ہوں۔ چنانچہ باب  
المدینہ کراچی کے مین کورنگی روڈ کے قریب مقیم ایک اسلامی بھائی (عمر تقریباً ۲۵  
برس) کے بیان کا لب لباب ہے: میں ایک گیراج (GARAGE) پر کام کرتا



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: اگر کوئی شخص نماز کو پورا کرے اور اس کے ساتھ دعا پڑھے اور اس کے ساتھ دعا پڑھے اور اس کے ساتھ دعا پڑھے۔

تھا۔ اگرچہ فی نفسہ گیراج یعنی گاڑیوں کی مرمت کا کام غلط نہیں، مگر آج کل گناہوں بھرے حالات ہیں۔ جن کو دلبطہ پڑا ہو گا وہ جانتے ہوں گے کہ اکثر گیراج کا ماحول کس قدر گندا ہوتا ہے، فی زمانہ گیراج میں کام کرنے والوں کیلئے حلال روزی کا حصول بڑے پیر لانے کے مؤاویف (م۔ ت۔ ر۔ ا۔ و۔ ف) ہے۔ گندے ماحول گندی روزی کی نحوست کا عالم تو دیکھئے کہ مجھ بد نصیب کو بیچ وقتہ نماز گناہ جمعہ بلکہ عیدین کی نمازوں کی بھی توفیق نہیں تھی، رات ٹی وی پر مختلف فلمیں ڈرامے دیکھنے میں مشغول رہتا بلکہ ہر قسم کی چھوٹی بڑی برائیاں میرے اندر موجود تھیں۔ میری اصلاح کے اسباب یوں ہوئے کہ مکہ المہدیہ سے جاری ہونے والے سنتوں بھرے بیان ”اللہ عزوجل کی خفیہ تدبیر“ کی کیسٹ سنی جس نے مجھے سرتاپا ہلا کر رکھ دیا۔ اس کے بعد رمضان المبارک میں احکام کی سعادت حاصل ہوئی اور عاشقانِ رسول کے ساتھ تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کا شرف ملا۔ الحمد للہ عزوجل دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ، رچکا ہوں، پانچوں وقت نمازوں کی پابندی ہے، اللہ عزوجل کا کروڑہا کروڑا احسان کہ مجھ جیسا گنہگار بے نمازی انسان جو عید کے بہانے بھی مسجد کا رخ نہیں کرتا تھا یہ بیان دیتے وقت تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی تنظیمی ترکیب کے مطابق ایک مسجد کی ذیلی مشاورت کے



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک روز فرمایا: جس نے ایک کیرلا کھا ہے وہ قرآن پڑھتا ہے۔

نگران کی حیثیت سے بے نمازیوں کو نمازی بنانے کی کُنجشج میں رہتا ہوں۔

بھائی گر چاہتے ہو نمازیں پڑھوں، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعکاف

نیکیوں میں تمہارا ہے آگے بڑھوں، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یَلَرْتُمْ مَحْکَمَہٗ عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں عید

سَمِید کی خوشیاں سُنّت کے مطابق منانے کی توفیق عطا فرما۔ اور ہمیں حج

شریف اور دیارِ مدینہ و تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دید کی مَدَنی عید بار

بار نصیب فرما۔ اَمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تری جبکہ دید ہوگی جیسی میری عید ہوگی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

مرے خواب میں تم آنمَدَنی مدینے والے

مجھ کنہگار پر بھی | کورنگی باب المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی

(عمر ۲۲ سال) کی تحریر کا خلاصہ ہے: افسوس! میں ایک

اکرم کے چھینٹے پیرے | بے نمازی اور فلموں ڈراموں کا شوقین بگڑا ہوا

نوجوان تھا۔ بُرے ہم نشینوں کے ساتھ فیشن کی آندھیوں میں بھٹک رہا تھا، بُری

صحبت کی وجہ سے زندگی کے شب و روز گناہوں میں بسر ہو رہے تھے۔ ہلالِ ماہ



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر نور و شریف پر جو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

رَمَضَانُ الْمُبَارَكُ (۱۴۲۶ھ) آسمانِ دنیا پر ظاہر ہوا اُرحمہ خُذِ واندی عزوجل کی جھما  
جھم بارشیں برسنے لگیں۔ مجھ پانی و بدکار پر بھی کرم کے چھینٹے پڑے اور  
میں کریمہ قادریہ مسجد کونگنی نمبر ڈھائی، باب المدینہ کراچی میں ہونے والے  
اجتہادِ اِحتکاف میں رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے آخری عشرہ میں مُعْتَكِف ہو گیا۔  
میری خواں رسیدہ زندگی کی شام میں صبح بہاراں کے مَدَنی پھول کھلنے لگے، مجھ  
گنہگار کو توبہ کی توفیق نصیب ہوئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نمازی بن گیا، داڑھی اور  
عمامہ شریف سجانے کی سعادت مل گئی، تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک،  
دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تربیت کے 30 دن کے مَدَنی قافلے میں  
حاجتِ انِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھر اسفر نصیب ہوا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ بیان  
دیتے وقت ایک مسجد کے اندر ذیلی قافلہ ذمہ دار کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی  
کے مَدَنی کاموں میں حصہ لینے کی سعادت حاصل ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے میری  
پیاری پیاری دعوتِ اسلامی میں آخری دم تک استقامت نصیب فرمائے۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مرضِ عصیاں سے چھٹکارا گر چاہئے، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

بندگی کی بھی لذت اگر چاہئے، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد



## دل باغ باغ ہو جاتا ہے

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،

میں نے عرض کی، یا رسول اللہ عزوجل! میں اللہ تعالیٰ علیہ السلام  
جب میں آپ کو دیکھتا ہوں تو میرا دل باغ باغ  
ہو جاتا ہے اور آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ (آ۳) مجھے ہر  
چیز کی معلومات عطا فرما دیجئے! ارشاد ہوا، ”ہر شے پانی  
سے بنی ہے“ میں نے عرض کی، اُس چیز پر مطلع فرما  
دیجئے، جسے اپنا کر میں جنت کو پاسکوں۔ فرمایا، ”کھانا  
کھلاؤ اور سلام کو پھیلاؤ اور صلہ رحمی کرو اور رات  
میں (نفل) نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوں، تم سلامتی  
سے داخل جنت ہو جاؤ گے۔

(مسند امام احمد ج ۳ ص ۱۷۴ احادیث ۷۱۹)





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم): جس نے مجھ پر ایک بار دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## نفل روزوں کے فضائل

### دُرود شریف کی فضیلت

رسول اکرم، نورِ مجسم، رحمتِ عالم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: بقیامت کے روز اللہ عزوجل کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین شخص اللہ عزوجل کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرش کی گئی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا (۱) وہ شخص جو میرے امتی کی پریشانی کو دور کرے (۲) میری سنت کو زندہ کرنے والا (۳) مجھ پر کثرت سے دُرود

شریف پڑھنے والا۔ (البدر السافرة فی أمور الآخرۃ للسيوطی رَجَمَهُ اللَّهُ حَدِث ۳۶۶ ص ۱۲۱)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

ٹھٹھے ٹھٹھے اسلامی بھائیو! فرض روزوں کے علاوہ نفل روزوں کی بھی عادت بنانی چاہئے کہ دینی و دنیوی فوائد اس میں بے شمار دینی و دنیوی فوائد ہیں۔ اور ثواب





فرمانِ مصطفیٰ: (اسی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھا بھول گیا وہ جہنم کا راستہ بھول گیا۔

تو اتنا ہے کہ جی چاہتا ہے بس روزے رکھتے ہی چلے جائیں۔ مزید ویٹی فوائد میں ایمان کی حفاظت، جہنم سے نجات اور جنت کا حصول شامل ہیں اور جہاں تک دنیوی فوائد کا تعلق ہے تو روزہ میں دن کے اندر کھانے پینے میں صرف ہونے والے وقت اور آخر اجات کی بچت، پیٹ کی اصلاح اور بہت سارے امراض سے حفاظت کا سامان ہے۔ اور تمام فوائد کی اصل یہ ہے کہ اس سے اللہ عز و جل راضی ہوتا ہے۔

**روزہ داروں کیلئے** اللہ تبارک و تعالیٰ پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۳۵ میں ارشاد فرماتا:

وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ

وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا

(پ ۲۲ الاحزاب ۳۵) تیار کر رکھا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ پارہ ۲۹ سورۃ الحاقہ کی آیت نمبر ۲۴ میں ارشاد



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے محمد ایک روز پاک و عطا علی اس پر رحم بھیجا ہے۔

فرماتا ہے:

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا

اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ۝

(پ ۲۹ الحلقہ ۲۴) آگے بھیجا۔

حضرت سیدنا وحید علیہ رحمۃ السمیع فرماتے ہیں، اس آیت کریمہ

میں ”گزرے ہوئے دنوں سے مُراد روزوں کے دن ہیں کہ لوگ ان میں کھانا پینا

چھوڑ دیتے ہیں۔“ (المتحر الرابع فی نواب العمل الصالح ص ۳۳۵ دارِ معصر بیروت)

”یا اللہ ہمیں نیک بنادے“ کے اٹھارہ حُرُوف

کی نسبت سے نفلی روزوں کے 18 فضائل

جَنَّتْ كَا اَنُوكَمَا دَرَحَتْ



حضرت سیدنا قیس بن زید جعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، اللہ

کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوبِ غَزُو جَلَّ وَ سَلَّى اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ جَنَّتْ نشان ہے: ”جس نے ایک نفلی روزہ

رکھا اللہ غَزُو جَلَّ اُس کیلئے جَنَّتْ میں ایک دَرَحَتْ لگائے گا جس کا

پھل اَنَار سے چھوٹا اور سیب سے بڑا ہوگا۔ وہ (موم سے الگ نہ کئے



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر اس مرتبہ روزہ پاک کا عہدہ خالی اس پر سورۃ بقرہ نازل فرمائی۔

ہوئے) شہد جیسا بیٹھا اور (موم سے الگ کئے ہوئے خالص شہد کی طرح) خوش  
ذائقہ ہوگا۔ اللہ عز و جل بروز قیامت روزہ دار کو اس درخت کا پھل  
کھلائے گا۔  
(طبرانی کبیر ج ۱۸ ص ۳۶۶ حدیث ۹۳۵)

### 40 سال کا فاصلہ دوزخ سے دُوری

تاجدارِ رسالت، شفیعِ روزِ قیامت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ  
ڈھارس نشان ہے: ”جس نے ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے ایک نفل  
روزہ رکھا اللہ عز و جل اُسے دوزخ سے چالیس سال (کا فاصلہ)  
دور فرمادے گا۔“  
(کنز العمال ج ۸ ص ۲۵۵ حدیث ۲۴۱۴۸)

### 50 سال مسافتِ دُوری

اللہ عز و جل کے پیارے نبی، مکی مدنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ  
عاقبتِ نشان ہے: ”جس نے رضائے الہی عز و جل کیلئے ایک دن کا  
نفل روزہ رکھا تو اللہ عز و جل اُسے اور دوزخ کے درمیان ایک تیز  
رفتار سوار کی چپاس سالہ مسافت کا فاصلہ فرمادے گا۔“

(کنز العمال ج ۸ ص ۲۵۵ حدیث ۲۴۱۴۹)

### زمین بھر سونے سے بھی زیادہ ثواب

اللہ کے پیارے حبیب، حبیبِ لیب، ہم گناہوں کے مریضوں کے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر روزہ رکھو کہ ہمارا روزہ دو ٹھیک پہنچتا ہے۔

طیب غزّو و جَلّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ رغبتِ نہان ہے: ”اگر کسی نے ایک دن نفل روزہ رکھا اور زمین بھر سونا اُسے دیا جائے جب بھی اس کا ثواب پورا نہ ہوگا اس کا ثواب توقیامت ہی کے دن ملے گا۔“ (ابو یعلیٰ ج ۵ ص ۳۵۳ حدیث ۶۱۰۴)

### جہنّم سے بھّت زیادہ ذوری

حضرت سیدنا غتبہ بن عبدِ سلّمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیدہ آمنہ کے گلشن کے مہکتے پھول غزّو و جَلّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانِ رحمتِ نشان ہے: ”جس نے اللہ غزّو و جَلّ کی راہ میں ایک دن کا فرض روزہ رکھا، اللہ غزّو و جَلّ اُسے جہنّم سے اتنا دور کر دے گا جتنا ساتوں زمینوں اور آسمانوں کے مابین (یعنی درمیانی) فاصلہ ہے۔ اور جس نے ایک دن کا نفل روزہ رکھا اللہ غزّو و جَلّ اُسے جہنّم سے اتنا دور کر دے گا جتنا زمین و آسمان کا درمیانی فاصلہ ہے۔“

(طبرانی مُعْجَم کبیر ج ۱۷ ص ۱۲۰ حدیث ۲۹۵)

### ایک روزہ رکھنے کی فضیلت

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے کھڑے ہو کر روزہ رکھا اور نہ پکڑا اسے قیامت کے دن میری خدمت ملے گی۔

مَعْرِفَتِ رَحِيم، محبوبِ ربِّ عَظِيم غَزُوْ جَلَّ وَصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ رَحْمَتِ نشان ہے: جو اللہ غَزُوْ جَلَّ کی رضا کے لئے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے اللہ غَزُوْ جَلَّ اُسے جہنم سے اِتنا دُور کر دیتا ہے جتنا فاصلہ ایک کو اچھپن سے بوڑھا ہو کر مرنے تک مسلسل اُڑتے ہوئے طے کر سکتا ہے۔

(مُسْنَدُ امام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۶۱۹ حدیث ۱۰۸۱۰)

## بہترین عمل

حضرت سیدنا ابوالامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی، یا رسول اللہ غَزُوْ جَلَّ وَصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے کوئی عمل بتائیے۔ ارشاد فرمایا: روزے رکھا کرو کیونکہ اس جیسا عمل کوئی نہیں۔ میں نے پھر عرض کی، مجھے کوئی عمل بتائیے۔ فرمایا: روزے رکھا کرو کیونکہ اس جیسا کوئی عمل نہیں۔ میں نے پھر عرض کی، مجھے کوئی عمل بتائیے۔ فرمایا: روزے رکھا کرو کیونکہ اس کا کوئی مثل نہیں۔

(نَسَائِي ج ۴ ص ۱۶۶)

ایک روایت میں ہے کہ میں نے رسول اکرم، رَحْمَتِ عالم، نُورِ مُحْتَسَم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَسَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ مُکَرَّم میں



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زور دیا کہ کسی کو نہ کہ چہارے کے لحاظ سے۔

حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! مجھے کسی ایسے کام کا حکم دیجئے جس کے ذریعے اللہ عزوجل مجھے نفع دے۔“

فرمایا: روزے کو اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ اس کی کوئی مثل نہیں۔ (ایضاً)

ایک روایت میں ہے کہ میں نے عرض کی، ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مجھے ایسا عمل بتائیے جس کے سبب جنت میں داخل ہو جاؤں۔“ فرمایا:

”روزے کو خود پر لازم کر لو کیونکہ اس کی مثل کوئی عمل نہیں۔“

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج ۵ ص ۱۷۹ حدیث ۳۴۱۶)

راوی کہتے ہیں، ”حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر دن کے

وقت مہمان کی آمد کے علاوہ کبھی دھواں نہ دیکھا گیا۔ (یعنی آپ دن کو کھانا

کھاتے ہی نہ تھے روزہ رکھتے تھے)

(المتحرر الرابع فی ثواب العمل الصالح ص ۳۳۸)

## سفر کرو مالدار ہو جاؤ گے

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ راحۃ

قلب وسینہ، فیضِ تجنید، صاحبِ مہطرِ پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

جہاد کیا کرو خود گفیل ہو جاؤ گے، روزے رکھو سید زُست ہو جاؤ گے اور سفر کیا

کرو غنی (یعنی مالدار) ہو جاؤ گے۔“ (المعجم الاوسط ج ۶ ص ۱۴۶۰ حدیث ۸۳۱۲)



فرمانِ مصطفیٰ: (میں نے تم کو یہاں سے لے کر یہاں پہنچا دیا کہ تم اس سے پہلے اس سے (یعنی اللہ سے) رخصت ہو کر رہو گے۔)

## مَحْشَر میں روزہ داروں کے مزے

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قیامت کے دن روزے دار قبروں سے نکلیں گے تو وہ روزے کی بُرائی سے پہچانے جائیں گے اور پانی کے کوزے جن پر مُنک سے نہر ہوگی انہیں کہا جائے گا کھاؤ کل تم بھوکے تھے، پیو کل تم پیاسے تھے، آرام کرو کل تم تھکے ہوئے تھے پس وہ کھائیں گے اور آرام کریں گے حالانکہ لوگ حساب کی مشقت اور پیاس میں مُبھلا ہوں گے۔  
(کنز العمال ج ۸ ص ۳۱۳ حدیث ۲۳۶۳۹ و التذوین فی اخبار قزوین ج ۲ ص ۳۲۶)

## سونے کے دستر خوان

حضرت سیدنا ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: روزہ دار کا ہر بال اس کے لئے تسبیح کرتا ہے، ہر روز قیامتِ عرش کے نیچے روزے داروں کے لئے موتیوں اور ہواہر سے بچھا ہوا سونے کا ایسا دستر خوان بچھایا جائے گا جو احاطہ دُنیا کے برابر ہوگا، اس پر قسم قسم کے جنتی کھانے، مشروب اور پھل فروٹ ہوں گے وہ کھائیں پیئیں گے اور عیش و عشرت میں ہوں گے حالانکہ لوگ سخت حساب میں ہوں گے۔ (الفرس براء ثور الخطاب ج ۵ ص ۴۹۰ حدیث ۸۸۵۳)

## قیامت میں روزہ دار کھائیں گے

حضرت سیدنا عبد اللہ بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ (قیامت میں



فرمانِ مصطفیٰ: اس قدر قلیل ہے کہ اگر کوئی روزہ رکھ کر اس کا ثواب نہ لے سکے تو اس کا ثواب اس کے لیے محفوظ ہے۔

(دستر خوان بجھائے جائیں گے، سب سے پہلے روزے دار ان پر سے کھائیں گے۔  
(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۴۲۴ حدیث ۱۰)

### روزہ رکھے وہ جنتی ہے

**حضرت سیدنا محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ**  
**عَزَّوَجَلَّ** وُملی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے نَحْسُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے کلمہ پڑھا وہ جنت میں داخل ہوگا اور اس کا خاتمہ بھی کلمہ پر ہوگا۔ اور جس نے کسی دین اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے روزہ رکھا تو اُس کا خاتمہ بھی اسی پر ہوگا اور وہ داخلِ جنت ہوگا۔ اور جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے صدقہ کیا اس کا خاتمہ بھی اسی پر ہوگا اور وہ داخلِ جنت ہوگا۔“  
(مسند امام احمد ج ۹ ص ۹۰ حدیث ۲۳۳۸۴)

### سخت گرمی میں روزے کی فضیلت

**حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما** فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکتہ مکرمہ وُملی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک سمندری جہاد میں بھیجا۔ ایک اندھیری رات میں جب کشتی کے بادبان اٹھا دیئے گئے تو ہاتھ غیب سے ایک آواز آئی، ”اے سفینے والو! لوگوں میں تمہیں بتاؤں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ذمہ





فرمانِ مصطفیٰ! ”اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو شخص روزہ رکھے، اس کیلئے ایک نیکو کار کا اجر ہے اور اگر وہ اس پر عمل کرے۔“

کرم پر کیا لیا ہے؟ حضرت سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، ”اگر تم بتا سکتے ہو تو ضرور بتاؤ؟ اُس نے کہا، اللہ عز و جل نے اپنے فضلِ کرم پر لے لیا ہے کہ جو شدید گرمی کے دن اپنے آپ کو اللہ عز و جل کے لئے پیاسا رکھے اللہ عز و جل اسے سخت پیاس والے دن (یعنی قیامت) میں سیراب کرے گا۔“ امام ابو بکر عبد اللہ المعر وف ابن ابی الدُّنیا ”کتاب النُّجُج“ میں فرماتے ہیں کہ اس دن کے بعد سے حضرت سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاص اُس دن بھی روزہ رکھا کرتے کہ اتنی گرمی ہوتی کہ انسان اپنے فاضل کپڑے بھی گرمی کی وجہ سے اتارنے پر مجبور ہو جائے۔

(الفُتُوحُیْبُ وَالْفُتُوحُیْبُ ج ۲ ص ۵۱ حدیث ۱۸)

دوسروں کو کھانا دیکھ دیکھ کر صبر کرنے والے روزہ دار کا ثواب

حضرت سیدنا اُمّ اَنصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، سلطانِ دو جہان شہنشاہِ کون و مکان، رَحْمَتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا تو ارشاد فرمایا: ”تم بھی کھاؤ۔“ میں نے عرض کی، ”میں روزے سے ہوں۔“ تو رسول اللہ عز و جل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جب تک روزے دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے فرشتے اس



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم): مجھ پر روزہ شریف پر صوم اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

روزہ دار کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے، ”کھانے والا جب تک پیٹ بھر لے۔“

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج ۵ ص ۱۸۱ حدیث ۳۴۲۱)

**حضرت سیدنا بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی رحمت، شفیع**  
**اُمّت مالکِ جنت، محبوبِ ربّ العِزّت عزّوجلّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ**  
**وسلم نے (حضرت سیدنا) بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، ”اے بلال!**  
**آؤ ناشتہ کریں۔“ تو (حضرت سیدنا) بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی،**  
**میں روزہ سے ہوں۔ تو رسول اللہ عزّوجلّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے**  
**فرمایا: ”ہم اپنا رزق کھا رہے ہیں اور بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا رزق**  
**جنت میں بڑھ رہا ہے۔“ پھر فرمایا، اے بلال! کیا تمہیں معلوم ہے کہ**  
**جتنی دیر تک روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے تو اس کی ہڈیاں تسبیح**  
**کرتی ہیں اور ملائکہ اس کیلئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔“**

(ابن ماجہ ج ۲ ص ۳۴۸ حدیث ۱۷۴۹)

## روزہ کی حالت میں مرنے کی فضیلت

**اُمّ المؤمنین حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت**  
**ہے، سرکارِ مدینہ منورہ، سلطانِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم**



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہے کہ جو روزہ رکھے وہ ایک سال کا اجر ملے گا۔

نے فرمایا، جو روزے کی حالت میں مرا، اللہ تعالیٰ قیامت تک کیلئے اُس کے حساب میں روزے لکھ دے گا۔

(الفردوس بحائور الخطاب ج ۳ ص ۴۰۴ حدیث ۵۵۵۷)

**نیک کام کے دورانِ موت کی سعادت**  
مُسْلِمَنَّ اللہ عَزَّوَجَلَّ! خوش نصیب ہے وہ مسلمان جسے روزے کی حالت میں موت آئے۔ بلکہ کسی بھی نیک کام کے دورانِ موت آنا

نہایت ہی اچھی علامت ہے۔ مثلاً باوضو یا دورانِ نماز مرنا، سفرِ مدینہ کے دوران بلکہ مدینہ منورہ میں روح قبض ہونا، دورانِ حجِ مکہ مکرمہ، مٹی، مُزْدَلِفَہ یا عَرَفَات شریف میں فوتگی، دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنتوں بھرے سفر کے دوران دنیا سے رخصت ہونا، یہ سب ایسی عظیم سعادتیں ہیں کہ صرف خوش نصیبوں ہی کو حاصل ہوتی ہیں۔ اس سلسلے میں صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی نیک تمنائیں بیان کرتے ہوئے حضرت سیدنا خنیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں: صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اِس بات کو پسند کرتے تھے کہ انتقال کسی اچھے کام مثلاً حج، عمرہ، غزوہ (جہاد)، رَمْہان کے روزے وغیرہ کے دوران ہو۔ (حِلْيَةُ الْأَوْلِيَاء ج ۴ ص ۱۲۳ رقم ۴۹۸۵)



فرمانِ معظمہ: (صلی اللہ علیہ وسلم) محمدیہ مذہبِ محمدؐ و شریف ہے عکاسِ قاسم کے پاس کی خدمت کدہ۔

**کالو چا چا کی ایمان افزو زینت**  
 اچھے کام کے دوران موت سے ہم آغوش ہونے کی سعادت مقدّر والوں ہی کا حصہ ہے۔ اس ضمن میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک،

**دعوتِ اسلامی** کے اجتماعی اعکاف کی ایک مدّنی بہار ملاحظہ فرمائیے اور زندگی بھر کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدّنی ماحول سے وابستہ رہنے کا عزمِ مضّمم کر

لیجئے۔ چنانچہ مدینۃُ الاولیاء احمد آباد شریف (کجرات، الھند) کے کالو چا چا (عزّ تقریباً

60 برس) رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۵ھ، 2004ء) کے آخری عشرے میں شاہی

مسجد (شاہِ عالم، احمد آباد شریف) میں ہونے والے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر

سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے اجتماعی اعکاف میں مُعتکف ہو گئے۔

یوں تو یہ پہلے ہی سے **دعوتِ اسلامی** کے مدّنی ماحول سے وابستہ تھے مگر

**عاجحانِ رسول** کے ساتھ اجتماعی اعکاف میں فُتُویت پہلی ہی بار نصیب ہوئی

تھی۔ **اعکاف** میں بہت کچھ سیکنے کا موقع ملا اور ساتھ ہی ساتھ **دعوتِ**

**اسلامی** کے 72 مدّنی انعامات میں سے پہلی صف میں نماز پڑھنے

کی ترغیب والے دوسرے مدّنی انعام کا خوب جذبہ ملا۔ چنانچہ انہوں نے

**پہلی صف میں نماز پڑھنے کی عادت** بنائی۔ ۲ شَوَّالُ الْمُکْرَم یعنی عیدُ الْفِطْرِ کے

دوسرے روز تین دن کے مدّنی قافلے میں **عاجحانِ رسول** کے ہمراہ سُنّوں بھرا



فرمانِ مصطفیٰ: اصلِ رحمتِ خدا ہے جس نے مجھ پر روزِ خودِ روزِ روزِ پاک پر حاکم کے دوسرے سال کے کاغذات ہوں گے۔

سفر کیا۔ مَدَنی قافلہ سے وہاں کے پانچ یا چھ دن کے بعد یعنی 11 شوالِ الحرام ۱۴۲۵ھ (2004) کو کسی کام سے بازار جانا ہوا، مصروفیت بھی تھی مگر تاخیر کی

صورت میں پہلی صف فوت ہو جانے کا خدشہ تھا۔ لہذا سارا کام چھوڑ کر مسجد کا رخ کیا اور اذان سے قبل ہی مسجد میں پہنچ گئے، وضو کر کے یوں ہی کھڑے ہوئے کہ گر پڑے، گلیلہ شریف اور دُرُودِ پاک پڑھتے ہوئے اُن کی

روحِ قفسِ عُصری سے پرواز کر گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ غَزَّوَجَلَّ اِجتماعی اِحتکاف کی بَرَکت سے مَدَنی اِثاعات کے دوسرے

مَدَنی انعام پہلی صف میں نماز پڑھنے کے ملے ہوئے جذبے نے کالوچا چا کو اِعتقال کے وقت بازار کی غفلت بھری فضاؤں سے اٹھا کر مسجد کی رَحمت بھری

فضاؤں میں پہنچا دیا اور کیسی خوش نصیبی کہ آخِری وَثَقَ گلیلہ و دُرُودِ نصیب ہو گیا۔ سُبْحَنَ اللّٰہ! اور جس کو مرتے وقت کَلِمَتہ شریف نصیب ہو جائے

اُس کا قَبْر و حَشْر میں بیڑا پار ہے۔ چنانچہ نبی رَحمت، شَفیعِ اُمّت، مالِکِ بَیْت، محبوبِ رَبِّ الْعِزَّتْ غَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بَیْتِ نِشان

ہے: جس کا آخِری کلام لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہو، وہ داخلِ بَیْت ہوگا۔ (ابوداؤد ج ۳ ص ۱۳۲ حدیث ۳۱۱۶) مزید دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سنئے: چنانچہ

اِعتقال کے چند روز بعد ان کے فرزند نے خواب میں دیکھا کہ مرحوم کالوچا چا



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اس شخص کی ہر ناک آواز میں سے ایسی روک جیسا کہ وہ پڑاؤ کا بند ہے۔

سفید لباس میں ملبوس سر پر سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے مسکراتے ہوئے فرما رہے ہیں: بیٹا! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں لگے رہو کہ اسی مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے مجھ پر کرم ہوا ہے۔

موتِ فضلِ خدا سے ہوا ایمان پر مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

رب کی رحمت سے پاؤ گے جنت میں گھر مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عاشوراء کے روزہ کے فضائل

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

”یاشہید کر بلا ہودور ہر رنج و بلا“ کے پچیس حُرُوف

کسی نسبتِ عاشوراء کی 25 خُصُوصِیَّات

(۱) 10 محرم الحرام عاشوراء کے روز حضرت سیدنا آدم صَفِیُّ اللہ

عَلٰی نَبِیْنا و عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ و السَّلَام کی توبہ قبول کی گئی (۲) اسی دن انہیں پیدا کیا گیا (۳)

اسی دن انہیں جنت میں داخل کیا گیا (۴) اسی دن عرش (۵) مَکِی (۶) آسمان

(۷) زمین (۸) سورج (۹) چاند (۱۰) بختارے اور (۱۱) جنت پیدا کئے گئے (۱۲)

اسی دن حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے

(۱۳) اسی دن انہیں آگ سے نجات ملی (۱۴) اسی دن حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ

عَلٰی نَبِیْنا و عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ و السَّلَام اور آپ کی امت کو نجات ملی اور فرعون اپنی قوم سمیت



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہے کہ اس عبادت کو روزہ کہتے ہیں اور شریف ترین عبادتوں میں سے ہے۔

غُرُق ہوا (۱۵) حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا کئے گئے (۱۶) اسی دن انہیں آسمانوں کی طرف اُٹھایا گیا (۱۷) اسی دن حضرت سیدنا نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی کشتی کو وہ جو دی پر بٹھری (۱۸) اسی دن حضرت سیدنا سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو مملکِ عظیم عطا کیا گیا (۱۹) اسی دن حضرت سیدنا یونس علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام مچھلی کے پیٹ سے نکالے گئے (۲۰) اسی دن حضرت سیدنا یعقوب علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی بینائی کا ضعف دور ہوا (۲۱) اسی دن حضرت سیدنا یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام گہرے گلوں سے نکالے گئے (۲۲) اسی دن حضرت سیدنا ایوب علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکلیف رَفَع کی گئی (۲۳) آسمان سے زمین پر سب سے پہلی بارش اسی دن نازل ہوئی اور (۲۴) اسی دن کاروزہ اُتوں میں مشہور تھا یہاں تک کہ یہ بھی کہا گیا کہ اس دن کاروزہ ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَك سے پہلے فرض تھا پھر منسوخ کر دیا گیا (مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ ص ۳۱۱، بُسْتَانُ الْوَاَعْلِيَّینَ (۲۵) امامُ الْہِہَام، امامِ عالی مقام، امامِ عرشِ مقام، امامِ تہذیبِ کام سیدنا امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بجمعِ شہزادگان و زُفَّاء تین دن بھوکا رکھنے کے بعد اسی عاشوراء کے روز دُھب کر بلا میں انتہائی سفاکی کے ساتھ شہید کیا گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس پروردگار نے محمدی بندہ کو کتبِ حقائق و حقائقِ حقیقیہ عطا کی ہے۔

## ”یا حُسَیْن“ کے چھ خُروَف کی نسبت سے مُحَرَّمُ الْحَرَامِ اور عَاشُورَا کے روزوں کے 6 فضائل

ﷺ حضرت سیدنا ابوبکرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: **هُوَ رَاكِرْمٌ، نُورٌ مُجَسَّمٌ، شَاهِ بْنِ آدَمَ، رَسُولٍ مُحْتَشَمٌ، شَافِعِ أُمَمٍ، صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ** فرماتے ہیں: ”رَمَھَانِ کے بعد مُحَرَّمِ کا روزہ افضل ہے اور فَرَضِ کے بعد افضل نماز صَلَوةُ اللَّیْلِ (یعنی رات کے نوازل) ہے۔“

(صحیح مسلم ص ۸۹۱ حدیث ۱۱۶۳)

ﷺ طیبیوں کے طیب، اللہ کے حبیب، حبیبِ لبیب، غَزْوَجَلْ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحْمَتِ نِشَان ہے: مُحَرَّمِ کے ہر دن کا روزہ ایک مہینہ کے روزوں کے برابر ہے۔

(طبرانی فی الصغیر ج ۲ ص ۸۷ حدیث ۱۵۸۰)

## یومِ موسیٰ علیہ السلام

ﷺ حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباسؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشادِ گرامی ہے، ”رَسُولُ اللَّهِ (غَزْوَجَلْ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) جب مَدِیْنَةُ الْمُنَوَّرَةِ زَاوَعَا اللّٰہَ حُرَفَاؤُ تَعْلِیْمًا مِثْلَ تَشْرِیْفِ لَائِیْ، سَبَّوْ دُکُو عَاشُورَا کے دن روزہ دار پایا تو ارشاد فرمایا: یہ کیا دن ہے کہ تم روزہ رکھتے ہو؟ عرض کی، یہ





نور جان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار روزہ رو پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

عظمت والا دن ہے کہ اِس میں موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اُن کی قوم کو اللہ تعالیٰ نے نجات دی اور فرعون اور اُس کی قوم کو ذُبح کر دیا۔ لہٰذا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بطور شکرانہ اِس دن کا روزہ رکھا تو ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: موسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی مُوافقت کرنے میں بہ نسبت تمہارے ہم زیادہ حقدار اور زیادہ قریب ہیں۔ تو سرکارِ مصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے خود بھی روزہ رکھا اور اِس کا حکم بھی فرمایا۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۵۶ حدیث ۲۰۰۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ جس روز اللہ عز و جل کوئی خاص نعمت عطا فرمائے اُس کی یادگار قائم کرنا دُرست و محبوب ہے کہ اس طرح اُس نعمتِ عظمیٰ کی یاد تازہ ہوگی۔ اور اس کا شکر ادا کرنے کا سبب بھی ہوگا خود اُن عظیم میں ارشاد فرمایا:-

وَذَكِّرْهُمْ بِآيَاتِ اللَّهِ ط ترجمہ کنز الایمان: اور انھیں اللہ کے

(پ ۱۲۳ ابراہیم ۵) دن یاد دلا۔

صدرُ اُلّا فاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ اُمّی اِس آیت کے تحت فرماتے ہیں کہ اَیْمِ اللہ سے وہ دن مراد ہیں جن میں اللہ عز و جل نے اپنے بندوں پر انعام کئے جیسے کہ بنی اسرائیل کے لئے من و

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر جب تک کھڑی رہے تب تک ہر ایک کے حال سے غلامت کے لیے میری غلامت کے لیے۔

سَلَوٰى اَتَا رَءِيسَ كَادَن، حضرت سیدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے دریا میں راستہ بنانے کا دن۔ ان ایام میں سب سے بڑی نعمت کے دن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ولادت و معراج کے دن ہیں ان کی یاد قائم کرنا بھی اس آیت کے حکم میں داخل ہے۔“ (مُلْعَصاً عَزَّائِلُ الْجِرْفَان ص ۴۰۹)

عیدِ میلاد النبی ﷺ  
اور دعوتِ اسلامی

مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! ہم مسلمانوں کیلئے  
سلطانِ مدینہ منورہ، شہنشاہِ مکہ مکرمہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے یومِ ولادت سے

بڑھکر کون سادن ”یومِ انعام“ ہوگا؟ تمام نعمتیں انہیں کے طفیل تو ہیں اور یہ دن عید سے بھی بہتر کہ انہیں کے عہدہ میں عید بھی عید ہوئی۔ اسی وجہ سے چھر شریف کے دن روزہ رکھنے کا سبب ارشاد فرمایا: **فِيهِ وُلِدْتُ** یعنی اس دن میری ولادت ہوئی۔ (صحیح مسلم ص ۵۹۱ حدیث ۱۱۶۲)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک،  
دعوتِ اسلامی کی طرف سے دنیا کے بے شمار ممالک کے لاتعداد مقامات پر ہر سال  
عیدِ میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم شاعرِ طریقے پر منائی جاتی ہے۔ ربیع الثور  
شریف کی ۱۲ویں شب کو عظیم الشان اجتماع میلاد کا انعقاد ہوتا ہے اور بالخصوص  
میرے حسن ظن کے مطابق اُس رات دنیا کا سب سے بڑا اجتماع میلاد باب




**فرمانِ مصطفیٰ:** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھا مہول کیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

المدینہ کراچی میں منعقد ہوتا ہے۔ اور عید کے روز مہربا یا مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دھو میں مچاتے ہوئے بے شمار جلوس میلاد نکالے جاتے ہیں جن میں لاکھوں عاشقانِ رسول شریک ہوتے ہیں۔


صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
عیدِ میلاد النبی تو عید کی بھی عید ہے  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
پا لقیں ہے عیدِ عید اں عیدِ میلاد النبی

### عاشوراء کا روزہ

 حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، ”میں نے سلطانِ دو جہان، شہنشاہِ کون و مکان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کسی دن کے روزہ کو اور دن پر فضیلت دیکر جستجو فرماتے نہ دیکھا مگر یہ کہ عاشوراء کا دن اور یہ کہ رمہمان کا مہینہ۔“

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۵۷ حدیث ۲۰۰۶)

### یہودیوں کی مخالفت کرو

 نبی رحمت، شفیع امت، شہنشاہِ نبوت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوم عاشوراء کا روزہ رکھو اور اس میں یہودیوں کی مخالفت کرو، اس سے پہلے یا بعد میں بھی ایک دن کا روزہ رکھو۔

(مسند امام احمد ج ۱ ص ۵۱۸ حدیث ۲۱۵۴)



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے میرا ایک روزہ یا ایک صیام قیل اس پر میرے جسم سے ہے۔

عاشوراء کا روزہ جب بھی رکھیں تو ساتھ ہی نویں یا گیارہویں مُحَرَّم الحرام کا روزہ بھی رکھ لینا بہتر ہے۔

حضرت سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ عَزَّوَجَلَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: مجھے اللہ پر گمان ہے کہ عاشوراء کا روزہ ایک سال قبل کے گناہ و عادات بتا ہے۔

(صحیح مسلم ص ۵۹۰ حدیث ۱۱۶۲)

سارا سال تک نہیں ڈکھیں نہ بیمار ہو

مفسرِ شہیر حکیم الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں، مُحَرَّم کی نویں اور دسویں کو روزہ رکھے تو بے ثواب پائے گا۔ بال

بچوں کیلئے دسویں مُحَرَّم کو خوب اچھے اچھے کھانے پکائے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ سال بھر تک گھر میں برکت رہے گی۔ بہتر ہے کہ کچھ اچکا کر حضرت شہیدِ کربلا سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ کرے بہت مُجرب (یعنی مؤثر و آزمودہ) ہے۔ اسی تاریخ یعنی ۱۰ مُحَرَّم الحرام کو غسل کرے تو تمام سال ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ بیماریوں سے اُمن میں رہے گا کیونکہ اس دن آپ ﷺ تمام پانیوں میں پہنچتا ہے (تفسیر روح البیان، ج ۴، ص ۴۶، کنز، اسلامی زندگی ص ۹۳) سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص یومِ عاشوراء ائمہِ سرمد آنکھوں میں لگائے تو اس کی



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ہم پر ہر چیز کو روک رکھا ہے اور جو چیزیں ہم پر نہیں لکھی ہیں، ان سے روکنا ہمارا فرض ہے۔

آنکھیں کبھی بھی نہ دیکھیں گی۔ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۳۶۷ حدیث ۳۷۹۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

**رَدِّبْ الْبُرْجَبْ کے روزے** **ٹٹھے ٹٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل**  
کے نزدیک چار مہینے خصوصیت کے ساتھ

حرمت والے ہیں۔ چنانچہ سورۃ التوبہ میں ارشاد ہوتا ہے،

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ

تَرْجَمَهُ كُنْزُ الْإِيمَان : بے شک

مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں

اللہ کی کتاب میں، جب سے اس نے

آسمان اور زمین بنائے ان میں سے چار

حرمت والے ہیں، یہ سیدھا دین ہے تو ان

مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو اور مشرکوں

سے ہر وقت لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت لڑتے

ہیں اور جان لو کہ اللہ (عزوجل) پر یہ روزے گاروں

کے ساتھ ہے۔

یہ سیدھا دین ہے تو ان

مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو اور مشرکوں

سے ہر وقت لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت لڑتے

ہیں اور جان لو کہ اللہ (عزوجل) پر یہ روزے گاروں

کے ساتھ ہے۔

یہ سیدھا دین ہے تو ان

مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو اور مشرکوں

سے ہر وقت لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت لڑتے

ہیں اور جان لو کہ اللہ (عزوجل) پر یہ روزے گاروں

کے ساتھ ہے۔

اَتْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ

يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ

مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذَلِكَ الدِّينُ

الْقَيِّمُ فَلَا تَطْرُقُوا فِيهِنَّ أَنْفُسُكُمْ

وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا

يُقَاتِلُوكُمْ كَافَّةً وَأَعْلَمُوا أَنَّ

اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿۳۱﴾

اللہ کے ساتھ ہے۔

یہ سیدھا دین ہے تو ان

مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو اور مشرکوں

سے ہر وقت لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت لڑتے

ہیں اور جان لو کہ اللہ (عزوجل) پر یہ روزے گاروں

کے ساتھ ہے۔

یہ سیدھا دین ہے تو ان

مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو اور مشرکوں

سے ہر وقت لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت لڑتے

ہیں اور جان لو کہ اللہ (عزوجل) پر یہ روزے گاروں

کے ساتھ ہے۔

یہ سیدھا دین ہے تو ان

**ٹٹھے ٹٹھے اسلامی بھائیو! آیتِ مبارکہ میں قمری مہینوں کا ذکر ہے**

جن کا حساب چاند سے ہوتا ہے، احکامِ شرع کی بنا بھی قمری مہینوں پر ہے۔ مثلاً



فرمانِ مصطفیٰ! ”میں خدا تعالیٰ پر ایمان رکھ کر تم جہاں بھی ہو کھڑے ہو اور جو حکم تمہارا اور اللہ کا ہے، چھوڑنا ہے۔“

رَمَضَانُ الْمُبَارَكُ کے روزے، زکوٰۃ، مناسک حج شریف وغیرہ نیز اسلامی تہوار مثلاً عیدِ میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم، عید الفطر، عید الاضحی، شبِ میراج، شبِ برآءت، گیارہویں شریف، آغراسِ یوگان دین رَحِمَهُمُ اللہُ اَلْمَیْمِینِ وغیرہ بھی قمری مہینوں کے حساب سے منائے جاتے ہیں۔ افسوس! آج کل جہاں مسلمان بے شمار سُنّتوں سے دُور جا پڑا ہے وہاں اسلامی تاریخوں سے بھی بالکل نا آشنا ہوتا جا رہا ہے۔ غالباً ایک لاکھ مسلمانوں کے اجتماع میں اگر یہ سوال کیا جائے کہ ”بتاؤ آج کس بھری سن کے کون سے مہینے کی کتنی تاریخ ہے؟“ تو شاید بمشکل سو مسلمان ایسے ہوں گے جو صحیح جواب دے سکیں گے۔ آیتِ گوشتہ کے تحت حضرت سیدنا ناصر زُلّا فاضل مولینا نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الحادی خزانئ العرفان میں فرماتے ہیں: (بخاری حرم والے مہینوں سے مراد) تین مُصَلّ (یعنی یکے بعد دیگرے) ذُو الْقَعْدہ، ذُو الْحِجَّہ، مُحَرَّم اور ایک جَدُّ لَوْ جَب۔ عرب لوگ زَمَنۃ جاہلیت میں بھی ان میں قتال (یعنی جنگ) حرام جانتے تھے۔ اسلام میں ان مہینوں کی حرمت و عظمت اور زیادہ کی گئی۔

(عزائُن العرفان ص ۳۰۹)

**ایمان افزہ حرکات** حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے دُور کا واقعہ ہے کہ ایک شخص مدّت سے کسی عورت پر عاشق تھا۔ ایک بار اُس نے اپنی معشوقہ پر قابو

فرمانِ مصطفیٰ: ”مَنْ سَلَطَ عَلَى رَأْسِهِ يَوْمَ رَجَبٍ مَرَّةً مَرَّةً بَكَى عَالَمٌ كَرَامَتُ كَرَامَتِ نَبِيِّكَ“

پالیا۔ لوگوں کی بلجھل سے اُس نے اندازہ لگایا کہ لوگ چاند دیکھ رہے ہیں، اُس نے اُس عورت سے پوچھا، لوگ کس ماہ کا چاند دیکھ رہے ہیں؟ اُس نے کہا، ”رَجَب کا۔“ یہ شخص حالانکہ کافر تھا مگر رَجَب شریف کا نام سنتے ہی تعظیماً فوراً الگ ہو گیا اور زنا سے باز رہا۔ حضرت سیدنا عیسیٰ رُوح اللہ علی نبینَا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو حُکْم ہوا کہ ہمارے فلاں بندے کی زیارت کو جاؤ۔ آپ تشریف لے گئے اور اللہ عز و جل کا حُکْم اور اپنی تشریف آوری کا سبب ارشاد فرمایا۔ یہ مُسنّت ہی اُس کا دل نورِ اسلام سے جگمگا اٹھا اور اُس نے فوراً اسلام قبول کر لیا۔

(انیس الواعظین ص ۱۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یکھی آپ نے رَجَب کی بہاریں!**

رَجَبُ الْمُرَجَّب کی تعظیم کر کے ایک کافر کو ایمان کی دولت نصیب ہو گئی۔ توجو مسلمان ہو کر رَجَبُ الْمُرَجَّب کا احترام کریگا اُس کو نہ جانے کیا کیا انعام ملیں گے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ رَجَب شریف کا خوب احترام کیا کریں۔ قرآنِ پاک میں بھی حُرمت والے مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم کرنے سے روکا گیا ہے۔

نُورُ البَرِّ فان، ”میں قَدْ لَا تَظْمَرُوا فِیْہِنَّ اَنْفُسُکُمْ“ (ترجمہ کنز الایمان: تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو) کے تحت ہے۔ ”یعنی خصوصیت سے ان چار مہینوں میں گناہ نہ



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) ”مہینہ روزہ رو پاک کی کثرت کو یہ تک پہنچا دے کہ عبادت ہے۔“

کہو کہ ان میں گناہ کرنا اپنے اوپر ظلم ہے یا آپس میں ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔“

(نور العرفان ص ۳۰۶)

**دُوسال کا ثواب** حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبیوں کے سالار، شہنشاہ و ابرار، دُعا لَم

کے مالک و مختار بآذنِ پروردگار غزوہ جَل و مَلنی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ مشکبار ہے:

”جس نے ماہِ حرام میں تین دن جُمُعرات، جُمُعہ اور ہفتہ

کا روزہ رکھا اسکے لئے دُوسال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔“

(مُصَنِّعُ الزُّوْهِد ج ۳ ص ۴۳۸ حدیث ۵۱۰۱)

تیرے کرم سے اے کریم مجھے کون سی شے ملی نہیں

جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کی نہیں

**رجب کی بہلولی** حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ”مُكَاشَفَةُ الْقُلُوب“ میں

فرماتے ہیں: ”رَجَب“ دَرِ اَصْلِ تَرَجِيب سے مُشْتَق (یعنی نکلا) ہے اس کے معنی

ہیں، ”تَعْظِیم کرنا۔“ اس کو الْاَصْب (یعنی سب سے تیز بہاؤ) بھی کہتے ہیں اس لئے کہ

اس ماہِ مبارک میں توبہ کرنے والوں پر رَحْمَت کا بہاؤ تیز ہو جاتا ہے اور عبادت

کرنے والوں پر قَبُولِ اِیْت کے انوار کا فِیضان ہوتا ہے۔ اے الْاَصْم (یعنی خوب بہرا)



فرمانِ مصطفیٰ: (ملفوظات علیہ السلام) جو کہ کتاب علیہ السلام کا مجموعہ ہے، ہمراہ ہمارے ساتھ ہے اس لیے اسے اس طرح کے

بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں جنگ و جدل کی آواز بالکل سنائی نہیں دیتی۔ اسے **وَجَب** بھی کہا جاتا ہے کہ جنت کی ایک نہر کا نام ”رَجَب“ ہے جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، فہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے، اس نہر سے دُعا پئے گا جو **وَجَب** کے مہینے میں روزے رکھے گا۔

(مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ ص ٣٠١ دار الكتب العلميّة بيروت)

غُنِيَةُ الْعَالَمِينَ میں ہے کہ اس ماہ کو ”مغیرِ رَحْم“ بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں شیطانوں کو رَحْم یعنی سنگ سار کیا جاتا ہے تاکہ وہ مسلمانوں کو ایذا نہ دیں۔ اس ماہ کو اَصَم (یعنی خوب بُرا) بھی کہتے ہیں کیونکہ اس ماہ میں کسی قوم پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کے نازل ہونے کے بارے میں نہیں سنا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ اتھو کو ہر مہینے میں عذاب دیا اور اس ماہ میں کسی قوم کو عذاب نہ دیا۔ (غُنِيَةُ الْعَالَمِينَ ص ۲۲۹)

زجب کے تین حروف! سُبْحَنَ اللہ غُزُو! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اِدْرَجْبُ الْمَرْجِبِ کی بہاروں کی

تو کیا بات ہے! ”مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ“ میں ہے، یُؤْتِیْكَ اِلهَ دِیْنِ رَحْمَتُہُمُ اللّٰہُ اَلْمُبِیْنُ فرماتے ہیں، ”رُحْب“ میں تین حُرُوف ہیں۔ ر، ج، ب، ”ر“ سے مُرَاد رَحْمَتِ اِلہٰی عَزَّوَجَلَّ، ”ج“ سے مُرَاد بندے کا جُزْم، ”ب“ سے مُرَاد ہُوَ یعنی اِحْسَان و بھلائی۔ گویا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے، میرے بندے کے جُزْم کو میری رَحْمَت اور بھلائی کے



فروغِ مصطفیٰ: اصل حدیث میں اس کا ذکر نہیں ہے، بلکہ یہ ایک حدیث ہے جو بعض محدثین نے وضع کی ہے۔

درمیانِ کردو۔ (مکاشفۃ القلوب ص ۳۰۱)

عِشیاں سے کبھی ہم نے گنار نہ کیا  
پر تُو نے دل آزر دہ ہمارا نہ کیا  
ہم نے تو جہنم کی ہیئت کی تجویز  
لیکن تری رحمت نے گوارا نہ کیا

**بیچ بونے کا مہینہ** حضرت سیدنا علامہ صفوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: **زَجِبُ الْمَرْجَبِ** بیچ بونے کا،

**فَعْبَانُ الْمُعْظَمِ** آپاشی کا اور **رَمَضَانُ الْمُبَارَكِ** فِصْل کاٹنے کا مہینہ ہے۔ لہذا **زَجِبُ الْمَرْجَبِ** میں عبادت کا بیج نہیں بوتا اور **فَعْبَانُ الْمُعْظَمِ** میں آنسوؤں سے سیراب نہیں کرتا اور **رَمَضَانُ الْمُبَارَكِ** میں فِصْلِ رحمت کیوں کر کاٹ سکے گا؟ مزید فرماتے ہیں: **زَجِبُ الْمَرْجَبِ** رُحْم کو **فَعْبَانُ الْمُعْظَمِ** دل کو اور **رَمَضَانُ الْمُبَارَكِ** رُوح کو پاک کرتا ہے۔ (نُزْةُ الْمَحَالِسِ ج ۱ ص ۱۵۵)

**جوساری زندگی نہ سیکھ سکا**  
**وہ دن دن میں سیکھ لیا**  
میں عبادت اور روزوں کا ذمہ بنانے کیلئے  
دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے مربوط

رہے۔ سنوں کی تربیت کے مدنی قافلوں کے مسافر بننے اور دعوتِ اسلامی کی جانب سے کئے جانے والے اجتماعی اعکاف میں حصہ لیجئے **إِنْ شَاءَ اللَّهُ** عزوجل آپ کی زندگی میں مدنی انقلاب آجائیگا۔ ترغیباً ایک خوشگوار مدنی بہار آپ کے

فرمانِ مصطفیٰ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص روزہ رکھے اس کیلئے ایک قمری روزہ رکھنا ضروری ہے۔

گوش گزار کرتا ہوں پختانچہ سعید آباد بلدیہ ٹاؤن باب المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کچھ اس طرح تھی، میں اُن دنوں میٹرک کا طالب علم تھا، اپنے مکان مالک جو کہ دعوتِ اسلامی والے تھے کی **انفرادی کوشش** سے اُن کے ساتھ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے تحت غوثیہ مسجد نیو سعید آباد مین کالونی میں ہونے والے رَمَضَانَ الْمُبَارَك کے آخری عشرے کے **احکاف** میں بیٹھ گیا۔ **عاشقانِ رسول** کے ساتھ اعتکاف کرنے کی بڑکتیں بیان سے باہر ہیں۔ **المختصر** میں نے اُن دس دنوں میں وہ کچھ سیکھا جو **مجملی تمام زندگی میں نہ سیکھ پایا تھا**۔ میں نے **اعتکاف** ہی میں دعوتِ اسلامی کے **مدنی ماحول** کو مضبوطی سے اپنالیا، وہیں سے **مُسْتَقْبَلِ عمامہ شریف** سجالیا، **حمید کے دوسرے دن عاشقانِ رسول** کے ساتھ **مدنی قافلے** میں **سُنتوں بھر اسفر کیا**۔ **الْحَمْدُ لِلَّهِ** عَزَّوَجَلَّ مجھ پر **مدنی رنگ** چڑھتا چلا گیا اور یہ بیان قلمبند کرتے وقت **تغظی طور پر مدنی انعامات کا ذمہ دار ہوں**۔

رَحْمَتیں لوٹنے کے لئے آؤ تم **مدنی ماحول** میں کر لو تم **اعتکاف**  
**سُنتیں** سیکھنے کیلئے آؤ تم **مدنی ماحول** میں کر لو تم **اعتکاف**  
**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر روزہ شریف بہموا اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

**پانچ بابرکت راتیں!** حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم، رموزت رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا

فرمانِ عظیم ہے، ”پانچ راتیں ایسی ہیں جس میں دُعا رد نہیں کی جاتی ﴿۱﴾ رجب کی پہلی رات ﴿۲﴾ پندرہ شعبان ﴿۳﴾ جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات ﴿۴﴾ عید الفطر کی رات ﴿۵﴾ عید الاضحیٰ کی رات۔“

(الحامعُ الصغیر ص ۲۴۱ حدیث ۳۹۵۲)

حضرت سیدنا خالد بن معدان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ”سال میں پانچ راتیں ایسی ہیں جو ان کی تصدیق کرتے ہوئے بہ نیتِ ثواب ان کو عبادت میں گزارے تو اللہ تعالیٰ اُسے داخلِ جنت فرمائے گا ﴿۱﴾ رجب کی پہلی رات کہ اس رات میں عبادت کرے اور اسکے دن میں روزہ رکھے ﴿۲﴾ عیدین (یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کی راتیں کہ ان راتوں میں عبادت کرے اور دن میں روزہ نہ رکھے (عیدین کے دن روزہ رکھنا ناجائز ہے) ﴿۳﴾ شعبان کی پندرہویں رات کہ اس رات میں عبادت کرے اور دن میں روزہ رکھے ﴿۴﴾ اور شبِ عاشوراء (یعنی نحرِ ام کی دسویں شب) کہ اس رات میں عبادت کرے اور دن میں روزہ رکھے۔

(غنیۃ الطالبین ص ۲۳۶ دار احیاء التراث العربی بیروت)



فَوَظَنَ مِمَّنْكَ (میں نے اندازہ کیا کہ میں تم میں سے کون سے لوگ نماز کے سبب رسول ہیں۔)

**پہلا روزہ تین سال** | حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بے چین دلوں کے چین، کے گناہوں کا کفارہ، سرورِ کونین، نبی الحَرَمین، سید الثقلین،

امام القِبَلَتین، صاحبِ قابِ قَوْسین، نانائے خَنین، صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمانِ رَحْمَتِ نِہان ہے، ”وَجِبَ کے پہلے دن کا روزہ تین سال کا کفارہ ہے، اور دوسرے دن کا روزہ دو سالوں کا اور تیسرے دن کا ایک سال کا کفارہ ہے، پھر ہر دن کا روزہ ایک ماہ کا کفارہ ہے۔“ (الجامع الصغیر حدیث ۵۰۱ ص ۳۱۱)

**ایک جنتی نہر کا نام رَجَب ہے** | حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جنت میں ایک نہر ہے جسے ”رَجَب“ کہا جاتا ہے جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی ہے تو جو کوئی رَجَب کا ایک روزہ رکھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس نہر سے سیراب کریگا۔“

(شُعَبُ الْاِيْمَان ج ۳ ص ۳۶۷ حدیث ۳۸۰۰)

**نورانی پہاڑ** | ایک بار حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحِ اللہ علی نِسَا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کا گزرا ایک جگہ گاتے نورانی پہاڑ پر ہوا۔

آپ علیہ السلام نے بارگاہِ خدواندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس



فرمانِ مصطفیٰ: (علیہ السلام) ہم روزہ نماز و شرب و طعام کی سب سے زیادہ بڑی عبادت ہے۔

پہاڑ کو قوتِ گویائی عطا فرما۔ وہ پہاڑ بول پڑا، یا رُوحُ اللہ! (علیہ السلام) نَبینَا وَ عَلَیْہِ السَّلَامُ  
 وَالسَّلَام، آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا، اپنا حال بیان کر۔ پہاڑ بولا، ”میرے اندر ایک  
 آدمی رہتا ہے۔“ سَيِّدُ نَاعِیْسُی رُوحُ اللہ علی نَبینَا وَ عَلَیْہِ السَّلَامُ نے بارگاہِ  
 الٰہی غَزْوَجَل سے عرض کی، یا اللہ غَزْوَجَل اُس کو مجھ پر ظاہر فرمادے۔ یکا یک پہاڑ  
 شق ہو گیا اور اُس میں سے چاند سا چہرہ چمکاتے ہوئے ایک بڑگ برآمد ہوئے۔ انہوں  
 نے عرض کی، ”میں حضرت سَيِّدُ نَامُوسِی کلیم اللہ (علیہ السلام) کا امتی ہوں، میں نے  
 اللہ غَزْوَجَل سے یہ دعا کی ہوئی ہے کہ وہ مجھے اپنے پیارے محبوب،  
 نَبِیِّ اٰخِرِ الزَّمَانِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بَعَثَتِ مَبَارَکَہ تک زندہ رکھے تاکہ میں  
 اُن کی زیارت بھی کروں اور ان کا امتی بننے کا شرف بھی حاصل کروں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ  
 غَزْوَجَل میں اس پہاڑ میں چھ سو سال سے اللہ غَزْوَجَل کی عبادت میں مشغول ہوں۔“  
 حضرت سَيِّدُ نَاعِیْسُی رُوحُ اللہ علی نَبینَا وَ عَلَیْہِ السَّلَامُ نے بارگاہِ خداوندی  
 میں عرض کی، یا اللہ غَزْوَجَل! کیا رُوئے زمین پر کوئی بندہ اس شخص سے بڑھ کر بھی  
 تیرے یہاں مُکَرَّم ہے؟ ارشاد ہوا، اے عیسیٰ (علیہ السلام)! اَمَّتِ مُحَمَّدِی مِیْنِ  
 سِے جو مَاہِ رَجَب کا ایک روزہ رکھے اور وہ میرے نزدیک اس  
 سے بھی زیادہ مُکَرَّم ہے۔ (نَزْعَةُ المحالِیس ج ۱ ص ۱۰۰) اللہ غَزْوَجَل کی  
 اُن پر رَحْمَت ہو اور ان کے صدقہ ہماری مغفرت ہو۔



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر نذرہ دوسرا روزہ دیا کہ دوسرا سال کے گناہ غاف ہیں گے۔

## ایک روزے کی فضیلت

دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل کرتے ہیں کہ سلطانِ مدینہ منی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے: **ماہِ رَجَبِ حُرْمَتِ** والے مہینوں میں سے ہے اور چھٹے آسمان کے دروازے پر اس مہینے کے دن لکھے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی شخص **وَجِبَ** میں ایک روزہ رکھے اور اُسے پرہیزگاری سے پورا کرے تو وہ دروازہ اور وہ (روزہ والا) دن اس بندے کیلئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طلب کریں گے اور عرض کریں گے **یَا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اس بندے کو بخش دے اور اگر وہ شخص بغیر پرہیزگاری کے روزہ گزارتا ہے تو پھر وہ دروازہ اور دن اُس کی بخشش کی درخواست نہیں کریں گے اور اُس شخص سے کہتے ہیں، ”اے بندے! تیرے نفس نے تجھے دھوکا دیا۔“ (مَآئِیَّتُ بِالسَّنَةِ ص ۳۴۲)

**ٹپٹے ٹپٹے اسلامی بھائیو!** معلوم ہوا کہ روزہ سے مقصود صرف

بھوک پیاس نہیں، تمام اعضاء کو گناہوں سے بچانا بھی ضروری ہے، اگر روزہ رکھنے کے باوجود بھی گناہوں کا سلسلہ جاری رہا تو پھر سخت محرومی ہے۔

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،

کہ رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وُصِّلَ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے

فرمایا: جس نے رَجَب کا ایک روزہ رکھا تو وہ

بکشتی نوح میں رَجَب کے روزے کی بہار

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس گرمی کی ہلک سا گرمی کے پاس ہر روز کھانا کھا کر پانی پئے۔

ایک سال کے روزوں کی طرح ہوگا۔ جس نے سات روزے رکھے اس پر جہنم کے سات دروازے بند کر دیئے جائیں گے، جس نے آٹھ روزے رکھے اس کیلئے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے، جس نے دس روزے رکھے وہ اللہ عزوجل سے جو کچھ مانگے گا اللہ عزوجل اُسے عطا فرمایگا۔ اور جس نے پندرہ روزے رکھے تو آسمان سے ایک منادی ادا کرتا ہے کہ تیرے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے ہیں تو از سر نو عمل شروع کر کہ تیری بُرائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں۔ اور جو زند کرے تو اللہ عزوجل اُسے زیادہ دے۔ اور رجب میں توبہ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کشتی میں سوار ہوئے تو خود بھی روزہ رکھا اور ہمراہیوں کو بھی روزے کا حکم دیا۔ ان کی کشتی دس محرم تک چھ ماہ برسرِ سفر رہی۔

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۳۶۸ حدیث ۳۸۰۱)

**جنتی محل** حضرت سیدنا ابو قتلاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رجب کے روزہ داروں کیلئے جنت میں ایک محل ہے۔

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۳۶۸ حدیث ۳۸۰۲)

**پریشانی دور کر نیکی فضیلت** حضرت سیدنا عبد اللہ ابنِ زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ”جو ماہِ رَجَب میں کسی مسلمان کی پریشانی دور کرے تو اللہ تعالیٰ اُسکو جنت میں ایک ایسا محل عطا





فروغان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے پاس ہر روز کوہِ اورودِ مجید پڑتا ہے، رجب کے روز کوہِ اورودِ مجید پڑتا ہے۔

فرمائے گا جو حدِ نظر تک وسیع ہوگا۔ تم رَجَب کا اکرام کرو اللہ تعالیٰ تمہارا ہزار  
کڑیوں کے ساتھ اکرام فرمائے گا۔ (غنیۃ الطالبین ص ۲۳۴)

۲۷ ویں رَجَبُ الْمُرَجَّب کی عظمتوں کے  
سُوْبَر کے روز کا ثواب کیا کہنے! اسی تاریخ کو ہمارے پیارے

پیارے، بیٹھے بیٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر پہلی بار وحی نازل ہوئی اور اسی تاریخ  
کو معراج کا عظیم الشان معجزہ رونما ہوا۔ چنانچہ ۲۷ ویں رَجَب شریف کے  
روزے کی بڑی فضیلت ہے۔ جیسا کہ حضرت سیدنا سلمان فارسی سے مروی ہے  
کہ: سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالک و مختار شہنشاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے  
ارشاد فرمایا: رَجَب میں ایک دن اور رات ہے، جو اُس دن کا روزہ رکھے اور وہ  
رات نوافل میں گزارے، یہ سو برس کے روزوں کے برابر ہو۔ اور وہ ۲۷ ویں  
رَجَب ہے۔ اسی تاریخ کو اللہ عز و جل نے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کو  
مبعوث فرمایا۔ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۳۷۳ حدیث ۳۸۱۱)

رَجَب میں ایک رات ہے کہ اس میں نیک عمل  
کرنے والے کو سو برس کی نیکیوں کا ثواب ہے اور  
نیکیتوں کے برابر! وہ رجب کی ستائیسویں شب ہے۔ جو اس  
میں بارہ رُکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رُکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سی ایک



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس عید کا روزہ رکھنا ہو اس نے عید پر صوم رکھنا چاہئے اور نہ ہی صوم رکھنا چاہئے۔

سُورَت اور ہر دُور کَعْت پر اَلْحَيَات پڑھے اور بارہ پوری ہونے پر سلام پھیرے، اِس کے بعد ۱۰۰ بار یہ پڑھے: سُبْحَنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَكْبَرُ، اِسْتِغْفَارِ تُوْبَار، دُرود شریف تُوْبَار پڑھے اور اپنی دنیا و آخرت سے جس چیز کی چاہے دعا مانگے اور صبح کو روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اِس کی سب دُعائیں قبول فرمائے سوائے اُس دُعا کے جو گناہ کے لئے ہو۔

(شُعَبُ الْاِيْمَان ج ۳ ص ۳۷۴ حدیث ۳۸۱۲)

۲۷ ویں روزہ دس برس کے گناہوں کا کفارہ

میرے آقا علیہ السلام، امامِ اہلسنت، ولی نعمت، عظیمِ اہمکت، عظیمِ المرحبت، پرولمہِ شمعِ رسالت، مجتہدِ دین و ملت، حامیِ سنت، مدعیِ بدعت، عالمِ فرائض، میرِ طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج المحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ فوائدِ ہناد میں حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم، دُعَا وَفَرَّحِمْ عَلَی الصَّلَاۃِ وَالسَّلَامُ نے ارشاد فرمایا: ستائیس رَجَب کو مجھے نبوت عطا ہوئی جو اِس دن کا روزہ رکھے اور افطار کے وقت دُعا کرے دس برس کے گناہوں کا کفارہ ہو۔ (فتاویٰ رضویہ تعریج شدہ ج ۱۰ ص ۶۴۸)

۶۰ ماہ کے روزوں کا ثواب

حدیثِ پاک میں ہے جو ستائیسویں رَجَب کا روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) میں ہے کہ ایک روزہ رو پاک بڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

**ساتھ مہینے کے روزوں کا ثواب لکھے اور یہ وہ دن ہے جس میں جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کیلئے پیغمبری لے کر نازل ہوئے۔**

(تقریب الشریعہ ج ۲ ص ۱۶۱ حدیث ۴۱)

**تَسْوِیَالُ نَفْسِ**  
**رُزْوے کا ثواب**  
حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، منزّہ عَنِ الْغُیُوبِ عَزَّوَجَلَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا

فرمانِ ذیشان ہے: ”وَجَبَ میں ایک دن اور رات ہے جو اُس دن روزہ رکھے اور رات کو قیام (عبادت) کرے تو گویا اُس نے تلو سال کے روزہ رکھے اور یہ وَجَب کی تائیس تاریخ ہے۔ اسی دن محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مبعوث فرمایا۔“

(شُعَبُ الْاِيْمَان ج ۳ ص ۳۷۴ حدیث ۳۸۱۱)

**دُعوتِ اسلامی اور**  
**جُشْنِ مَعْرَاجِ النَّبِیِّ**  
مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! رَجَبُ الْمُرَجَّبِ کو ایک خصوصیت یہ بھی حاصل ہے کہ اس کی ستائیسویں شب کو ہمارے مٹھے مٹھے مکی مدنی

آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو ربُّ الْعَالَمِ کی طرف سے معراج کا منجّر عطا ہوا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ستائیسویں رات مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) اور پھر وہاں سے آسمانوں کی سیر فرمائی۔ حُتّ و دوزخ کے عجائبات ملاحظہ فرمائے۔



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے کچھ ہزار چھ سو تیسویں سال پہلے ایک چمکے لاف کے گہری کھدائی کی۔

عرش کو اپنی قدم بوسی کا شرف بخشا اور عین بیداری کے عالم میں گھلی آنکھوں سے اپنے پروردگار عزوجل کا دیدار کیا۔ یہ سارا سفر آن کی آن میں طے فرما کر وہاں تشریف لے آئے۔ رجب المرجب کی ستائیسویں شب بے حد عظمت والی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی طرف سے ہر سال ستائیسویں شب کو **حُسنِ معراج النبی** صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم کے سلسلے میں دنیا کے حُجَّۃ دُمَالِک میں بے شمار مقامات پر **اجتماع**

**و کرونعت** کا انعقاد کیا جاتا ہے جن سے لاکھوں لاکھ عاشقانِ رسول فیضاب

ہوتے ہیں۔ میرے حسنِ ظن کے مطابق حُسنِ معراج کا دنیا کا سب سے بڑا اجتماع

سالہا سال سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بابُ المَدینۃ کراچی میں ہوتا ہے جو کہ

تقریباً ساری رات جاری رہتا ہے۔

خدا کی قدرت سے چاند حق کے، کروڑوں منزل میں جلوہ کر کے

ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی، کہ نور کے تڑکے آ لئے تھے

**کفن کی واپسی** ہجرہ کی ایک نیک خاتون نے بوقتِ وفات اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ مجھے اُس کپڑے کا کفن دینا

جسے پہن کر میں رَجَبُ الْمُوَجَّب میں عبادت کیا کرتی تھی۔ بعد از وفات بیٹے

نے کسی اور کپڑے میں کفنا کر دیا۔ جب وہ قبرستان سے گھرا آیا تو یہ دیکھ کر تھرا



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھتا بھول گیا وہ جنت کا راست بھول گیا۔

اُٹھا کہ جو کفن اُس نے پہنایا تھا وہ گھر میں موجود تھا! جب اُس نے گھبرا کر ماں کی وصیت والے کپڑے تلاش کئے تو وہ اپنی جگہ سے غائب تھے۔ اتنے میں ایک غیبی آواز گونج اُٹھی، ”اپنا کفن واپس لے لو ہم نے اُس کو اُسی کپڑے میں کفنایا ہے (جس کی اُس نے وصیت کی تھی) جو رَجَب کے روزے رکھتا ہے ہم اُس کو قبر میں رنجیدہ نہیں رہنے دیتے۔“ (زُفْعَةُ الْمَحَالِس ج ۱ ص ۲۰۸) اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رَحْمَت ہو اور اُن کے صَدَقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لاڈپیارے مجھے! ٹیٹھے ٹیٹھے اسلامی بھائیو! رَجَبُ الرَّجَبِ دُھیت بنا دیا تھا عادتِ ٹھہرانے اور عبادت کی لذت پانے کیلئے

تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے مَدَنی قافلے کی ایک مَدَنی بہار آپ کے گوشِ گزاری کی جاتی ہے چنانچہ شاہدِ رَہ (مرکزِ اَلْاَدِلَا بھور) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِ لُب ہے، میں اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا تھا، زیادہ لاڈپیارے مجھے حدِّ رَجَبِ دُھیت اور ماں باپ کا سخت نا فرمان بنا دیا تھا، رات گئے تک آوارہ گردی کرتا اور صبح دیر تک سویا رہتا۔ ماں باپ سمجھاتے تو اُن کو جھاڑ دیتا۔ وہ بے چارے بعض اوقات رو پڑتے۔ دعائیں



فرمانِ مصطفیٰ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُعا کی وہ جنت میں ہے۔

مانگتے مانگتے ماں کی پلکیں بھیگ جاتیں۔ اُس عظیم لمحے پر لاکھوں سلام جس ”لمحے“ میں مجھے دعوتِ اسلامی والے ایک عاشقِ رسول سے ملاقات کی سعادت ملی اور اُس نے محبت اور پیار سے **انفرادی کوشش** کرتے ہوئے مجھ پاپی و بدکار کو مدنی قافلے میں سفر کیلئے تیار کیا۔ چنانچہ میں **عاشقانِ رسول** کے ہمراہ تین دن کے **مدنی قافلے** کا مسافر بن گیا۔ نہ جانے ان عاشقانِ رسول نے تین دن کے اندر کیا گھول کر پلا دیا کہ مجھ جیسے ڈھیٹ انسان کا **مہرِ مُداول** جو ماں باپ کے آنسوؤں سے بھی نہ پکھلتا تھا موم بن گیا، میرے قلب میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا اور میں مدنی قافلے سے **نمازی بن کر لوٹا**۔ گھر آ کر میں نے سلام کیا، والد صاحب کی دشتِ بوسی کی اور امی جان کے قدم چومے۔ گھر والے حیران تھے! اس کو کیا ہو گیا ہے کہ کل تک جو کسی کی بات سننے کیلئے تیار نہیں تھا وہ آج اتنا باادب بن گیا ہے! **الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کی صحبت نے مجھے یکسر بدل کر رکھ دیا اور یہ بیان دیتے وقت مجھ سا ہتھ بے نمازی کو مسلمانوں کو نماز فُجّر کیلئے جگانے کی یعنی صدائے مدینہ لگانے کی ذمہ داری ملی ہوئی ہے۔ (دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں مسلمانوں کو نماز فُجّر کیلئے اُٹھانے کو صدائے مدینہ لگانا کہتے ہیں)**

گرچہ اعمالِ بد، اور افعالِ بد نے ہے رُسا کیا، قافلے میں چلو  
کر سفر آؤ گے، تم سدھر جاؤ گے مانگو چل کر دُعا، قافلے میں چلو  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ: (اسی طرح علیؑ، ابوبکرؓ، جس سے محمدؐ اور حنیفہؓ زورِ پاک پر حاضر تھے اسی پر متمسک ہو کر رہنا)۔

**صُحْبَتِ مِیْثَقِیَّة**  
**رَبِّیْنِ رَاِیَات**  
مِیْثَقِیَّة اسلَامی بھائیو! دیکھا آپ نے!  
عَاقِبَاتِیْنِ رَسُوْل کی مَحَبَّت نے کس طرَح ایک  
بے نمازی نو جوان کو دوسروں کو نماز کی دعوت دینے

والا بنا دیا!! اِس میں کوئی شک نہیں کہ صُحْبَتِ مَرُورِ رِیْگ لاتی ہے، اِنجھی مَحَبَّت لیتا اور  
بُری مَحَبَّت بُرا بناتی ہے۔ لہذا ہمیشہ عَاقِبَاتِیْنِ رَسُوْل کی مَحَبَّت اختیار کرنی چاہئے  
۔ اِس مَحَبَّت میں تین آحادِ مِیْثَقِیَّة مبارکہ ذکر کی جاتی ہیں: ﴿۱﴾ لیتا تھا ساقی وہ ہے کہ  
جب تَوَحُّدِ غَزُوْ جَلَّی کو یاد کرے تو وہ تیری مدد کرے اور جب تُو بھولے تو وہ یاد دلائے

(الحامیغ الصغیر للشیوطی ص ۲۴۴ حدیث ۳۹۹۹) ﴿۲﴾ لیتا تھا ہمنشین (یعنی اچھا ساتھی) وہ  
ہے کہ اُس کو دیکھنے سے تمہیں اللہ غَزُوْ جَلَّی یاد آجائے اور اُس کا عمل تمہیں آخرت کی  
یاد دلائے۔ (ایضاً ص ۲۴۷ حدیث ۴۰۶۳) ﴿۳﴾ امیرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت سیدنا عمر

فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ایسی چیز میں نہ پڑو جو تمہارے لیے مفید نہ ہو  
اور دشمن سے الگ رہو اور دوست سے بچتے رہو مگر جبکہ وہ اَمِیْن (یعنی امانت دار) ہو کہ  
امین کی برابری کوئی نہیں اور امین وہی ہے جو اللہ سے ڈرے۔ اور فاجر (یعنی اللہ  
رسول کا نافرمان) کے ساتھ نہ رہو کہ وہ تمہیں فُجُوْر (نافرمانی) سکھائے گا اور اُس  
کے سامنے مجید کی بات نہ کہو اور اپنے کام میں اُن سے مشورہ لو جو اللہ سے ڈرتے

(کنز العمال ج ۹ ص ۷۵ الحدیث ۲۵۰۶۵)

ہیں۔



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں کی ہوجھ پڑو پڑو کہ تمہارا دُور دیکھ سکتا ہے۔

**بُری مُحبّت کی ممانعت** بے نمازیوں، گالیاں بکنے والوں،

والوں، جھوٹ، غیبت، پتھلی، وعدہ خلافی کرنے والوں، چوروں، رشوت خوروں، شرابیوں، فاسقوں اور فاجروں نیز بد مذہبوں اور کافروں کی صاحبزوں کی شریعت میں ممانعت ہے بلا کسی مصلحت شرعی بلا عندِ صحیح جان بوجھ کر ان کی مُحبّت میں بیٹھنے

والا گنہگار ہے۔ فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص 237 پر ہے، میرے آقا اعلیٰ حضرت

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں استفسار کیا گیا: زانی اور وَثْث (یعنی جو اپنی بیوی یا کسی

بھی خرمہ کی بے پردگی پر غیرت نہ کھاتا ہو، جی الودع منع نہ کرتا ہو) سے کہاں تک اجتراز کرنا

چاہئے؟ جواب ارشاد فرمایا: زانی و وَثْث فاسق ہیں اُن کے پاس اُٹھنے بیٹھنے میل ہول

سے اجتراز چاہئے۔ ”یہ جواب دینے کے بعد آپ نے پارہ ۷ سورۃُ الْأَنْعَام کی

آیت نمبر ۶۸ تحریر فرمائی جس میں ارشادِ خداوندی ہوتا ہے:

وَمَا يَنْبَغِيكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تُرْجِمُهُ كُنْزُ الْإِيمَانِ: اور جو کہیں تجھے

تَقَعْدُ بَعْدَ الذِّكْرِ مَعَ الْقَوْمِ الشَّيْطَانُ مَحْلَا دے تو یاد آئے، پر ظالموں

الظَّالِمِينَ ﴿۷﴾ (پ ۷ الانعام ۶۸) کے پاس نہ بیٹھو۔

مفسرِ شہیر حکیمِ اُلمت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ اس آیتِ مبارکہ

کے تحت فرماتے ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ بُری مُحبّت سے بچنا نہایت ضروری





فرمانِ معظّم: (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کھپڑ اور منگھڑ اور کمر و تاجہ اور پاک حجامے کے دن ہر ایک کام سے منع فرمایا۔

ہے۔ بُرا یا بُرے سانپ سے بدتر ہے کہ بُرا سانپ جان لیتا ہے اور بُرا یا ایمان  
بر باد کرتا ہے۔  
(نور العرفان ص ۲۱۵)

رجب کا واسطہ ہم سب کی مغفرت فرما  
اَللّٰہی جَبِّتِ فِرْدَوْسَ مَرَحَمَتِ فَرَمَا  
شَعْبَانُ الْمُعَظَّمِ كے روزے

رسول اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، شافعِ اُممِ علی اللہ  
تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا شَعْبَانُ الْمُعَظَّمِ کے بارے میں فرمایا  
کا مہینہ مگرزم ہے، شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان  
الْمُبَارَك، اللہ عزوجل کا مہینہ ہے۔

(الجامع الصغیر حدیث ۴۷۷۹ ص ۳۰۱)

شَعْبَان کی تجلیات و برکات لَفْظِ شَعْبَان میں ہائِچ حروف ہیں  
ش، ع، ب، ا، ن۔ ”ش“ سے مُراد  
شرف یعنی بزرگی، ع سے مُراد علو یعنی بلندی، ب سے مُراد بھلائی و احسان  
، ا سے مُراد اَلْفَتْ اور ن سے مُراد نور ہے تو یہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو  
اس مہینے میں عطا فرماتا ہے، یہ وہ مہینہ ہے جس میں نیکیوں کے دروازے کھول  
دیئے جاتے ہیں، برکات کا نزول ہوتا ہے، خطائیں ترک کردی جاتی ہیں اور



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) محمد پر روزہ پاک کی کثرت کرے، ایک چہارے کے بھارت ہے۔

گناہوں کا کفارہ ادا کیا جاتا ہے، اور خَيْرُ الْبَرِيَّةِ سَيِّدُ الْوَرَىٰ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر روزہ پاک کی کثرت کی جاتی ہے، اور یہی بخیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر روزہ بھیجنے کا مہینہ ہے۔“ (غنیۃ الطالبین ج ۱ ص ۲۴۶)

**صحَابہ کرام علیہم السلام کا جذبہ** حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”ما وِشَعْبَانُ

المُعْظَمُ کا چاند نظر آتے ہی صحابہ کرام علیہم السلام تلاوت قرآن پاک میں مشغول ہو جاتے، اپنے اموال کی زکوٰۃ نکالتے تاکہ کمزور و مسکین لوگ ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَكَ کے روزوں کے لئے حیاری کر سکیں، محکام قیدیوں کو طلب کر کے جس پر ”حد“ (سزا) قائم کرنا ہوتی اُس پر حد قائم کرتے بقیہ کو آزاد کر دیتے، تاجر اپنے قرضے ادا کر دیتے، دوسروں سے اپنے قرضے وصول کر لیتے۔ (یوں ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَكَ کا چاند نظر آنے سے قبل ہی اپنے آپ کو فارغ کر لیتے) اور رَمَحَانَ شَرِيف کا چاند نظر آتے ہی غُسل کر کے (بعض حضرات سارے ماہ کے لئے) اِحْتِكَاف میں بیٹھ جاتے۔“

(غنیۃ الطالبین ج ۱ ص ۲۴۶)

**موجودہ مسلمانوں کا جذبہ** سُبْحَانَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ! پہلے کے مسلمانوں کو عبادت کا کس قدر ذوق تھا! مگر افسوس! آج کل کے مسلمانوں کو زیادہ تر حصولِ مال ہی کا شوق ہے۔ پہلے کے



فرمانِ مصطفیٰ! (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے کتاب میں کچھ پند و اندیشہ کو ترک کر دیا اور اللہ کے لئے کچھ کر دیا، اسے اللہ تعالیٰ سے اجر ملے گا۔

مَدَنی سوچ رکھنے والے مسلمان مُتَمَرِّکِ اِیام میں رَبُّ الْاَنَامِ غُزُو جَلَّ کی زیادہ سے زیادہ عبادت کر کے اُس کا قُرب حاصل کرنے کی کوشش کرتے تھے اور آج کل کے مسلمان مُبَارَکِ اِیام مَحْصُوماً مَهِیام (یعنی رَمَضانِ شریف) میں دنیا کی ذلیل دولت کمانے کی نئی نئی ترکیبیں سوچتے ہیں۔ اللہ غُزُو جَلَّ اپنے بندوں پر مہربان ہو کر نیکیوں کا اُجر و ثواب خوب بڑھا دیتا ہے۔ لیکن بد نصیب لوگ رَمَضانِ اَلْمُبَارَک میں اپنی اشیاء کا بھاؤ بڑھا کر اپنے ہی مسلمان بھائیوں میں لوٹ مار مچا دیتے ہیں۔ آہ! آہ! آہ! اے خاصہ خاصانِ رُسلِ وقتِ دُعا ہے اُمّتِ پہ تری آ کے کُجَب و کُت پڑا ہے فریاد ہے اے کشتی اُمّت کے گمبھان بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

**تَعْظِیمِ رَمَضانِ کَیْلَہٗ**  
**شَعْبَانَ کے روزے**

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مِعْطَرِ پینہ، باعثِ نُزولِ سَکِینَہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عَظَمَتِ نشان ہے، ”رَمَضان کے بعد سب سے افضل شَعْبَانَ کے روزے ہیں، تَعْظِیمِ رَمَضانِ کَیْلَہٗ“۔

(شُعَبُ الْاِیْمَان ج ۳ ص ۳۷۷ حدیث ۳۸۱۹)

**شَعْبَانَ کے اکثر روزے رکھنا سُنَّتِ ہے**

اُمُّ الْمُؤْمِنِینِ حضرت سَیدَہ شَاعِلَہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رولت فرماتی ہیں: مَحْضُورِ اَکرام، نُورِ مُجَسِّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم، شافعِ اُمَم صلی اللہ تعالیٰ

**فرمان مصطفیٰ:** "مَنْ خَذَلَ عَلَى يَدِ ابْنِ سُلَيْمٍ لَمْ يَكُ عَزْوَراً بِلَاكَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ فَارْتَوَى فِي حَقِّهِ كَمَا تَرْتَوِي فِي حَقِّكَ".

علیہ والہ وسلم کو میں نے **فخیمان** سے زیادہ کسی مہینے میں **روزہ** رکھتے نہ دیکھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سوائے چند دن کے پورے ہی ماہ کے روزے رکھا کرتے تھے۔

(یرغلی ج ۲ ص ۱۸۲ حدیث ۷۳۶)

ہم نے والوں کی فہرست بنائی جاتی ہے

فرماتی ہیں: ”خُصْرَانُور، شَافِعِ مَحْشَر، مَدِیْنَةُ تَاجُور، بِأَذْنِ رَبِّ الْكَبْرِ عُجُور“  
سے باخبر، محبوبِ داد و عز و بل و مٹی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پورے شعبان کے روزے رکھا  
کرتے تھے۔“ فرماتی ہیں: میں نے عرض کی، ”یا رسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، مٹی اللہ  
تعالیٰ علیہ والہ وسلم! کیا سب مہینوں میں آپ مٹی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نزدیک زیادہ  
پسندیدہ شعبان کے روزے رکھتا ہے؟“ تو شفیع روزِ کُھما مٹی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس سال مرنے والی ہر جان کو لکھ دیتا ہے اور مجھے  
یہ پسند ہے کہ میرا وَقْتُ رُخْصَتِ آئے اور میں روزہ دار ہوں۔“

(مُسْنَدُ ابُو یَعْلٰی ج ۴ ص ۲۷۷ حدیث ۴۸۹۰)

**پسندیدہ مہینہ** حضرت سیدنا عبد اللہ بن ابی قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ انہوں نے حضرت سیدنا

عَالِمِ صِدِّيقِہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا، رسول اللہ عزَّوَجَلَّ وُملی اللہ



فروغِ مہینہ: (اس وقت، جس میں علم، ایمان، پاکیزگی اور شرف و جلال ہے، خدا تعالیٰ اس کیلئے ایک نفل روز رکھتا ہے، اور قرآنِ مبارک پڑھتا ہے۔)

تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پسندیدہ مہینہ شعبان الْمُعَظَّم تھا کہ اس میں روزے رکھا کرتے پھر اسے رَمَعَان سے ملا دیتے۔ (ابو داؤد ج ۲ ص ۴۷۶ حدیث ۲۴۳۱)

**لوگ شعبان کی اہمیت سے غافل ہیں!** حضرت سیدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، میں نے عرض کی،

یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو **فَعْبَان** کے روزے رکھتے ہوئے دیکھتا ہوں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی بھی مہینے میں اس طرح روزے نہیں رکھتے۔ فرمایا: ”رَجَب اور رَمَعَان کے بیچ میں یہ مہینہ ہے، لوگ اس سے غافل ہیں۔ اس میں لوگوں کے اَعمال اللہ رُبِّ الْعَالَمِین (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف اُٹھائے جاتے ہیں۔ اور مجھے یہ محبوب ہے کہ میرا عمل اس حال میں اُٹھایا جائے کہ میں روزہ دار ہوں۔“ (مسْنَدُ نَسَائِی ج ۴ ص ۲۰۰)

**طاہریت کے مطابق عمل کیجئے!** اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرت سیدہ ثناء عائشہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتی ہیں: رسول اللہ (عَزَّوَجَلَّ) صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **شعبان** سے زیادہ کسی مہینے میں

روزے نہ رکھا کرتے تھے کہ پورے **فَعْبَان** کے ہی روزے رکھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے کہ اپنی استطاعت کے مطابق عمل کرو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس وقت تک اپنا فضل نہیں روکتا جب تک تم اُکتانہ جاؤ۔ بے شک اس کے نزدیک پسندیدہ



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر روز و شریف پر صلوٰۃ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

(نفل) نماز وہ ہے کہ جس پر بیشکلی اختیار کی جائے اگرچہ کم ہو۔ تو پس جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی نماز (نفل) پڑھتے تو اس پر بیشکلی اختیار فرماتے۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۴۸ حدیث ۱۹۷۰)

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں:  
مذکورہ حدیث پاک میں پورے ماہِ شَعْبَانُ الْمُعْظَمُ کے روزوں سے مُراد اکثر شَعْبَانُ الْمُعْظَمُ کے روزے ہیں۔ (مُكَافَأَةُ الْقُلُوبِ ص ۳۰۳) اگر کوئی پورے شَعْبَانُ الْمُعْظَمُ کے روزے رکھنا چاہے تو اُس کو مُمَاتَعَت بھی نہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دُعوتِ اسلامی کے کئی اسلامی بھائی اور اسلامی بہنوں میں رَجَبُ الْمُعْظَمُ اور شَعْبَانُ الْمُعْظَمُ دونوں مہینوں میں روزے رکھنے کی ترکیب ہوتی ہے اور مسلسل روزے رکھتے ہوئے یہ حضرات تَمَاضِی الْمُبَارَک سے مل جاتے ہیں۔ آپ بھی روزوں اور سنتوں پر اِسْتِقَامَت پانے کے لئے دُعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے۔  
ترغیب کے لئے ایک مشکباہِ رمذانی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں پُناجیہ

باب المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر  
بِإِصْرَافِ پیش کرتا ہوں: افسوس! میری پچھلی  
زندگی سخت گناہوں میں گُوری، میں پتنگ بازی کا  
میں پتنگ بازی کا شوقین تھا



خود مکتبہ "ملت علیہ السلام" جب انگریزوں کے ہاتھوں میں آ گیا تو انہوں نے اس کو بھونک کر مٹا دیا۔

**شوقین تھانیز** و ڈیوگیز اور گولیاں کھیلنا وغیرہ میرے مشاغل میں شامل تھا۔ ہر ایک کے معاملے میں ٹانگ اڑانا، خواہ مخواہ لوگوں سے لڑائی مول لینا، بات بات پر مار دھاڑ پر اتر آنا وغیرہ میرے معمولات تھے۔ خوش قسمتی سے ایک اسلامی بھائی کی **انفرادی کوشش** پر میں رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے آخری عشرے میں علاقے کی مسجد میں مُعْتَكِف ہو گیا۔ مجھے بہت اچھے اچھے خواب نظر آئے اور خوب سُنُون ملا۔ میں نے مزید دو سال **إِعْتِكَاف** کی سعادت حاصل کی۔ ایک بار ہماری مسجد کے مُؤَدِّن صَاحِب **انفرادی کوشش** کر کے مجھے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہفتہ وار **سُنُون** بھرے **اجتماع** میں لے آئے۔ ایک مبلغ بیان کر رہے تھے، سفید لباس اور کتھنی چادر میں ملبوس، چہرے پر ایک مُشَفَّت داڑھی اور سر پر عمامہ شریف کے تاج والا ایسا بارونق چہرہ میں نے زندگی میں پہلی بار ہی دیکھا تھا۔ مبلغ کے چہرے کی کشش اور نورانیت نے میرا دل مَوہ لیا اور میں دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** میں آ گیا اور اب دو سال سے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** (باب المدینہ) ہی میں **إِعْتِكَاف** کرتا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے ایک مٹھی داڑھی بھی سجالی ہے۔



فردانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جب اتریں (مکہ میں) تو ہر ایک کو ہاتھ دیا کہ ہر ایک کے ہاتھ میں ہاتھ لے کر سب کا سر ملے۔

عز وجل

مست ہر دم رہوں میں دیدے الفت کا جام  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
بھیک دیدے غمِ مدینہ کی نیمر شاہِ اناہ  
یا اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

**رمضان کے بعد کونسا**  
حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،  
دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار، محبوب  
مہینہ افضل ہے۔  
پروڑو کا رغو و جمل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ

بے کس پناہ میں عرض کی گئی کہ رمضان کے بعد کونسا روزہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا:  
”تعظیمِ رمضان کیلئے فحمان کا۔“ پھر عرض کی گئی، کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا:

رمضان کے ماہ میں صدقہ کرنا۔ (جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۴۵ حدیث ۶۶۳)

**پندرہویں شب میں تہجد**  
اُم المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، تاجدارِ

رسالت، سرِ ابراہیم، محبوبِ ربِّ العزت عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اللہ  
عزوجل فحمان کی پندرہویں شب میں تہجد فرماتا ہے۔ استغفار (یعنی توبہ) کرنے  
والوں کو بخش دیتا اور طالبِ رحمت پر رحم فرماتا اور عداوت والوں کو جس حال پر ہیں اسی

پر چھوڑ دیتا ہے۔ (شعب الایمان ج ۳ ص ۳۸۲ حدیث ۳۸۳۰)

**عداوت والے کی شہادت**  
حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ





فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر عَزَّوَجَلَّ اور طیب ہے۔ اے لوگو! اس کی قیامت کرو۔

سے رولیت ہے، سلطانِ مدینہ منورہ، فہرشتاہِ مَکَّہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں، **”حُجَّانِ کِبَرِہٖ ہُوں شَبِہِ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام مخلوق کی طرف تجلّی فرماتا ہے اور سب کو بخش دیتا ہے مگر کافر اور عداوت والے کو (نہیں بخشے)۔“** (صحیح ابن حبان ج ۷ ص ۴۷۰ حدیث ۵۶۳۶)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جن دو مسلمانوں میں کوئی دشمنی عداوت ہو تو انہیں چاہئے کہ شبِ بَرَاءت آنے سے پہلے پہلے معافی تلافی کر لیں تاکہ مغفرتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی شامل ہو۔** انہیں احادیثِ مبارکہ کی بنا پر عظیمہ تعالیٰ مدینۃ المرشد بریلی شریف میں میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ طریقہ معرّف فرمایا تھا کہ **14 حُجَّانِ الْمُعْظَم کورات آنے سے پہلے مسلمان آپس میں ملنے اور ایک دوسرے سے قصورِ معاف کرواتے تھے۔** مدنی التجاء ہے کہ ہر جگہ اسلامی بھائی بھی ایسا ہی کریں اور اسلامی بہنیں بھی فون وغیرہ کے ذریعے آپس میں معافی تلافی کر لیں۔

**پیامِ امامِ اہلسنت** رضی اللہ تعالیٰ عنہ شبِ بَرَاءت قریب ہے، اس رات تمام بندوں کے اعمال حضرت عَزَّوَجَلَّ میں پیش ہوتے ہیں۔ مولا عَزَّوَجَلَّ عَطْفِیلِ حُصُورِہٖ یَوْمَ النُّشُور، علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام مسلمانوں کے ذُنُوب (گناہ) مُعَاف فرماتا ہے مگر چند ان میں وہ دو



فرمانِ مصطفیٰ! (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر دُعا کی وہ سزاؤں زدِ پاک بن جائے گا اور اس کے دوسروں کے کامنہاں ہوں گے۔

مسلمان جو باہم و نیوی وجہ سے رنجش رکھتے ہیں فرماتا ہے، ان کو رہنے دو۔ جب تک آپس میں صلح نہ کر لیں۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کر دیں یا معاف کر لیں کہ یا ذیہ تعالیٰ حقوق العباد سے صحائفِ اعمال (یعنی اعمالِ نامے) خالی ہو کر بارگاہِ عزتِ عزوجل میں پیش ہوں۔ حقوقِ مولیٰ تعالیٰ کے لئے توبہِ صادقہ کافی ہے۔

التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ (یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اُس نے گناہ کیا ہی نہیں) ایسی حالت میں یا ذیہ تعالیٰ ضرور اس شب میں اُمیدِ مغفرتِ تامہ (تام منہ) ہے بشرطِ صحتِ عقیدہ۔ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔ یہ سنتِ مصالحتِ اِخوان (یعنی بھائیوں میں صلح کروانا) و مُعافیِ حقوقِ بھائیوں تعالیٰ یہاں سالہائے دراز سے جاری ہے۔ اُمید ہے کہ آپ بھی وہاں کے مسلمانوں میں اجراء کر کے مَنْ سُنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْءٌ (یعنی جو اسلام میں انھی راہ نکالے اُس کیلئے اس کا ثواب ہے اور قیامت تک جو اس پر عمل کریں ان سب کا ثواب ہمیشہ اسکے نامہ اعمال میں لکھا جائے بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں میں کچھ کمی آئے) کے مُصدق اور اس فقیر کیلئے عفو و عافیتِ دارین کی دُعا فرمائیں۔ فقیر آپ کے لئے دُعا کرتا ہے اور کرے گا۔ (إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ) سب مسلمانوں کو سمجھا دیا جائے کہ وہاں نہ خالی زبان دیکھی جاتی ہے نہ نفاق پسند ہے۔ صلح و مُعافی سب نیچے دل سے ہو۔ و السلام۔

فقیر احمد رضا قادری از بریلی



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اسی شخص کی خاک کو دوس کے پاس میرا کر بیوروں کو ہڈو زور پاکستہ ہے۔

**شیرِ براءت میں مجھ کو رکھنے والے افراد** سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، حضور سراپا نور، فیض

موجود، شاہِ غنیو رضی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، میرے پاس **حجرِ میل** (علیہ السلام) آئے اور کہا یہ **قُحْبَان** کی **پندرہویں رات** ہے اسیں اللہ تعالیٰ **جہنم** سے انہوں کو آزاد فرماتا ہے جبے **بنی کلب** کی بکریوں کے بال ہیں مگر کافر اور عداوت والے اور رشتہ کاٹنے والے اور (کلمہ کے ساتھ فحشوں سے نیچے) کپڑا لٹکانے والے اور والدین کی نافرمانی کرنے والے اور شراب کے عادی کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتا۔

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۲۸۳ حدیث ۳۸۲۷)

**حضرت سیدنا امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر ابن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو روایت کی اُسیں قاتل کا بھی ذکر ہے۔**

(مُسْتَدْرَأُ إِمَامِ أَحْمَد ج ۲ ص ۵۸۹ حدیث ۶۶۵۳)

**سب کی مغفرت سوائے** حضرت سیدنا کثیر بن مؤثر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت، سراپا

رحمت، محبوبِ ربِّ الْعِزَّتْ غَزَوَ جَلَّ وَجَلَّ وُصِّلَ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: **اللہ غَزَوَ جَلَّ** قُحْبَان کی پندرہویں شب میں تمام زمین والوں کو بخش دیتا ہے سوائے کافر اور عداوت والے کے۔

(الْمُنْتَخَرُ الرَّابِع ص ۳۷۶ حدیث ۷۶۹)



خودمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سہاکی ہر لاکھوں روپے کی دولتوں پر ہر روز شریف و شریفانہ طور پر کھانا کھاتے ہیں۔

**شبِ بَرَاءَت میں** | **امیر المؤمنین** حضرت مولائے کائنات،  
**جو چاہو مانگو!** | **علی المرتضیٰ** شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ  
 الکبریم سے رولیت ہے، ”بھی پاک، صاحب

لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: ”جب **فتحان** کی  
 پندرہویں رات آجائے تو اُس رات کو قیام کرو اور دن میں روزہ رکھو  
 کہ رب تبارک و تعالیٰ غروبِ آفتاب سے آسمانِ دنیا پر خاص مجلس فرماتا اور کہتا ہے،  
 ہے کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا کہ اُسے بخش دوں! ہے کوئی روزی  
 طلب کرنے والا کہ اُسے روزی دوں، ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اُسے عافیت  
 بخشوں! ہے کوئی ایسا! ہے کوئی ایسا! اور یہ طلوعِ فجر تک فرماتا ہے۔

(سنن ابنِ ماجہ ج ۲ ص ۱۶۰ حدیث ۱۳۸۸)

**حضرت داؤد کی دعا** | **امیر المؤمنین** حضرت مولائے  
 کائنات، **علی المرتضیٰ** شیرِ خدا  
 کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الکبریم **فتحانِ المعظم** کی پندرہویں رات اکثر باہر تشریف  
 لاتے۔ ایک بار اسی طرح **شبِ بَرَاءَت** میں باہر تشریف لائے اور آسمان کی  
 طرف نظر اٹھا کر فرمایا، ”ایک مرتبہ **اللہ** عزوجل نے نبی حضرت سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ  
 الصلوٰۃ والسلام نے فتحان کی پندرہویں رات آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا،



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے میری یاد رکھی ہو وہ میرا چاہنے والا ہے۔

یہ وہ وقت ہے کہ اس وقت میں جس شخص نے اللہ عزوجل سے جو دعا مانگی اُسکی دعا اللہ عزوجل نے قبول فرمائی اور جس نے مغفرت طلب کی اللہ عزوجل نے اُسکی مغفرت فرمادی بشرطیکہ دعا کرنے والا عشاء (ظلمتیں لینے والا)، جادوگر، کاہن، منجومی، غالم، پولیس والا، حاکم کے سامنے پٹھلی کھانے والا، گویا اور باجا بجانے والا نہ ہو، پھر یہ دعا کی: اَللّٰهُمَّ رَبَّ دَاوُدَ اغْفِرْ لِمَنْ دَعَاكَ فِيْ هَذِهِ اللَّيْلَةِ اَوْ اسْتَغْفَرَكَ فِيْهَا یعنی اے اللہ عزوجل! اے دلاؤ (علیہ السلام) کے رب عزوجل جو کوئی اس رات میں تجھ سے دعا کرے یا مغفرت طلب کرے تو اُس کو بخش دے۔“

(مناہجۃ بالسنة ص ۳۵۴)

**شبِ براءت کی تعظیم** شامی تاجدین علیہم الرضوان شبِ براءت کی شبِ براءت کی تعظیم کرتے تھے اور اس میں خوب عبادت بجالاتے، انہی سے دیگر مسلمانوں نے اس رات کی تعظیم سیکھی۔ بعض علماء شام رحمۃ اللہ علیہم نے فرمایا، شبِ براءت میں مسجد کے اندر اجتماعی عبادت کرنا مستحب ہے حضرت سیدنا خالد وثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور دیگر تاجدین کرام علیہم الرضوان اس رات کی تعظیم کیلئے بہترین کپڑے زیب تن فرماتے، سرمہ اور خوشبو لگاتے، مسجد میں (نفل) نمازیں ادا فرماتے۔

(لحاف العارف ص ۲۶۳)



فروغن مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار زودیا کچھ حاصل فرمایا اس پر دس رحمتیں ملتی ہیں۔

**بھلائیوں والی راتیں** اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرت سیدہ شہنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں:

میں نے نبی کریم، رؤوف رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا، اللہ عزوجل (خاص طور پر) چار راتوں میں بھلائیوں کے دروازے کھول دیتا ہے ﴿۱﴾ پھر عید کی رات ﴿۲﴾ عید الفطر کی رات ﴿۳﴾ شعبان کی پندرہویں رات کہ اس رات میں مرنے والوں کے نام اور لوگوں کا رزق اور (اس سال) حج کرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں ﴿۴﴾ مَرَفَہ (نو ذوالحجہ) کی رات۔ اذانی (حجر) تک۔ (الدر المنثور ج ۷ ص ۴۰۲)

**دو گنا ناکھڑوں کی فہرستیں** سرکارِ مدینہ، سرورِ قلب و سینہ، فیضِ سخنیہ، صاحبِ مظهرِ پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ”(لوگوں کی) زندگیاں ایک شعبان سے دوسرے شعبان میں منقطع ہوتی ہیں جی کہ ایک آدمی نکاح کرتا ہے اور اس کی اولاد ہوتی ہے حالانکہ اس کا نام مردوں میں لکھا ہوتا ہے۔“

(کنز العمال ج ۱۵ ص ۲۹۲ حدیث ۴۲۷۷۳)

**مکان بنائے والا مردوں کی فہرستیں** حضرت سیدنا امام ابن ابی الدُّنیا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت

سیدنا عطاء بن یسار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نصف شعبان کی



فروغِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے پھر ہر چھ روزوں میں ہر نماز کو ایک چارے کا معنی بن کر رکھا۔

رات (یعنی شبِ بَرَاءت) آتی ہے تو ملک الموت علیہ السلام کو ایک صحیفہ (ص۔ ہی۔ نہ) دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے: اس صحیفہ کو پکڑ لو، ایک بندہ بستر پر لیٹا ہوگا اور عورتوں سے نکاح کرے گا اور گھر بنائے گا جبکہ اس کا نام مردوں میں لکھا جا چکا ہوگا۔

(الدر المنثور ج ۷ ص ۴۰۲)

**سال بھر کے معاملات کی تقسیم** حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ”ہیک آدمی لوگوں کے درمیان

چل رہا ہوتا ہے حالانکہ ہر دوں میں اٹھایا ہوا ہوتا ہے“ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پارہ منصورۃ للہ عن کی آیت نمبر ۳ اور ۴ تلاوت کی اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَةٍ قَدْرًا ۚ اِنَّا کُنَّا مُنْذِرِیْنَ ۝

فِیْہَا یَقْرَءُ کُلُّ اَمْرِ حَکِیْمٍ ۝ (نور جمہ کفر الایمان: بے شک ہم نے اسے برکت و نفل رات میں اُتارا، بے شک ہم ڈر سنانے والے ہیں اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام۔) پھر فرمایا: ”اس رات میں ایک سال سے دوسرے سال تک دنیا کے معاملات کی تقسیم کی جاتی ہے۔

(تفسیر طبری ج ۱ ص ۳۳) مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمن مذکورہ آیات مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: ”اس رات سے مراد یا شبِ قدر ہے ستائیسویں رات یا شبِ معراج یا شبِ نمازاتِ چند عموماً شعبان، اس رات میں پورا قرآن لوح محفوظ سے دنیاوی آسمان کی طرف اُتار دیا گیا پھر وہاں سے تیس سال کے عرصہ میں تھوڑا تھوڑا اٹھوڑا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اترا اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس رات میں قرآن اترا وہ مبارک ہے تو جس رات میں صاحبِ قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں تشریف لائے وہ بھی مبارک ہے اس



فرمانِ مصطفیٰ: (اسی بخاری علیہ السلام) جو شخص چھ روز پاک و معاف ہو جائے، جہنم کا راستہ بند ہو گیا۔

رات میں سال بھر کے رزق، موت، زندگی، عزت و ذلت، غرض تمام انتظامی امور لوح محفوظ سے فرشتوں کے صحیفوں میں نقل کر کے ہر صحیفہ اُس محکمہ کے فرشتوں کو دیا جاتا ہے جیسے ملک الموت علیہ السلام کو تمام رنے والوں کی فہرست وغیرہ۔ (توزارِ عرفان ص ۷۸۰)

**نازک فیصلے** ۱۵۔ دس رات کتنی نازک ہے! نہ جانے قسمت میں

کیا لکھ دیا جائے۔ آہ! بعض اوقات بندہ غفلت میں پڑا رہ جاتا ہے اور اُس کے بارے میں کچھ کا کچھ ہو چکا ہوتا ہے۔ چنانچہ ”غنیۃ الطالبین“ میں ہے: ”بعض سے لوگوں کے گھٹن ڈھل کر تیار ہوتے ہیں مگر گھٹن پہننے والے بازاروں میں کھوم پھر رہے ہوتے ہیں، مُتَعَدِّد افراد ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کی فہرستیں گھدی ہوئی تیار ہوتی ہیں مگر اُن میں دُشمن ہونے والے خوشیوں میں شُرف ہوتے ہیں بکئی لوگ اُنس رہے ہوتے ہیں حالانکہ اُنکی ہلاکت کا وقت قریب آچکا ہوتا ہے، نہ جانے کتنے ہی مکانات کی تعمیرات مکمل ہونے والی ہوتی ہیں مگر مالِکِ مکان کی موت کا وقت بھی قریب آچکا ہوتا ہے۔“ (غنیۃ الطالبین ج ۱ ص ۲۵۱)

آگاہ اپنی موت سے کوئی بے خبر نہیں سامانِ سو برس کا بیل کی خبر نہیں

**قابلِ توجہ** ۱۔ شبِ بزمِ اعداء میں اعمال اُٹھائے جاتے ہیں لہذا ممکن ہو تو چودھویں شعبانِ الْمُعْظَم کو بھی روزہ رکھ لیا

جائے اور اس دن عصر کی نماز پڑھ کر مسجد میں نقلی اِصحکاف کی قیامت سے ٹھہرا جائے





فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے ایک بار روزہ پاک پر معطل تھا اس پر وہ صحیح ہوتا ہے۔

تاکہ اعمال اٹھائے جانے والی رات آنے سے پہلے کے لمحات میں روزہ، مسجد کی حاضری اور اعتکاف وغیرہ لکھا جائے اور وہ پمراعت کا آغاز مسجد کی رحمت بھری فضاؤں میں ہو۔

**مغرب کے بعد چھ نوافل** | مغرب کے فرض و سنت وغیرہ کے بعد ادا کرنا

معمولاتِ اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ تَعَالٰی سے ہے۔ مغرب کے فرض و سنت وغیرہ ادا کر کے چھ رکعت نفل دو دو رکعت کر کے ادا کیجئے۔ پہلی دو رکعتیں شروع کرنے سے قبل یہ عرض کیجئے: یا اللہ عزوجل ان دو رکعتوں کی برکت سے مجھے درازی عمر یا تحیر عطا فرما۔ دوسری دو رکعتیں شروع کرنے سے قبل عرض کیجئے: یا اللہ عزوجل ان دو رکعتوں کی برکت سے بلاؤں سے میری حفاظت فرما۔ تیسری دو رکعتیں شروع کرنے سے قبل اس طرح عرض کیجئے: یا اللہ عزوجل ان دو رکعتوں کی برکت سے مجھے صرف اپنا محتاج رکھ اور غیروں کی محتاجی سے بچا۔ ہر دو رکعت کے بعد اکیس بار قل هو اللہ یا ایک بار سورۃ یاسین پڑھئے بلکہ ہو سکے تو دونوں ہی پڑھ لیجئے، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک اسلامی بھائی یا سنین شریف بلند آواز سے پڑھیں اور دوسرے خاموشی سے سنیں، اس میں یہ خیال رکھئے کہ دوسرا اس دوران زبان سے یا سنین شریف نہ پڑھے۔ ان شاء اللہ عزوجل رات شروع ہوتے ہی ثواب کا انبار لگ جائے گا۔ ہر بار یا سنین شریف کے بعد دُعائے



ہر مہینہ معظم : ہر مہینہ میں ایک روز ہر روز ایک روز ہر روز ایک روز ہر روز ایک روز

نصف شعبان بھی پڑھے:

## دُعائے نصف شعبان المعظم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
اَللّٰهُمَّ یَا ذَا الْمَنِّ وَلَا یُسْنُ عَلَیْہِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاَکْرَامِ ط  
یَا ذَا الطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ ط لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ط ظَهَرَ الْاَاجِیْنَ ط  
وَجَارُ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ ط وَاَمَانَ الْخَائِفِیْنَ ط اَللّٰهُمَّ اِنْ  
کُنْتَ کَتَبْتَنِیْ عِنْدَکَ فِیْ اَمْرِ الْکِتَابِ شَقِیًّا اَوْ مَحْرُوْمًا  
اَوْ مَطْرُوْدًا اَوْ مُقْتَرًّا عَلٰی فِی الرِّزْقِ فَاَمَحْ اَللّٰهُمَّ  
بِفَضْلِکَ شَقَاوَتِیْ وَحَرْمَتِیْ وَطَرْدِیْ وَاقْتِصَارِ رِزْقِیْ ط  
وَاثْبِتْنِیْ عِنْدَکَ فِیْ اَمْرِ الْکِتَابِ سَعِیْدًا مَّرْرُوْقًا مُّوَفَّقًا  
لِلْخَیْرَاتِ ط فَاِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ فِی کِتَابِکَ  
الْمُنَزَّلِ ط عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکَ الْمُرْسَلِ ط ﴿ یَمْحُو اللّٰہُ  
مَا یَشَآءُ وَیُثَبِّتُ ۚ وَعِنْدَہٗ اَمْرُ الْکِتَابِ ۝ اَلِہِیْ  
بِالشَّجْلِ الْاَعْظَمِ ط فِی لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَہْرِ شَعْبَانَ  
الْمُکَرَّمِ ط اَلَّتِیْ یُفَرَّقُ فِیْہَا کُلُّ اَمْرِ حَکِیْمٍ وَیُبْرَمُ اَنْ  
تُکْشَفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَاءِ وَالْبَلَوَاءِ مَا نَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ ط  
وَاَنْتَ بِہِمْ اَعْلَمُ ط اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ ط وَصَلَّى اللّٰہُ  
تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم ط  
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دے دو کہ تمہارا دُور مجھ تک پہنچتا ہے۔

ترجمہ: اللہ غزوِ جَلِّ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحمت والا

اے اللہ غزوِ جَلِّ! اے احسان کرنے والے کہ جس پر احسان نہیں کیا جاتا! اے بڑی

شان و شوکت والے! اے فضل و انعام والے! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پریشان حالوں کا مدد

گار، پناہ مانگنے والوں کو پناہ اور خوفزدوں کو امان دینے والا ہے۔ اے اللہ غزوِ جَلِّ! اگر تو اپنے

یہاں اُمِّ الْکِتَاب (لوہِ محفوظ) میں مجھے شقی (بد بخت)، محروم، دُحکارا ہوا اور رِزْق میں تنگی

دیا ہوا لکھ چکا ہو تو اے اللہ غزوِ جَلِّ! اپنے فضل سے میری بد بختی، محرومی، ذُلّت اور رِزْق کی

تنگی کو مٹا دے اور اپنے پاس اُمِّ الْکِتَاب میں مجھے خوش بخت، رِزْق دیا ہوا اور بھلائیوں کی

توفیق دیا ہوا ثبت (تحریر) فرمادے۔ کہ تو نے ہی تیری نازل کی ہوئی کتاب میں تیرے ہی بھیجے

ہوئے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زبان پر فرمایا اور تیرا (یہ) فرمانا حق ہے کہ، ”اللہ جو

چاہے مٹاتا ہے اور ثابت کرتا (لکھتا) ہے اور اصل لکھا ہوا اسی کے پاس ہے۔“ (کنز الایمان پ

۱۳، اربعہ: ۳۹) اُخْد اِیَا غَزَوْ جَلِّ! اَتَجَلِّ اعظم کے وسیلے سے جو صِبْ شَعْبَانِ الْمُکْرَم کی رات

میں ہے کہ جس میں بانٹ دیا جاتا ہے جو حکمت والا کام اور اُٹل کر دیا جاتا ہے۔ (یا اللہ!) مصیبتوں

اور رنجشوں کو ہم سے دُور فرما کہ جنہیں ہم جانتے اور نہیں بھی جانتے جبکہ تو انہیں سب سے زیادہ

جانتے والا ہے۔ بے شک تو سب سے بڑھ کر عزیز اور عزت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے آل و اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر

دُور و سلام بھیجے۔ سب خوبیاں سب چھانوں کے پالنے والے اللہ غزوِ جَلِّ کے لئے ہیں۔



فوائد مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے حج و عمرہ چھ سالوں میں چار بار مکہ معظمہ کے لیے ہجرت کی تھی۔

**سَبَّحَ مَدِينَةَ مَدَنِي التَّجَاوُزِ** الْحَمْدُ لِلَّهِ سَبَّحَ مَدِينَةَ (راقم الحروف) کا سا لہا سال سے وہ پیمبرِ انعامات میں

چھ نوافل ادا کرنے کا معمول ہے۔ مغرب کے بعد کی جانے والی یہ عبادت نفلی ہے فرض و واجب نہیں اور مغرب کے بعد نوافل و تلاوت کی شریعت میں کہیں ممانعت بھی نہیں لہذا ممکن ہو تو تمام اسلامی بھائی اپنی اپنی مساجد میں لوگوں کو ترغیب دلا کر ان نوافل کا اہتمام فرمائیں اور دُھیروں ثواب کمائیں۔ اسلامی بہمنش اپنے اپنے گھروں میں یہ نوافل ادا کریں۔

**سَالِ بِهَرِّ جَادَوْسَ حَافِظَاتِ** شَعْبَانِ الْمُعْظَمِ مَدِينَةَ مَدَنِي (یعنی پیر کے درخت) کے سات

پتے پانی میں جوش دیکر (حبِ ضرورت سادہ پانی ملا کر) غسل کریں اِنْ شَاءَ اللّٰهُ العَزِيزُ غَزَّوْخَلْ تمام سال جادو کے آخر سے محفوظ رہیں گے۔ (اسلامی زندگی ص ۱۱۳)

**شَبَّابَاتِ وَقَبْرِ لَنْ كُنْ زِيَارَتِ** اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدہ عاتکہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رولت فرماتی

ہیں، میں نے ایک رات سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو نہ دیکھا تو بقیعِ پاک میں مجھے مل گئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر زود پاک کی کثرت کر۔ یہ ملک چہاڑے لئے مہلت ہے۔

فرمایا، کیا تمہیں اس بات کا ڈر تھا کہ اللہ اور اس کا رسول غَوَّجَلْ و صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تمہاری حق تکلفی کریں گے۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ غَوَّجَلْ و صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! میں نے خیال کیا تھا کہ شاید آپ ازواجِ مُطہَّرات (م۔ طہ۔ ہرات) میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے۔ تو آقائے دو جہان رَحْمَتِ عالمیان، مدینے کے سلطان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”بیشک اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات آسمانِ دنیا پر تھکی فرماتا ہے، پس قبیلۂ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ گنہگاروں کو بخش دیتا ہے۔“ (ترمذی ج ۲ ص ۱۸۳ حدیث ۷۳۹)

**قبر پر موم بتیان جلانا** **فصل ثمانی** میں اسلامی بھائیوں کا

شرعاً اجازت نہیں قبروں پر موم بتیان نہیں جلا سکتے ہاں اگر تلاوت وغیرہ کرنا ہو تو ضرورتاً جلا حاصل کرنے کے لئے قبر سے ہٹ کر موم بتی جلا سکتے ہیں اسی طرح حاضرین کو خوشبو پہنانے کی نیت سے قبر سے ہٹ کر اگر بتیان جلانے میں حرج نہیں۔ مزاراتِ اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ پر چادر چڑھانا اور اس کے پاس چراغ جلانا جائز ہے کہ اس طرح لوگ متوجہ ہوتے اور ان کے دلوں میں عظمت پیدا ہوتی اور وہ حاضر ہو کر اکٹھا سب فیض کرتے ہیں۔ اگر اولیاء اور عوام کی قبریں یکساں رکھی جائیں تو بہت سارے دینی فوائد ختم ہو کر رہ جائیں۔



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم): من لای صوم الا بعد العشاء وکان صومه یوماً من صیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

**سبز رقعہ** شبِ براءت یعنی عذاب وغیرہ سے بچنے کا راپانے کی رات۔ اس ضمن میں ایک ایمان افروز حکایت

سنئے اور چھوئے، چنانچہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ شعبان المعظم کی پندرہویں شب کو نوافل میں مشغول تھے۔ سر اٹھایا تو ایک سنہرے رقعہ ملا جس کا نور آسمان تک پھیلا ہوا تھا۔ اُس پر لکھا تھا: **هَذَا بَرَاءَةٌ مِنَ الْمَلِكِ الْعَزِيزِ لِعَبْدِهِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ** یعنی عدائے مالک وغالب، اللہ عزوجل کی طرف سے یہ ”براءت نامہ“ ہے جو اُس کے بندے عمر بن عبدالعزیز کو عطا ہوا ہے۔

(تفسیر روح البیان ج ۸ ص ۴۰۲)

**آتش بازی کا موجد کون** بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! الْحَمْدُ لِلّٰہ

شبِ براءت یعنی بچنے کا راپانے کی رات ہے۔ مگر آج کل کے مسلمانوں کو نہ جانے کیا ہو گیا ہے کہ وہ آگ سے بچنے کا راحاصل کرنے کے بجائے پیسے خرچ کر کے خود اپنے لئے آگ یعنی آتش بازی کا سامان خریدتے ہیں اور اس طرح خوب خوب آتش بازی چلا کر اس مقدس رات کا تقدس پامال کرتے ہیں۔ مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:



فرمانِ مصطفیٰ: ”مَنْ صَلَّاهُ تِلْكَ صَلَاتَهُ بِرَأْسِهِ لَمْ يَدْخُلْ رُكُوعًا وَلَا سُجُودًا وَلَا سَلَامًا وَلَا حَتَّى يَخْرُجَ“

”آٹھبازی نمرود بادشاہ نے ایجاد کی جبکہ اس نے حضرت امیرِ اہمِ خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو آگ میں ڈالا اور آگ گلزار ہو گئی تو اس کے آدمیوں نے آگ کے آثار بھر کر ان میں آگ لگا کر حضرت خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف پھینکے۔“  
(اسلامی زندگی ص ۶۳)

آتشِ بازی حرام ہے افسوس! آٹھبازی کی ناپاک رسم اب مسلمانوں میں زور پکڑتی جا رہی ہے،

مسلمانوں کا کروڑ ہا کروڑ روپیہ ہر سال آٹھبازی کی نذر ہو جاتا ہے اور آئے دن یہ خبریں آتی ہیں کہ فلاں جگہ آٹھبازی سے اتنے گھر جل گئے اور اتنے آدمی جھلس کر مر گئے وغیرہ وغیرہ۔ اس میں جان کا خطرہ، مال کی بربادی اور مکان میں آگ لگنے کا اندیشہ ہے، پھر یہ کام اللہ عزوجل کی نافرمانی بھی ہے۔ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، ”آٹھبازی مٹانا، بچپنا، خریدنا اور خریدوانا، چلانا اور چلوانا سب حرام ہے۔“  
(اسلامی زندگی ص ۶۳)

تجھ کو شعبانِ معظم کا عَزَّوَجَلَّ حُدایا واسطہ

بخش دے رب محمد تو مری ہر اک خطا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد







فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) پڑھو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

ایک پُر وقار و نور بار چہرے والی شخصیت موجود ہے اور ان کے اُرد گردِ کفانی منجم ہے۔ میں نے کسی سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ آقائے مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہیں۔ میں نے دیکھا تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سبز عمامہ شریف کا تاج سجا رکھا تھا۔ کچھ دیر تک میں دیدار سے آنکھیں ٹھنڈی کرتا رہا، جب بیدار ہوا تو صلوٰۃ و سلام پڑھا جا رہا تھا۔ میری کیفیت بہت عجیب و غریب تھی، جسم پر لرزہ طاری تھا، میں ہچکیاں باندھ کر رُوئے جا رہا تھا اور آنسو تھے کہ قسم نہیں رہے تھے۔ صلوٰۃ و سلام کے بعد مجلسِ برائے احوکاف کے نگران کے سامنے عمامے کا تاج سجانے والوں کی قطار بندھی ہوئی تھی اور سرکارِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے لکھے ہوئے اس نعتیہ شعر کی تکرار جاری تھی۔

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا  
سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا

میں اپنے قریبی اسلامی بھائیوں کو بمشکل تمام صرف اتنا کہہ پایا، ”میں نے بھی عمامہ باندھنا ہے۔“ تھوڑی ہی دیر میں روتے روتے میں بھی عمامے کا تاج سجا چکا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِحکاف ہی میں 30 دن کے مدنی قافلے میں سفر کی تیت بھی کی۔ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے میں سفر بھی کیا، سفر کے دوران بہت کچھ سیکھنے کے ساتھ ساتھ درس و بیان بھی سیکھ کر کرنے لگا۔



فروغان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جب ہر عید کا حکم دیا تو روزہ پاک کو جو کچھ بھی صحابہ کرام علیہم السلام نے سیکھا اور سیکھ کر لوگوں کو سکھایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں حصّہ لینے لگا۔ آج یہ بیان دیتے وقت ذیلی معاشرت کے نگران کے طور پر مَدَنی کاموں کی دعو میں بچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

گر تمنا ہے اُقا کے دیدار کی، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعرکاف  
ہوگی میٹھی نظر تم پہ سرکار کی، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعرکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”عید“ کے تین حُرُوف کی نسبت سے  
سَنَس عید کے روزوں کے تین فضائل

نَوْمُولُو دُن کی طرح گناہوں سے پاک

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ

عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ”جس نے رَمَعَانَ کے

روزے رکھے پھر چھ دن خُوال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا


جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔“

(مجمع الزوائد ج ۳ ص ۴۲۵ حلیہ ۵۱۰۲)




فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کوئی روزہ رکھے وہ میرے واسطے ہے اور میرے واسطے رکھنا اس کی خصوصیت ہے۔

## گویا عمر بھر کا روزہ رکھا

 حضرت سیدنا ابوالیوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ نامدار مدینہ کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ مشکبار ہے: ”جس نے رَمَعَان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ فُوال میں رکھے۔ تو ایسا ہے جیسے دہر کا (یعنی عمر بھر کیلئے) روزہ رکھا۔“

(صحیح مسلم ص ۵۹۲ حدیث ۱۱۶۴)

## سال بھر روزے رکھے

 حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے عید الفطر کے بعد (فُوال میں) چھ روزے رکھ لئے تو اُس نے پورے سال کے روزے رکھے کہ جو ایک نیکی لائے گا اُسے دس ملیں گی۔“

(سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۳۳۳ حدیث ۱۷۱۵)

**ایک نیکی کا دس گنا ثواب!**  اللہ عزوجل کے کرم اور اس کے

حبیب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صدقے سال بھر کے روزوں کا ثواب لوٹنا



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم): جس نے مجھ پر روزہ دو سو روز پاک بڑھائے گا وہ سال کے گناہگاروں میں سے ہو گا۔

کس قدر آسان کر دیا گیا۔ ہر ایک مسلمان کو یہ سعادت حاصل کر لینی چاہیے۔ ایک سال کے روزوں کے ثواب کی حکمت یہ ہے کہ اللہ عز و جل نے ہم کمزور بندوں کیلئے محض اپنے فضل سے ایک نیکی کا ثواب دس گنا رکھا ہے۔ چنانچہ خدائے رحمن عز و جل کا فرمانِ برکت نشان ہے:

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ  
أَمْثَالِهَا (پ ۱۸ الانعام ۱۶۰) لائے تو اس کیلئے اس جیسی دس ہیں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ عز و جل یوں ماورِ مہمان کے روزے دس مہینوں کے روزوں کے برابر ہوئے اور چھ روزے ساٹھ روزوں (دواہ) کے برابر اس طرح پورے سال کے روزوں کا ثواب حاصل ہو گیا۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى إِحْسَانِهِ۔

شش عید کے روزے؟  
بدرُ الطریقہ، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بہار شریعت کے

حاشیے میں فرماتے ہیں: ”بہتر یہ ہے کہ یہ روزے مُتَفَرِّق (یعنی ناغہ کر کے) رکھے جائیں اور عید کے بعد لگا تار چھ دن میں ایک ساتھ رکھ لیے، جب بھی خرچ نہیں۔“  
(بہار شریعت، حصہ ۵، ص ۱۴۰)

خلیل ملت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی علیہ رحمۃ الہادی فرماتے ہیں: یہ روزے عید کے بعد لگا تار رکھے جائیں تب بھی مضائقہ نہیں اور بہتر



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس شخص کی ناک ناک اور ہونٹ کے پاس ہوا کے گھول اور وہ پاک نہ رہے۔

یہ ہے کہ مُتَفَرِّق (یعنی ناغہ کر کے) رکھے جائیں یعنی ہر ہفتہ میں دو روزے اور عید الفطر کے دوسرے روز ایک روزہ رکھ لے اور پورے ماہ میں رکھے تو اور بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ (سنی بہشتی زیور ص ۳۴۷) اَلْغَرَضُ عِیدُ الْفِطْرِ کا دن چھوڑ کر سارے مہینے میں جب چاہیں شش عید کے روزے رکھ سکتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بعض احادیثِ مبارکہ کے مطابق ذُو الْحِجَّةِ الْحَرَامِ کا پہلا عشرہ (یعنی دس دن کے فضائل) ابتدائی دس دن (رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے

بعد سب دنوں سے افضل ہے۔

”اللہ“ کے چار حُرُوف کی نسبت سے عَشْرَہ ذُو الْحِجَّةِ الْحَرَامِ کے مُتَعَلِّق چار روایات

نیکیاں کرنے کے پسندیدہ ترین آیات

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، محبوبِ ربِّ عَقَّارِ غَزْوَجَلِّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ نور بار ہے: ”ان دس دنوں سے زیادہ کسی دن کا نیک

عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کو محبوب نہیں۔“ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض

کی، ”یا رسول اللہ! عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور نہ راہِ خدا



خبر معین مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے پاس کوئی روزہ رکھتا ہے وہ روزہ شریف ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتا ہے۔

عَزَّوَجَلَّ میں جہاد؟“ فرمایا، ”اور نہ راہِ حُدِّ اعْزَّوَجَلَّ میں جہاد، مگر وہ کہ اپنے جان و مال لیکر نکلے پھر ان میں سے کچھ واپس نہ لائے۔ (یعنی ہرگز وہ مجاہد افضل ہوگا جو جان و مال قربان کرنے میں کامیاب ہو گیا)

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۳۳۳ حدیث ۹۶۹)

### شبِ قدر کے برابر فضیلت

حدیثِ شریک میں ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کو عَشْرَہ ذُو الْحِجَّہ سے زیادہ کسی دن میں اپنی عبادت کیا جانا پسندیدہ نہیں اس کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور ہر شب کا قیام شبِ قدر کے برابر ہے۔“

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۹۲ حدیث ۷۵۸)

### عرفہ کا روزہ

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سلطانِ مدینہ، قرآنِ قلب و سینہ، فیضِ تنجینہ، صاحبِ مضطرِّ پسینہ، باعِثِ نُوْلِ سَکِیْنہ مَلِی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”بِجَہِ اللہ، عَزَّوَجَلَّ پر رُغْمَان ہے کہ عَرَفَہ (یعنی ذُو الْحِجَّہ الْحَرَام) کا روزہ ایک سال قبل اور ایک سال

بعد کے گناہ مٹا دیتا ہے۔“ (صحیح مسلم ص ۵۹۰ حدیث ۱۹۶)

### ایک روزہ ہزار روزوں کے برابر

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے اس بروز کو صیام میں نہ رکھ سکے وہ کس طرح کا شخص ہے؟ (بخاری)

ہے، رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وُصِّلَ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عَزْرَ فَمَ (یعنی ۹ ذُو الْحِجَّةِ الْحَرَامِ) کا روزہ ہزار روزوں کے برابر ہے۔ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۳۵۷-حدیث ۳۷۶۴) مگر حج کرنے والے پر جو عَزْرَ قَات میں ہے اُسے عَزْرَ فَمَ (یعنی ۹ ذُو الْحِجَّةِ الْحَرَامِ) کے دن روزہ مکروہ ہے کہ حضرت سیدنا ابنِ حزم رحمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ خُصُورِ رُثُور، شَلَعِ يَوْمِ الْكُفْرِ وُصِّلَ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عَزْرَ فَمَ کے دن (یعنی ۹ ذُو الْحِجَّةِ الْحَرَامِ کے روز حاجی کو) عَزْرَ قَات میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

(صحیح ابن حزم ج ۳ ص ۲۹۲-حدیث ۲۱۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایامِ بیض کے روزے ہر مَدَنی ماہ (یعنی سنِ ہجری کے مہینے) میں کم از کم تین روزے ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کو رکھنی چاہئیں۔ اس کے بے شمار دنیوی اور اخروی فوائد و فضائل ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ یہ روزے ”ایامِ بیض“ یعنی چاند کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ اور ۱۵ تاریخ کو رکھے جائیں۔



عن ابن مسعودؓ: "سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن رجل يقرأ القرآن في كل يوم من رمضان حتى يحرقه الله في الجنة".

نکرویلہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

”یا رب محمد“ کے آٹھ حُرُوف کی نسبت

ایامِ بیض کے روزوں کے متعلق 8 روایات

ﷺ اُم المؤمنین حضرت سیدہ ثناء عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

ہے، اللہ عز و جل کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم چار چیزوں

کو نہیں چھوڑتے تھے ﴿۱﴾ عاشوراء اور ﴿۲﴾ عشرہ ذوالحجہ اور

﴿۳﴾ ہر مہینے میں تین دن کے روزے اور ﴿۴﴾ فجر (کے فرض)

سے پہلے دو رکعتیں (یعنی دو سنتیں)۔ (سنن نسائی ج ۴ ص ۲۲۰)

ﷺ حضرت سیدہ نائین عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ طبیعوں کے

طیب اللہ کے حبیب عز و جل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایامِ بیض میں

بغیر روزہ کے نہ ہوتے نہ سفر میں نہ حضر (یعنی قیام) میں۔

(سنن نسائی ج ۴ ص ۱۹۸)

تین روزوں کے دن

ﷺ اُم المؤمنین حضرت سیدہ ثناء عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی

ہیں: میرے سر تاج، صاحبِ معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک مہینے میں

ہفتہ، اتوار اور جمعہ کا جبکہ دوسرے ماہ منگل، بدھ اور جمعرات کا

روزہ رکھا کرتے۔“ (جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۸۶ حدیث ۷۴۶)



فَرَمَانِ مَعْظَمِ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے کہ ہر روز چھ روزہ رکھتا ہے وہ ایک دعا ملے گا جس سے اس کی ہر حاجت پوری ہوگی۔

## جہنم سے بچاؤ کی ڈھال

**حضرت سیدنا عثمان بن ابوعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:** میں نے سرکارِ دو عالم، **نُورِ مُجَسِّم**، **شاہِ بنی آدم**، **رَسُولِ مُحْتَشَمِ** **مَلِی اللہ تعالیٰ** علیہ والہ وسلم کو فرماتے سنا، ”جس طرح تم میں سے کسی کے پاس لڑائی میں بچاؤ کے لئے ڈھال ہوتی ہے اسی طرح روزہ چھم سے تمہاری ڈھال ہے اور ہر ماہ تین دن روزے رکھنا بہترین روزے ہیں۔“

(ابن عُزَیمَہ ج ۳ ص ۳۰۱ حدیث ۲۱۲۵)

**ہر مہینے میں تین دن کے روزے ایسے ہیں جیسے دہر یعنی** **رَمَحَان** **کے روزے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے سینے کی** **خرابی کو دور کرتے ہیں۔** (صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۴۹ حدیث ۱۹۷۵)

**جس سے ہو سکے ہر مہینے میں تین روزے رکھے کہ ہر روزہ دس گناہ** **مٹاتا اور گناہ سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسا پانی کپڑے کو۔** (مسند امام احمد ج ۹ ص ۳۶ حدیث ۲۳۱۳۲)

(طبرانی فی الْمُعْتَمِ الکبیر ج ۲۵ ص ۳۵ حدیث ۶۰)

**جب مہینے میں تین روزے رکھنے ہوں تو 13، 14 اور 15 کو رکھو۔**

(سنن نسائی ج ۴ ص ۲۲۱)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے محمد پر نبی کا درجہ عطا کیا وہ ایک عالمِ عبادت کے لیے نبی کی صفت تھی۔

**میرے مرنے کی دعائیں مانگتے تھے**  
 بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ایم دہش کے روزوں،  
 نیکیوں اور سُنتوں کا ذہن بنانے کیلئے تبلیغِ قرآن و  
 سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ کا

مدنی ماحول اپنا لیجئے، صرف دُور دُور سے دیکھنے سے بات نہیں بنے گی، سُنتوں کی  
 تربیت کے مدنی قافلوں میں **عاجیانِ رسول** کے ساتھ سُنتوں بھرا سفر کیجئے،  
 رَمَضَانُ الْمُبَارَك کا **اجتماعی احکام** بھی فرمائیے بِنِ شَاءِ اللہ عزوجل آپ کو وہ  
 رُوحانی سکون میسر آئے گا کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ **دعوتِ اسلامی** کے مدنی  
 ماحول میں آکر کیسے کیسے بگڑے ہوئے لوگ راہِ راست پر آجاتے ہیں اس کی ایک  
 جھلک ملاحظہ فرمائیے، چنانچہ تحصیل کُھل (بابُ الاسلام سندھ مدنی) کے ایک اسلامی  
 بھائی کے بیان کا غلط صہ ہے کہ میں اچھائی فساد اور شریر تھا، بڑائی جھگڑا میرا پسندیدہ  
 مشغلہ تھا، میری شرانگیزیوں سے سارا محلّہ تنگ تھا اور گھروالے تو اس قدر بیزار تھے  
 کہ میرے مرنے کی دعائیں مانگتے تھے۔ خوش قسمتی سے کچھ اسلامی  
 بھائیوں نے مجھ پر **انفرادی کوشش** کرتے ہوئے مجھے رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے  
**اجتماعی احکام** کی دعوت پیش کی میں نے مُرُوّت میں ہاں کر دی۔ جذبہ تو  
 تھا نہیں فقط ٹائٹم پاس کرنے کی غرض سے میں رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۰ھ



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے ہم پر ایک روزہ صیام رکھا تو اللہ تعالیٰ اس پر چھ روزہ بھیجے گا۔

(1999) میں یمن مسجد عطار آباد کے اندر عاشقانِ رسول کے ساتھ مُتَعَكِّف ہو گیا۔ دورانِ اعتکاف وضو، غسل، نماز کا طریقہ نیز کُھَوُّ اللہ و کُھَوُّ العباد اور احرامِ مسلم کے احکام سیکھنے کو ملے، سُنتوں بھرے پُر سوز بیانوں اور رُقت انگیز دعاؤں نے مجھے ہلا کر رکھ دیا! اُھْدُ فِدَامَتِ میں نے ساہجہ گناہوں سے توبہ کی، نیکیاں کرنے کی دل میں اُمتگ پیدا ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی انسانی داڑھی شریف سجالی، سر کو بنز عمامہ شریف کے تاج سے سربز کیا اور لڑائی جھگڑوں کی جگہ فکری کی دعوت کا شیدائی بن گیا۔

آؤ آ کر گناہوں سے توبہ کرو، مَدَنی ماحول میں کر لوتم اعتکاف

رَحْمَتِ حق سے دامن تم آ کر بھرو، مَدَنی ماحول میں کر لوتم اعتکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”مصطفیٰ“ کے پانچ خُرُوف کی نسبت سے پیرِ شریف

اور جمعرات کے روزوں کے مُتَعَلِّق 5 احادیثِ مُبَارکہ

حضرتِ سیدنا ابوبکرِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ

عَزَّوَجَلَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: **نَحْمَدُہُ** اور **جُمُعَات** کو اعمال

پیش ہوتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اُس وقت پیش ہو کہ میں

روزہ دار ہوں۔

(سُننِ ترمذی ج ۲ ص ۷۴۷)



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ستر روزہ روزہ پاک پڑھا، اللہ تعالیٰ اس پر ستر مہینہ روزہ لکھتا ہے۔

۲ **اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُيُوبِ عَزَّوَجَلَّ**

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر شریف اور جُمُعات کو روزے رکھا کرتے تھے  
اس کے بارے میں عرض کی گئی تو فرمایا، ان دونوں دنوں میں اللہ تعالیٰ ہر  
مسلمان کی مغفرت فرماتا ہے مگر وہ دو شخص جنہوں نے باہم جدائی کر لی  
ہے ان کی نسبت ملائکہ سے فرماتا ہے انہیں چھوڑ دو یہاں تک کہ صلح  
کر لیں۔ (سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۳۴۴ حدیث ۱۷۴۰)

۳ **اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ** حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رولت

فرماتی ہیں: میرے سر تاج، صاحبِ معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صبح اور  
جمعرات کو خیال کر کے روزہ رکھتے تھے۔

(ترمذی شریف ج ۲ ص ۱۸۶ حدیث ۷۴۵)

۴ **حضرت سیدنا ابوبکرؓ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، سرکارِ نامدار، مدینے

کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے  
بجہ شریف کے روزے کا سبب دریافت کیا گیا تو فرمایا، اسی میں میری  
ولادت ہوئی، اسی میں مجھ پر (پہلی) وحی نازل ہوئی۔

(صحیح مسلم ص ۵۹۱ حدیث ۱۱۶۲)



فرمانِ مصطفیٰ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، تم جہاں بھی ہو جمعہ پر روزہ رکھو کہ تمہارا روزہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

## سُنَّتِ رَاسِے مَحَبَّت

حضرت سیدنا أسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے غلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ سیدنا أسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر میں بھی پیر اور جمعرات کا روزہ ترک نہیں فرماتے تھے۔ میں نے ان

کی بارگاہ میں عرض کی کہ کیا وجہ ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بڑی عمر

میں بھی پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے ہیں؟ فرمایا، رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ

وَسَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ میں نے

عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! کیا وجہ ہے کہ آپ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے ہیں؟ تو ارشاد

فرمایا: لوگوں کے اعمال پیر اور جمعرات کو پیش کئے جاتے

(شُعَبُ الْأَمَانِ ج ۳ ص ۳۹۲ حلیہ ۳۸۵۹)

ہیں۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ**

**پیر شریف اور جمعرات کو بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں بندوں کے**

**اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور ان دونوں ایام میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی رحمت سے**



فرمانِ مصطفیٰ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہر روز چھ روزہ رکھا، پاک دعا سے قیامت کے دھرم کی ضمانت ملے گی۔

مسلمانوں کی **مغفرت** فرمادیتا ہے۔ مگر آئس میں کسی دنیوی سبب سے جدائی کر ڈالنے والوں کو نہیں بخشا جاتا۔ واقعی یہ بے حد تشویش کی بات ہے۔ آج کے دور میں شاید ہی کوئی کیئے سے محفوظ ہو۔ دل کی چٹھی ہوئی دشمنی کو کیسہ کہتے ہیں لہذا ہمیں غور کر کے جس جس مسلمان کا دل میں کیئے بیٹھ گیا ہو اُس کو دور کرنا چاہئے۔ خصوصاً **خاندانی جھگڑے** ہوں تو خود آگے بڑھ کر صلح کی ترکیب بنانی چاہئے، **اخلاص** کے ساتھ کامل کوشش کے باوجود بھی اگر جدائی ختم کرنے میں ناکامی ہوئی تو پہل کرنے والا ان شاء اللہ عزوجل بری ہو جائیگا۔ بہر حال ہر شریف اور جمہرات کو ہمارے بیٹھے بیٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم روزہ رکھا کرتے تھے۔ ہر شریف کے روزے کا ایک سبب اپنی ولادت بھی بتایا، گویا سرکارِ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہر ہر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یوم ولادت منایا کرتے تھے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

”جنت“ کے تین خُروف کی نسبت سے بُدھ

اور جمعرات کے روزوں کے 3 فضائل

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے اللہ

کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیدہ آمنہ کے گلشن کے مہکے پھول

عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمانِ بشارت نشان ہے،

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم ہر روز دو پاکیزہ کثرت کرے۔ ایک پہلے صبح کے لئے نماز سے۔

جو بدھ اور جمعرات کو روزے رکھے اُس کے لئے جہنم سے

آزادی لکھ دی جاتی ہے۔ (ابو یعلیٰ ج ۵ ص ۱۱۵ حدیث ۵۶۱۰)

**حضرت سیدنا مسلم بن عُبَیْدُ اللہ قُرَشِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والدِ مکرَّم**

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں یا تو خود عرض کی یا کسی اور نے دریافت کیا،

یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں ہمیشہ روزہ

رکھوں؟ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم خاموش رہے۔ پھر دوسری مرتبہ عرض

کی، پھر خاموشی اختیار فرمائی۔ تیسری بار پوچھنے پر استفسار فرمایا کہ

روزے کے متعلق کس نے سوال کیا؟ عرض کی، میں نے یا ایہی اللہ

عَزَّوَجَلَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! تو جواباً ارشاد فرمایا، بے شک تجھ پر تیرے

گھر والوں کا حق ہے تو رَمَعَان اور اس سے مُصَلِّ مہینے (سوال) اور

ہر بدھ اور جمعرات کو روزہ رکھ کہ اگر تو ایسا کریگا تو گویا تو نے

ہمیشہ کے روزے رکھے۔ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۳۹۵ حدیث ۳۸۶۸)

”جس نے رَمَعَانِ شَوَّال، بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھا تو وہ

داخلِ جنت ہوگا۔“ (السنن الکبریٰ للنسائی ج ۲ ص ۱۴۷ حدیث ۲۷۷۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم): جس نے آدھ گھنٹہ تک عبادت کی وہ سب گناہوں سے معاف ہے۔ (ترمذی)

## ”کرم“ کے تین حُرُوف کی نسبت سے بدھ جمعرات اور جمعہ کے روزوں کے 3 فضائل

۱۔ حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے،

سلطانِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ جنت  
نشان ہے، جس نے بدھ، جمعرات و جمعہ کو روزے رکھے اللہ

تعالیٰ اُس کیلئے جنت میں ایک مکان بنائے گا جس کا باہر کا حصہ اندر سے  
دیکھائی دیگا اور اندر کا باہر سے۔ (مجمع الزوائد ج ۳ ص ۴۵۲ حدیث ۵۲۰۴)

۲۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عز و جل اس

کیلئے (یعنی بدھ، جمعرات و جمعہ کے روزے رکھنے والے کیلئے جنت میں)  
موتی اور یاقوت و زبرجد کا محل بنائے گا۔ اور اُس کیلئے دوزخ سے بُرائت

(یعنی آزادی) لکھ دی جائے گی۔ (شُعَب ۱ لایمان ج ۳ ص ۳۹۷ حدیث ۳۸۷۳)

۳۔ حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں ہے، جو ان

تین دنوں کے روزے رکھے پھر بُرُجہ کو تھوڑا یا زیادہ تصدُق (یعنی  
خیرات) کرے تو جو گناہ کئے ہیں بخش دیئے جائیں گے اور ایسا ہو جائیگا

جیسے اُس دن کہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

(مکبرانی کبیر ج ۱۲ ص ۲۶۶ حدیث ۱۳۳۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہ روزہ رکھو، روزہ رکھو، روزہ رکھو، یہ اس کا معنی ہے کہ اس کی طرف سے ہے۔

”یاؤز“ کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے جُمُعہ

کے روزوں کے مُتَمَلِّق 5 فضائل

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان

باقریہ ہے: ”جس نے جُمُعہ کا روزہ رکھا تو اللہ عزَّ وَّجَلَّ اسے

آخرت کے دس دنوں کے برابر انجر عطا فرمائے گا اور ان کی تعداد لایا م

دُنیا کی طرح نہیں ہے۔“ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۳۹۳ حدیث ۳۸۶۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آخرت کا ایک دن دنیا کے ایک ہزار

برس کے برابر ہے۔ یعنی جُمُعہ کا روزہ رکھنے والے کو دس ہزار سال

کے روزوں کا ثواب ملتا ہے مگر تنہا جُمُعہ کا روزہ نہ رکھا جائے اس کے

ساتھ محرمات یا ہفتہ ملا لینا چاہئے۔ (تنہا جُمُعہ کا روزہ رکھنے کی ممانعت

کی روایت آگے آرہی ہے)

حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مدینے کے تاجور،

شفیع روزِ نَحْشَر، محبوبِ ربِّ اکبر عزَّ وَّجَلَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان

رُوح پرور ہے: ”جس نے جُمُعہ ادا کیا (یعنی نمازِ جُمُعہ ادا کی) اور اس

دن کا روزہ رکھا اور مریض کی عیادت کی اور جنازے کے ساتھ گیا اور

نکاح کی گواہی دی تو اُس کیلئے جَنَّت واجب ہوگئی۔“

(مطہرانی کبیر ۸ ص ۹۷ حدیث ۷۴۸۴)

ترجمہ مصنف: (اسل عثمانی، ان ستر) جب پڑھیں (مجموعہ کلام روزہ) کہ جو کچھ بھی صحابہ علیہ السلام نے کیا وہ سب کمال ہیں۔

**حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ غزوہ جملہ**  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے روزے کی حالت میں  
 یومِ جمعہ کی صبح کی اور مریض کی عیادت کی اور جنازے کے ساتھ گیا  
 اور صدقہ کیا تو اُس نے اپنے لئے جنت واجب کر لی۔“

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۳۹۴ حدیث ۳۸۶۴)

**حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ**  
 غزوہ جملہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس نے بروزِ جمعہ روزہ رکھا  
 اور مریض کی عیادت کی اور مسکین کو کھانا کھلایا اور جنازے کے ہمراہ چلا  
 تو اُسے چالیس سال کے گناہ لاحق نہ ہونگے۔

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۳۹۴ حدیث ۳۸۶۵)

**حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، سرکارِ مدینہ**  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بہت کم جمعہ کا روزہ ترک فرماتے تھے۔

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۳۹۴ حدیث ۳۸۶۵)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** جس طرح عاشوراء کے روزے کے پہلے  
 یا بعد میں ایک روزہ رکھنا ہے اسی طرح جمعہ میں بھی کرنا ہے، کیوں کہ خصوصیت  
 کے ساتھ تنہا جمعہ یا صرف ہفتہ کا روزہ رکھنا مکروہ تنزیہی (یعنی ناپسندیدہ)



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: "مَنْ رَزَقَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ رَزَقَ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ، وَمَنْ رَزَقَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ رَزَقَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَمَنْ رَزَقَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ رَزَقَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ"۔

ہے۔ ہاں اگر کسی مخصوص تاریخ کو **جُمُعہ** یا ہفتہ آ گیا تو تنہا **جُمُعہ** یا ہفتہ کا روزہ رکھنے میں کراہت نہیں۔ مثلاً ۱۵ شعبان الْمُعَظَّم، ۲۷ رَجَبُ الْمُرجَّب وغیرہ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ  
**”وَفُضِّلَ“** کے تین خُرُوف کی نسبت سے **تَنَاهَا جُمُعہ**  
**کا روزہ رکھنے کی مُمانَعَت کی 3 روایت**

ﷺ **حضرت سیدنا** ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، میں نے تاجدارِ مدینہ منورہ، سردارِ مَکَّہ مَکْرُمَہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، تم میں سے کوئی ہرگز **جُمُعہ** کا روزہ نہ رکھے مگر یہ کہ اس کے پہلے یا بعد میں ایک دن ملا لے۔“

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۵۳ حدیث ۱۹۸۵)

ﷺ **حضرت سیدنا** ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راتوں میں سے شبِ **جُمُعہ** کو قیام کیلئے خاص نہ کرو اور نہ ہی دنوں کے دورانِ **یومِ جُمُعہ** کو روزے کے ساتھ خاص کرو مگر یہ کہ تم ایسے روزے میں ہو جو تمہیں رکھنا ہو۔

(صحیح مسلم ص ۵۷۶ حدیث ۱۱۴۴)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہر روز و شریف پر صوم اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

**حضرت سیدنا عابر بن لدین** اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، ”جمعہ کا دن تمہارے لئے عید ہے اس دن روزہ مت رکھو مگر یہ کہ اس سے پہلے یا بعد میں بھی روزہ رکھو۔“

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۸۱ حدیث ۱۱)

ان تینوں احادیث سے معلوم ہوا کہ تنہا جمعہ کا روزہ نہ رکھنا چاہئے۔ ہاں اگر کوئی خاص وجہ ہو مثلاً ۲۷ رجب المرجب جمعہ کو ہو گئی تو اب رکھنے میں حرج نہیں۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ اَمْسَلَى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ  
**ہفتہ اور اتوار کے روزے** حضرت سیدنا اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہفتہ اور اتوار کا روزہ رکھا کرتے اور فرماتے، ”یہ دونوں (ہفتہ اور اتوار) مشرکین کی عید کے دن ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ ان کی مخالفت کروں۔“

(ابن حزم ج ۳ ص ۳۱۸ حدیث ۲۱۶۷)

تنہا ہفتہ کا روزہ رکھنا منع ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی رسول اللہ عزوجل سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ عزوجل

فروغیہ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ جو شخص روزہ رکھے وہ اپنے لیے روزہ رکھنے کے لیے روزہ رکھتا ہے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بہتے کے دن کا روزہ فرض روزوں کے علاوہ مت رکھو۔ حضرت سیدنا امام ابو عیسیٰ رحمہ اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے اور یہاں مُنَافَعَت سے مراد کسی شخص کا بہتے کے روزے کو خاص کر لینا ہے کہ یہودی اُس دن کی تعظیم کرتے ہیں۔“

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۸۶ حدیث ۷۴۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا  
مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
”مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ“ کے بارہ حُرُوف کی

نسبت سے روزہ نفل کے ۱۲ مَدَنی پھول  
ماں باپ اگر بیٹے کو نفل روزے سے اس لئے منع کریں کہ بیماری کا اندیشہ ہے تو والدین کی اطاعت کرے۔ (ردالمُختار ج ۳ ص ۴۱۶)

شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی نفل روزہ نہیں رکھ سکتی۔

(دُرِّمُخْتَار، ردالمُخْتَار ج ۳ ص ۴۱۵)

۳ نفل روزہ قُضَا اُشْرُوع کرنے سے پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے اگر توڑے گا تو قضاء واجب ہوگی۔ (دُرِّمُخْتَار ج ۳ ص ۴۱۱)

۴ نفل روزہ جان بوجھ کر نہیں توڑا بلکہ بلا اختیار ٹوٹ گیا مثلاً عورت کو روزہ کے دوران حیض آ گیا تو روزہ ٹوٹ گیا مگر قضاء واجب ہے۔

(دُرِّمُخْتَار ج ۳ ص ۴۱۲)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جو روزہ گزارے اور صوم گاہ کی بات نہ کرے گا۔

**مسئلہ ۱: نفل روزہ** بلا غرض توڑنا جائز ہے۔ جہان کے ساتھ اگر میزبان نہ

کھائے گا تو اُسے یعنی جہان کو ناگوار گوارے گا۔ یا جہان اگر کھانا نہ کھائے

تو میزبان کو اذیت ہوگی تو نفل روزہ توڑنے کیلئے یہ غرض بے شریک

یہ بھروسہ ہو کہ اس کی قضاء رکھ لیگا اور یہ بھی شرط ہے کہ ضحوة کُبریٰ

سے پہلے توڑے بعد کو نہیں۔ (ذمُّمُختار، ردُّالمُختار ج ۳ ص ۴۱۳)

**مسئلہ ۲: والدین کی ناراضگی کے سبب عصر سے پہلے تک نفل روزہ توڑ**

سکتا ہے۔ بعد عصر نہیں۔ (ذمُّمُختار، ردُّالمُختار ج ۳ ص ۴۱۴)

**مسئلہ ۳: اگر کسی اسلامی بھائی نے دعوت کی تو ضحوة کُبریٰ سے قبل روزہ نفل**

توڑ سکتا ہے مگر قضاء واجب ہے۔ (ذمُّمُختار ج ۳ ص ۴۱۴)

**مسئلہ ۴: اس طرح نیت کی کہ** ”کہیں دعوت ہوئی تو روزہ نہیں اور نہ ہوئی تو ہے۔“

یہ نیت صحیح نہیں، بہر حال روزہ دار نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۵)

**مسئلہ ۵: ملازم یا مزدور اگر نفلی روزہ رکھیں تو کام پورا نہیں کر سکتے تو ”مستاجر“**


(یعنی جس نے ملازمت یا مزدوری پر کھا ہے) کی اجازت ضروری ہے۔ اور اگر

کام پورا کر سکتے ہیں تو اجازت کی ضرورت نہیں۔ (ذمُّمُختار ج ۳ ص ۴۱۶)


دینہ

ملازمت کے حلق بہترین معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ صرف 16 صفحات کا بوسالہ ”ملازمین  
کے 21 مذنی پھول“ کا ضروری مطالعہ فرمائیے۔


خود صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی روزہ رکھ کر سہارا ڈھوپا کہ چاہا اس کے دو سال کے کا اضافہ ہوا ہے۔

 **حضرت سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام** ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھتے تھے۔ اس طرح روزے رکھنا ”صوم داؤدی“ کہلاتا ہے اور ہمارے لئے یہ افضل ہے۔ جیسا کہ **رسول اللہ** عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: افضل روزہ میرے بھائی داؤد (علیہ السلام) کا روزہ ہے کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن نہ رکھتے اور دشمن کے مقابلے سے فرار نہ ہوتے تھے۔“

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۹۷ حدیث ۷۷۰)

 **حضرت سیدنا سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام** تین دن مہینے کے شروع میں، تین دن وسط میں اور تین دن آخر میں روزہ رکھا کرتے تھے اور اس طرح مہینے کے اوائل، اواسط اور اواخر میں روزہ دار رہتے تھے۔

(کنز العمال ج ۸ ص ۳۰۴ حدیث ۲۴۶۲۴)

 سارا سال روزے رکھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ (درمنہج ج ۳ ص ۳۳۷)

**یلسرِ مصطفیٰ** عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

ہمیں زندگی، صحت اور فرصت کو غنیمت جانتے ہوئے خوب خوب نفل روزے رکھنے کی سعادت عطا فرما، انہیں قبول بھی کر اور ہماری اور ہمارے بیٹھے بیٹھے





فروغِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اس صبح کی خاک کو دیکھ جس کے پاس ہر روز کعبہ و محلہ یزید پاکست چمے۔

محبوبِ مصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ساری اُمت کی مغفرت فرما۔

’امین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

صلوا علی الحبيب! صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

## روزی کا ایک سبب

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ ظاہری کے دو اقدس  
میں دو بھائی تھے، جن میں ایک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت  
بابِ رکت میں (علم دین سیکھنے کے لیے) حاضر ہوتا، (ایک روز) کاریگر بھائی  
نے سرکارِ مصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے بھائی کی شکایت کی (یعنی اس نے  
سارا بوجھ بھجھ پر ڈال دیا ہے، اس کو میرے کام کاج میں ہاتھ بٹانا چاہیے) تو مدینے  
کے سلطان، رَحْمَتِ عالمیان، سرورِ یزیدشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے  
فرمایا: لَعَلَّكَ تُرَوِّقُ بِهِ یعنی شاید! ”تجھے اس کی برکت سے  
روزی مل رہی ہے۔“

(”سُنن الترمذی حدیث ۲۳۴۵، ص ۱۸۸۷، مواضع اللمعات، ج ۴، ص ۲۶۲)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم): جس نے مجھ پر ایک بار رُزُو پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”رَمَضَانُ الْمُبَارَكُ“ کے بارہ حُرُوف کی

نسبت سے روزہ داروں کی 12 حکایات

اللہ عز و جل ارشاد فرماتا ہے:-

ترجمہ کنز الایمان: بے شک ان

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ

کی خبروں (حکایات) سے تمہدوں کی

عِبْرَةٌ لِأُولَى الْأَلْبَابِ

آئینیں کھلتی ہیں۔

(ب ۱۳ یوسف ۱۱۱)

سرکارِ دو جہان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے، جو

میری محبت اور میری طرف شوق کی وجہ سے مجھ پر ہر دن اور ہر رات کو تین تین

بار رُزُو و شریف پڑھے تو اللہ عز و جل پر حق ہے کہ وہ اس کے اُس دن اور اُس

رات کے گناہ بخش دے۔ (المُعْجَمُ الْكَبِيرُ ج ۱۸ ص ۳۶۱ حدیث ۹۲۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفیٰ: (اسی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو شخص گھر پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جہنم کا راستہ بھول گیا۔

## (۱) گرمیوں کا روزہ

**حجاج بن یوسف** ایک مرتبہ دورانِ سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ

زادتمس اللہ شرفاً و تعظیماً کے درمیان ایک منزل میں اُتر اوردو پہر کا کھانا بنایا کر روایا

اور اپنے حاجب (یعنی پوہدار) سے کہا کہ کسی مہمان کو لے آؤ۔ حاجب خیمہ سے باہر

نکلا تو اُسے ایک **أعرابی** لیتا ہوا نظر آیا، اس نے اُسے جگایا اور کہا، چلو تمہیں امیر

حجاج بلارہے ہیں۔ اُعرابی آیا تو حجاج نے کہا، میری دعوت قبول کرو اور ہاتھ

دھو کر میرے ساتھ کھانا کھانے بیٹھ جاؤ۔ **أعرابی** بولا: مُعاف فرمائیے! آپ کی

دعوت سے پہلے میں آپ سے بہتر ایک کرم کی دعوت قبول کر چکا ہوں۔ حجاج

نے کہا، وہ کس کی؟ وہ بولا: **اللہ تعالیٰ** کی جس نے مجھے روزہ رکھنے کی دعوت دی

اور میں روزہ رکھ چکا ہوں۔ حجاج نے کہا، اتنی سخت گرمی میں روزہ؟ اُعرابی

نے کہا، ہاں! قیامت کی سخت ترین گرمی سے بچنے کیلئے۔ حجاج نے کہا، آج کھانا

کھاؤ اور یہ روزہ کل رکھ لینا۔ **أعرابی** بولا، کیا آپ اس بات کی ضمانت دیتے

ہیں کہ میں کل تک زندہ رہوں گا! حجاج نے کہا یہ بات تو نہیں۔ اُعرابی بولا،

تو پھر وہ بات بھی نہیں۔ یہ کہا اور چل دیا۔ (روضُ الریاحین ص ۲۱۲) اللہ عزَّوَجَلَّ

کسی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقہ ہماری مغفرت ہو۔



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک روزہ پاک چھوڑ دیا اس پر وہ ستمیہ ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**ٹٹھے ٹٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل کے نیک بندے کسی دُنیوی حاکم کے رُعب میں نہیں آتے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ یہاں کی گرمی برداشت کر کے روزہ رکھتے ہیں وہ کل قیامت کی ہولناک گرمی سے محفوظ رہیں گے۔** اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ

## (۲) شیطان کی پریشانی

ایک بڑھگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مسجد کے دروازے پر شیطان کو خیر ان وپریشان کھڑے ہوئے دیکھ کر پوچھا، کیا بات ہے؟ شیطان نے کہا، اندر دیکھئے۔ انہوں نے اندر دیکھا تو ایک فحش قمار پڑھ رہا تھا اور ایک آدمی مسجد کے دروازے کے پاس سو رہا تھا۔ شیطان نے بتایا کہ وہ جو اندر نماز پڑھ رہا ہے اُس کے دل میں دُوسرے ڈالنے کیلئے میں اندر جانا چاہتا ہوں لیکن جو دروازے کے قریب سو رہا ہے، یہ روزہ دار ہے، یہ سویا ہوا روزہ دار جب سانس باہر نکالتا ہے تو اُس کی وہ سانس میرے لئے فُتلعہ بن کر مجھے اندر جانے سے روک دیتی ہے۔

(الکَرُوْضُ الْفَاقِیْقُ مِصری ص ۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ: ”مَنْ خَفَلَ عَلَى الْإِسْلَامِ، مَاتَ فِيهِ“ جس نے تم پر سریتِ زوداک نہ حافظِ تعالیٰ اس پر سریتِ زوداک نہ لیا ہے۔

**ٹٹھے ٹٹھے اسلامی بھائیو! شیطان کے دار سے بچنے کے لئے**

**روزہ** ایک زبردست ڈھال ہے۔ روزہ دار اگرچہ سو رہا ہے مگر اس کی سانس شیطان کیلئے گویا تلوار ہے۔ معلوم ہوا روزہ دار سے شیطان بڑا گھبراتا ہے، شیطان یُؤْتِكُمْ مَا رَمَضُ الْبَارِكِ میں قید کر لیا جاتا ہے اس لئے وہ جہاں بھی اور جب بھی روز دار کو دیکھتا ہے پریشان ہو جاتا ہے۔

### (۳) نِزَالِ کَفَّارِہ

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! میں نے رَمَہان کے روزہ کی حالت میں (قصداً) اپنی عورت سے ”تَزَوُّجِہ“ کی، میں ہلاک ہو گیا، فرمائیے! اب میں کیا کروں؟ سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: غلام آزاد کر سکتے ہو؟ عرض کی، نہیں یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! فرمایا، کیا مَسْوَر دواہ کے (یعنی لگا تار ساٹھ) روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض کی، نہیں یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! فرمایا، ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کی، یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! یہ بھی نہیں کر سکتا۔ اتنے میں بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں کسی نے کچھ



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) تم یہاں بھی ہو مجھ پر زور ہو کہ تمہارا زور مجھ تک پہنچتا ہے۔

کھجوریں بدیہیہ حاضر کیں۔ سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے وہ ساری کھجوریں اُس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمادیں اور فرمایا، انہیں غیرات کر دو، تمہارا کفارہ ادا ہو جائے گا۔ وہ بولے، یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! مدینہ بھر میں مجھ سے بڑھ کر کوئی محتاج نہیں۔ سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سن کر ہنسے یہاں تک کہ دندانِ مبارک چپکنے لگے اور رحمت کے پھول تجھو نے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے یعنی فرمایا، **فَاُطْعِمَهُ أَهْلَكَ** یعنی بس اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔ (تیسرا کفارہ ادا ہو جائے گا) صحیح البخاری ج ۴ ص ۳۴۱ حدیث ۶۸۲۲ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقہ ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**ٹٹھے ٹٹھے اسلامی بھائیو! کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بتقاضائے**

بشریت اگر کوئی لغزش واقع ہو بھی جاتی تو وہ فوراً اُس کا تذکرہ فرماتے۔ اور معافی کیلئے بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں حاضر ہو جاتے۔ اس لئے کہ ان کا ایمان تھا کہ رضائے الہی عَزَّوَجَلَّ اسی درِ پاک سے حاصل ہو سکتی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کا یہ عقیدہ تھا کہ سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے کھ پک کر کھانے پر آمادہ ہو کر روزہ رکھ لیا وہ روزہ رکھنے کے لئے تیار ہو گیا۔

والہ وسلم مالک و مختار ہیں اور شریعت انہیں کے ارشادات کا نام ہے۔ اسی لئے تو سرکارِ آبرو دار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اشتہار پر کہ غلام آزاد کر سکتے ہو؟ ساٹھ دن کے لگا تار روزے رکھ سکتے ہو؟ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ وہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہی کہتے رہے کہ نہیں یا رسول اللہ عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گویا ان کا ایمان تھا کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **کفارہ** کی ان تینوں قسموں کے سوا اگر چاہیں تو میرے لئے کوئی چوتھی قسم کا **کفارہ** بھی ارشاد فرما سکتے ہیں۔ چنانچہ سرکارِ عالی و قار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی اپنے مختار ہونے پر اپنی مہر تصدیق یوں ثبت فرمادی کہ گویا جاؤ تمہارے لئے ہم **کفارہ** یہ مقرر فرماتے ہیں کہ بجائے کچھ دینے کے لے جاؤ۔ جیسا کہ اُس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ عرض کی کہ **یہ میرے** میرے برابر کوئی محتاج نہیں۔ تو فرمادیا کہ لے جاؤ اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دو۔ تمہارا **کفارہ** ادا ہو جائے گا۔ گویا جہاں سارے مسلمانوں کے لئے جان بوجھ کر رَمَضَانَ الْمُبَارَك کا روزہ توڑنے کا **کفارہ** (جب کہ کفارے کی شرائط پائی جائیں) یہ ہے کہ غلام آزاد کرے اس کی استطاعت نہ ہو تو مَتَوَاتِر ساٹھ روزے رکھے اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ وہاں اُس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے **کفارہ** یہ مقرر فرمایا کہ تم بجائے کچھ دینے کے

فرمانِ مصطفیٰ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ہم روزہ پاک کی کرات کہ ہر ایک پر تہا۔ لے ملات ہے۔

ہماری جناب سے لے جاؤ اور بجائے کسی پر خرچ کرنے کے اپنے اہل خانہ پر ہی صرف کر دو۔ یہ ہے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہِ یکس پناہ۔

یہ وہی ہیں جو بخش دیتے ہیں

کون ان مجرموں پر سزا نہ کرے

(حدائقِ بخشش)

### (۴) صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سخاوت

**اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ** حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بے حد سخی

تھیں۔ حضرت سیدنا عمر وہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ اُمُّ

الْمُؤْمِنِينَ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ستر ہزار درہم<sup>۷۰۰۰</sup> راہِ خُد اعزّو جَل میں تقسیم کر دیئے

حالانکہ ان کی قیص مبارک میں پیوند لگا ہوا تھا اور ایک دفعہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن

زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کی خدمت میں ایک لاکھ درہم بھیجے تو آپ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا نے وہ سب درہم ایک ہی روز میں راہِ خُد اعزّو جَل میں تقسیم کر دیئے اور اُس

روز آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خود روزہ سے تھیں۔ شام کے وقت باندی نے عرض

کی، کیا ہی اچھا ہوتا کہ ایک درہم روٹی کیلئے رکھ لیتیں۔ تو فرمایا، مجھے یاد نہیں رہا، یاد

رہتا تو بچا لیتی۔ (مَدَارِجُ النُّبُوَّت ج ۲ ص ۴۷۳) اللّٰهُمَّ اعْزَّوْ جَلْ عَنَّا اُنْ بِرَحْمَتِ هُو

اور ان کے صدقہ ہماری مغفرت ہو۔





فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے کتابِ محمدیہ پڑھ کر یا کلمہ جب تک کہ وہ اس علم سے لڑے نہ ہو، اس کی جگہ سے اٹھ کر نہ جائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وسعت**

کے باوجود اپنی زندگی نہایت سادہ اور زہدانہ گزار دی اور جو دولت بھی حاضر ہوئی

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے راہِ خُدا غُذُوْجُل میں تقسیم فرمادی یہاں تک کہ **لاکھ درہم**

آئے وہ بھی لٹا دیئے اور **روزہ** افطار کرنے کیلئے بھی کوئی اہتمام نہ فرمایا اور ایک ہم

ہیں کہ اگر کبھی **نفل روزہ** رکھ بھی لیں تو ہمیں **افطار** کے وقت ہمہ اقسام کے

پھل، کباب، سموسے، ٹھنڈا ٹھنڈا شربت اور نہ جانے کیا کیا چاہئے۔ بہر حال ہمیں

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ سَیِّدَہُ نُسَاجَاتُہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نقشِ قدم پر چلنا چاہئے اور

دولت سے اس قدر محبت نہ رکھنی چاہئے کہ راہِ خُدا غُذُوْجُل میں خرچ کرنے کے

معاطلے میں دل تنگ ہو۔ حُبِ دنیا سے پیچھا چھڑانے اور آخرت بہتر بنانے کیلئے

**دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول سے وابستہ رہنا بے حد مفید ہے۔ جب بھی آپ

کے علاقے میں **دعوتِ اسلامی** کے **مہمانِ رسول** کا مدنی قافلہ تشریف لائے

ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ضرور فیضیاب ہوں کہ اچھی نیت کے ساتھ راہِ خدا

عز و مل کے مسافروں کی زیارت کا رُثوَابِ آخرت ہے اور ان کی صحبت باعثِ حصول

جنت ہے۔ آپ کو ایک بگڑے ہوئے نوجوان کا واقعہ سنا تا ہوں جو مدنی قافلے کے



فروغِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رحلتِ نبویہ کے روزہ داروں کی احکامات کے بارے میں تحریر کیا گیا ہے۔

**عاشقانِ رسول کی زیارت کیلئے حاضر ہوا تو اس کی زندگی میں مَدَنی انقلاب برپا ہو گیا! چنانچہ**

**عاشقانِ رسول سے ملاقات کی برکات** | شہرِ قصور (پنجاب، پاکستان) کے ایک نوجوان اسلامی بھائی کی تحریر بالانصرُف پیش کرتا ہوں: میں اُن دنوں میٹرک کا طالب علم تھا، بُری

صُحبت کے باعث گناہوں بھری زندگی گزار رہا تھا، مزاج بے حد غصیلّا تھا اور بد تمیزی کی نوبت اس حد تک پہنچ چکی تھی کہ والد گُجا داد اور دادی کے سامنے بھی قینچی کی طرح زبان چلاتا تھا۔ ایک روز تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا ایک مَدَنی قافلہ ہمارے محلّے کی مسجد میں حاضر ہوا، خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ میں عاشقانِ رسول سے ملاقات کیلئے پہنچ گیا۔ ایک باعمامہ اسلامی بھائی نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے دُرس میں شرکت کی دعوت پیش

کی، میں ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ انہوں نے دُرس کے بعد مجھے بتایا کہ چند ہی روز بعد مدینۃُ الاولیاء ملتان شریف میں دعوتِ اسلامی کا تین روزہ بین الاقوامی سنتوں بھر اجتماع ہو رہا ہے آپ بھی شرکت کر لیجئے۔ ان کے دُرس نے مجھ پر بہت لہجہ اثر کیا تھا لہذا میں انکار نہ کر سکا۔ یہاں تک کہ میں اجتماع (ملتان) میں



ضمیمہ: اس مسئلہ میں ہم ہر ایک جزاء و ثواب پر واضح بتائیں گے کہ ایک فرد کو کتنا حصہ ملے گا۔

حاضر ہو گیا۔ وہاں کی رونقیں اور برکتیں دیکھ کر میں حیران رہ گیا، وہاں ہونے والے  
 آخری بیان ”گانے باجے کی ہولناکیاں“ سن کر تھرا اٹھا اور آنکھوں سے  
 آنسو جاری ہو گئے۔ میں گناہوں سے توبہ کر کے اٹھا اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی  
 ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ میری مَدَنی ماحول سے وابستگی سے ہمارے گھر والوں  
 نے اطمینان کا سانس لیا، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی برکت سے مجھ جیسے  
 بگڑے ہوئے بد اخلاق نوجوان میں مَدَنی انقلاب کی وجہ سے مُتَاسِّر ہو کر میرے  
 بڑے بھائی نے بھی داڑھی رکھنے کے ساتھ ساتھ عمامہ شریف کا تاج بھی سجایا۔ میری  
 ایک ہی بہن ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس نے بھی مَدَنی مَدَنی مَدَنی پہن لیا، اَلْحَمْدُ  
 لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ گھر کا ہر فرد سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہو کر سرکارِ غوثِ اعظم علیہ  
 رحمۃ اللہ اکرم کا مرید ہو گیا۔ اور مجھ پر اللہ عزوجل نے ایسا کرم فرمایا کہ میں نے قرآن  
 پاک حفظ کرنے کی سعادت حاصل کر لی اور درسِ نظامی (عالم کورس) میں داخلہ لے لیا  
 اور یہ بیان دیتے وقت درجہِ ثالثہ یعنی تیسری کلاس میں پہنچ چکا ہوں۔ اَلْحَمْدُ  
 لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے تعلق سے عِلّا قَاتِلِ قَاتِلِہِ وَ مَہ  
 دار ہوں۔ میری نیت ہے کہ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شَعْبَانِ الْمُعَظَّم ۱۴۲۷ھ سے  
 یکمشت 12 ماہ کیلئے مَدَنی قَاتِلوں میں سفر کروں گا۔



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر روزہ صرف پرہیزِ حق تعالیٰ کی رحمت ہے۔

دل پر گرزنگ ہو، سارا گھرنک ہو، ہو گا سب کا بھلا، قافلے میں چلو  
ایسا فیضان ہو، حفظ، قرآن ہو، کر کے ہمت ذرا، قافلے میں چلو  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۵) ٹھنڈا پانی

حضرت سیدنا سر سقلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا روزہ تھا۔ طاق میں پانی  
ٹھنڈا ہونے کیلئے آنخو رہ (یعنی کوزہ) رکھ دیا تھا، نمازِ عصر کے بعد مُراقبہ میں تھے،  
خورانِ بہشت نے یکے بعد دیگرے سامنے سے گزرتا شروع کیا۔ جو سامنے آتی  
اُس سے دریافت فرماتے، تو کس کے لئے ہے؟ وہ کسی ایک بندہ خدا کا نام لیتی۔  
ایک آئی، اُس سے بھی یہی پوچھا تو اُس نے کہا: ”اُس کیلئے ہوں جو روزہ میں پانی  
ٹھنڈا ہونے کو نہ رکھے۔“ فرمایا: ”اگر تو سچ کہتی ہے تو اس کوزہ کو گرا دے،“ اُس نے  
گرا دیا۔ اس کی آواز سے آنکھ کھل گئی۔ دیکھا تو وہ آنخو رہ (کوزہ) ٹوٹا پڑا تھا۔  
(المفوظ حصہ اول ص ۱۲۴) اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رحمت ہو اور ان کے

صَدَقَہ ہمارے مغفرت ہو۔ آمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا، آخرت کی ابدی راحتیں اور



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جب آپؐ تھیں (مکہ معظمہ) ایک روزہ رکھ رہے تھے کہ ایک شخص ان کے پاس آیا کہ میں نے ایک روزہ رکھا ہے۔

نصیحتیں پانے کیلئے اپنے نفس کو قابو کر کے دنیا کی لذتوں کو ٹھوکر ماری پڑتی ہے۔ اللہ عزوجل والے اپنے نفس کو بہت مارتے تھے۔ چنانچہ ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سخت گرمی کے دنوں میں دوپہر کے وقت ایک شخص کو دیکھا کہ برف لئے جا رہا ہے، دل میں حسرت ہوئی، کاش! میرے پاس بھی پیسے ہوتے اور میں بھی برف خرید کر ٹھنڈا پانی پیتا۔ پھر فوراً امدامت ہوئی کہ میں نفس کی چال میں کیوں آ گیا! انہوں نے عہد کیا کہ کبھی ٹھنڈا پانی نہ پیوں گا۔ لہذا سخت گرمی کے موسم میں بھی پانی کو حرام کر کے پیا کرتے تھے۔

بہنگ<sup>۱</sup> و آژدہا و شیرِ زمارا تو کیا مارا

بڑے موزی کو مارا نفسِ امارہ کو گر مارا

(۶) **انعامِ مصطفیٰ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ کی آمد آتی تھی اور مشہور مؤرخ حضرت وَاِیْدِی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس کچھ نہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ایک علوی دوست کی طرف یہ رقعہ بھیجا، ”رَمْعَانِ شَرِیف کا مہینہ آنے والا ہے اور میرے پاس خرچ کیلئے کچھ نہیں، مجھے قرضِ خنہ کے طور پر ایک ہزار درہم بھیجے“۔ چنانچہ اُس علوی نے ایک ہزار درہم کی تحصیلی بھیج دی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت وَاِیْدِی

۱۔ بہنگ (یعنی گرہ)

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) ہندو جیسے زور شریف پڑھے گا میری دعا سے کہیں اس کی شکایت نہ کرے۔

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک دوست کا رُقعہ حضرت وَاقِدِی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف آ گیا،

”رَمَعَان شریف کے مہینے میں خرچ کیلئے مجھے ایک ہزار روپہم کی ضرورت

ہے۔ ”حضرت **والیدی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہی تھیلی وہاں بھیج دی۔ دوسرے روز

وہی علوی دوست جن سے حضرت واقیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرض لیا تھا اور وہ

دعۃ اللہ تعالیٰ علیہ  
 دوسرے دوست جنہوں نے حضرت عیسیٰؑ سے قرض لیا تھا۔ دونوں حضرات

وَأَقِدِي رَحْمَةَ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كَغُرَّاءَ - عَلَوِي کہنے لگے، رَمَضَانُ الْمُبَارَك کا مہینہ

آ رہا ہے اور میرے پاس ان ہزار ڈنہموں کے بوا اور کچھ نہ تھا۔ مگر جب آپ کا

رُفعہ آیا تو میں نے یہ ہزار دہم آپ کو بھیج دیئے اور اپنی ضرورت کیلئے اپنے ان

دوست کو رُقعہ لکھا کہ مجھے ایک ہزار روپے بطور قرض بھیج دیجئے۔ انہوں نے وہی

تھیلی جو میں نے آپ کو بھیجی تھی، مجھے بھیج دی۔ تو ہٹا چلا کہ آپ نے مجھ سے قرض

مانگا، میں نے اپنے ان دوست سے قرض مانگا اور انہوں نے آپ سے مانگا۔ اور

جو ٹھیلی میں نے آپ کو بھیجی تھی وہ آپ نے اسے بھیج دی اور اس نے وہی ٹھیلی مجھے

بھیج دی۔ پھر ان تینوں حضرات نے اتفاق رائے سے اس رقم کے تین حصے کر کے

آپس میں تقسیم کر لئے۔ اسی رات حضرت سیدنا **والیدی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب

میں جناب رسالت مآب ﷺ کی زیارت ہوئی اور فرمایا،



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے تم پر روزہ دوسرا روزہ پاک پر حاکم کے دربار کے کاغذ لکھائے۔

إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کل تمہیں بہت کچھ مل جائے گا۔ چنانچہ دوسرے روز امیر یحییٰ برکی نے سیدنا وَاٰلِہٖ رَحْمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کو بلایا کہ پوچھا، ”میں نے رات خواب میں آپ کو پریشان دیکھا ہے، کیا بات ہے؟“ حضرت سیدنا وَاٰلِہٖ رَحْمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ نے سارا قصہ سنایا۔ تو یحییٰ برکی نے کہا، ”میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ آپ تینوں میں سے کون زیادہ سخی ہے۔ آپ تینوں ہی سخی اور واجبِ احترام ہیں۔ پھر اس نے تیس ہزار دینار حضرت وَاٰلِہٖ رَحْمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کو اور بیس بیس ہزار ان دونوں کو دیئے۔ اور حضرت وَاٰلِہٖ رَحْمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کو قاضی بھی مقرر کر دیا۔ (مستند: اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ص ۵۷۷) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمَت ہو اور ان کے صَدَقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میں نے اسلامی بھائیو! سچے مسلمان سخی اور بیکرا ایثار ہوتے ہیں۔ اور اپنے اسلامی بھائی کی تکلیف دُور کرنے کی خاطر اپنی مشکلات کی ذرہ برابر پرواہ نہیں کرتے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سفاقت سے ہمیشہ فائدہ ہی ہوتا ہے، مال گھٹتا نہیں بلکہ بڑھتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ کے محبوب و ائمانے غُیوب، مُنْزَہ عَنِ الْغُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اُمت کے حالات سے باخبر ہیں



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس شخص کی ناک کا وہ جس کے پاس ہر روز کو خوشبو لگنا ہوگا۔

اور تلاوت کرنے والوں پر نظرِ رحمت فرماتے ہیں۔ یقیناً اللہ عزوجل کی راہ میں ایمان کی نیت فضیلت ہے۔ چنانچہ سر کا یہ مینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے، ”جو شخص اُس چیز کو جس کی خود اسے حاجت ہو دوسرے کو دیدے اللہ عزوجل اسے بخش دیتا ہے۔“ (اتحاف السادة المتقين ج ۹ ص ۷۷۹)

### (۷) روزہ کی خوشبو

**حضرت سیدنا امام قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ کے اُستاذِ حدیث حضرت سیدنا عبد اللہ بن غالب حدیثی قدس سرہ الزہامی شہیدِ کرب دیئے گئے۔ تدفین کے بعد ان کی قبر شریف کی مٹی سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔ کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، مَا صُنِعَتْ؟ یعنی آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا گیا؟ کہا، ”اچھا معاملہ فرمایا گیا۔“ پوچھا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کہاں لے جایا گیا؟ کہا، ”جنت میں۔“ پوچھا، ”کون سے عمل کے باعث؟“ فرمایا، ”ایمانِ کامل، تہجد اور گرمیوں کے روزوں کے سبب،“ پھر پوچھا، ”آپ کی قبر سے مشک کی خوشبو کیوں آ رہی ہے؟“ تو جواب دیا، ”یہ میری تلاوت اور روزوں میں پیاس کی خوشبو ہے۔“ (حلیۃ الأولیاء ج ۶ ص ۲۶۶ حدیث ۸۰۰۳) اللہ عزوجل کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صلہ ہماری مغفرت ہو۔**





فرمانِ مصطفیٰ: اہل بیت علیہم السلام میں سے کسی کو بھروسہ نہ کرو اور نہ ہی اس سے کوئی چیز مانگو، مگر اگر تم میں سے کوئی شخص اس سے کہے کہ تمہاری قبر پر میری قبر بنائی جائے تو اس سے کہو کہ میں تمہاری قبر پر نہیں بنائی جاؤں گا۔

مَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح حضرت سیدنا امام بخاری علیہ**

رَحْمَةُ الْبَارِئِ کی قبرِ انور کی مٹی سے بھی منہ کی خوشبو آتی تھی۔ بار بار قبر پر مٹی ڈالی جاتی تھی مگر لوگ خوشبو کی وجہ سے تہہ کا اٹھالے جاتے تھے۔

(مقدمہ صحیح بخاری ج ۱ ص ۳)

صاحبِ دلائل الخیرات حضرت شیخ سید محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ

علیہ کی قبرِ منور بھی مہلک تھی اور اُس سے گسٹوری کی خوشبو کی لہریں آتی تھیں

کیونکہ آپ زندگی میں کثرت سے دُرود شریف پڑھا کرتے تھے۔ انتقال کے مستور

برس (77) کے بعد کسی سبب سے ”سوس“ سے ”مراکش“ میں مُتَقَبِّل کرنے کے

لیے جب قبر کھائی گئی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جسم مبارک بالکل صحیح و سالم تھا شی

کہ کفن تک بوسیدہ نہیں ہوا تھا۔ وفات سے قبل آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے داڑھی

مبارک کا خط بنوایا تھا وہ ایسے ہی تھا جیسے آج ہی بنوایا ہے، یہاں تک کہ کسی نے

استحنا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رُخسارِ مبارک پر انگلی رکھ کر دبا یا تو اُس جگہ سے خون

ہٹ گیا اور جہاں دبا یا تھا وہ جگہ سفید سی ہو گئی یعنی زندہ انسانوں کی طرح خون بھی

(مُطَالَعُ الْمَسَرَّاتِ ص ۴)

جسم میں رواں دواں تھا!



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس قبر ہو وہ اس نے کچھ بندوبست نہ کیا تو اس کا حق چھ ماہ بعد بھرتہ ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

## (۸) رَمَضان و شش عید کے روزوں کی بَرَکت

حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ایک بار میں تین سال تک مکہ مکرمہ زادۃ اللہ خرقاؤ تعظیماً میں مقیم رہا۔ ایک مکی شخص روزانہ دو پہر کے وقت طوافِ کعبہ کرتا، دو گانہ ادا کرتا پھر مجھے سلام کرتا اور اپنے گھر چلا جاتا۔ مجھے اُس نیک بندے سے مَحَبَّت ہو گئی۔ وہ سخت بیمار ہو گیا میں عیادت کے لئے حاضر ہوا تو اُس نے مجھے وصیت کی، ”جب میں فوت ہو جاؤں تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ہاتھوں سے غسل دے کر میری نماز جنازہ ادا فرمائیے، مجھے تہانہ چھوڑیے بلکہ ساری رات میری قبر کے پاس تشریف فرما رہئے نیز مُنگر نکیر کی آمد کے وقت مجھے تلقین فرمائیے گا۔“ میں نے حامی بھری۔ چنانچہ اس کے انتقال کے بعد میں نے حسب وصیت عمل کیا۔ قبر کے پاس حاضر تھا کہ مجھے اُدگھ آ گئی۔ میں نے ہاتھ نصیبی کی آواز سُنی، اے سفیان (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)! اس کو تیری تلقین و قُرْبَت کی کوئی حاجت نہیں، اس لئے کہ ہم نے خود ہی اس کو اُنس دیا اور تلقین کی۔“ میں نے کہا، اس کو کس عمل کے سبب یہ رُتبہ ملا؟ آواز آئی، ”رَمَضانُ الْمُبَارَک اور اس کے بعد شَوَّالُ الْمُکَرَّم کے چھ



غرضین مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار روزہ پاک پر حوالہ دیا اس پر میں متعجب ہوں۔

روزے رکھنے کی بڑکت ہے۔“ حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اس ایک رات میں یہی خواب میں نے تین بار دیکھا۔ میں نے بارگاہِ خداوندی عزوجل میں عرض کی یا اللہ! عزوجل مجھے بھی اپنے فضل و کرم سے ان روزوں کی توفیق عطا فرما۔ (قلیوبی ص ۱۴) اللہ عزوجل کسی ان پر رحمت ہو اور ان کم صنتہ ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۹) رَمَضان کا چاند

ایک مرتبہ رمضان شریف کے چاند کے بارے میں کچھ اختلاف پیدا ہو گیا، بعض لوگ کہتے تھے کہ رات کو چاند ہو گیا۔ بعض کہتے تھے، نہیں ہوا۔ حضور غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے ارشاد فرمایا: ”میرا یہ بچہ (یعنی غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم) جب سے پیدا ہوا ہے۔ رمضان شریف کے دنوں میں سارا دن دودھ نہیں پیتا۔ اور آج بھی چونکہ عبد القادر علیہ رحمۃ اللہ الظاہر نے دودھ نہیں پیا۔ اس لیے غالباً رات کو چاند ہو گیا ہے۔ چنانچہ پھر تحقیق کرنے پر ثابت ہوا کہ چاند ہو گیا ہے۔ (نہجۃ الاسرار ص ۱۷۲) اللہ عزوجل کسی ان پر رحمت ہو اور ان کم صنتہ ہماری مغفرت ہو۔



فروغن مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے ہم پر دینِ حنیف اور دینِ پاک کا دعائے سلام کے طور پر کثرت سے لکھ

علیہ رَحْمَةُ اللَّهِ الْاَكْرَم

غوثِ اعظم متقی ہر آن میں

چھوڑا ماں کا دودھ بھی رَمَہان میں

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! غوثِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللَّهِ  
رَحْمَةُ اللَّهِ الْاَكْرَم

الاکرم کی مَحَبَّت اور اولیائے کرام کی چاہت دل میں

بڑھانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک،

جگر کا کینسر  
ٹھیک ہو گیا

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے اور خوب خوب رَحمتیں اور

بَرَکتیں لوٹنے۔ آئیے آپ کی ترغیب و تحریک کیلئے ایک ایمان آفر و خوشگوار مَدَنی

بھارا آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ چنانچہ **گلستانِ مصطفیٰ** (باب المدینہ کراچی

کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے، میں نے ایک ایسے اسلامی بھائی

کو تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی

الاولیاء اُمتان شریف میں ہونے والے بین الاقوامی تین روزہ سنتوں

بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی جن کی بیٹی کو جگر کا کینسر تھا۔ وہ دُعا سے شفا کا

جذبہ لئے سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہو گئے۔ ان کا کہنا ہے میں نے اجتماع

پاک میں خوب دُعا کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ واپسی کے بعد جب اپنی بیٹی کا

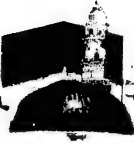


فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھا بھول گیا وہ جہنم کا راستہ بھول گیا۔

چیک آپ کروایا تو ڈاکٹر حیران رہ گئے کیوں کہ اُس کے جگر کا کینسر ختم ہو چکا تھا۔ ڈاکٹروں کی پوری ٹیم حیرت زدہ تھی کہ آخر کینسر گیا کہاں! جبکہ حالت اس قدر خراب تھی کہ اجتماعِ پاک میں جانے سے پہلے اُس لڑکی کے جگر سے روزانہ کم از کم ایک سیرنج بھر کر نمونہ اڈ نکالا جاتا تھا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اجتماعِ پاک (ملتان) میں شرکت کی بَرَکت سے اب اُس لڑکی کے جگر میں کینسر کا نام و نشان تک نہ رہا تھا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ بیان وہ لڑکی اب نہ صرف رُوبہ صحت ہے بلکہ اُس کی شادی بھی ہو چکی ہے۔

اگر درِ سر ہو، کہ یا کینسر ہو، دلائے گا تم کو شفا مَدَنی ماحول  
شفا میں ملیں گی، بلائیں نملیں گی یقیناً ہے بَرَکت بھرا مَدَنی ماحول  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد  
(۱۰) اَہْلَبِیْت رَضِی اللہ تعالیٰ عنہم کے تین روزے

حضراتِ حَسَنینِ کَرِیْمین رَضِی اللہ تعالیٰ عنہما بچپن میں ایک بار بیمار ہو گئے تو امیرُ الْمُؤْمِنِین حضرت مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُورْتَضٰی شَیْرِ خُدا عَزَّم اللہ تعالیٰ وَجْہُہُ الْکَرِیْم و حضرت سَیِّدُ مِثْلَا بِلٰی فَاطِمَہ اور خَاوِمَہ حضرت سَیِّدَہ شَافِیَہ رَضِی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان شہزادوں رَضِی اللہ تعالیٰ عنہما کی صحت یابی کے لیے تین روزوں کی مُت مانی۔



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس سے تمہارا ایک روزہ پاک بنے مطلقاً اس پر ہر شخص کا حق ہے۔

اللہ تعالیٰ نے دونوں شہزادوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو عطاء فرمائی۔ چنانچہ تین روزے رکھ لئے گئے۔ حضرت مولیٰ علیؑ تحرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکفرہم تین صاع ہولائے۔

ایک ایک صاع (یعنی تقریباً چار کلو، نو گرام) تینوں دن پکایا۔ جب افطار کا وقت آیا اور تینوں روزہ داروں کے سامنے روٹیاں رکھی گئیں تو ایک دن مسکین، ایک دن یتیم اور ایک دن قیدی دروازے پر حاضر ہو گئے اور روٹیوں کا سوال کیا تو تینوں

دن سب روٹیاں ان سائیکلوں کو دے دیں اور صرف پانی سے افطار کر کے اگلا روزہ رکھ لیا۔ (بخاری، العرفان ص ۹۲۶) اللہ عزّوجلّ کی ان پر رحمت ہو اور

ان کم صدقہ ہماری مغفرت ہو۔

بھوکے رہ کے خود اوروں کو کھلا دیتے تھے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کیسے صابر تھے محمدؐ کے گھرانے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوب عزّوجلّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیاری شہزادی کے گھرانے کے اس ایمان افروز ایثار کو پارہ ۲۹ سورۃ النّھر آیت نمبر ۸ میں اس طرح بیان فرمایا ہے:-



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: "مَنْ رَزَقَ رُزْقًا وَرَزَقَ رُزْقًا مِنْ رِزْقِ اللَّهِ فَلْيَتَصَدَّقْ بِهِ"۔

ترجمہ کنز الایمان۔ اور کھانا کھلاتے  
ہیں اُس کی مَحَبَّت پر مسکین اور یتیم اور  
اسیر (یعنی قیدی) کو۔ ان سے کہتے ہیں  
ہم تمہیں خاص اللہ (غزوہ جَل) کے لیے کھانا  
دیتے ہیں، تم سے کوئی بدلہ یا شکر گواہی  
نہیں مانگتے۔

وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَى  
حَبِّهِ مَسْكِينًا وَيَتِيمًا وَ  
أَسِيرًا ۚ إِنَّمَا نَطْعَمُكُمْ لَوَجْهِ  
اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً  
وَلَا شُكْرًا ۝ (پ ۲۹ النور)

سَبَّحَنَ اللَّهُ غُزُو جَل اِس ایمان اُفروز حکایت میں اہل بیت اظہار  
رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے جذبہ ایثار کا کیا خوب اظہار ہے! واقعی تین دن تک صرف پانی  
پی کر روزہ رکھ لینا کوئی معمولی بات نہیں۔ ہم اگر ایک روزہ رکھیں تو افطار میں  
ٹھنڈا ٹھنڈا شربت، کباب، سمو سے، میٹھے میٹھے پھل، گڑا گڑم، بریانی اور نہ جانے کیا  
کیا چاہیے! اِس قدر تنگدستی کے عالم میں اتنا شاندار ایثار یہ انہیں کا حصہ تھا۔

ایثار کی ایک فضیلت جو ”روزہ داروں کی ۱۲ حکایات“ کی حکایت نمبر ۶  
کے ضمن میں بھی گزری، دوبارہ پیش کی جاتی ہے کہ، سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم  
کا فرمانِ مغفرت نشان ہے، ”جو شخص اُس چیز کو جس کی خود اسے حاجت ہو دوسرے  
کو دیدے تو اللہ غزوہ جَل اسے بخش دیتا ہے۔“ (اتحاف السادۃ المتقین ج ۹ ص ۷۷۹)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر روزہ رکھو گے تمہارا روزہ محکم سمجھا ہے۔

**اہلِ بیت** اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شانِ عظمت و نشان میں نازل شدہ آیت کریمہ کے اس حصے پر بھی توجہ فرمائیے جس میں ان کا قول بیان کیا گیا ہے۔ ”ہم تمہیں خاص اللہ عز و جل کے لیے کھانا دیتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں مانگتے۔“ اس قول میں **إخلاص** کا عظیم الشان درجہ بیان کیا گیا ہے۔ کاش! ہم بھی اپنا ہر عمل خُص اللہ عز و جل کے لیے کرنا سیکھ جائیں۔ کسی پر احسان کر کے اُس کا بدلہ چاہنا یا اس کی طرف سے شکر یہ کی طلب رکھنا یہ سب خواہشات خفم ہو جائیں۔ بہتر تو یہی ہے کہ کسی پر احسان کر کے یا فقیر کو کھانا یا خیرات دے کر یہ بھی نہ کہا جائے کہ ”دُعا میں یاد رکھنا“ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم نے اُس سے بدلہ طلب کر لیا! اب وہ دُعا کرے یا نہ کرے، ہمارے حق میں قبول ہو یا نہ ہو ہمارے نصیب۔۔۔

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو  
کر <sup>عز و جل</sup> إخلاص ایسا عطا یا الہی

(۱۱) مُسَلَّس چالیس سال تک روزے

حضرت سیدنا داؤد دظائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسلسل چالیس سال تک

روزے رکھتے رہے مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے إخلاص کا یہ عالم تھا کہ اپنے گمراہوں تک کو خبر نہ ہونے دی۔ کام پر جاتے ہوئے دوپہر کا کھانا ساتھ لے لیتے





فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ جو شخص روزہ رکھ کر نماز پڑھے، روزہ رکھے اور صدقہ دے، اللہ تعالیٰ اس کو عرشِ اقصیٰ پہنچائے گا۔

اور راستے میں کسی کو دے دیتے، مغرب کے بعد گھر آ کر کھانا کھالیا کرتے۔

(مَعْدِنِ اخْلَاقِ حِصَّةُ اَوَّلِ ص ۱۸۲)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحَنَ اللّٰهُ اعَزَّوَجَلَّ اِخْلَاصُ ہو تو ایسا! حضرت سیدنا

داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے نفس پر زبردست قابو تھا۔

تذکرۃ الاولیاء میں ہے، ایک بار گرمی کے موسم میں

دھوپ میں بیٹھے ہوئے مشغولِ عبادت تھے۔ کہ آپ رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ محترمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے فرمایا: بیٹا! سائے میں آجاتے تو بہتر تھا۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا، امی جان! ”مجھے شرم آتی ہے کہ اپنے نفس کی

خواہش کے لئے کوئی اقدام کروں۔“

ایک بار آپ کا پانی کا گھڑا دھوپ میں دیکھ کر کسی نے عرض کی،

یاسپدی! اس کو چھاؤں میں رکھا ہوتا تو لہتا تھا۔ فرمایا: جب میں نے رکھا تو اُس

وقت یہاں چھاؤں تھی لیکن اب دھوپ میں سے اُٹھاتے ہوئے ندامت محسوس ہو

رہی ہے کہ میں مٹرف اپنے نفس کی راحت کی خاطر گھڑا ہٹانے میں وقت صرف

کروں اور اتنی دیر ذکرِ الہی غزوِ جَلَّ سے غافل ہو جاؤں!



فرمانِ معظمہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) محمد پروردگار پاک کی کثرت کو نہ کہ یہ کہ تمہارے لئے ہدایت ہے۔

ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وضو پ میں قرآنِ پاک کی تلاوت کر رہے تھے۔ کسی نے سائے میں آنے کی درخواست کی۔ تو فرمایا، ”مجھے استہارِ نفس ناپسند ہے۔“ یعنی نفس بھی یہی مشورہ دے رہا ہے کہ چھاؤں میں آ جاؤ مگر میں اس کی پیروی نہیں کر سکتا۔ اسی رات آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے انتقال کے بعد غیب سے آواز سنی گئی۔ ”دُعا دُعا کی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مُراد کو پہنچا کیوں کہ اس کا پروردگار عزوجل اس سے خوش ہے۔“ (تذکرۃ الاولیاء حصہ ۱ ص ۲۰۱ تا ۲۰۲) اللہ عزوجل کسی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقہ ہماری مغفرت ہو۔

**اپنی نیکیوں کا اعلان** میں نے طے اسلامی ہمارے احکامات نمبر ۱۱ سے ان لوگوں کو ضرور عبرت حاصل کرنی چاہئے۔ جو قافو قافلہ ضرورتِ شرعی شخص دکھاوے کی خاطر اپنی نیکیوں کا اعلان کر کے ریاکاری کی تباہ کاری میں جا پڑتے ہیں، مثلاً کوئی کہتا ہے، میں ہر سال رجب، شعبان اور رمضان کے روزے رکھتا ہوں (حالانکہ ماہِ رمضان المبارک کے روزے تو فرض ہیں پھر بھی وہ ریاکار جو کہ دو ماہ کے نقلی روزے رکھتا ہے اپنی ریاکاری کا وزن بڑھانے کیلئے کہتا ہے میں ہر سال تین ماہ یعنی رجب، شعبان اور رمضان کے روزے رکھتا ہوں۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔



فروغن محکمہ (ملفوظات امام) میں ہے کہ شب بھر دعا کی جائے اور ہر بار دعا کے بعد یہ دعا پڑھے۔

کوئی بولتا ہے، میں اتنے سال سے ہر ماہ **ایامِ رمضان** کے روزے رکھ رہا ہوں، کوئی اپنے حج کی تعداد کا تو کوئی عمرے کی کتنی کا اعلان کرتا ہے۔ کوئی کہتا ہے، میں روزانہ اتنے **دُُرود شریف** پڑھتا ہوں، اتنے عرصے سے **دلائل الخیرات** **شریف** کا ورد کر رہا ہوں۔ اتنی تلاوت کرتا ہوں، ہر ماہ فلاں مَدْرَسے کو اتنا چندہ پیش کرتا ہوں۔ **الْفَرَضِ** خواجواہ اپنے نوافل، تہجد، نقلی روزوں اور عبادتوں کا خوب چرچا کیا جاتا ہے۔ آہ! اغلاس کا دور دور تک کوئی پتا نہیں۔ یاد رکھئے! ریا کاری کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **بِحُبِّ الْخَيْرِ** سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی، **بِحُبِّ الْخَيْرِ** کیا ہے؟ ارشاد فرمایا، ”دُوزخ میں ایک گناہ ہے جس کی سختی سے دُوزخ بھی روزانہ چار سو بار پناہ مانگتا ہے۔ اس میں ریا کار قاریوں کو ڈالا جائیگا۔“

(سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۶۷ حدیث ۲۵۶)

**حِفْظِ خُوشِیِ مِلِّیِّ تَقْرِیبِ** آج کل بچہ بچی اگر حفظِ قرآن مکمل کر لے تو اسکے لئے شاندار تقریب کی جاتی ہے۔ جس میں اس کو گل پوشی و گل پاشی اور تحائف و تعریفی کلمات سے خوب نوازا جاتا ہے۔ گمراہ لے شاید سمجھتے ہوں گے ہم حوصلہ افزائی کر رہے



فروغین مصطفیٰ (علیہ السلام) کو کچھ عرصہ تک روزہ پاک چاہیے کہ وہ روزہ پاک چھوڑ دے۔ کبھی یہ عرض ہے۔

ہیں۔ مگر معذرت کے ساتھ عرض ہے کہ بچے ”بلند حوصلہ“ تھا جیسی تو حافظ بنا۔ ہاں حفظ شروع کرواتے وقت حوصلہ افزائی کی واقعی ضرورت ہوتی ہے کہ کسی طرح یہ پڑھ لے۔ بہر حال حافظِ مدنی مٹنے، مٹی کے حفظ کی تقریب میں حوصلہ افزائی ہو رہی ہے یا وہ خود ”پھول کر ملتا“ ہوا جا رہا ہے اس پر غور کر لیا جائے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہماری یہ ”تقریبِ سعید“ اس بے چارے سادہ لوح بھولے بھالے حافظِ مدنی مٹنے کی ریاکاری کی تربیت کا سبب بن رہی ہو!

**میں نے اخلاص**  
**کو بہت تلاش کیا**  
 میں نے اس طرح کی تقاریب میں اخلاص کو بہت تلاش کیا، مجھے نمل سکا۔ صرف نُمود و نمائش ہی نظر آئی۔ یہاں تک کہ بعض اوقات معاذ اللہ غزوہ جَلّ تصاویر بھی کھینچی جاتی ہیں۔ اسی طرح اکثر کسینِ مدنی مٹنے، مٹی کی ”روزہ کشائی“ کی تقریب میں بھی تصاویر کے گناہ کا سلسلہ ہوتا ہے۔ ورنہ سادگی کے ساتھ روزہ کشائی کی رسم ادا کی جائے۔ یا حافظِ مدنی مٹنے کی دینی ترقی کے لئے سب کو اکٹھا کرنے کے بجائے یو یو گوں کی بارگاہوں میں پیش کر کے عمر بھر قرآنِ پاک یاد رہنے اور اس پر عمل کرنے کی دعائیں لی جائیں تو ان شاء اللہ غزوہ جَلّ اس میں بڑکتیں زیادہ ہوں گی۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ غَزُوْ جَلّ وَ سَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) : عجم کا ہر چہ بڑا بڑا ہو جائے تو اس کا کلمہ پڑھ کر پڑھا ہے۔

**اچھی طرح غور فرمائیے!** الحاصل اچھی طرح غور کر لینا چاہئے کہ ہم جو تہذیب کرنے جا رہے ہیں اس

میں ہماری آخرت کا کتنا فائدہ ہے۔ اگر آپ کا دل واقعی مطمئن ہے کہ حفظِ قرآن کی خوشی کی تقریب سے مقصود نمائش نہیں۔ اور یہ بھی یقین ہے کہ مدنی مٹنے کا مایا کاری بھراؤ نہ بننے کا کوئی خطرہ نہیں۔ یعنی آپ اس کو **خلاص** کی اعلیٰ ترتیب دے چکے ہیں تو بے شک تقریب کیجئے۔ **اللہ عز و جل قبول فرمائے۔**

امین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

**حفظ کرنا آسان ہے مگر** یہ بات نہایت ہی تشویشناک ہے کہ جن حفاظ اور حافظات کی شاندار تقریبات ہوتی ہیں، ان کی ایک تعداد آگے چل کر قرآن

پاک بھلا دیتی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ بعض خاندانوں میں ایک رواج سا ہو گیا ہے کہ بچے یا بچی کو قرآن کریم حفظ کروایا جائے۔ بے شک یہ بہت بڑا نیک کام ہے، مگر یہ یاد رکھئے کہ **حفظ کرنا آسان ہے مگر عمر بھر حافظ رہنا مشکل ہے۔**

لہذا جو بھی اپنی اولاد کو حفظ کروائے اُس کی خدمت میں دردمبری مدنی التجا ہے کہ عمر بھر اپنی حافظ اولاد پر کڑی نگرانی بھی رکھے اور تاکید کرے کہ اگر زیادہ نہیں تو کم از



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر اللہ تعالیٰ تم پر رحمت فرمے گا۔

کم ایک پارہ روزانہ تلاوت جاری رہے تاکہ حفظ باقی رہے۔ نبیوں کے سلطان، رحمۃ عالمیان، سرورِ دو جہان محبوبِ رحمن عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: قرآن کو ہمیشہ پڑھتے رہو، سو قسم ہے اُس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے البتہ قرآن زیادہ چھوٹے پر آمادہ ہے اُن اونٹوں سے جو اپنی رستوں سے بندھے ہوں۔ (صحیح البخاری ج ۳ ص ۴۱۲ حدیث ۵۰۳۳) یعنی جس طرح بندھے ہوئے اونٹ چھوٹنا چاہتے ہیں اور اگر ان کی مُحَافَظَت و احتیاط نہ کی جائے تو یہاں ہو جائیں اس سے زیادہ قرآن کی کیفیت ہے اگر اُسے یاد نہ کرتے رہو گے تو وہ تمہارے سینوں سے نکل جائے گا پس تمہیں چاہئے کہ ہر وقت اس کا خیال رکھو اور یاد کرتے رہو اس دولت بے نہایت کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۷۴۵)

**حِفْظُ بُھلائی کے عذاب** جو حفاظ ہر سال مَضان المبارک کی آمد سے تھوڑا عرصہ قبل فقط مُصلیٰ

سنانے کیلئے منزل پکی کرتے ہیں اور اس کے علاوہ مُعَاذ اللہ عز و جل سارا سال غفلت کے سبب کئی آیات بھلائے رہتے ہیں، وہ بار بار پڑھیں اور خوفِ خدا عز و جل سے لرزیں۔ نیز جس نے ایک آیت بھی بھلائی ہے وہ دوبارہ یاد کر لے اور بھلانے کا جو گناہ ہوا اُس سے سچی توبہ کرے۔ ”جو قرآنی آیات یاد کرنے کے بعد



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جب تم حج یا عمرہ کیا تو پاک چہرہ رکھ کر حج یا عمرہ کرو۔

بھلا دے گا بروزِ قیامت اعدا اُٹھایا جائیگا۔“ (ماعدہ: پ ۱۶ طہ ۱۲۵، ۱۲۶)

تین فرامینِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

۱ میری امت کے ثواب میرے خُورِ پیش کیے گئے یہاں تک کہ میں نے

ان میں وہ جز کا بھی پایا جسے آدمی مسجد سے نکالتا ہے۔ اور میری امت

کے گناہ میرے خُورِ پیش کیے گئے میں نے اس سے بڑا گناہ نہ دیکھا

کہ کسی آدمی کو قرآن کی ایک سورت یا ایک آیت یاد ہو پھر وہ اُسے

بھلا دے۔ (جامع ترمذی ج ۴ ص ۴۲۰ حدیث ۲۹۲۵)

۲ جو شخص قرآن پڑھے پھر اسے بھلا دے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے

کوڑھی ہو کر ملے۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۱۰۷ حدیث ۱۴۷۴)

۳ قیامت کے دن میری امت کو جس گناہ کا پورا بدلہ دیا جائے گا وہ یہ ہے

کہ اُن میں سے کسی کو قرآن پاک کی کوئی سورت یاد تھی پھر اُس نے اسے

بھلا دیا۔ (کنز العمال ج ۱ ص ۳۰۶ حدیث ۲۸۴۳)

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، امام احمد

رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، ”اس

سے زیادہ نادان کون ہے جسے خدا عزوجل ایسی ہمت بخشے اور وہ اسے اپنے ہاتھ سے



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جو روزہ گزارے وہ اس کے لیے سات سو سال کی عمر دے گا۔

کھودے اگر قدر اس (حفظِ قرآن پاک) کی جانتا اور جو ثواب اور درجات اس پر موعود ہیں (یعنی جن کا وعدہ کیا گیا ہے) ان سے واقف ہوتا تو اسے جان و دل سے زیادہ عزیز رکھتا۔“ مزید فرماتے ہیں، ”جہاں تک ہو سکے اُس کے پڑھانے اور حفظ کرانے اور خود یاد رکھنے میں کوشش کرے تاکہ وہ ثواب جو اس پر موعود (یعنی وعدہ کئے گئے) ہیں حاصل ہوں اور بروزِ قیامت اندھا کوڑھی اٹھنے سے نجات پائے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۶۴۵، ۶۴۶)

**نیک کے اظہار**  
**کی کب بجا جازت ہے؟**  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی نعمت کا چرچا کرنے) کی نیت سے نیک عمل کا اظہار کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح کوئی پیشوا ہے اور وہ اپنا عمل

اس نیت سے ظاہر کرتا ہے کہ ماتحت افراد کو اس سے عمل کی رغبت ملے گی تو اب ریا کاری نہیں، مگر ہر ایک کو اپنا عمل ظاہر کرتے وقت ایک سو ایک بار اپنے دل کی کیفیت پر غور کر لینا چاہئے، کیونکہ شیطن بولہ کار ہے، ہو سکتا ہے کہ اس طرح سے ابھار کر بھی وہ ریا کاری میں مبتلا کر دے، مثلاً دل میں وسوسہ ڈالے کہ لوگوں سے کہہ دے، ”میں تو صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت کیلئے اپنا عمل بتا رہا ہوں۔“ حالانکہ دل میں لہو و پھوٹ رہے ہوں گے کہ اس طرح بتانے سے لوگوں کے دلوں میں میری عزت





غرضانِ مصطفیٰ: (علی رضی اللہ عنہ) جس نے مجھ پر روزِ فتح دلا وہاں روزِ دوپاک پڑھا اُس کے سال کے گناہ خالی ہوں گے۔

بڑھ جائے گی۔ یہ یقیناً ریا کاری ہے اور ساتھ میں تحفہ نعمت کا کہنا ریا کاری در ریا کاری اور ساتھ ہی جھوٹ کے گناہ کی تباہ کاری بھی ہے۔ تفصیلی معلومات کیلئے حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کی کُتُب تھَوُفِ اِحْیَاءِ الْعُلُومِ یا کیمیائے سعادت سے نیت، اخلاص اور ریا کے ابواب کا مطالعہ کیجئے۔ کاش! انہیں پڑھنے سے شیطن محروم نہ کرے، کیونکہ یہ مردود کبھی نہ چاہے گا کہ مسلمان کا عمل خالص ہو کر مقبول ہو جائے۔

**یارِ محکم** عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ہمیں اخلاص

کے ساتھ عبادت اور نفل روزوں کی کثرت کی سعادت نصیب فرما اور ہمیں شیطن کے اُن حیلے بہانوں کی پہچان عطا فرما جن کے ذریعے وہ ہمارے اعمال برباد کر دیا کرتا

اٰمِیْن بِجَہِ النَّبِیِّ الْاٰمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہے۔

میرا کار یوں سے بچا یا الہی  
مجھے عبدِ مخلص بنا یا الہی

روزے داروں کا محمد ﷺ حضرت سیدنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ العفّار نے چالیس سال کے دوران کبھی

**گمبجور نہیں کھائی۔ چالیس برس بعد آپ کو جب گمبجور کھانے کی خوب**



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس شخص کی ہاک خاک کو جس کے پاس مردہ کو جسدِ مہیا نہ رکھا جائے۔

خواہش ہوئی تو نفس کشی کے لئے مسلسل آٹھ دن روزے رکھے۔ پھر **کَمَجُورِیں** خرید کر دن کے وقت **لِصَّرہ** شریف کے ایک محلّہ کی مسجد میں داخل ہوئے ابھی کھانے کیلئے **کَمَجُورِیں** نکالی ہی تھیں کہ ایک بچہ چلا آٹھا، لبا **جان**! مسجد میں یہودی آگیا ہے! اُس کے والد صاحب یہودی کا نام سُن کر ہاتھ میں ڈنڈا لئے چڑھ دوڑے مگر آتے ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پہچان لیا اور معذرت کرتے ہوئے عرض کی، **بھُور**! بات دراصل یہ ہے کہ ہمارے محلّہ میں سارے مسلمان **روزہ** رکھتے ہیں یہودیوں کے علاوہ دن کے وقت یہاں کوئی نہیں کھاتا، اسی لئے بچے کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے یہودی ہونے کا فہم گزرا۔ برائے کرم! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کی خطا معاف فرما دیجئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عالمِ جوش میں فرمایا، بچوں کی زبان ”عُشّی زَبان“ ہوتی ہے۔ پھر قسم کھائی کہ اب کبھی **کَمَجُور** کھانے کا نام نہ لوں گا۔

(تذکرۃ الاولیاء حصّۃ اوّل ص ۵۲)

**گوشت کی خوشبو**  
ٹھٹھے ٹھٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بھڑکانِ دین رَحْمَتُہُمُ اللّٰہُ الثَّقِین اپنے نفس کو کس طرح مارتے تھے۔ سیدنا مالک بن دینار علیہ رَحْمَةُ اللّٰہِ العَظِیْم کی نفس کشی کے کیا کہنے! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رسول تک





فرضاً من مصلحتہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے پس منظر کے بعد اس نے ہم پر عہد کیا کہ چار مہینے روزہ رکھے۔

المُکْرَم ۴۲۲ھ کو تحریر کرنے کی سعادت حاصل کی۔ طعام کے وقت صاحبِ خانہ کھانا اور چھوٹی مٹی بھی کھانے میں شریک ہو گئے۔ ان دونوں نے کھانے کے دوران، جُرس و طُخ، بے جا لڑائی، آمیز و یزی، بے صبری، پھٹلی، حسد، خُپ جاہ، ریا کاری، مصیبت کا بے ضرورت تذکرہ اور فُصول کوئی وغیرہ سے مُتعلّق مجھے خوب درس دیا!! آپ شاید سوچ میں پڑ گئے ہوں گے کہ نا سمجھ بچے اتنے سارے عُنوانات پر کس طرح درس دے سکتے ہیں! ان دُرُوس کا راز یہ ہے کہ وہ اس طرح کی حرکتیں کرنے لگے جس سے مَدَنی ذہن رکھنے والا انسان بَہت کچھ سیکھ سکتا ہے۔ مثلاً انہوں نے ضرورت سے کہیں زیادہ کھانا نکالا، کچھ کھایا، کچھ گرایا اور کچھ رکابی ہی میں چھوڑ دیا۔ ان کی اس حرکت سے یہ سیکھنے کو ملا کہ اپنی پلیٹ میں ضرورت سے زیادہ کھانا ڈال لینا یہ جُرس و طُخ کی علامت اور نادان لوگوں کا کام ہے، سمجھدار آدمی ایسا نہیں کر سکتا۔ گرا ہوا کھانا یوں ہی چھوڑ دینا کہ پھینک دیا جائے یہ اِسراف ہے، کھا کر برتن چاٹ لینا سَف ہے، اِسراف کا ارتکاب اور سَف کے خلاف کام کرنا عقلمندوں کا نہیں نادانوں کا شیوہ ہے کیوں کہ بچے نادان ہی ہوتے ہیں۔ مٹے نے 7up کی ڈیڑھ لیٹر کی بوتل میں سے اپنے لئے پورا گلاس بھر لیا تو اس پر مٹی احتجاج کرنے لگی یہاں تک کہ پہلے بوتل اٹھا



فروغنِ معطر: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ایک بار دُرو پاک پر حاضر تھا اس پر دس مہینے بھیجے۔

کر میرے قریب رکھی مگر پھر بھی اطمینان نہ ہوا تو وہاں سے بھی اٹھا کر کمرے کے باہر کسی اور کی تحویل میں دے آئی۔ اس ”جنگ“ کے ذریعے گویا منٹے نے حرص پر دُرس دیا اور منٹی نے حسد پر۔ چونکہ دونوں میں ٹھن گئی تھی لہذا اب ایک دوسرے کے ”محبوب“ اُچھالنے لگے۔ اور گویا یوں سمجھا رہے تھے کہ دیکھئے! ہم نادان ہیں اس لئے فضول گوئی، حسد، آبروریزی، بے جا لڑائی اور بے ضرری کا مظاہرہ کرتے اور ایک دوسرے کے پُل کھولتے ہیں اگر دانا کھلانے والا شخص بھی ایسی حرکات کا ارتکاب کرے تو وہ بے وقوف ہو یا نہیں؟ ٹھیک ہے ہم اپنے مُنہ میاں منٹھو بھی بن رہے ہیں، اپنی ہی زبان سے اپنے فضائل بھی بیان کر رہے ہیں، ایک دوسرے کی چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی اُچھال رہے ہیں مگر ہم تو چھوٹے ہو کر ٹھوٹ جائیں گے، ان مُعاملات میں ہماری آخرت میں بھی کوئی پکڑ نہیں کیونکہ ہم ابھی نابالغ ہیں۔ اگر آپ بھی ہماری طرح کی غلطیاں کرتے ہوئے آبروریزی، ریاکاری، جھوٹ اور حسد وغیرہ وغیرہ گناہوں میں پڑیں گے تو ہو سکتا ہے کہ بروز قیامت فردِ مجرم عائد کر کے جہنم کا حکم سنایا جائے۔ اگر خدا نخواستہ ایسا ہوا تو آپ کو وہ صدمہ ہوگا کہ دنیا میں خود صدمے نے بھی کبھی ایسا صدمہ نہ دیکھا ہوگا!



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم): جس نے کھوپڑی کے سر پر عمامہ لگا کر خطبہ کے لیے اُٹھا تو اسے عمامہ لگانا چاہیے۔

**مَدَنی مَنیٰ نے مہندی**  
والے ہاتھ کیوں کھائے؟

ہے کہ اُن مَدَنی مَنیوں اور لافِ مَنیوں کی  
خُرکتوں میں سے میں نے فقط مَنی دے

چند ہی کا بیان کیا ہے۔ اگر بچوں کی دن بھر کی خُرکتوں کا جائزہ لیں تو ایسا محسوس ہوتا  
ہے کہ ان کی ہر حرکت و ہر سکت میں ہمارے لئے عبرت کے بے شمار مَدَنی

**پھول** ہوتے ہیں۔ ایک بار شبِ عید میلادُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک اسلامی  
بھائی اپنی ننھی سی مَدَنی مَنی کو اٹھا کر لائے۔ وہ اپنے مہندی سے رنگے ہوئے ہاتھ

دکھا کر میری توجہ چاہ رہی تھی۔ اس سے میں نے یہی ”مَدَنی پھول“ حاصل کیا گویا  
وہ کہنا چاہتی ہے، حاجتِ شرعی کے بغیر بلا واسطہ یا بالواسطہ (IN DIRECT)

اپنی خوبیوں کا اظہار بھی **حُبِ جاہ** یعنی واہ واہ کی چاہت کی علامت ہے جو کہ ہم

جیسے نادانوں ہی کا حصہ ہے۔ ظاہر ہے بچیاں اپنے مہندی سے رنگے ہوئے ہاتھ دکھلا

کر یا بچے اپنے نئے کپڑوں وغیرہ کی طرف متوجہ کر کے واہ واہ اور داد و تحسین ہی

کے طلب کار ہوتے ہیں مگر اس میں ضمنا بڑوں کے لئے بہت کچھ سامانِ عبرت ہوتا

ہے۔ آج کل لوگوں کی اکثریت **حُبِ جاہ** میں مُجھکا نظر آ رہی ہے۔ اپنی عزت

بنانے، شہرت بڑھانے اور واہ واہ پسندی کا مرض آج کل عام ہے۔ حد تو یہ ہے کہ



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھا بھول گیا وہ جھکا راستہ بھول گیا۔

مساجد و مدارس کی تعمیر اور دیگر نیک کاموں میں بھی اپنی نیک نامی یعنی شہرت ہی کی تلاش رہتی ہے، یہ بے حد مُہلک (مُنہ - لک) مرض ہے مگر اب اس کی طرف لوگوں کی توجہ ہی نہیں۔ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوبِ غُزُو بَعْلٍ وَ مَلِی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ”دو بھوکے بھڑیئے جنہیں بکریوں میں چھوڑ دیا جائے وہ اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ حُبِّ مال و جاہ یعنی مال و مرتبہ کا لالچ انسان کے دین کو نقصان پہنچاتا ہے۔“

(جامع ترمذی شریف ج ۴ ص ۱۶۶ حدیث ۲۳۸۳)

میں نمازِ جمعہ تک سے محروم تھا

ٹٹھے ٹٹھے اسلامی بھائیو! حُبِّ جاہ و مال  
دل سے مٹانے کی کوشش پیدا کرنے کیلئے تبلیغ  
قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک،

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہنے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قایلوں میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں! چنانچہ گوئے انوالہ (صوبہ پنجاب) کے مقیم ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح تحریر دی کہ میں فرنگی فیشن میں لتھڑی ہوئی گناہوں بھری زندگی گزار رہا تھا اور بُری صحبت کے باعث مَعَاضِ اللہ نہ مل شراب پینے



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے میری ایک روزہ پاک چھ ماہ تک اس پر عمل کیا ہے۔

کا بھی عادی ہو چکا تھا۔ حالت یہاں تک پہنچ چکی تھی کہ نماز جمعہ تک نہ پڑھتا، میں قرآنِ پاک کا حافظ تھا مگر کم و بیش ۱۲ سال سے قرآنِ پاک کھول کر نہیں دیکھا تھا، جس کے باعث تقریباً قرآنِ پاک مجھے بھلا دیا گیا تھا۔ بہر حال زندگی کے دن غفلت میں گزر رہے تھے کہ اتنے میں نصیب جا گئے اور ایک باعمامہ اسلامی بھائی سے میری ملاقات ہو گئی۔ ان کے خُسنِ اخلاق اور حُفقت بھرے انداز سے میں بڑا متاثر ہوا، انہوں نے مجھے مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ہونے والے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے بین الاقوامی تین<sup>۳</sup> روزہ سنتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی میں نے معذرت کرتے ہوئے بتایا کہ میں بے روزگار ہوں، معاشی طور پر حالات جانے کی اجازت نہیں دے رہے۔ انہوں نے نہایت ہی اپنائیت کے ساتھ حوصلہ دیا اور میرے ٹکٹ کا انتظام کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس طرح میری سنتوں بھرے اجتماع میں حاضری ہو گئی۔ وہاں کے رُوح پرور منظر اور سنتوں بھرے بیانات اور رقت انگیز دُعا نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری زندگی کو یکسر بدل کر رکھ دیا۔ جب میں اجتماعِ پاک سے لوٹا تو میرے قلب میں مدنی انقلاب برپا ہو چکا تھا۔ پھر میں نے حاجی خان رسول کے ہمراہ مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کی جس نے میرے





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے کھانا یا پانی نہ کھایا اس پر ستم نازل ہوا ہے۔

ظاہری وجود کو بھی سنتوں کے سانچے میں ڈھال دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی ماحول سے وابستگی کی بڑکتوں سے میں نے بھلایا ہوا قرآنِ پاک بھی حفظ کر لیا بلکہ سات سال تک امامت کی سعادت بھی پاتا رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادم تحریر دعوتِ اسلامی کی تنظیمی ترکیب کے حساب سے مجھے ”پنجاب مکی“ کی مجلس میں ایک ذمہ دار کی حیثیت سے خدمت کی سعادت حاصل ہے۔

گنہگارو آؤ، یہ کارو آؤ گناہوں کو دیگا مجھو اَمَدَنی ماحول  
پلا کر مئے عشق دیگا بنا یہ تمہیں عاشقِ مصطفیٰ مَدَنی ماحول  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**یلؤِ مصطفیٰ** عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استقامت نصیب فرما۔ یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی قافلوں میں سفر کا جذبہ عطا فرما۔ یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اخلاص کی لازوال دولت سے مالا مال کر، حُبِ جاہ و مال اور ریاکاری کے وبال سے محفوظ فرما۔ ہمیں فَرَض کے ساتھ ساتھ خوب خوب نفلی روزوں کی بھی سعادت بخش اور ان کو قبول فرما۔ یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم کو اور ساری اُمتِ محبوبِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بخش دے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
 آمَنَّا بِعَدُوِّ اللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## مُعْتَكِفِينَ کی 41 مَدَنی بہاروں

دنیا کے مختلف ممالک کے جُدا جُدا شہروں کے اندر تبلیغِ قرآن و سنت کی

عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی جانب سے ہونے والے اجتماعی

إِعْتِكَاف میں کی جانے والی مُعْتَكِفِينَ کی تربیت سے ہر سال معاشرہ کے نہ

جانے کتنے ہی بگڑے ہوئے افراد گناہوں سے تائب ہو کر یہ مَدَنی جذبہ: ”مجھے

اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے“ لیکر اٹھتے اور پھر

اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی کوششوں میں مشغول ہو جاتے ہیں، ان تائبین کے

مَدَنی جذبات کی جھلکیاں آئندہ صفحہ ۱ پر نظر آئیں گی۔ اسلامی بھائیوں نے اپنے

اپنے انداز میں لکھا تھا، سب مدینہ عُنْفِیَّ عُنْدِ (راقمُ الحُرُوف) نے ضرورتاً تَصَرُّف

کر کے پڑھنے والوں کے لئے دلچسپی کا سامان مہیا کرنے کی حقیر سی کوشش کی ہے۔

(وَرَقَ الثَّنِي.....)



فرمانِ معطی (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## دُرودِ شریف کی فضیلت

**اللہ** کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوبِ عَزَّوَجَلَّ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ مشکبار ہے، جس نے مجھ پڑو مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا  
اللہ تعالیٰ اُس کی دُونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نفاق اور جہنم کی آگ  
بے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت فہماء کے ساتھ رکھے گا۔

(مجمعُ الزوائد ج ۱۰ ص ۲۵۳ حدیث ۱۷۲۹۹۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

## (۱) شکاری خود شکار ہو گیا!

**عطار آباد** (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا  
خُلاصہ ہے کہ میں نے جس گھرانے میں آنکھ کھولی اُس گھرانے میں جہالت  
کا گھپ اندھیرا تھا معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ صحابہ کرام علیہم الرضوان کو بُرا بھلا کہنا کا رِثواب  
سمجھا جاتا تھا۔ میں بھی اس ضلالت میں پوری طرح پھنسا ہوا تھا مگر قدرت کو کچھ اور  
ہی منظور تھا، ہوا کچھ یوں کہ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ



فرمانِ مصطفیٰ: (ﷺ) جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جہنم کا راستہ بھول گیا۔

اسلامی کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (عطار آباد) میں بڑی دھوم دھام سے رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۶ھ - 2005) کے آخری عشرہ کے اجماعی اِعْرَکَاف کا اہتمام کیا گیا تھا، ہمارے محلے کے چند لڑکے بھی اسی فیضانِ مدینہ میں مُعْتَكِف تھے۔ انہیں جگ کرنے کی غرض سے میں مدنی مرکز فیضانِ مدینہ چلا گیا۔ وہاں سُنَّتیں سکھانے کے حلقے لگے ہوئے تھے، میں تاک میں بیٹھ گیا کہ موقع ملے تو شرارت شروع کروں کہ اتنے میں ایک عاشقِ رسولؐ نے مجھے بڑے ہی پیارے اور دل نشین انداز میں حلقے میں بیٹھنے کیلئے کہا، اُس کی نرمی اور عاجزی کے باعث میں انکار نہ کر سکا اور حلقے میں بیٹھ گیا اور مُسَلِّح کا بیان دھیان سے سننے لگا۔ اُس کے بیان میں عجیب کشش تھی میں آہستہ آہستہ بیان کے مدنی پھولوں کے بحر میں گرفتار ہوتا چلا گیا۔ عاشقانِ رسولؐ نے مجھے بقیہ دنوں کے اِعْرَکَاف کی دعوت دی، میں نے حامی بھری اور میں اِعْرَکَاف کی بہاریں سیٹھنے میں شامل ہو گیا۔ ”لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا“ کے مصداق خود ہی شکار ہو کر رہ گیا۔ میرے لیے اِعْرَکَاف میں بھی کچھ نیا تھا۔ دورانِ اِعْرَکَاف مجھے معلوم ہوا کہ میں تو بھٹکا ہوا تھا۔ الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں نے باطل عقائد سے توبہ کی، کلمہ طیبہ پڑھا اور دعوتِ اسلامی کے سفینہ اَلْسَفِیۃ میں سوار ہو کر جانب



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایمان لیا، وہ دوزخ کا دروازہ ہے جس سے اس پر دس رحمتیں بہتی ہیں۔

مدینہ رواں دواں ہو گیا۔ میں نے چہرے کو مدنی نشانی یعنی داڑھی مبارک سے اور سر کو سبز عمامہ شریف سے سرسبز و شاداب کر لیا ہے۔ 63 دن کا مدنی تربیتی کورس کر کے دعوتِ اسلامی کی تنظیمی ترکیب کے مطابق حلقہ ذمہ داری پر فائز ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب نئی اُمنگ اور جدید ترنگ کے ساتھ اپنی اصلاح کرنے کے ساتھ ساتھ دوسرے لوگوں کی اصلاح کی بھی کوشش کر رہا ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرمائے اور بھٹکے ہوؤں کو حق و صداقت کی راہ دکھائے۔

۲ مین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ختم ہوگی شرارت کی عادت چلو، مدنی ماحول میں کر لو تم اِعِکَاف  
دور ہوگی گناہوں کی شامت چلو، مدنی ماحول میں کر لو تم اِعِکَاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۲) میں نے کئی بار خود کشی کی کوشش کی تھی

تحصیل خُجَاع آباد ضلع ملتان (حالِ مقیم باب الدینہ کراچی) کے ایک اسلامی

بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے، ”میں والدین کا مَعَادَہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِجْتہائی دَرَجہ کا گستاخ تھا، کرکٹ اور بلیئر ڈھیلنے میں دن برباد کرتا اور رات وڈیو سنٹر کی زینت بنتا۔ ماہ



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر اس عجز و زود پاک یا معاف نہائی اس پر ساتویں سال نازل فرماتا ہے۔

رَمَضَانُ الْمُبَارَكُ میں ماں باپ سے میں نے بہت زیادہ لڑائی کی یہاں تک کہ گھر میں توڑ پھوڑ مچادی! اپنی گناہوں بھری زندگی سے خود بھی بیزار تھا، غضب کا جذباتی تھا اسی لئے معاذ اللہ غَزُو جَلَّی کی بار خود کشی کرنے کی سعی کی مگر الْحَمْدُ لِلّٰہ غَزُو جَلَّی ناکامی ہوئی۔ اللہ غَزُو جَلَّی کے کرم سے مجھ گنہگار کو رَمَضَانُ الْمُبَارَكُ کے آخری عشرہ میں اِعتِکَاف کا شوق پیدا ہوا، اپنے گھر کی قریبی مسجد ہی میں اِعتِکَاف کا ارادہ تھا کہ ایک اسلامی بھائی سے ملاقات ہوگئی۔ ان کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہونے والے اجتماعی اِعتِکَاف میں عاشقانِ رسول کے ساتھ مُعْتَمَف ہو گیا۔ الْحَمْدُ لِلّٰہ غَزُو جَلَّی اجتماعی اِعتِکَاف کی برکتوں کے کیا کہنے! میں گنہگار کلین شیواور پینٹ شرٹ میں کُسا کُسیا گیا تھا، مگر تربیتی حلقوں، سنتوں بھرے بیانوں اور عاشقانِ رسول کی صحبتوں نے وہ مَدَنی رنگ چڑھایا کہ ہاتھوں ہاتھ داڑھی بڑھانی شروع کر دی، عمامہ شریف کا تاج سر پر سجایا اور چاند رات کو خوب رورو کر گناہوں سے توبہ کرنے کے بعد گھر جانے کے بجائے ہاتھوں ہاتھ سنتوں کی تربیت کے تین دن کے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر پر روانہ ہو گیا۔ میں نے عید کے تیوں دن راہِ خدا غَزُو جَلَّی



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں کی ہو کچھ پروردگار کو گناہ مارو اور دھک پہنچا ہے۔

میں عاشقانِ رسول کے ساتھ گزارے۔ خدا کی قسم! یہ میری زندگی کی سب سے پہلی عید تھی جو بہت اچھی گزری۔ واپسی پر گھر آ کر امی جان کے قدموں سے لپٹ گیا اور اس قدر رویا کہ ہچکیاں بندھ گئیں اور میں بے ہوش ہو گیا۔ کم و بیش آدھے گھنٹے کے بعد جب ہوش آیا تو سارے گھر والے مجھے گھرے ہوئے تھے اور تصویر حیرت بنے ایک دوسرے کا منہ تک رہے تھے کہ اسے کیا ہو گیا ہے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ گھر میں بہت اچھی ترکیب بن گئی۔ تادم تحریر تنظیمی طور پر علاقائی مشاورت کا نگران ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ الفاظ لکھتے وقت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ترتیبی کورس کرنے کی سعادت حاصل کر لینے کے بعد مزید 126 دن

کے ”امامت کورس“ کا سلسلہ جاری ہے۔ دُعائے استقامت کا مُلتَجی ہوں۔

بڑے اخلاق سارے سنور جائیں گے، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

بس مزہ کیا مزہ کو مزے آئیں گے، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۳) میں نے عید کے علاوہ کبھی نماز ہی نہیں پڑھی تھی!

میانوالی کالونی منگھو پیر روڈ باب المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی

کے بیان کا لُبِ لباب ہے۔ میرے جیسے گنہگار انسان کم ہی ہوں گے، میں نے کئی



فرمانِ مشکفہ: (اصلی مذہبِ حق، اہلِ علم و ایمان کے لیے ہے، دوسرے مذہبوں کے لیے نہیں ہے، یہاں تک کہ وہ اپنے مذہب کے لیے ہی کلمہ حق نہ لیں۔)

”گرل فرینڈز“ بنا رکھی تھیں، گندی ذہنیت کا عالم یہ تھا کہ روزانہ ہی تنگی فلمیں دیکھنے کا معمول تھا، آپ مائیں یا نہ مائیں میں نے زندگی میں عید کے علاوہ کبھی نماز ہی نہیں پڑھی تھی اور مجھے بالکل بھی معلوم نہیں تھا کہ نماز کس طرح پڑھی جاتی ہے!!! میری قسمت کا ستارہ چکا اور مجھے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں رَمَضَانَ الْمُبَارَك کے آخری عشرے کا اجماعی اعکاف نصیب ہو گیا، فیضانِ مدینہ کے مَدَنی ماحول کی بھی کیا بات ہے! میری آنکھیں کھل گئیں، غفلت کا پردہ چاک ہوا اور میرے دل میں مَدَنی انقلاب برپا ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے نماز سیکھ لی اور پانچوں وقت باجماعت نماز کا پابند ہو گیا۔ میں نے دو مساجد میں فیضانِ سنت کا درس شروع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلامی بھائیوں نے مجھے ایک مسجد کی مشاورت کا ذیلی نگران بنادیا۔ اور تحفہِ نبوت کیلئے عرض کرتا ہوں کہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی برکت سے مجھ بدکار انسان پر کرم بالائے کرم یہ ہوا کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، بِإِذْنِ پَر وَرُؤُفِ کارِ دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا خواب میں دیدار ہو گیا۔

جسے چاہا جلوہ دکھادیا، اسے جامِ عشق پلا دیا جسے چاہا نیک بنادیا، یہ مرے حبیب کی بات ہے جسے چاہا اپنا بنا لیا جسے چاہا در پہ بلا لیا یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد





فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) ہم پر دُعا ہو کہ پاکستان کی کثرت کو بے شک پتہ لگے کہ کھاتے ہیں۔

### (۴) اعتکاف کی برکت سے سارا خاندان مسلمان ہو گیا

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ گلیان (مہاراشٹر، الہمد) کی مبین مسجد میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی جانب سے رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۶ھ - 2005ء) میں ہونے والے اجماعی اِعْتِكَاف میں ایک نو مسلم نے (جو کہ کچھ عرصہ قبل ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی کے ہاتھوں مسلمان ہوئے تھے) اِعْتِكَاف کی سعادت حاصل کی۔ سُنّتوں بھرے بیانات، کیسٹ اجتماعات اور سُنّتوں بھرے حلقوں نے اُن پر خوب مَدَنی رنگ چڑھایا اِعْتِكَاف کی بَرَکت سے دین کی تبلیغ کے عظیم جذبے کا روشن چراغ ان کے ہاتھوں میں آ گیا چونکہ ان کے گھر کے دیگر افراد ابھی تک کفر کی اندھیری وادیوں میں بھٹک رہے تھے چنانچہ اِعْتِكَاف سے فارغ ہوتے ہی اُنہوں نے اپنے گھر والوں پر کوشش شروع کر دی دعوتِ اسلامی کے مَبْلَغِین کو اپنے گھر بلوا کر دعوتِ اسلام پیش کروائی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وَلِلدِّین، دو بہنوں اور ایک بھائی پر مُشْتَمِل سارا خاندان مسلمان ہو کر سلسلہٴ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہو کر خُصُورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مُرید ہو گیا۔

تَوَلَّہ دین کی تبلیغ کا پاؤ گے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اِعْتِكَاف،  
فَضْلِ رَبِّ سے زمانے پہ چھا جاؤ گے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اِعْتِكَاف،  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ: (صلوات اللہ علیہ وسلم) نے کتابِ شریعت کو آدھ سے آدھ کر کے دو حصوں میں بٹھا کر (یعنی اس کی نصف کو نصف کر کے) دیا ہے۔

## (۵) میں پکا دنیا دار تھا

**سکھر شہر** (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: میں پکا دنیا دار تھا اور مجھ پر ہر وقت دنیا کا دھن کمانے کی دھن سوار رہتی تھی، عملی دنیا سے بہت دُور گناہوں کی اندھیری وادیوں میں بھٹک رہا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بعض **عاشقانِ رسول** کی مجھ پر مٹھی نظر پڑ گئی وہ رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں بار بار میرے پاس تشریف لاتے اور مجھے **اجماعی اعکاف** کی دعوت دیتے مگر میں ٹال دیا کرتا۔ وہ بہت منجھے ہوئے تھے، گویا بایوس ہونا نہیں جانتے تھے، انہوں نے مجھے میرے حال پر چھوڑنا گوارا نہ کیا، مجھے نیکی کی دعوت دے کر اپنا ثواب گھرا کرتے رہے! اُن کی عہم انفرادی کوشش کے نتیجے میں مجھ پاپی و بدکار پکے دنیا دار کا دل بھی آخر کار تسبیح ہی گیا اور میں آخری عشرہ رَمَضَانَ الْمُبَارَك (غالباً ۱۴۱ھ - 1990ء) میں اُن کے ساتھ مُعْتَكَف ہو گیا۔ مجھ دنیا دار کو کیا معلوم تھا کہ عاشقوں کی دنیا ہی کوئی اور ہوتی ہے! واقعی **عاشقانِ رسول** کی صحبت نے مجھ پر رنگ چڑھا دیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نمازی بن گیا، میں نے دائرہ رکھ لی اور عمامہ شریف کا تاج سجایا۔ **مختدِ مہمِ نعمت** کیلئے ایک بات عرض کرتا ہوں: مجھے وہاں یہ مسئلہ بھی سیکھنے کو ملا کہ قبلہ کی طرف رُخ یا پیٹھ کئے پیشاب وغیرہ کرنا



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: اس شخص کو کھانا نہ دو جو روزہ رکھتا ہو اور نہ دے کہ اس کو کھانا دے۔

حرام ہے۔ سو اتفاق سے اعتکاف والی مسجد کے استنجہ خانوں کا رخ غلط تھا۔ میں نے رضائے الہی عزوجل کی خاطر ہاتھوں کا رگڑوں کو بلوا کر اپنی جیب سے اخراجات پیش کر کے استنجہ خانوں کے رخ درست کروائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اعتکاف کے بعد سے اب تک کئی بار **اعتقانِ رسول** کے ہمراہ سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں سنتوں بھرے سفر کی سعادتیں مل چکی ہیں۔

حُبِّ دُنیا سے دل پاک ہو جائیگا، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
 جامِ عشقِ نبی ہاتھ میں آئیگا، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۶) مجھے بھی اپنے جیسا بنا لیجنے

**راولپنڈی** (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُب

لُبّاب ہے، میں اُس وقت دسویں کلاس کا اسٹوڈنٹ تھا۔ اپنے محلّے کی بلال مسجد میں

رَمَضَانُ الْمُبَارَك ( ۱۴۲۱ھ - 2000ء ) کے آخری عشرہ کا اعتکاف کیا۔

وہاں ہم 14، 15 افراد مُعْتَكِف تھے غالباً 28 رَمَضَانُ الْمُبَارَك کو بعد نماز ظہر میرے

بچپن کے ایک کلاس فیلو (جو بے چارے شرافت کی وجہ سے ہماری شرافت کا نشانہ بنا کرتے

تھے) تشریف لائے۔ انہوں نے اپنے سر پر سبز عمامہ شریف سجایا ہوا تھا۔ سلام دُعا



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو ہم ایک سرچیز اور شرفِ ذات ہے نہ تو اس کی ایک قرآن اور کتب پر قرآن و حدیث ہے۔

کے بعد انہوں نے ہم پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے پوچھا: آپ میں سے برائے مہربانی کوئی نمازِ عید کا طریقہ سنا دے۔ ہم سب ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔ اس پر انہوں نے کہا: لہجہ چلے نمازِ جنازہ کا طریقہ ہی بتا دیجئے۔ افسوس! ہم میں سے کوئی بھی نہ بتا سکا۔ پھر انہوں نے ہمیں نماز کی مشق (practical) کروائی۔ اس سے ہماری بہت ساری غلطیاں سامنے آئیں۔ اس کے بعد نہایت ہی احسن انداز میں انہوں نے ہمیں نمازِ عید اور نمازِ جنازہ کا طریقہ سکھایا۔ ہمارا دل بہت خوش ہوا۔ سچ پوچھو تو ہمارے لئے حاصلِ اعجاز یہی تھا کہ ہمیں مبلغِ دعوتِ اسلامی کی برکت سے مختلف نمازوں کے اہم احکام سیکھنے کو مل گئے۔ عید کی نماز میں مجھے مسجد کی چھت پر جگہ ملی۔ جب امام صاحب نے دوسری تکبیر کہی تو میرے علاوہ تقریباً سبھی رکوع میں چلے گئے! حالانکہ یہ رکوع کا موقع نہیں تھا بلکہ اس میں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر لٹکانے تھے۔ خیر ورنہ میں بھی عوام کے ساتھ رکوع ہی میں ہوتا مگر قربان جاؤں مبلغِ دعوتِ اسلامی پر کہ انہوں نے اعجازِ کاف میں نمازِ عید کا طریقہ سکھا دیا تھا۔ اس موقع پر میرا دل چوٹ کھا گیا اور دعوتِ اسلامی کی اہمیت مجھ پر خوب واضح ہو گئی۔ میں نے ان مبلغ سے عید کی ملاقات پر عرض کی، مجھے بھی اپنے جیسا بنا لیجئے۔ انہوں نے نہایت ہی محبت کے ساتھ میری



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر دُرود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

حوصلہ افزائی فرمائی۔ ان کی انفرادی کوشش سے آہستہ آہستہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آگیا۔ یہ بیان دیتے وقت میں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لحاظ سے تنظیمی طور پر فحہ تعلیم کا کلا قاتی ذمہ دار ہوں۔

ہاں جنازہ و عید، اس کو سیکھیں مزید، آئیں مسجد چلیں کیجئے اعکاف  
قلب میں انقلاب، آئے گا آنجناب، آپ ہمت کریں کیجئے اعکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۷) میری آنکھوں میں آنسو آگئے!

جناح آباد (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے: میں نے رَمَضَانَ الْمُبَارَكَ (عاباً ۱۴۲۵ھ - 2004ء) کے آخری عشرہ میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں اجتماعی اعکاف کی برکتیں لوٹنے کی سعادت حاصل کی، میرے اندر بہت ساری بُرائیاں تھیں جن سے میں نے توبہ کی اور کافی حد تک بُرائیوں میں کمی آئی مجھے سنت کے مطابق کھانے کا ڈھنگ تک نہیں آتا تھا، اعکاف میں دیگر سنتوں کے علاوہ کھانے پینے کی سنتیں بھی سکھائی گئیں۔



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جب آپ صبح (صبحِ اولیٰ) کو اذان پڑھ کر اُٹھیں تو پہلے نماز پڑھیں، پھر کھانا کھائیں، پھر کھانا کھائیں۔

بالخصوص ایک مبلغ کو سادگی کے ساتھ سنت کے مطابق کھانا تناول کرتا دیکھ کر نہ جانے کیوں میری آنکھوں میں آنسو آ گئے! اس بات کو تادم تحریر لگ بھگ تین سال ہو چکے ہیں مگر الحمد للہ غزوہٗ آج تک سنت کے مطابق کھانا کھاتا ہوں۔  
بِفَضْلِهِ تَعَالٰی میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوں۔

شُغْلِ کھانا کھانے کی تم جان لو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
مان لو بات اب تو مری مان لو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۸) عاشقانِ رسول کی شَفَقَتوں نے لاج رکھ لی

اِہْدِ وَرْشہر (M.P. احمد) کے ایک فیشن ایبل نو جوان آوارہ اور ماڈرن  
دوستوں کی صحبت میں رہ کر گناہوں بھری زندگی گزار رہے تھے۔ رَمَضَانُ الْمُبَارَك  
(۱۴۲۵ھ - 2004ء) کے آخری عشرہ میں عاشقانِ رسول کے ساتھ  
اجتماعی اعتکاف میں بیٹھ گئے۔ عاشقانِ رسول کی شَفَقَتوں نے لاج  
رکھ لی، گناہوں سے توبہ کی سعادت مل گئی، چہرے پر داؤدِ مسمیٰ جگمگانے اور سر پر  
عمامہ شریف کی بہاریں سُکرانے لگیں۔ سنتوں کی خدمت کا خوب جذبہ ملا شُغْلِ  
کہ مبلغ بن گئے۔ یہ لکھتے وقت عکائی مشاورت کے مگران کی حیثیت



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جو بھی روزِ جمعہ کو کھانا کھائے اس کی عبادت کون اس کی عبادت کرے گا۔

سے سنتوں کی برکتیں لوٹ اور لٹا رہے ہیں۔

لینے خیرات تم کُجھتوں کی چلو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
لوٹنے برکتیں سنتوں کی چلو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۹) کمیونسٹوں کی توبہ

سکھر شہر (باب الاسلام سندھ) کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی کے بیان کا  
خلاصہ ہے کہ یوں تو سکھر کے قریبی شہر عطار آباد (جیک آباد) میں تبلیغِ قرآن  
وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کا مَدَنی پیغام پہنچ چکا تھا، مگر  
مَدَنی کام بہت کم ہو رہا تھا، عطار آباد کے اسلامی بھائی تنظیمی طور پر بے حد کمزور  
تھے۔ سکھر سے مبلغین کا مطالبہ کرتے رہتے تھے۔ اس مطالبے کے پیش نظر مَضائِ  
الْمُبَارَک (سنا ۱۴۱ھ - 1990) میں عطار آباد کے اندر خوب انفرادی  
کوشش کرتے ہوئے ہم نے وہاں کے اسلامی بھائیوں کو اجتماعِ  
اعتکاف کے لئے سکھر آنے کی دعوت دی، جس کی برکت سے عطار آباد کے  
کثیر اسلامی بھائیوں نے منورہ مسجد اسٹیشن روڈ سکھر میں اعتکاف کی  
سعادت حاصل کی۔ قبل ازیں عطار آباد کے کسی اسلامی بھائی کو فیضانِ سنت کا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر روزہ دوساڑا اور پاک پر حاکم کے دو سال کے کاغذات ہوں گے۔

درس دینا بھی نہ آتا تھا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس اجتماعِ اِعتکاف میں حاجتِ اِنِ  
 رسول کی صحبت کی بَرَکت سے 17 اسلامی بھائی مُعلِّم و مُلَیِّغ بنے، چہروں کو داڑھی  
 شریف سے اور سروں کو سبز عمامہ شریف سے سجایا۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی  
 کاموں کے ذمہ دار بنے۔ بعض کمیونسٹ (یعنی لادین) بھی کسی طرح  
 سے کھینچ کر آ گئے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہوں نے اپنے کُفری نظریات سے پکی  
 توبہ کی، کلمہ شریف پڑھ کر مسلمان ہوئے اور بقیہ زندگی تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر  
 غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں گزارنے کی نیت کی۔  
 اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس وقت اُس شہر کے اسلامی بھائی جو کہ رَمَضَانُ الْمُبَارَک  
 (۱۴۱۰ھ) میں اِجماعِ اِعتکاف کی بَرَکتوں سے مالا مال ہوئے تھے وہ  
 اَلْاَوَّلِیَّت سے توبہ کرنے والے اب بہترین مُلَیِّغ بن چکے ہیں شُحی کہ بڑے بڑے  
 اجتماعات بلکہ بین الاقوامی اجتماع میں بھی سنتوں بھرے بیانات فرماتے ہیں  
 اور مختلف صوبائی مجالس کے اُنجم ذمہ دار بن کر اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی  
 اِصلاح کی کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور انہیں دعوتِ اسلامی کے  
 مَدَنی ماحول میں اِستقامت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اس شخص کی ناک ناک اور پس پائیں برادر و ہم جو ذوق پاک نہ ہے۔

پیارے اسلامی بھائی چلے آؤ تم، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
خالی دامن مرادوں سے بھر جاؤ تم، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۱۰) اب گردن تو کٹ سکتی ہے مگر.....

کورنگی نمبر 6 باب المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا  
خلاصہ ہے، میں نے انفرادی کوشش کر کے اپنے بے نمازی اور کلین شیو  
26 سالہ چھوٹے بھائی کو تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ  
اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں آخری عشرہ رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ  
(۱۴۲۱ھ-2000ء) کے اجتماعی اعتکاف میں عاشقانِ رسول کے ساتھ  
بٹھا دیا۔ بے نمازی اور سنتوں سے کوسوں دُور رہنے والے میرے بھائی پر اعتکاف  
میں عاشقانِ رسول کی صحبتِ بابرکت سے وہ مدنی رنگ چڑھا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ  
عَزَّوَجَلَّ وہ بیچ وقتہ نمازی بن گئے اور داڑھی مبارک سجالی۔ یہاں تک ان کا مدنی  
ذہن بن گیا کہ اب گردن تو کٹ سکتی ہے مگر داڑھی نہیں کٹ سکتی۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
بیٹھے آقا کی اُلفت کا جذبہ ملے، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
داڑھی رکھنے کی سنت کا جذبہ ملے، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ کے پاس ہر روز کوہِ طور پر آؤ و شرفِ نبی ﷺ کا ذکر کروں گا۔

## (۱۱) مرگی کا مرض دور ہو گیا

ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: بمبئی کی تحصیل ٹرلا (احمد) میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی جانب سے رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۶ھ) میں ہونے والے اجتماعِ اِحتکاف میں ایک ایسے اسلامی بھائی مُحتَف ہو گئے جن کو ہر دوسرے دن مرگی کا دورہ پڑتا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اِحتکاف کے دوران انہیں ایک بار بھی دورہ نہ پڑا بلکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر آج تک پھر انہیں مرگی کی تکلیف نہیں ہوئی۔

ان شاء اللہ ہر کام ہو گا بھلا، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اِحتکاف،

دور ہوگی بفضلِ خدا ہر بلا، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اِحتکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اِحْتِکَافِی رَسُوْل کے

ساتھ اِحتکاف کرنے کی بَرَکَت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ آفتیں اور بلائیں دور

ہوتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مرگی کا مرض ٹھیک ہو گیا کہ اُس کو مسجد میں دورہ ہی

نہ پڑا یقیناً یہ اُس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خصوصی کرم ہو گیا۔ تاہم یہ مسئلہ ذہن میں رکھئے

کہ مرگی وغیرہ کا ایسا مریض جو بے ہوش ہو جاتا ہو اُس کو مسجد میں اِحتکاف نہیں



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس مرد اور عورتوں نے حج و عمرہ کا سفر کیا ہے وہ جنت میں ہے۔

کرنا چاہئے۔ کیوں کہ کسی وقت بھی دورہ پڑ سکتا ہے مثلاً دورانِ نماز ہی دورہ پڑ جائے تو دوسروں کیلئے سخت آزمائش ہوتی ہے۔ بالخصوص آسیب زدہ کو بھی اِحتِکاف نہ کروایا جائے کہ اُس کی وقت بے وقت کی اُچھل کود اور شور و غل کی وجہ سے نمازیوں وغیرہ کو ایذا ہوتی ہے۔

## (۱۲) میں کلین شیو تھا

**نصیر آباد** (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میں کلین شیو تھا، زندگی کے دن غفلتوں میں بسر ہو رہے تھے، اسلامی بھائیوں کے ترغیب دلانے اور خوب انفرادی کوشش فرمانے پر میں نے رمضان المبارک (۱۴۲۵ھ - 2004ء) میں تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول میں **عاجلِ قرآن رسول** کے ساتھ اجتماعی اِحتِکاف میں بیٹھنے کی سعادت حاصل کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِحتِکاف میں میرا دل چوٹ کھا گیا، پشیمیاں ہو کر بہت رویا اور آئندہ ہمیشہ کیلئے گناہوں سے بچنے کا عزمِ مضبوط کیا، عمامہ شریف کا تاج سر پر سجایا، داڑھی مبارک سجا کر اپنے چہرے کو مدنی رنگ چڑھایا۔ اور یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے تنظیمی ڈویژن نصیر آباد کی ایک تحصیل کا خادمِ مشاورت (عمران) ہوں۔



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس مرد اور عورتوں نے حج و عمرہ کا سفر کیا ہے وہ جنت میں ہے۔

کرنا چاہئے۔ کیوں کہ کسی وقت بھی دورہ پڑ سکتا ہے مثلاً دورانِ نماز ہی دورہ پڑ جائے تو دوسروں کیلئے سخت آزمائش ہوتی ہے۔ بالخصوص آسیب زدہ کو بھی اِحتِکاف نہ کروایا جائے کہ اُس کی وقت بے وقت کی اُچھل کود اور شور و غل کی وجہ سے نمازیوں وغیرہ کو ایذا ہوتی ہے۔

## (۱۲) میں کلین شیو تھا

**نصیر آباد** (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میں کلین شیو تھا، زندگی کے دن غفلتوں میں بسر ہو رہے تھے، اسلامی بھائیوں کے ترغیب دلانے اور خوب انفرادی کوشش فرمانے پر میں نے رمضان المبارک (۱۴۲۵ھ - 2004ء) میں تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول میں **عاجلِ قرآن رسول** کے ساتھ اجتماعی اِحتِکاف میں بیٹھنے کی سعادت حاصل کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِحتِکاف میں میرا دل چوٹ کھا گیا، پشیمیاں ہو کر بہت رویا اور آئندہ ہمیشہ کیلئے گناہوں سے بچنے کا عزمِ مضبوط کیا، عمامہ شریف کا تاج سر پر سجایا، داڑھی مبارک سجا کر اپنے چہرے کو مدنی رنگ چڑھایا۔ اور یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے تنظیمی ڈویژن نصیر آباد کی ایک تحصیل کا خادمِ مشاورت (عمران) ہوں۔



قرآنِ معجزہ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے ہم پر بھیجا اس پر جانا ہمارا ایک چمکا اے ماسکین میری خدمت لگا۔

## (۱۴) ماڈرن نوجوان ترقی کرتے کرتے.....

**بایگہ** (بہی، اہل) میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک

**دعوتِ اسلامی** کی طرف سے آٹھویں عشرہ رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۱۹ھ

1998ء) میں ہونے والے **اجتماعی اعکاف** میں ایک ماڈرن نوجوان نے

(جو کہ الیکٹرانک انجینئر ہیں) شرکت کی۔ دس دن تک **عاجظانِ رسول** کی صحبت

کا خوب فیض اٹھایا **مَدَنی آقا** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی نشانی داڑھی

مبارک کا نور چہرے پر چھایا، بزرگوار علامہ شریف کا تاج سجایا، **اعکاف** کی برکتوں

نے ان کو سنتوں کا عظیم مبلغ بنایا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** غزوہ جندِ دین کی خدمتوں میں ترقی

کرتے کرتے تادمِ تحریر ہندو مکتی کا مینہ کے رُکن کی حیثیت سے سنتوں کی

بھاریں اٹھانے میں کوشاں ہیں۔

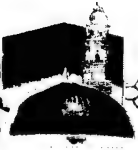
ساری فیشن کی مستی اُتر جائے گی، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعکاف

زندگی سنتوں سے نکھر جائے گی مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (۱۵) میں نے نشہ بازی کیسے چھوڑی!

**حیدر آباد** (باب الاسلام سندھ پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو کچھ کہہ دو پاک پڑھنا قبول کرو وہ جہنم کا راستہ ہے۔

کا خلاصہ ہے: میں بے نمازی اور نشے بازی کا عادی تھا، گھر والے میری وجہ سے پریشان تھے۔ خوش قسمتی سے تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوت اسلامی کے تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع (صحرائے مدینہ مدینہ الاولیاء ملتان) (۱۴۲۶ھ - 2005ء) میں حاضری کی سعادت حاصل ہو گئی، وہیں فیت کی کہ دعوت اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں احتکاف کروں گا۔ چنانچہ باب المدینہ پہنچ کر عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ کے اندر آخری عشرہ رمضان المبارک (۱۴۲۶ھ - 2005ء) کا احتکاف کرنے کی سعادت حاصل کی۔ تین روزہ اجتماع (ملتان شریف) میں اگرچہ کافی ذہن بناتا تھا مگر اجتماعی احتکاف کی تو کیا بات ہے! سچ کہتا ہوں میرے دل کی دنیا ہی بدل گئی۔ گناہوں سے پٹی توبہ کی، داڑھی مبارک بڑھانی شروع کر دی، ہاتھوں ہاتھ بزرگامہ شریف بھی سجالیا۔ احتکاف کے بعد جب حیدر آباد آیا تو مجھے داڑھی اور عمامہ شریف میں دیکھ کر گھر والے اور پڑوسی وغیرہ سب حیرت زدہ رہ گئے! الْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری نفع کی عادت بھی بالکل چھوٹ گئی۔ اپنی بساط بھر دعوت اسلامی کا مدنی کام بھی کرتا ہوں، میری بیٹی دعوت اسلامی کے جامعہ المدینہ میں شریعت کورس کر رہی ہے جبکہ میرے دو مدنی مئے مدرسۃ المدینہ میں



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے میری بارگاہِ زور پاک پر حاضرِ تعالیٰ اُس میں رہیں، میں نے بھی اسے۔

قرآنِ پاک حفظ کر رہے ہیں۔

گر مدینے کا غمِ چشمِ نم چاہئے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
 مَدَنی آقا کی نظرِ کرم چاہئے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد  
 (۱۶) یہ اعتکاف کیا ہوتا ہے!

ذریعہ اللہ یار (بلوچستان، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا  
 لُبِ لباب ہے: مجھے تو نہ خوفِ خدا کا پتا تھا نہ عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا۔  
 بس گناہوں بھری زندگی میں بدستِ رہتے ہوئے زندگی کے دن گزار رہا تھا۔  
 اللہ عزوجل کے کروڑہا کروڑ احسانِ کمر ہمارے شہر میں تبلیغِ قرآن و سنت کی  
 عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام شروع ہوا اور پہلی بار دعوتِ  
 اسلامی کی طرف سے (۱۹۱۶ء - ۱۹۹۵ء) شبِ مَدَاعَاتِ کاسٹوں بھرا  
 اجتماع ہوا۔ میں نے اُس میں شرکت کی۔ اجتماع میں عاشقانِ رسول کے  
 داڑھی اور عمامے والے نورانی چہروں اور ان کی مَحَبَّتِ بھری ملاقاتوں نے مجھے  
 دعوتِ اسلامی سے کافی متاثر کیا۔ مگر میں دُور ہی دُور رہا۔ ہفتہ وار اجتماع میں بھی  
 کبھی شرکت کی توفیق نہ ملی تھی کہ مَضَانِ الْمُبَارَک (۱۹۱۶ء - ۱۹۹۵ء) کی



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے کچھ ہر چیز کو ایک جہت سے متعلق اس پر ہر چیز کو بدل دیا ہے۔

ستائیسویں شبِ آنجنبی، میں نے اجتماع والی مسجد میں ہونے والی اجتماعی دعا میں حاضری دی، اختتام پر اسلامی بھائیوں سے ملاقات ہوئی اور کسی نے بتایا یہاں کچھ اسلامی بھائی اِحتِکاف میں بیٹھے ہیں۔ میرے لئے یہ لفظ نیا تھا۔ اس لئے میں نے تجسس کے ساتھ پوچھا، یہ اِحتِکاف کیا ہوتا ہے؟ اسلامی بھائیوں نے بڑی محبت کے ساتھ مجھے اِحتِکاف کے بارے میں معلومات فراہم کرتے ہوئے بعض اِحتِکاف کی مدنی بہاریں بیان کیں۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں کئے جانے والے اِحتِکاف کے احوال سن کر میں نے دل میں پکی نیت کر لی کہ ان شاء اللہ عز و جل آئندہ سال اِحتِکاف میں ضرور بیٹھوں گا۔ چنانچہ دن گزرتے گئے اور جب رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۱۷ھ - 1996ء) کی پھر آمد ہوئی تو آخری عشرہ میں عاشقانِ رسول کے ساتھ میں مُعْتَكِف ہو گیا۔ دس شبانہ روز عاشقانِ رسول کی صحبت میں وہ کچھ سیکھنے کو ملا جو بیان سے باہر ہے۔

نہ پوچھو ہم کہاں پہنچے اور ان آنکھوں نے کیا دیکھا

جہاں پہنچے وہاں پہنچے جو دیکھا دل کے اندر ہے

اِحتِکاف میں کسی نے درسِ نظامی (عالم کورس) کرنے کا ذہن دیا، میری





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو کہ تمہارا دُور دھمک بچتا ہے۔

سمجھ میں آ گیا پچانچہ باب المدینہ کراچی آ کر جامعۃ المدینہ میں داخلہ لے لیا، جی کہ دورۂ حدیث کے بعد دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ) میں (۱۴۲۵ھ-2004ء) میری دستار بندی کی گئی۔ اور تادمِ تحریر میں دعوتِ اسلامی کے ایک جامعۃ المدینہ (حیدرآباد) تدریس کی خدمات انجام دے رہا ہوں۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ایک ایسا لڑکا جس کو کل تک یہ بھی نہیں پتا تھا کہ اعْکَاف کیا ہوتا ہے! آج وہ عاشقانِ رسول کے ساتھ اعْکَاف کرنے کی بَرکت سے نہ صرف عالمِ بلکہ ”عالمِ گر“ بن گیا یعنی عالم بننے کے بعد دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ میں بحیثیت مَدَرِّسِ دَرَسِ نَکَاحِی کے اَسَاق پڑھا کر دوسروں کو عالم بنانے والا بن گیا۔**

سُخَّیں سیکھ لو رُخْتیں لوٹ لو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعْکَاف  
علم حَاصِل کرو بَرکتیں لوٹ لو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعْکَاف  
صَلُّو اَعْلٰی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۱۷) میں کس کس گناہ کا تَذْکِرہ کروں !

باب المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے:



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس شخص نے روزہ رکھا اور نماز پڑھی اور صدقہ دیا اور صومعہ بنی اور صیام رکھا۔

کس گناہ کا تذکرہ کروں لَمَعَادَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ نمازوں میں سستی،  
وڈیو گیمز کا شوق، T.V. پر روزانہ اُلٹے سیدھے پروگرام دیکھنا، جھوٹ کی عادت  
یہاں تک کہ میں پُوریاں بھی کیا کرتا تھا۔ خوش قسمتی سے آخری عشرِ مَضانِ  
الْمُبَارَك (۱۴۲۱ھ - 2000ء) میں جامع مسجد آرمینہ (کلیں کارڈن اوکھائی  
کلیکس، باب المدینہ کراچی) میں دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کے ساتھ  
مجھے اجتماعی اِحْکَاف کی سعادت مل گئی۔ میں نے آرمینہ مسجد کی دوسری  
منزل پر دعوتِ اسلامی کے قائم کردہ مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَةِ میں داخلہ لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ  
عَزَّوَجَلَّ عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع  
میں شرکت کرتا رہا اَوَّلَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میری کوششوں سے ہمارے گھر میں بھی  
مَدَنی ماحول بن گیا میں گھر کے اندر مکتبۃ المدینہ کی طرف سے جاری کردہ  
سنتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں چلایا کرتا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک  
حفظ کر لینے کے بعد تادمِ تحریر جامعہ المدینہ میں درسِ نظامی کر رہا ہوں۔ مَدْرَسَةُ  
الْمَدِیْنَةِ میں تدریس کی بھی ترکیب ہے اور اپنے ذیلی مشاورت کے نگران کے  
ماتحت رہ کر تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے  
مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانے کی بھی کوشش کرتا ہوں۔



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہم بڑا زود پاک کی کثرت کرے ملک یہ ہمارے لئے طہارت ہے۔

تم گناہوں سے اپنے جو بیزار ہو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
تم پہ فعلِ خدا، لطفِ سرکار ہو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۱۸) اعتکاف کی برکت سے شہر کے لئے مرکز مل گیا

ہند کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی کے بیان کا لبِ لباب ہے کہ  
چتر اڈرگہ (صوبہ کرناٹک، احمد) کی ”مسجد اعظم“ کے مَحُوتِیان اور کچھ مقامی مسلمان  
تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے بارے میں  
بعض غلط فہمیوں کا شکار تھے۔ بہت مشکل سے وہاں رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں  
اجتماعی اعتکاف کی اجازت ملی۔ دو مَحُوتِیوں کے صاحبزادگان بھی ساتھ ہی  
مُعْتَكِف ہو گئے۔ مَدَنی مرکز کے عطا کردہ جَدْوَل کے مطابق سَتُّوں بھرے حلقے  
، سَتُّوں بھرے بیانات، نعتوں کی دھوم دھام، رَقّت انگیز دُعائیں اور کثیر مُعْتَكِفین کا  
خُسنِ انتظام دیکھ کر مَحُوتِی صاحبان حیران رہ گئے اور اس قَدَر مُتَاَثِّر ہوئے کہ آخری  
دن تمام مُعْتَكِفین کو تحائف و کُل پوشی سے نوازا۔ دعوتِ اسلامی ان سب کی  
سمجھ میں آ گئی اور ان حضرات نے اپنے زَرِیْعَتِ عَظِیمُ الشَّان ”مسجد اعظم“ میں  
دعوتِ اسلامی کو مَدَنی کاموں کی مکمل طور پر پُھوٹ دے دی اور الْحَمْدُ لِلّٰہ



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) کہ جب کوئی شخص نماز پڑھے اور اس کے دل میں اللہ کی یاد نہ ہو تو اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔

عَزَّوَجَلَّ مسجدِ اعظم اُس شہرِ کائناتِ فی مرکزِ زمین مکی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ  
دونوں مکتوبوں کے صاحبزادگان نے اپنے چہرہ دل کو داڑھی مبارک سے آراستہ  
کر لیا اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔

فَزَوَجِلْ  
ذکر کرنا خدا کا یہاں صبح و شام، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
پاؤ گے نعتِ محبوب کی دھوم دھام، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد  
(۱۹) اَعْتِکَاف کا فیضِ انگلینڈ پہنچا

تکمر شہر (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُٹ  
لُباب ہے زَمَـضَانُ الْمُبَارَک (۱۴۱۰ھ-1990) میں میرے بہنوئی کی  
انگلینڈ سے تکمر (باب الاسلام سندھ پاکستان) آمد ہوئی۔ اسلامی بھائیوں کے توجہ  
دلانے پر میں نے ان پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں عاشقانِ  
رسول کے ساتھ اجتماعی اِعْتِکَاف کی برکتیں لوٹنے کی دعوت دی۔ انہوں  
نے ہاتھوں ہاتھ حامی بھری اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُتَعَكِّف ہو گئے۔ ایک خالص  
انگریزی ماحول میں رہنے والا جب اِعْتِکَاف میں بیٹھا اور اس نے آقا صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وآلہ وسلم کی میٹھی میٹھی سنتیں اور ضروری احکام دیکھے، قَبْر و آثرت کے احوال سنے تو



فرومانِ مصطفیٰ: اسلئے خلیل علیہ السلام کو ہرگز سے زور و پاک ہو کر شک تہا نہ ہو، زور و پاک ہو نہ تہا نہ ہو، گناہوں کیلئے عسرت ہے۔

مسلمان ہونے کے ناطے اُس کا دل چوٹ کھا کر رہ گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ

**اجتماعی اصلاح** کی برکت سے انہیں گناہوں سے توبہ کا تحفہ ملا اور تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں آگئے۔

چہرے پر واٹھی سجالی، عمامہ شریف سے سر ترسبز کر لیا، فیضانِ سنت کا

درس اور بیان سیکھ کر دورانِ اعتکاف ہی سنتوں بھرا بیان کرنے لگے! اکلینڈ

میں جا کر تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی

کاموں کی دھومیں مچانے کی نیت کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تا دمِ تحریر وہ اَلکَلْبُ میں

مبلغ دعوتِ اسلامی ہیں، بارِ مہدنی کاموں کے ذمہ دار ہیں، ان کے بچوں کی

امی (یعنی میری بہن) بھی مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر اکلینڈ جیسے حیا سوز

ماحول میں رہتے ہوئے بھی عمدہ فی الواقع اوزہستی ہیں، خود دُرُست قرآن پاک

سیکھ کر اب مدرسۃ المدینہ باللغات میں اسلامی بہنوں کو پڑھاتی ہیں اور اسلامی

بہنوں کے مدنی کاموں کی تفصیلی فہرست وار ہیں۔

کر کے ہمت مسلمانو آجاؤ تم، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

اُخروی دولت آؤ کما جاؤ تم، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ



فرمانِ مصطفیٰ: ہر عملِ خیر میں ہم سب بھگتے ہیں اور ہر شر میں ہر طرف سے ہوتا ہے خیر خالی نہیں کیلئے ایک قیرا اور کھانا ہے اور قیرا اور کھانا ہوتا ہے۔

## (۲۰) میں چھوڑ کے فیضانِ مدینہ نہیں جاتا

تحصیلِ کمالیہ ضلع دارالسلام (پنجاب) کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے: ان دنوں میں نویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ کلاس میں ہمارا ایک فریڈ سرکل تھا، ہم سب سکول سے بھاگ جاتے، خوب آوارہ گردی کرتے، رات گئے تک کرکٹ کھیلتے، انٹرنیٹ کلب میں ٹھیک ٹھاک وقت برباد کرتے، سارا سارا دن میل جُل کر کیبل پر فلمیں دیکھتے۔ گانے سننے کا تو اس قدر چکا تھا کہ رات گانے سننے سنتے سوتا اور صبح جاگتے ہی سب سے پہلا کام معاذ اللہ یہی منحوس گانوں کو سننا، فینسی لباس پہن کر ہم مل جل کر معاذ اللہ <sup>مزود</sup> ثم معاذ اللہ لڑکیوں کو چھیڑتے اور خوب بدنگاہیاں کرتے۔ میں نے ماں کی بات تو کبھی مانی ہی نہیں، سمجھاتی تو الٹا بے چاری کے گلے پڑ جاتا۔ والد صاحب نماز کا حکم فرماتے تو ان کو بھی چکمہ دے دیتا۔ آہ! کس کس گناہ کا تذکرہ کیا جائے، سچ پوچھو تو اصلاح کی دور دور تک کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی۔ اللہ عز و جل میرے بڑے بھائی جان کا بھلا کرے انہوں نے میری دستگیری کی اور مجھے رَمَضَانَ الْمُبَارَك کے آخری عشرہ کے اندر اِعْوِکَاف میں بیٹھنے کے لئے کہا۔ یقین مانئے مجھ آوارہ اور نا کارہ کو صحیح معنوں میں یہ بھی پتا نہیں تھا کہ اِعْوِکَاف کیا ہوتا ہے! میں نے صاف انکار کر دیا۔ مگر انہوں نے کسی طرح





فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

بھی بہلا بھسلا کر تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (سر دار آباد) میں ہونے والے **اجتماعی اعحکاف** میں بٹھا دیا۔ چار یا پانچ دن تک بالکل بھی دل نہ لگا اور میں بھاگنے کی کوشش کرتا رہا مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ اس کے بعد سرورِ آنا شروع ہوا، اور پھر تو وہ **روحانی سکون** ملا کہ چاند رات کو میں کہہ رہا تھا کہ مجھے گھر نہیں جانا ہے میں آج کی رات بھی یہیں **فیضانِ مدینہ** میں گزارنا چاہتا ہوں۔

تم گھر کو نہ کھینچو نہیں جاتا نہیں جاتا

میں چھوڑ کے فیضانِ مدینہ نہیں جاتا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

(۲۱) **اعحکاف کی بڑکت سے گھٹنوں کا درد چلا گیا**

**جامعۃ المدینہ** (باب المدینہ، کراچی) کے ایک طالب علم کا کچھ اس

طرح بیان ہے: آخری عشرہ رَمَضَانَ الْمُبَارَك (۱۴۲۶ھ - 2005ء) میں مجھے

تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے عالمی مدنی مرکز

**فیضانِ مدینہ** (باب المدینہ، کراچی) میں **اعحکاف** کی سعادت حاصل ہوئی۔

وہاں میری ملاقات ایک بابا جی سے ہوئی، انہوں نے بتایا: کئی سال سے میرے



غور و فکر! (ملفوظات علیہ السلام) جب قزقلین (شیطانوں) پہنچا تو پاک چھوٹے، رنگی چھوٹے، مٹی کے گچ، مٹی کے گچوں کے بکریوں کے گچوں۔

گھٹوں میں ڈر د تھا، جب میں عالمی عذنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں اِصحکاف کیلئے آیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی بَرَکت سے مجھ پر کرم ہوا کہ میرے گھٹوں کا ڈر د دور ہو گیا۔

دُر دماغوں میں ہو، دُر دگھٹنوں میں ہو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

پیٹ میں درد ہو یا کہ فُخْخُوں میں ہو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

## (۲۲) داڑھی سچی، "سر سبز" ہو گیا

**ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ نوساری (صوبہ گجرات،**

الحمد) کے ایک ماڈرن اسلامی بھائی تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک،

دعوتِ اسلامی کی طرف سے آخری عشرہ (رمضان المبارک) (۱۴۲۳ھ)۔

2002ء) میں ہونے والے اجتماعی اعتکاف (سُورت، گجرات) میں

مُتَعَيِّف ہوئے۔ مَدَنی مرکز کے دیئے ہوئے تربیتی جَدْوَل کے مطابق لگنے

والے سنتوں بھرے حلقوں، رِقّت انگیز دعاؤں اور ذکر و نعت کی پُر سوز صداؤں نے

ان کا دل مَوہ لیا، **عاجیانِ رسول** کی محبت سے وہ فیض ملا کہ نہ پوچھو بات۔

داڑھی مبارک سچی عمامہ شریف سے سرسبز ہوا اور ترقی کے منازل طے کرتے ہوئے





فرمانِ مکتبہ: (علیٰ رضی اللہ عنہ) جو چھ روزہ رمضان اور شریف پڑھے گا اس کی قسمت کے ان کی خدمت کریں گے۔

تادم تحریر اپنے **شہر کی معاشرت** کے نگران کی حیثیت سے مدنی کاموں کی دھومیں مچا رہے ہیں۔

سُنّتوں کی تم آ کر کے سوغاتِ لومندنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
آؤ جنتی ہے رَحمت کی خیراتِ لومندنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ۱ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد  
(۲۳) جیسے مرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی

**حیدر آباد** (باب الاسلام سندھ پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی  
عبدالرزاق عطاری جو کہ ٹنڈو جام ایگریکلچرل یونیورسٹی کے لیبراہن چارج تھے، ان  
کے دو بچے **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول سے وابستہ تھے مگر وہ خود نمازوں اور  
سُنّتوں سے دُور تھے اور ذہنِ مکمل طور پر دنیا داروں والا تھا۔ رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں  
انفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں **اجتماعی اِحتکاف** میں شرکت کی  
دعوت پیش کی گئی تو فرمانے لگے، میرے بچوں کی اتنی ناراض ہو کر میکے جا بیٹھی ہیں  
اگر میں اِحتکاف کروں گا تو کیا وہ آجائیں گی؟ انہیں بتایا گیا، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ  
آجائیں گی۔ چنانچہ وہ آخری عشرہ رَمَضَانُ الْمُبَارَك (غالباً ۱۴۱۷ھ - 1995ء)  
میں **فیضانِ مدینہ** (حیدر آباد) کے اندر **عاجحان رسول** کے ساتھ مُتَعَفِّف ہو



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہم پر زخمِ دوسرا زہر پاکِ حاس کے دھار کے کھانا ہوں گے۔

گئے۔ سیکنے کھانے کے حلقوں، سنتوں بھرے بیانون، رقت انگیز دعاؤں اور ہر سوز  
نعتوں نے ان کے قلب میں مدنی انقلاب برپا کر دیا! انہوں نے گناہوں سے  
توبہ کر لی۔ نمازوں کی پابندی کا عہد کیا۔ داڑھی مبارک و عمامہ شریف سے آراستہ  
ہو گئے اور نعتیں بھی پڑھنے لگے۔ اعحکاف کے دوران ہی رُوحی ہوئی بچوں کی  
آئی بھی واپس آ گئیں اور گھر یلو شکر رنجیاں بھی ختم ہو گئیں۔ اعحکاف کی  
برکت سے وہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔ داڑھی زلفوں،  
عمامہ شریف اور مدنی لباس میں نظر آنے لگے۔ مدنی قافلوں میں سفر بھی کئے۔ اور  
مدنی ماحول میں رہتے ہوئے اُسی سال یعنی بروز جمعرات ۲۷ ربیع النور شریف  
غالباً ۱۴۱۶ھ۔ 1995ء کو ان کا انتقال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ ؕ ان کی  
خوش بختی تو دیکھئے کہ بوقتِ وفات ان کے لب پر نعت شریف کا یہ مضمرع تھا:  
”جیسے مرے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہیں ایسا نہیں کوئی“۔ اللہ عزَّ وَّجَلَّٰہُ اُن

پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

گو یہ ترہ کو تم جگہ گانے چلو مدنی ماحول میں کر لو تم اعحکاف  
راختیں روزِ محشر کی پانے چلو مدنی ماحول میں کر لو تم اعحکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



عربی صنف: (اس کتاب کی تعلیم) اس میں ایک ناک آور جس کے پاس ایک اور ہوا وہ بڑا ڈاک ہے۔

**عبرت کا روایت** **ٹٹھے ٹٹھے اسلامی بھائیو!** یہ واقعہ واقعی اپنے اندر عبرت کے کئی مدنی پھول لئے ہوئے ہے۔

مرحوم عبدالرزاق عطار علیہ رحمۃ اللہ الباری خوش نصیب تھے کہ وفات سے تھوڑے ہی عرصے قبل مدنی ماحول میں آگیا اور یقیناً وہ بندہ مقدر والا ہے جو مرنے سے پہلے پہلے توبہ کر کے راہِ راست پر آجائے اور سنتوں کی شاہراہ پر چل پڑے اور بڑا ہی بد نصیب ہے وہ شخص جو لٹھا بھلا نیکیاں کرنے والا اور سنتوں کے راستے پر چلنے والا ہو کر مرنے سے تھوڑے ہی عرصہ قبل **مَعَاذَ اللہ** عزوجل مآثرن ہو جائے اور

گناہوں میں پڑ کر مدنی ماحول سے دُور جا پڑے۔ جب بھی آپ کو شیطان کسی ذمہ دار فرد سے ناراض کروا کر یا یوں ہی سُستی دلا کر یا دُنوی کاروبار میں خوب پھنسا کر یا شادی وغیرہ کا جوش دلا کر مدنی ماحول سے دُور ہونے کا مشورہ دے تو اس حدیثِ پاک پر (جو ان شاء اللہ عزوجل ابھی بیان کی جائیگی) غور فرمایا کریں کیوں کہ مشاہدہ یہی ہے کہ ایک بار مدنی ماحول میں رُج بَس جانے کے بعد دُور ہونے سے **مَعَاذَ اللہ** عزوجل نیک اعمال پر قائم رہنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ اُمّ

المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے: جب اللہ عزوجل کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے



فرمانِ مسکنی: اصل حدیث میں اس طرح اس کے پاس میرا کھانا اور کچھ پڑاؤ اور کچھ نہ پڑاؤ تو کئی عہدہ بھی کر رہا تھا۔

تو اُس کے مرنے سے ایک سال پہلے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جو اُس کو راہِ راست پر لگاتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ غیر (یعنی بھلائی) پر مَر جاتا ہے اور لوگ کہتے ہیں: فلاں شخص اچھی حالت پر مَر رہا ہے۔“ جب ایسا (خوش نصیب اور نیک) شخص مرنے لگتا ہے تو اُس کی جان نکلنے میں جلدی کرتی ہے، وہ اُس وقت اللہ عزوجل سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور اللہ عزوجل اُس کی ملاقات کو۔ جب اللہ عزوجل کسی کے ساتھ مُرائی کا ارادہ فرماتا ہے تو مرنے سے ایک سال قبل اُس پر ایک شیطان مُسلط کر دیتا ہے جو اُسے بہکا تا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اپنے بدترین وقت میں مَر جاتا ہے۔ اُس کے پاس جب موت آتی ہے تو اُس کی جان اُٹکنے لگتی ہے (اور یہ شخص) اللہ عزوجل سے ملنے کو پسند نہیں کرتا اور اللہ عزوجل اُس سے ملنے کو۔

(مُلَعَّصاً فَرَّخَ الصُّلُورُ ص ۲۷ مرکزِ اہلسنت ہرکاتِ رضاہند)

## (۲۴) مجھے گمراہ لے کر سے نکال دیتے تھے

**منظرِ گمراہ** (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح کہنا ہے: میں بہت زیادہ گمراہ ہوا لڑکا تھا، رات کو جب تک گانوں کی تین چار کیسیٹیں نہ سن لیتا نیند نہ آتی، ساری ساری رات آوارہ گردیوں اور گناہوں میں بسر ہو جاتی، بات بات پر گھر میں جھگڑتا، گمراہ لے بیزار ہو کر گھر سے



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس سے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا تو مجھے جہنم میں بھیجتا ہوں۔

**کال دیتے۔** دو ایک دن ادھر ادھر بھٹکتا پھرتا اس کے بعد ترکیب بن جاتی۔  
 الغرض زندگی کے دن انتہائی غلط انداز پر برباد ہو رہے تھے۔ میرے کزن تادم تحریر تبلیغ و قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے علاقائی مشاورت کے نگران ہیں، انہوں نے مجھ پر **انفر ادی کوشش** کی اور آخری عشرہ رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۵ھ - 2004ء) میں اڈے والی مسجد (مظفر گڑھ) میں مجھے **دعوتِ اسلامی کے اجتماعی احوکاف** میں لا بٹھایا۔ باب المدینہ سے آئے ہوئے ایک مبلغ کے حسنِ اخلاق سے متاثر ہو کر میں نے ساہتہ گناہوں سے توبہ کر لی اور انہیں کے ہاتھوں سبز سبز عمامہ شریف سے اپنا سر سبز کروالیا۔ ۲۷  
**ویں شب** ستوں بھرے بیان کے بعد ہونے والی رقت انگیز دُعاء نے دل پر بہت زیادہ اثر کیا، مجھ پر گریہ طاری ہو گیا اور میں صُبح تک روتا رہا۔ عید کے دوسرے روز فجر کے وقت ابھی آنکھ نہ کھلی تھی کہ ایک بڑ بڑک خواب میں نظر آئے اور انہوں نے میرا نام لیکر پکارا، ”فجر کا وقت ہو گیا اور آپ ابھی تک سوئے ہوئے ہیں!“ میں نے فوراً نیند ہی میں دونوں ہاتھ قیام کی طرح باندھ لئے اور آنکھ کھل گئی تو ہاتھ اُسی طرح بندھے ہوئے تھے۔ اس سے دل پر بڑا اثر پڑا اور میں نے مسجد میں جا کر باجماعت نماز فجر ادا کی۔ اپنے شہر کے ہفتہ وار اجتماع میں پابندی سے



فروغِ مصلحت: اسلئے کہ اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ بھیجا ہے۔

حاضری دیتا رہا **اللہ عزوجل** نے ایسا کرم بالائے کرم فرمایا کہ تادم تحریر جامعہ المدینہ (باب المدینہ کراچی) میں درسِ نظامی کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ اپنے درجہ میں مدنی انعامات کا تنظیمی طور پر ذمہ دار ہوں اور تجدیدِ نعت کے طور پر عرض کرتا ہوں کہ مجھ جیسے سخت گنہگار پر **اللہ عزوجل** کا خاص انعام یہ ہے کہ **طلبہ کے جو 92 مدنی انعامات ہیں ان سب پر عمل کی سعادت حاصل ہے۔** سب اسلامی بھائیوں سے دُعاۓ استقامت کی مدنی التجاء ہے۔

چھوٹ جائے گی فلموں ڈراموں کی لٹ، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف  
خوش خدا ہوگا بن جائیگی آخرت، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (۲۵) مسجد کا خطیب بنا دیا

سعید آباد بلدیہ ٹاؤن باب المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: میں نے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عزوجل تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مدرسۃ المدینہ ہی میں قرآنِ پاک کی تعلیم حاصل کی، مگر افسوس کہ پھر بھی پچا نمازی نہ بن سکا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عزوجل **دعوتِ اسلامی** کے **عاجزِ انِ رسول** کے ساتھ جب رَمَضَانُ المبارک کے آخری



فروغِ صبحِ مسکین! دراصل یہ حال طیبہ الہیہ ہے جس نے ہم پر یہ برکتیں اور ان پر عطا ہونے والے احکامات کے لیے ہمارے لیے رکھے۔

عشرے کے **احکامات** کی سعادت ملی۔ تو دل پر **مَدَنی**

چوٹ لگی، غفلت کی نیند اڑی، حقیقی معنوں میں آنکھ کھلی اور میں نمازوں کا پابند ہو

گیا۔ **احکامات** کے سبب **مَدَنی قافلوں** میں سفر کا ذہن بنا۔ میں بے روزگار

تھا، جس دن **مَدَنی قافلے** کی نیت کی ہماری یہاں کی مشاورت کے بکرانے

فرمایا، **إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ** آپ کا کام ہو گیا۔ **الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ** **مَدَنی قافلے** کی

بَرَکت یوں ظاہر ہوئی کہ جس مسجد میں ہمارا **مَدَنی قافلہ** گیا وہاں کی انتظامیہ کو مجھ

گنہگار کا بیان اور اندازِ دُعا بھانپا اور انہوں نے مجھے **اُس مسجد کا خطیب** بنا

دیا اور یوں میرے روزگار کی بھی تسکین ملی۔ **اللہ عزوجل** مجھے دعوتِ اسلامی کے

**مَدَنی ماحول** میں استقامت نصیب فرمائے۔

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِين صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

فاقہ مستی کا حل بھی نکل آئے گا، **مَدَنی ماحول** میں کرلو تم احکامات

روزگار ان شاء اللہ مل جائے گا، **مَدَنی ماحول** میں کرلو تم احکامات

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّد

(۲۶) عمر غفلتوں میں گزر رہی تھی

موڈاسا (مجمرات، احمد) کے ایک ماڈرن نوجوان تھے، عمر غفلتوں میں

گزر رہی تھی، گناہوں کا سلسلہ تھا، ایسے میں کرم ہو گیا، سبب کرم یوں ہوا کہ ماہ



**فرمانِ مصطفیٰ:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شخص جو روزِ پاک چھ ماہوں کا اور چھ سال کا رہا ہو اسے رسول کہا۔

رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۳ھ، 2002ء) کے آخری عشرہ میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کے ساتھ **اجتماعی اعتکاف** میں بیٹھنا نصیب ہو گیا عاشقانِ رسول کی صحبتِ بابرکت کے کیا کہنے! سنتوں بھرے بیانات اور رقت انگیز دعاؤں اور پُر کیف نعتوں کے فیضان سے اُن کی کایا پلٹ گئی اور وہ مدنی جذبہ عطا ہوا کہ **اعتکاف** ہی کے اندر اُن کو درس و بیان کرنے کی سعادت مل گئی! واڑھی مبارک اور عمامہ شریف سجانے کی فیت کی۔ عاشقانِ رسول کے ساتھ 30 دن کے مدنی قافلے کے مسافر بن گئے۔ چوتھہ کافہ باصلاحیت تھے لہذا اسلامی بھائیوں نے مُنہاتر ہو کر ان کو امیر قافلہ بنادیا!

عاشقانِ رسول آؤ دیں گے بیاں، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
دُور ہوں گی عبادات کی خامیاں، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۲۷) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مِیں تہجد گزار بن گیا

**سکھر** (باب الاسلام سندھ) کے ایک عمر رسیدہ اسلامی بھائی کے بیان کا  
لُب لباب ہے: آخری عشرہ رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۵ھ - 2004ء) میں تبلیغ





فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار زود پاک چڑھا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی طرف سے ہونے والے اجتماعی اعتکاف میں شرکت کی سعادت ملی۔ سیکھنے سکھانے کے حلقوں کا باقاعدہ جدول بنا ہوا تھا۔ جن میں نماز کے احکام اور روزمرہ کی سنتیں وغیرہ سیکھنے کو ملیں، صرف دس دن میں وہ وہ سیکھا جواب تک زندگی میں نہ سیکھ پایا تھا۔ سنتوں بھرے بیانات کی سماعت اور عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے فکرِ آخرت نصیب ہوئی اور قلب میں مَدَنی انقلاب برپا ہو گیا۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی انعامات پر عمل کا جذبہ ملا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دوسرا ”مَدَنی انعام“ پانچویں مضبوطی سے تھام لیا اور اس کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پانچوں نمازیں پہلی صف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کرنے کی عادت بنا لی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تہجد پر بھی استقامت حاصل ہے۔ مَدَنی انعامات کا کارڈ ہر ماہ اپنے ذمہ دار کو جمع کروا دیتا ہوں۔ ہفتہ وار اجتماع میں بھی ازلیہ اہم انتہا شرکت کی سعادت پاتا ہوں۔

باجماعت نمازوں کا جذبہ ملے مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
دل کا پتھر دہ غنچہ خوشی سے رکھلے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس نے مجھ پر سیدہ زہراؓ کو پاک و معصومہ قرار دیا، میں اسے ستر سو سال تک عافیت بخشوں گا۔

## (۲۸) آقا پناہ دینا کرادیتے

**مٹھیاں** (کھاریاں، پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے

بیان کا خلاصہ ہے: میں عام نوجوانوں کی طرح ماڈرن اور فلمیں ڈرامے دیکھنے کا

شوقین تھا۔ خوش نصیبی سے آخری عشرہ قمریٰ مضافات المبارک میں عاشقانِ رسول کے

ساتھ **اجتماعِ احوکاف** میں بیٹنے کی سعادت مل گئی۔ **عاشقانِ رسول** کی

صحبت کی بھی کیا بات ہے! میں نے زندگی میں پہلی بار ایسا مَدَنی ماحول دیکھا

تھا، دل و جان سے **دعوتِ اسلامی** کا شیدائی ہو گیا۔ مجھے سرکارِ مصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

وسلم کے دیدار کا بڑا ارمان تھا، **احوکاف** میں روزانہ دیدار کیلئے دعا مانگتا تھا۔ ۲۷

**ویں شب** آگئی، اجتماعِ ذکر و نعت ہوا، ذکر اللہ میں مجھ پر بے خودی کی سی کیفیت

طاری ہو گئی پھر جب رقت انگیز دعا ہوئی تو میں نے آنکھیں بند کئے رو رو کر بس ایک

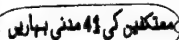
یہی تکرار کی، **آقا پناہ دینا کرادیتے!** یکایک آنکھوں میں ایک بجلی سی گوندی

اور ایک نورانی چہرے کی زیارت ہوئی اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہ تو میرے **آقا مصلی اللہ**

تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہیں! آہ! آہ! پھر چہرہ مبارک نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ آہ!

شریت دیدنے اک آگ لگائی دل میں تپش دل کو بڑھایا ہے جھانے ندیا

اب کہاں جائے گانقہ ترا میرے دل سے تہ میں رکھا ہے اسے دل نے ٹھانے ندیا



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِيْ قَلْبِيْ اِلْقَابَ بَرِّ اَهْلٍ وَطَرِّ اَهْلٍ  
 نے گناہوں سے توبہ کی، داڑھی بڑھانی شروع کر دی اور عمامہ شریف سجانے کی قیّت  
 بھی کر لی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِيْ قَلْبِيْ اِلْقَابَ رَسُوْلٍ  
 ہاتھ تین دن کے مَدَنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ تادم تحریر باب المدینہ کراچی  
 حاضر ہو کر جامعۃ المدینہ میں درسِ نظامی شروع کر دیا ہے، تعویذات عطاریہ کا بھی  
 کورس کر لیا ہے اور مجلسِ مکتوبات و تعویذات عطاریہ کی طرف سے سوینی  
 ہوئی ذمہ داری کے مطابق تعویذات کا بے بھی لگاتا ہوں نیز جامعۃ المدینہ کے اندر  
 اپنے دَرَجے میں مَدَنی قافلہ ذمہ دار بھی ہوں۔

مصلیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
 اگر تمنا ہے آقا کے دیدار کی، ہمدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
 ہوگی میٹھی نظر تم پہ سرکار کی، ہمدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

(۲۹) حیرت ہے میں نے ڈبوا سنوکر کیسے چھوڑ دیا!

**لیاقت آباد** (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا

خلاصہ ہے: میں بے تحاشہ فلمیں ڈرامے دیکھا کرتا، ڈیو اسنو کرکھیلنے کا جیون کی حد تک شوق تھا جی کسی کے ڈانٹنے بلکہ مارنے تک سے بھی یہ رت نہیں چھوٹ سکتی تھی۔



قوله من مصنفہ: (اصل بخلاف حال اسلم) جس نے کھجوریں دیکھیں اور نہ پتہ نہ ہو کہ کچھ عطا کر سکے یا نہ کر سکے۔

گناہوں کی نحوست کا عالم یہ تھا کہ معاذ اللہ عزوجل نماز پڑھنے سے دل گھبراتا تھا!

**اللہ عزوجل کی رحمت سے ہمارے علاقے کی مُرقانیہ مسجد** (لیات آباد، باب

المدینہ کراچی) میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی**

کی طرف سے ہونے والے آخری عشر و مَضائِ الْمُبَارَك (۱۴۲۵ھ - 2004ء)

کے **اجتماعِ اِصْحَاف** کے اندر میں گنہگار بھی **عاجلِ رسول** کے ساتھ

**مُعْتَكِف** ہو گیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عزوجل ”مَدَنی انعامات“ کی برکت سے آخرت

بنانے کی سوچ بنی، گناہوں سے کچھ بے رغبتی پیدا ہوئی۔ پھر قادرِ یہِ رضویہ سلسلے میں

مُرید بنا تو نماز کی پابندی نصیب ہوئی، میں نے **فُوہ اسنوکر** کھلنا ترک کر دیا۔ مجھے

حیرت ہے میں نے یہ کیسے چھوڑ دیا! اس کے بعد دعوتِ اسلامی کے

**تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع** کے آخری دن صحرائے مدینہ (باب المدینہ)

میں حاضری ہوئی، وہاں ”T.V. کی تباہ کاریاں“ کے موضوع پر بیان ہوا۔ اس کو سن

کر میں عذابِ قَبْر و حَشْر کے خوف سے لرز اُٹھا اور میں نے عہد کر لیا کہ کبھی

بھی T.V. نہیں دیکھوں گا۔ میں نے اپنی پیاری امی جان کو ”T.V. کی تباہ کاریاں“

کیسیٹ سنائی تو انہوں نے بھی T.V. دیکھنا بالکل بند کر دیا اور سرکارِ غوث

الاعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَم کی مُریدِ نی بننے کا جذبہ پیدا ہوا پُتّا نچہ ان کو بھی بِنِیْعَت



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر زورِ پاک کی کثرت کرے تک یہ ہمارے لئے طہارت ہے۔

(بے عت) کروادیا۔ اس کی بڑکت سے امی جان فرض نمازوں کے ساتھ تہجد، اشراق اور چاشت بھی پابندی سے پڑھنے لگیں۔ خدائے رحمن عزوجل کی عظمت و شان پر میری جان قربان! تھوڑے ہی عرصے میں امی جان کو مدینہ منورہ زادۃ اللہ خرفاؤ تعظیماً کا کلاوا آگیا۔ اس پر امی نے خود فرمایا۔ کہ یہ سب بیعت ہونے کا فیض ہے۔ یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں اپنے یہاں ذیلی قافلہ ذمہ دار کی حیثیت سے میری پیاری پیاری مدنی تحریک، دعوتِ اسلامی کی خدمت کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

سکھنے زندگی کا قرینہ چلو، مدنی ماحول میں کر لوتم اعکاف  
دیکھتا ہے جو بیٹھا مدینہ چلو، مدنی ماحول میں کر لوتم اعکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۳۰) کو میڈین ملنگ بن گیا

بالا سنور (سُجرات الحمد) کے ایک نوجوان جو کو میڈین (یعنی مسخرہ)

تھے۔ اُلے سیدھے چٹکے بنا کر لوگوں کو ہنسانا ان کا مشغلہ تھا، شادیوں میں میمکری فتنش کیلئے ان کو بلوایا جاتا تھا۔ آخری عشرہ رمضان المبارک میں انہیں عاشقانِ رسول کے ساتھ اجماعی اعکاف میں بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اب

فرمانِ مصطفیٰ: (علیہ السلام) میں نے کتاب میں لکھا ہے کہ اگر آپ نے کسی قوم پر ایمان لایا تو اس قوم پر ایمان لائے۔

تک دھن کمانے ہی کی دھن تھی۔ اعتکاف کے مدنی ماحول میں آخرت بنانے کی لگن پیدا ہوئی، ساتھ گناہوں سے تائب ہو کر سنتوں کے مبلغ بن گئے، اپنے آپ کو دعوتِ اسلامی کے لئے پیش کر دیا۔ تادم تحریر تنظیمی طور پر تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی کی ایک ڈویژنل معاشرت کے نگران** کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی دھومیں مچا رہے ہیں، دین کیلئے ان کی قربانیوں کا حال یہ ہے کہ ماہانہ 25 دن مدنی کاموں کیلئے وقف ہیں۔

ان شاء اللہ بھائی سدھر جاؤ گے ممدنی ماحول میں کرلو تم اعکاف  
مرض عصیاں سے چھٹکارا تم پاؤ گے ممدنی ماحول میں کرلو تم اعکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۳۱) میں نے حجرِ اسود چوم لیا

**مُحَمَّدُ وَاللّٰہُ یَا رَ (بابُ الاسلامِ سندھ)** کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ بُرے ماحول اور آدراہ دوستوں کی صحبت نے مجھے گناہوں پر دلیہ کر دیا تھا۔ شراب کے اڈوں پر جانا میرے لئے معمولی بات تھی، لوگوں سے خواہ مخواہ لڑائی مول لینا، بلاوجہ جھگڑنا اور مار پیٹ کرنا میری عادت بن چکی تھی۔ میرے ان



فرمانِ مصطفیٰ! اصل منزل میں ہر عمل، گھر کا ہر فرد مجھ سے زور پاک ہے، ملک تہذیب و آداب کا ہر خاندان، گاہوں کیلئے صحت ہے۔

کرتوتوں کی وجہ سے گھر کا ہر فرد مجھ سے بے زار تھا میں اسی طرح گناہوں کی  
واپسوں میں بھٹک رہا تھا کہ میری قسمت کا ستارہ چمکا اور میں ایک عاشقِ رسول کی  
انفرادی کوشش کی برکت سے تبلیغِ قرآن و سنت کی غیر سیاسی عالمگیر تحریک  
دعوتِ اسلامی کے تحت خُدا اللہ یار کی نورانی مسجد میں ہونے والے ماہ  
رَمَضَانَ الْمُبَارَك (۱۴۲۶ھ - 2005ء) کے آخری عشر کے اجتماعِ  
اعْصِیَاف کی بہاریں سمیٹنے میں شامل ہو گیا۔ دورانِ اعْصِیَاف عاشقانِ رسول  
کے داڑھیوں اور عماموں والے نورانی چہروں اور ان کی محبتوں اور شفقتوں نے  
مجھے دعوتِ اسلامی سے کافی متاثر کیا۔ دس خُبانہ روز عاشقانِ رسول کی  
صحبت میں وہ کچھ سیکھنے کو ملا جو بیان سے باہر ہے۔ ۲۵ ویں شب میں ذکر اللہ میں  
مشغول تھا کہ مجھ پر غنودگی طاری ہوئی اور میں نے خود کو کعبۃ اللہ شریف کے  
زور و پائیا میں نے بے ساختہ حجرِ اسود کو چوم لیا۔ ۲۷ ویں شب بھی مجھ  
پر کرم ہوا اور غنودگی کے عالم میں مدینہ منورہ کی نور بارگیوں اور سبز سبز گنبد کے  
نورانی نظاروں کی سعادت پائی۔ ان ایمان آفر و زلیسلوں نے میرے دل کی دنیا  
بدل ڈالی۔ میں نے نیت کی کہ اس مَدَنی ماحول کو زندگی بھر نہیں چھوڑوں گا۔  
الْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادم تحریر ربِّ اکرم عزوجل کے لطف و کرم سے دعوتِ اسلامی







فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر روز و شریف پر صوم اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

اُس سے بھی میری جان چھوٹ گئی۔

صحبتِ بد میں رہنے کی عادت چھوٹے، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

نصرتِ جُرم و عصیاں تمہاری بیٹے، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ۱ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۳۳) جذبہ کو مدینہ کے ۱۲ چاند لگ گئے

ملا کہ (الہ آباد، یو پی، الہند) کے ایک اسلامی بھائی کا واقعہ کچھ یوں ہے

کہ انہوں نے مدینہ الاولیاء احمد آباد شریف میں ہندو سطح کے سٹوں بھرے اجتماع

میں شرکت فرمائی، دین کی خدمت کا کافی جذبہ ملا۔ اُسی سال تبلیغِ قرآن و سنت کی

عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی طرف سے آخری عشرہ ماہِ رمضان

المُبَارَک (۱۴۱۸ھ - 1996ء) میں ناگوری وارڈ کی مسجد (احمد آباد شریف) کے

اندر ہونے والے اجتماعِ اعتکاف میں مُتَعَتِّکِف ہوئے۔ عاصِحانِ

رسول کی صحبت انھیں خوب موافق آئی، ان کے دینی جذبے کو بیٹھے مدینے کے

۱۲ چاند لگ گئے۔ اعتکاف کے بعد اپنے آبائی گاؤں ملا کہ (یو پی) میں جا کر

انھوں نے مدنی کاموں کی خوب دھومیں مچائیں۔ دوسرے سال مدنی مرکز کی

جانب سے مختلف شہروں میں جا کر سینکڑوں اسلامی بھائیوں کو اعتکاف کروایا۔

تادم تحریر احمد آباد شریف میں مُقِیم ہیں اور، دعوتِ اسلامی کی تنظیمی ترکیب کے



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جب آپؐ کو پہلا ایمان ملا تو آپؐ نے فرمایا کہ میں نے اللہ کے رسول بننے کو پسند کیا۔

مطابق تحصیل مالیات کے ذمہ دار ہیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
آؤ عشقِ محمدؐ کے پینے کو جام، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

مست ہو کر کرو خوب تم مدنی کام، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صلی اللہ تعالیٰ علی محمدؐ

70 (۳۴) سالہ اسلامی بھائی کے تاثرات

گارڈن ویسٹ (باب المدینہ کراچی) کے ایک سن رسیدہ اسلامی

بھائی (عمر 70 سال) کے بیان کا لُٹ لباب ہے: میں بڑھاپے کے باوجود

مَعَازِ اللہ نماز کی پابندی نہیں کرتا تھا، فلمیں ڈرامے کا شوقین تھا، داڑھی سنڈوایا

کرتا تھا اور انگریزی لباس پہنتا تھا۔ تقریباً 10 سال قبل یعنی تقریباً 60 برس کی عمر

میں کوثر مسجد موسیٰ لین، لیاری (باب المدینہ) کے اندر پہلی بار آخری عَشْرَہ مَضَانِ

الْمُبَارَك (غالباً ۱۴۱۱ھ - 1996ء) میں مجھے اِعْتِكَاف کی سعادت حاصل

ہوئی۔ وہاں دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کی صحبت میسر آئی۔ گجراتی

زبان میں قرآنِ کریم پڑھتا دیکھ کر ایک اسلامی بھائی نے مجھے سمجھایا کہ قرآن

پاک عربی میں پڑھنا ضروری ہے کیوں کہ گجراتی زبان میں عربی حُرُوف کو دُرُست

تَخْرِج کے ساتھ ادا کرنا ممکن نہیں۔ میری سمجھ میں بات آگئی۔ بہر حال اِعْتِكَاف

میں عاشقانِ رسول سے مجھے بہت فیض حاصل ہوا۔ میں نے تبلیغِ قرآن



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جب اتریں (میں) اسلام پاک پہنچو تو ہر کسی پر ہے تکلف تمام جانوں کے سوا رسولوں۔

سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ (برائے بالغان) میں پڑھنا شروع کر دیا۔ ڈیڑھ سال کی جدوجہد سے میرے کچھ نہ

کچھ حروفِ درست ہوئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غُزُو جَلَّ ابِ عَرَبی میں دیکھ کر قرآنِ پاک

پڑھنا نصیب ہو رہا ہے۔ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کا

شرف حاصل ہوتا ہے، ہفتے میں ایک بار علما قاضی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں

شرکت کی سعادت بھی مل جاتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غُزُو جَلَّ میں نے ایک مٹھی داڑھی

بھی سجالی ہے۔ ظاہری اسباب نہ ہونے کے باوجود کرم بالائے کرم ہو گیا اور مجھے

عمرہ شریف اور بیٹھے مدینے کی حاضری کا شرف مل گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غُزُو جَلَّ ہر ماہ

تین دن مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ 72 مدنی

انعامات میں سے 40 سے زائد مدنی انعامات پر عمل کی کوشش ہے۔ ایک

پرائیویٹ فرم میں اکاونٹنٹ ہوں، صبح و شام آتے جاتے بس کے اندر نیکی کی

دعوت دینے کی چار سال سے سعادت حاصل ہے، ایک بار خواب میں بس کے

اندر میں نے نیکی کی دعوت پیش کی، فارغ ہونے کے بعد دیکھا کہ ایک مبلغ

دعوتِ اسلامی جن سے میں بیعت مَحَبَّت کرتا ہوں، وہ میرے سامنے اپنا چاند

ساچہ چمکاتے مسکراتے تشریف فرما ہیں۔ یہ روح پرور منظر دیکھ کر میں رو پڑا اور

آنکھ کھل گئی۔ یہ خواب دیکھنے کے بعد نیکی کی دعوت دینے میں مجھے مزید



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کہ ہر روز صبح و شام پڑھے گا میں اس کے پاس کی حفاظت کروں گا۔

استقامت نصیب ہوئی۔

سیکھ لو آؤ قرآن پڑھنا سبھی مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
تم ترقی کے زینوں پہ چڑھنا سبھی مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد  
غیر عزربى میں آیاتِ قرآنی لکھنا جائز نہیں

ٹھٹھے اسلامى بھائیو! دیکھا آپ نے! جب تک اچھی صحبت  
نہیں ملتی اُس وقت تک بسا اوقات اصلاح کی صورت نہیں بنتی۔ آج کل اکثر  
بوزے لوگ بھی طرح طرح کے گناہوں میں مُخْتَلَا نظر آتے ہیں۔ خُشّی کہ بے چارے  
بسترِ مرگ پر پڑے ہوں تب بھی انہیں داڑھی رکھنے کی توفیق نہیں ملتی اور اس حالت  
میں بھی T.V. سہر ہانے رکھا رہتا ہے، صحت پا کر دنیا کے کام دھندے ہی کرنے کا  
جذبہ ہوتا ہے۔ یہ مُعْتَمِر اسلامى بھائی خوش نصیب تھے، جنہیں اعتکاف میں مَدَنی  
ماحول میسٹر آگیا اور غفلتوں میں گزرنے والی زندگی یکا یک مَدَنی اداؤں میں  
ڈھل گئی۔ آپ نے دیکھا کہ بے چارے قرآن پاک بھی پڑھے ہوئے نہیں تھے  
اس لئے مُجَرَّاتى رَبَّان میں قرآن شریف پڑھ رہے تھے، جس پر ایک عاشقِ  
رسول نے تہمید کی (یعنی سمجھایا) تو دعوتِ اسلامى کے مَدَرَسَةُ الْمَدِیْنَةِ  
(بالغان) میں رات کے وقت سیکھ کر عزربى میں پڑھنے کے کچھ نہ کچھ قابل ہوئے۔



فروغان مصطفیٰ (علیہ السلام) نے جو ہندوؤں کو دھوکا دیا کہ وہ اس کے دوسرے کائنات ہیں۔

یاد رکھئے! عَرَبی زَبان کے علاوہ دوسری کسی زَبان مثلاً گجراتی، ہندی، انگلش کے رسم الخط میں قرآن پاک لکھنا جائز نہیں۔ گجراتی، ہندی، انگریزی وغیرہ زَبانوں کے ماہناموں اور دیگر کُتب و رسائل میں آیات اور ماثور دُعائیں وغیرہ عَرَبی رسم الخط ہی میں لکھنی چاہئیں۔ مُفسر شہیر حکیم اَلَاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ اپنے ایک تفصیلی فتویٰ میں یہ بھی فرماتے ہیں: ہندی یا انگریزی رسم الخط میں قرآن لکھنا تو صریح تحریف ہے (اور قرآن پاک کی تحریف حرام ہے) کہ اولاً تو اوپر ذکر کی ہوئی پابندیوں کے خلاف ہے۔ دُوم سین، صاد اور ثاء میں، اسی طرح ق اور ک میں، ز۔ ذ۔ ظ میں فرق بالکل نہ ہو سکے گا۔ مثلاً ظاہر کے معنی ہیں ظاہر اور زلہر کے معنی ہیں چمکدار یا تروتازہ۔ اب اگر آپ نے انگریزی میں ZAHIR لکھا تو کیسے معلوم ہو کہ ظاہر ہے یا زلہر۔ اسی طرح تاہر اور ظاہر، قدیر اور قادر، سامع اور سمع، عالم اور علیم میں کس طرح فرق رہے گا؟ غرضیکہ اوصاف والفاظ تو درگناہ خود جُزوف ہی مُقَلَب (یعنی تبدیل) ہو جائیں گے۔ اور معنی ہی ختم۔

(فتاویٰ نعیمیہ ص ۱۱۶، مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار مرکز الاولیاء لاہور)

### (۳۵) گھر میں بھی مَدَنی ماحول بنالیا

ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۶ھ - 2005ء) میں اعجکاف کے دن بالکل قریب تھے، راجوری، (جنو)



فرمانِ معتمد: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اس صوم کی ناک اور بوس کے اس برادے کو اور دیکھنا اور دیکھنا ہوا ہے۔

کشمیر، احمد) کے ایک اسلامی بھائی (عمر تقریباً 40 برس) سے ملاقات ہونے پر ان کو سرسری طور پر اجتماعی اعتکاف کی دعوت پیش کی گئی اور وہ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی طرف سے مسجد ریلوے اسٹیشن (راجوری، جموں کشمیر) میں ہونے والے آخری عشرہٴ رَمَضَانَ الْمُبَارَك (۲۶-۲۷) ھ۔ 2005ء) کے اجتماعی اعتکاف میں مُعْتَكِف ہو گئے۔ حاجی ماحول رسول مَدَنی ماحول دیکھ کر حیران رہ گئے، داڑھی مبارک سجالی، عمامہ شریف سے سرسبز ہو گیا، درس و بیان کا سلسلہ شروع کر دیا، اپنے گھر میں بھی مَدَنی ماحول بنالیا، گھر کی اسلامی بہنوں پر پردہ نافذ کیا اور تادم تحریر اپنے شہر راجوری کی معاشرت کے گھرانے میں۔

زندگی کا قرینہ ملے گا تمہیں مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
آؤ درو مدینہ ملے گا تمہیں مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۳۶) میں نیک کیسے بناؤ؟

تحصیل، بھولال ضلع سرگودھا (گجرات، پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُب لُب ہے کہ میں بے نمازی اور فیشن پرست نوجوان تھا۔ فلمیں، ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سننے کا انتہائی شوقین تھا رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں روزے بھی معاذ اللہ عزوجل بہت کم ہی رکھتا، اگر کوئی سمجھاتا بھی تو ٹال دیتا۔



غرضانِ معتکف: اسلام، خدا، نبی، صلوات اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر لو کہ وہ اور کچھ پڑھو اور صرف نہ پڑھو لو کہیں میں وہ مجھ پر ہی مس ہے۔

ایک دن میں کسی معاملے کے سبب پریشانی کے عالم میں جا رہا تھا کہ ایک بار عمامہ دوست سے ملاقات ہو گئی جو تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک و دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تھے۔ وہ مجھے انفرادی کوشش کر کے جامع مسجد میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں لے گئے مگر میں شیطانی وسوسوں کے باعث کچھ ہی دیر میں اٹھ کر چل دیا۔ دو دن بعد میرا ایک دُنیا دار دوست مجھے فلم بنی کے لئے لے گیا مگر کسی بات پر اُن بن ہونیکے باعث میں اُس سے الگ ہو گیا اور یوں میری قسمت کا ستارہ چمکا، ہوا یوں کہ ماورِ مَضانُ المبارک میں میرے بڑے بھائی جان دعوتِ اسلامی کی طرف سے ہونے والے اجتماعی اعتکاف میں مُعتکف تھے، میں بھائی جان سے ملنے جا پہنچا، وہاں بزرگوار عمامہ سجائے عاشقانِ رسول مجھے بہت بھلے لگے۔ چاند رات ایک اسلامی بھائی نے بڑے بھائی جان کو فیضانِ سنت اور نعمتوں کی کیسیٹ تحفے میں دی، میں نے فیضانِ سنت کا باب بے نمازی کی سزائیں پڑھا تو لرز اٹھا اور کیسیٹ میں یہ مناجات ۔

غن و دل

غن و دل

مجھے نیک انسان بنا میرے مولا

گناہوں کی عادت مجھ کو امیرے مولا

سُنی تو دل چوٹ کھا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے گانے باجے سننا چھوڑ دیئے مگر نماز کی پابندی نہ کر سکا۔ ایک عاشقِ رسول کی دعوت پر دعوتِ اسلامی کے



خود مکتبہ (اسلامی تعلیم و تربیت) جس کے پاس ہر مذکر و مہر لڑکے کو پڑھانے کا حق ہے وہ مکتبہ ہو گیا۔

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں دوبارہ جا پہنچا اور آخر تک زکار ہا اختتام پر **حاجتِ ان رسول کی ملاقات کے دلشیں انداز نے مجھے دعوتِ اسلامی کا** شیدائی بنا دیا۔ میں نے چہرے کو مدنی نشانی یعنی داڑھی مبارک سے اور سر کو سبز عمامہ شریف سے سرسبز و شاداب کر لیا۔ پانچوں وقت باجماعت نماز پڑھنے لگا اور سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہو کر حضور غوثِ اعظم علیہ رحمۃ الاکرم کا مرید بھی بن گیا۔ یہ بیان دیتے وقت میں **دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لحاظ سے** تنظیی طور پر ذیلی مشاورت کا ذمہ دار ہوں اور پابندی سے درس دینے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ میں حفظ کرنے کی سعادت بھی پار ہا ہوں۔

آؤ فیضانِ سنت کو پاؤ گے تم، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

ان شاء اللہ جنت میں جاؤ گے تم، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (۳۷) ریڑھ کی ہڈی کے درد سے نجات

ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی کا کچھ اس طرح بیان ہے: باب المدینہ کراچی

کے علاقے ڈیفینس ویو کے مقیم میرے ماموں زاد بھائی جو کہ مل آزر ہیں، انفرادی

کوشش کی برکت سے ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَك (۱۴۲۵ھ) میں دعوتِ

اسلامی کے تحت ہونے والے سنتوں بھرے **اجتماعی اعتکاف** میں بیٹھے





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے مجھ پر ایک بار دُرُود پاک پڑھنا تعالیٰ اس پر اس رحمتیں بھیجتا ہے۔

کے لئے تیار ہو گئے۔ اُن کا کہنا ہے کہ میں عرصہ دراز سے ریڑھ کی ہڈی کے شدید درد میں مبتلا تھا، کئی ڈاکٹروں کو دکھایا اور ان کی تجویز کردہ ادویات بھی استعمال کیں مگر خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا۔ میں تشویش میں تھا کہ دُنْ دنِ اعْصِکاف میں کیسے رہوں گا! آخر میں دورانِ اعْصِکاف کوشش کرتا کہ دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھوں، فوم کے گدے پر سونے کی عادت تھی یہاں چٹائی یا دری بچھا کر زمین پر سنت کے مطابق سونے کی ترغیب دلائی جاتی تھی یہ میرے لئے اِجہائی دشوار تھا مگر اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ چند ہی دن سنت کے مطابق سونے کی بَرَکت سے مجھے محسوس ہوا کہ میری کمر کے درد میں کافی کمی ہے۔ وہ درد میری جان چھوڑ گیا۔ میری ریڑھ کی ہڈی کا وہ درد جو بڑے بڑے ڈاکٹروں کے علاج کے باوجود دُور نہ ہو سکا تھا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے سنتوں بھرے اِجہامی اعْصِکاف میں آخر تک بیٹھنے کی بَرَکت سے میری جان چھوٹ گئی۔

تم کو تڑپا کے رکھ دے گود و کمر، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعْصِکاف

پاؤ گے تم شکوں ہو گا غنڈا جگر، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعْصِکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے ہم پر رحم فرمایا، ہم پر رحم فرمائیے، تاکہ ہم اس کا صلہ کر سکیں اور اس کی سنت لیں۔

## (۳۸) ہیمپی نیو ایئر کا چسکا

دعوتِ اسلامی کے ایک مبلغ کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ جو دمپور

راؤستھان، الہند کے ایک فوٹو گرافر (عمر تقریباً 28 سال) جن کو 31 دسمبر کو ”ہپی نیو

ایئر“ (HAPPY NEW YEAR) کی بے خیائی سے بھرپور پارٹیوں میں شرکت کا

بجوان کی حد تک چسکا تھا اور وہ اس کے لئے بمبئی پہنچ جاتے تھے۔ اللہ عز و جل کا

کرم ہو گیا کہ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی

جانب سے بیچ والی مسجد (اودھ پور، راؤستھان الہند) کے اندر آخری عشرہ ماہ

رمضان المبارک (۱۴۲۶ھ - 2005ء) میں ہونے والے اجتماعی اعتکاف

میں حاجتِ انِ رسول کے ساتھ مُعتکِف ہونے کی انہیں سعادت مل گئی۔ وہاں

لگنے والے سنتوں بھرے حلقوں، پُرسوز بیانون اور رقت انگیز دعاؤں نے ان کو جھنجھوڑ

کر رکھ دیا۔ اپنے ساتھ گناہوں سے توبہ کی، فوٹو گرافی کا کام ترک کر دیا اور پابندی

سے صدائے مدینہ لگانے لگے یعنی مسلمانوں کو نماز فجر کے لئے جگانے لگے۔

رنگ رلیاں منانے کا چسکا بیٹے، مدنی ماحول میں کر لوتم اعتکاف

رقص کی محفلوں کی ٹخوست بٹھے، مدنی ماحول میں کر لوتم اعتکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

## مسلمانوں کا نیا سال، مدنی سال

**ٹٹھے ٹٹھے اسلامی بھائیو! اے کاش! انگریزوں کے نئے سال کے**

استقبال کے بجائے مسلمانوں کو مدنی نئے سال یعنی ہجری سن کے نئے سال کے

استقبال کا جذبہ نصیب ہو جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کا نیا سال یکم

مَحَرَّمُ الْحَرَام سے شروع ہوتا ہے۔ ہو سکے تو ہر سال یکم مُحَرَّمُ الْحَرَام کو

آپس میں نئے مدنی سال کی مبارکباد دینے کا رواج ڈالنا چاہئے۔

## (۳۹) عاشقانِ رسول کی صُحبت کی بَرَکت

**تحصیل بھلوال ضلع گلزار طیبہ (سرگودھا پنجاب پاکستان) کے اسلامی بھائی کے**

بیان کا خلاصہ ہے کہ میں ”کلین شیو“ تھا، سُنّتوں بھری زندگی سے دُور غفلتوں کی

وا دیوں میں بھٹک رہا تھا۔ رَمَضَانُ الْمُبَارَك کا بابرکت مہینہ تھا، میں ایک دن اپنے

کمرے میں بیٹھا تھا کہ والد صاحب میرے چھوٹے بھائی سے فرمانے لگے، ”جامع

مسجد خواجگان“ میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی**

کے تحت رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے آخری عشرے کا اجتماعی اِعتِکاف ہو رہا ہے

۔ لہذا جلدی چلو ورنہ پہلی صَف میں جگہ نہیں ملے گی۔ میں چونکا اور دل میں شوق پیدا

ہوا کہ میں بھی ان **عاشقانِ رسول** کی زیارت کو جاؤں اس دن نمازِ عشاء مع



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ہانڈہ زد کیا وہ مجھ کو مارا ہے۔

تراویح اُسی مسجد میں ادا کی۔ بعد تراویح کیسیٹ کے ذریعے حاجی مشتاق رحمۃ اللہ علیہ کی آواز میں یہ نعت شریف چلائی گئی۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

”ثانی نہ کوئی میرے سوہنے نبی لچپال دا“

مجھے انتہائی سرور حاصل ہوا۔ میں دوسرے دن پھر جا پہنچا تو چونکہ جمعرات تھی لہذا وہاں ہفتہ وار سنتوں بھر اجتماع شروع ہو گیا۔ میں پہلی بار شرکت کر رہا تھا، دل کو عجیب سکون و راحت میسر ہوئی۔ دوسرے دن جب میں دوبارہ پہنچا تو کیسیٹ اجتماع میں مکتبۃ المدینہ سے جاری کردہ سنتوں بھر ایمان گانے باجے کی ہولناکیاں سنایا گیا، بیان سن کر میں کانپ اٹھا کیوں کہ اس میں عام بولے جانے والے گانوں کے کفریہ اشعار کی نشاندہی کی گئی تھی۔ میں بھی کفریہ اشعار بولنے کی آفت میں گرفتار تھا لہذا میں نے توبہ کی اور تجدید ایمان بھی کیا، چونکہ دل ایک دم چوٹ کھا چکا تھا لہذا بقیہ دنوں کیلئے معکف ہو گیا۔ فیضانِ سنت میں زلفیں (گیسو) رکھنے کی سنتیں اور آداب پڑھے تو زلفیں رکھنے کی نیت کر لی اور ۲۶ رَمَضَانَ الْمُبَارَك کو ہونے والے اجتماع ذکر و نعت میں داڑھی رکھنے کی بھی نیت کر لی اور سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہو کر سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ اکرم کا مُرید بن گیا۔ صلوٰۃ و سلام کے صیغے بھی میں نے وہیں یاد کئے اور اعحکاف سے



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی حد تک زور یا کڑواہٹ نہ کرے وہ مجھ سے زیادہ نیک ہے۔

واپسی پر گانوں کی 100 سے زائد کیسیوں اور T.V. کو گھر سے نکال باہر کیا۔ یہ بیان دیتے وقت الحمد للہ عزوجل میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے لحاظ سے تنقیدی طور پر ڈویژنل قافلہ ذمہ دار ہوں۔

گانے باجوں کو سننے سے توبہ کرو، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

اور گیت تم کبھی بھی نہ گایا کرو، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۴۰) ملاوٹ والے مَصَالِحے کا کاروبار بند کر دیا

رَنجھوڑ پُوری روڈِ مجیم پورہ (مَدَنی پورہ) باب المدینہ کراچی کے ایک

اسلامی بھائی کے بیان کا لُب لُب ہے کہ میں ایسا بے نمازی تھا کہ جُمُعہ کی نماز بھی

نہیں پڑھتا تھا، خوش قسمتی سے میں نے تبلیغِ قرآن و سنت کی غیر سیاسی تحریکِ دعوتِ

اسلامی کے سخت گلزارِ مدینہ مسجد آگرہ تاج میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ آخری

عَشْرَہ رَمَضَانَ الْمُبَارَک (۱۴۲۵ھ - 2004ء) کے اجماعی اعتکاف میں

بیٹھنے کی سعادت حاصل کی۔ دس دن میں عاشقانِ رسول کی صحبت نے میری قلبی

کیفیت کو بدل کر رکھ دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں نے کچھ نہ کچھ نماز سیکھ لی اور

پانچوں وقت کی نماز باجماعت کا پابند بن گیا۔ سلسلہِ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہو کر

صُورِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ الاکرام کا مرید بھی بن گیا۔ رَبِّ لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ عَزَّوَجَلَّ کے



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُز و روزہ رکھاؤ، رُز و روزہ رکھو، تک پہنچا ہے۔

فضل و کرم سے نیک اعمال کا ایسا ذہن ملا کہ کم و بیش 63 سے زائد مَدَنی اِنعامات پر عمل کی کوشش جاری ہے۔ مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسائل کثرت سے پڑھنے کی عادت بن گئی اور اعتکاف کا ایک بڑا اِنعام یہ بھی ملا کہ میں جو ملاوٹ والے مزاجِ مصلح کی سپلائی کا سندھ بھر میں گناہوں بھرا کام کرتا تھا وہ ترک کر دیا۔ میرے مصلحے کے کارخانے میں تقریباً 44 ملازم کام کرتے تھے میں نے وہ کارخانہ ہی ختم کر دیا۔ کیوں کہ دور بڑا نازک ہے، بڑے پیمانے پر خالص مصلحہ کے کاروبار میں بازار میں کھڑا ہونا نہایت ہی دُشوار ہے۔ آج کل مسلمانوں کی صحت کی کس کو پڑی ہے۔ بس یا ر لوگوں کو دولت چاہئے خواہ وہ حلال ہو یا مَعَاذَ اللہ عز و جل حرام۔ بہر حال عاشقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے میں رِزقِ حلال کے کُھول میں مشغول ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عز و جل دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے اِشراق و چاشت، اور اَوّابین، تجلّی کے نوافل کے ساتھ پہلی صَف میں نماز کی بھی عادت بن گئی۔

چھوڑ دو چھوڑ دو بھائی رِزقِ حرام مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

آؤ کرنے لگو گے بہت نیک کام، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرضانِ مصلحت: (اصل بتلایں، اصل علم، جس لفظ پر ہم چنگاں کرتے ہیں، پاک و عالیشان مقام کے لیے ہر وقت دعا ہے۔)

## (۴۱) جبریل علیہ السلام کی زیارت

دعوتِ اسلامی کی تنظیمی تحصیل جنت البقیع (باب المدینہ منورہ) کے

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ عام فوجانوں کی طرح میں بھی فیشن کی آندھیری واویلوں میں بھٹک رہا تھا، زندگی کے شب و روز گناہوں میں بسر ہو رہے تھے، الْحَمْدُ لِلّٰہ غزوہٗ خیبر کی تقدیر کا ستارہ چمکا اور میں نے ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَك

(۱۴۲۶ھ، 2005ء) میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ

اسلامی کے مَدَنی ماحول میں عاشقانِ رسول کے ساتھ اجتماعی اِعْتِصَاف میں

بیٹھنے کی سعادت حاصل کی۔ عاشقانِ رسول کی صحبت میں دُش دن میں جو کچھ سیکھا

اُس کو لفظوں میں بیان کرنا مشکل ہے۔ آئندہ ہمیشہ کے لئے گناہوں سے بچنے کا عزم

مُصَمَّم کیا، عمامہ شریف کا تاج سر پر سجایا اور داڑھی مبارک کے ذریعے اپنے چہرے کو

مَدَنی رنگ چڑھایا۔ ۲۹ رَمَضَانَ الْمُبَارَك کی شب مُعْتَكِفِین نے ملکر مسجد کی صفائی

وغیرہ کی ترکیب بنائی پھر عبادت میں مشغول ہوا، اِس دوران میں نے دیکھا کہ ایک

بُزرگ ہستی جن کا چہرہ روشن تھا وہ قریب آئے اور انہوں نے بڑھ کر مجھ گنگار سے

مُصَافَحہ فرمایا جس کی ٹھنڈک میں نے دل میں محسوس کی، میرے دل میں خیال آیا

کہ یہ حضرت سیدنا جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور ہو سکتا ہے کہ آج شب قَدَر ہو

کیونکہ حدیثِ پاک میں ہے کہ شبِ قَدَر میں جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام زمین پر

تشریف لاتے اور عبادت گزاروں سے مُصَافَحہ فرماتے ہیں۔



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر زورِ پاک کی کثرت کرے گا، یہ وقت پہنچے گا کہ ہمارے لئے مہارت ہے۔

فصلِ ربّ سے ہو دیا روحِ آلا میں، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف  
راحت و چین پائے گا قلبِ خویش، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ اَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یارسبِ مصطفیٰ غزو جَلِّ و صَلِّ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ہر مسلمان کے اعتکاف کو  
قبول فرما۔ یا اللہ! غزو جَلِّ و صَلِّ مُمْتَنِّکِیْنِ مُخْلِصِیْنِ کے طفیل ہماری بے حساب  
معفرت کر۔ یا اللہ! غزو جَلِّ و صَلِّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت  
عطا فرما۔ یا اللہ! غزو جَلِّ و صَلِّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ یا اللہ! غزو جَلِّ و صَلِّ محبوب  
(صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی بخشش فرما۔ امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم



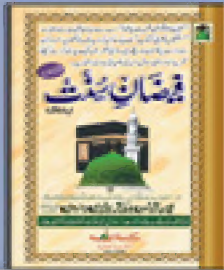
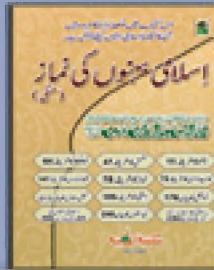
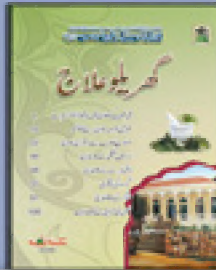
طلبِ علم بند  
تفہیمِ معفرت و  
بے حساب  
جنتِ الفردوس  
میں آقا کا درس

۷۸۶  
ایک چپ تنو سکہ

### لوگوں سے سوال نہ کرنے کی فضیلت

حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہ حضورِ اکرم، نود  
مُجَسِّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم، شافعِ اُمَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے  
فرمایا: ”جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگے،  
تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔“ حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
عرض گزار ہوئے کہ میں اس بات کی ضمانت دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ کسی سے کچھ نہیں  
مانگا کرتے تھے۔ (سنن ابی داؤد، ج ۲، ص ۱۷۰، حدیث ۱۶۴۳)





اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهِٖ وَسَلَّم  
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهِٖ وَسَلَّم

## سنت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مجھے مجھے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنتیں بھیجی اور سکائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو **فیضانِ مدینہ** محلہ سودا گران پُرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیتے، اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکات سے پانچ سو سنت بننے لگنا ہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑے کا ذہن بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کے لیے **مَدَنی انعامات** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کرتا ہے۔ اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

## مکتبہ المدینہ کی شاخیں

راولپنڈی: محلہ باغ پورہ، محلہ رنگ پورہ، محلہ راول۔ فون: 051-5553765  
پاکستان: محلہ رنگ پورہ، محلہ رنگ پورہ، محلہ رنگ پورہ۔ فون: 068-5571686  
لاہور: محلہ رنگ پورہ، محلہ رنگ پورہ، محلہ رنگ پورہ۔ فون: 4362145  
نئی دہلی: محلہ رنگ پورہ، محلہ رنگ پورہ، محلہ رنگ پورہ۔ فون: 5619195  
گواہاٹی: محلہ رنگ پورہ، محلہ رنگ پورہ، محلہ رنگ پورہ۔ فون: 055-4225653

کراچی: محلہ رنگ پورہ، محلہ رنگ پورہ، محلہ رنگ پورہ۔ فون: 021-2203311-2314045  
لاہور: محلہ رنگ پورہ، محلہ رنگ پورہ، محلہ رنگ پورہ۔ فون: 042-7311679  
سرگودھا: محلہ رنگ پورہ، محلہ رنگ پورہ، محلہ رنگ پورہ۔ فون: 041-2632625  
گجرات: محلہ رنگ پورہ، محلہ رنگ پورہ، محلہ رنگ پورہ۔ فون: 058274-37212  
میرپور: محلہ رنگ پورہ، محلہ رنگ پورہ، محلہ رنگ پورہ۔ فون: 022-2620122  
نئی دہلی: محلہ رنگ پورہ، محلہ رنگ پورہ، محلہ رنگ پورہ۔ فون: 061-4511192  
نئی دہلی: محلہ رنگ پورہ، محلہ رنگ پورہ، محلہ رنگ پورہ۔ فون: 044-2550767

**مکتبہ المدینہ** فیضانِ مدینہ محلہ سودا گران پُرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)  
فون: 4125858: 4921389-93/4126999: فیکس

Email: maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net